ہیر وارث شاہ

مصنف :-
پیراں دِتّہ ترڑگڑھ

دیباچہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وارث شاہ پنجابی شاعروں میں ایک نامور شاعر گذرا ہے اسنے اپنی عمر میں ایک ہی قصہ ہیر وارث شاہ تصنیف کیا ہے دنیا میں ایسے شاعر بھی گذرے ہیں جنہوں نے ساٹھ ستر یا سو دو سو کتابیں تصنیف کیں۔ لیکن جو شاعر اپنی تمام عمر میں ایک ہی کتاب کو بار بار سوچ کر بناتا رہا ہو اور اس کی زبان کو مانجھ مانجھ کر صاف کرتا رہا ہو۔ قاعدہ کی بات ہے کہ اسکی وہ تصنیف جہانگیر منظوری اور عام مقبولیت حاصل کر کے رہتی ہے۔ دوسری تصنیف میں ایک اور راز پوشیدہ ہے جس شاعر نے اپنی زبان میں اس محاورات و مصطلحاتِ عام کو دل کھول کر بیان کیا ہو اور نصائح کی تلخ دوا کو ظرافت کی نمکین پڑیا سے مزیدار کر کے عوام کے پیش کیا ہو اس کا کام زیادہ ترملک میں پھیل جاتا ہے اور ایسی مقبولیت حاصل کرتا ہے کہ بچے بچے کی زبان پر اسکے اشعار زد ہو جاتے ہیں اس کی مثال حضرت شیخ سعدیؒ کی گلستان فارسی میں ہے۔ جو کبھی پرانی نہیں ہوتی اور کبھی اس پر کسی دوسرے شاعر کے کلام کا غلبہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ گلستان بہت شاعروں نے تصنیف کی ہیں جن کے نام تذکروں میں موجود ہیں عام شہرت و منظوری حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کی کتاب کو ہی ہے۔ گویا اس گلستان نے خضر کی طرح آبحیات پی لیا ہے۔ جو مرے میں نہیں آئی۔ دوسری مثال فارسی میں فردوسی کا شاہنامہ ہے۔ اس نے بھی بڑی عمر کا حصہ خرچ کر کے شاہنامہ کو لکھا اور بڑے زور سے دماغ خرچ کیا اسکی منظوری اور مقبولیت بھی آجتک ہے اور آئندہ بھی رہے گا

وارث شاہ پنجابی کا ہومر ہے (یونانی شاعر کا نام ہے، محاورات کا شعروں میں باندھنا اور مصطلحات پنجابی کو آسان طریقہ سے بیان کرنا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ سوال اور جواب سے اس کی کتاب شروع ہوتی ہے پہلے پہل رانجھا اور بھابی کے سوال و جواب شروع کر کے آگے ملاح و رانجھا اور ملاں و رانجھا کے سوال و جواب اسی طرح ہیر و رانجھا کے، پھر ہیر اور والدہ کے، پھر ہیر اور قاضی کے، پھر رانجھا اور بالناتھ کے، پھر رانجھا اور چوپان کے پھر جب رانجھا جوگی بن کر آتا ہے تو سوال و جواب کا ایک تانتا بندھ جاتا ہے، سب سے زیادہ سوال و جواب جوگی اور سہتی کے ہیں جن سے کتاب کا حجم بڑھ گیا ہے، ساری کتاب کو سوال و جواب میں ختم کیا ہے اور اگر سوچا جاوے تو سوال و جواب کا سلسلہ لگاتار باندھنا شاعر کے لیے ایک کٹھن منزل ہے جس کا کاٹنا آسان نہیں اس کا سبب یہ ہے کہ ہر ایک قسم کے آدمی کی لیاقت الگ الگ ہوتی ہے ایک جاہل گنوار ہے ایک فاضل کامل ہے، ایک چالاک سفاک ہے ایک کم عقل ہے ایک بڑا فہیم ہے جب ان کی طرف سے سوال و جواب لاتا ہے تو شاعر کے امتحان کا مقام ہے، اس کو لازم ہے کہ جاہل کی زبان سے ایسا کلام اور گفت گو بیان کرے جس طرح کہ جاہل کیا کرتے ہیں عورتوں کی زبان کا لب و لہجہ اور انداز گفتگو پورا ادا کرے۔ عورت اگر نوجوان اور

باکرہ ہے تو اسکی زبان کی چلبلاہٹ نازنین الفاظ اس طرح ادا ہوں کہ بالکل ایسا معلوم ہو کہ شاعر پاس بیٹھا ہوا اسکی زبان کی نقـ
ـے رہا ہے، امیر آدمی ہے تو امیرانہ گفتگو اور مفلس و قلاش ہو تو اس کا کلام سفیہانہ ہو جو ہر ایک آدمی کے مناسب حال ہو۔ ناول نویس ا
قصہ گو اس قاعدہ کا بڑا لحاظ رکھتے ہیں، اب ہیر ایک جاہل جاٹ کی بیٹی اور خود بھی ایک ناخواندہ عورت ہے، اسکی زبان سے فلسفیـ
مضامین ادا کئے جاویں تو بس شاعر کی خاصی اور مقاعدگی پائی جاوے گی رانجھا ایک جاٹ ہے کوئی فاضل نہیں اسکی زبان سے فاضلا
مضامین لکھوا کر ہیر کی طرف بھیجنا اور اس کا جواب ویسا ہی فاضلانہ اس کی طرف سے آنا کونسی قاعدہ کی بات ہے، ناول نویس کا فرض ہے
ہر ایک سائل کی زبان کا لب و لہجہ پوری طرح ادا کرے ہم اس مضمون کو آگے چل کر زیادہ وضاحت سے لکھیں گے، وارث شاہ نے اس قا
کو پورا ادا کیا ہے اسی واسطے اسکی کلام کو زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی ہے مثلاً ملکی (ہیر کی والدہ) ہیر سے ناراض ہے اور اس غصہ کی
حالت میں اس کو بلا بھیجا ہے ہیر جب والدہ کے پاس پہنچی ہے تو شاعر اس کی زبان سے کہتا ہے۔

ہیر آکے آکھدی ہس کے تے
انی جھات نی امبڑیئے میریئے نی

اب یہ ایسے موقع کا کلام ہے کہ ہیر ناراض والدہ کو خوشامدانہ الفاظ سے راضی کرنا چاہتی ہے۔ بس اس سے بڑھ کر کوئی فصیح فقرہ
پنجابی میں نہیں ہو سکتا۔ اور چونکہ ہیر کنواری لڑکی کی حیثیت سے کلام کر رہی ہے، اس لیے لڑکپن کا لفظ استعمال کیا ہے۔ پھر آگے دیکھو اس
کا یہی پہلا لفظ کاٹ کر چونکہ والدہ غصہ سے بھری بیٹھی ہے۔ اسی وقت بولی ہے۔

غصے نال آکھے ملکی ہیر تائیں
سانوں ہٹیو چالدی اے چیریئے نی

یعنی ہم کو تو نے برباد کیا۔ بھینسیں چرانے والی کی غلام ہو گئی۔
پھر رانجھے کو نکال دیا اور بھینسیں کسی اور سے سنبھال نہ گئیں تو وہی ملکی رانجھے کو منانے کیواسطے جاتی ہے اور اس کو ڈھونڈھ کر کہتی ہے

چھڑ مال دے نال میں گھول گھتی مال سانبھ راتیں گھر آونائیں
توہیں چوچکے دُدھ جماونائیں توہیں ہیر دا پلنگ وچھاونائیں
کیہا ماپیاں پتراں لڑن ہوندا تساں کھٹنا تے اساں کھاونائیں

اب دیکھو پرلے درجہ کی پیار کی گفتگو کر رہی ہے، بلکہ جس ہیر کو رانجھے کی تہمت سے آگ بگولا ہو کر گالیاں دے رہی تھی اور قتل کی دھمکیاں سُنا
رہی تھی۔ اس کی نسبت اب کہہ رہی ہے کہ اس کا پلنگ بھی تو نے بچھایا ہے۔ دامادی کے تعلقات جس طرح ساس جتلاتی ہے بیٹا کہہ کر پکار رہی
ہے اور پھر کہتی ہے:۔

کُڑی کل دی تدھ توں رس بیٹھی توہیں اوسنوں آمناونائیں
منگو مال سیال تے ہیر تیری نالے گھوناں تے نالے کھاونائیں

یعنی ہیر تیرے نکال دینے کے باعث ناراض ہو گئی ہے تو ہی آکر اسکو راضی کرے گا۔ تمام مال بھی تیرا اور ہیر بھی تیری ہے بیشک دباؤ
دعوے پر دباؤ ڈالو اور کھاؤ۔

خیال کرو اس پنجاب کے ہومر اور فردوسی نے اسوقت کے جاہل مردوں اور عورتوں کا ایسا نقشہ بنا کر دکھلایا ہے کہ کسی شاعر سے
ممکن نہیں ایسا بن سکے کہ یہ موقع تو یہ ہے کہ ہیر کے والدین یقیناً جان چکے ہیں کہ ہیر ہمارے چوپان سے تعلق رکھتی ہے اور کیدو کے

باعث سے ملک میں تشہیر بھی ہو چکی تھی لیکن وہ مہر صاحب جو ہیر کے باپ تھے جب بھینسوں کے سنبھالنے سے تنگ آ گئے تو وہی اپنی عورت یعنی ہیر کی والدہ کو رانجھا کے راضی کرلانے کے واسطے بھیجتے ہیں۔ ؎

پوچک آکھیا جا منا اس نوں دیاہ تیک تاں مہیں چرالئی اے ساڈی دھی دا کجھ نہ لاہ لیندا سب ٹہل ٹکور کرالئی اے

یہ وہ لفظ ہیں جو مطلب کے وقت جاہل لوگ کہا کرتے ہیں۔ شاعر نے اس وقت کے جاہلوں کا ایسا فوٹو کھینچا ہے جو اس سے بڑھ کر کوئی کیا کھینچے گا۔ پھر رانجھے کے کام کا معاوضہ کیا دے رہے ہیں ؎

مکھن دہیں دیہواسدیاں چونڈیاں نوں اتے کھونڈی نوں شام چڑھائی اے

یعنی اسکی زلفوں کے واسطے مکھن اور دہی دو اور اپنی لاٹھی کو شام چڑھالیوے جانتے تھے کہ عاشق ہے تھوڑی بات پر راضی ہو جائے گا۔

پٹکا چکن دوزی ہتھ چھیل چھلے نال ونجھلی رنگ رنگائی اے

گہری نظر سے دیکھا جاوے تو اس شاعر نے تمام ملک کی بد رسوم کو واضح کر کے ملک کے بگڑے ہوئے اخلاق کو اندھیرے سے روشنی میں لا کھ رکھا اور ایسے طور پر ناصحانہ لہجہ سے سمجھاتا ہے اور بے غیرت لوگوں کا ناک کاٹتا ہے کہ اس سے بڑھ کر ممکن نہیں جو شاعر ناصحانہ طریق پر لوگوں کو سمجھا نہیں سکتے کیونکہ بُری رسوم سے ہٹانا یا تو بادشاہوں کا کام ہے یا خود رسولوں کا کام تھا واعظ سمجھا دیں تو کہتے ہیں اجی مولوی صاحب اپنے طمع کے واسطے وعظ کرتے پھرتے ہیں وہ ایک ناول یا قصہ کے رنگ میں بدی کا نمونہ پیش کر کے لوگوں کو نصیحت دیتے ہیں۔ عربی میں اس قسم کے ناول مقامات کے نام سے مشہور ہیں مقامات بدیعی، مقامات حریری، مقامات سیوطی، اس طرح کئی مقامات ہیں جن میں اسی قسم کے قصے بیان کر کے اس وقت کے لوگوں کو انکے برُے اخلاق اور بد رسومات سے آگاہ کیا ہے، سو یہ ہیر جس وقت تصنیف ہوئی اس وقت بے غیرتی کے کام عام تھے بلکہ جاہل لوگوں میں تو اب تک چلے آتے ہیں اور اس ناصح مشفق نے انکو غیرت دلائی ہے اور ایسی مقبول عام کتاب میں بہت کچھ مصالحہ نصیحت کا بھر دیا ہے مگر افسوس کہ جاہلوں نے اس کتاب کو بازیچۂ اطفال بنا رکھا ہے کوئی ان نصائح پر خیال بھی نہیں کرتا بقول شخصے ؎

پڑھ پڑھ گلستاں بوستاں مطلب نہ پایا شیخ کا

سیّد وارث شاہ صاحب کی عام علمیت کی بابت کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا اس زمانہ کے دستور کے موافق علوم مروّجہ کا فاضل کامل تھا چنانچہ مناسب مواقع پر ہیر میں بھی آیات داخل کی ہیں پھر قصیدہ بردہ کی شرح پنجابی میں پہلے پہل اسی نے لکھی ہے جس سے اس فاضل کی عربی دانی کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ پہلا شعر قصیدہ شریف کا یہ ہے ؎

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمٍ

جان چیت اڈن ساڈے تائیں ساتھی ذی سلم دے نین میرے رت ہنجوں رو دن مارے درد الم دے

اس بزرگ کی شاعری اکتسابی نہیں بلکہ وہبی ہے طبیعت کا زور خدا داد ہے نظم میں غضب کی آمد ہے آورد نہیں۔ قدرت نے اس کو پنجابی زبان کی اعلیٰ درجہ کی شاعری کے واسطے پیدا کیا تھا۔ پنجابی شاعروں کا سرتاج اور امام ہوا جب تک پنجابی زبان کی شاعری کا پرچار رہیگا

وارث شاہ کا نام سب سے مقدم مانا جائے گا مگر افسوس قصہ اس لائق نہیں کہ ایسے جواہرات سخن سے اس کا ڈھانچہ مزین کیا جاتا۔ وارث شاہ نے اس عروس کو جواہرات اور زیورات سے لدکر پبلک کے سامنے پیش کیا ہے بعض بزرگوں نے اسکے اشعار کو سن کر فرمایا ہے کہ وارث شاہ نے جواہرات کو ایک مزبلہ میں پھینک دیا ہے جس طرح مولنٰنا غنیمت نے مثنوی نیرنگ عشق میں جواہرات کا ڈھیر ایک واہی تباہی قصہ شاہد و عزیز پر نثار کر دیا۔ لیکن شاعر کی طبیعت جس طرف ہو جاوے دریا کی روانگی کی طرح رک نہیں سکتی اب ہم اس کے نسخوں کے کم و بیش ہونے کا باعث بیان کرتے ہیں یہ کتاب جب تصنیف ہوئی تھی بصورت سوال و جواب تھی اور چونکہ یہ روش زیادہ پسندیدہ تھی۔ اس لئے لوگوں نے اس کو جلدی جلدی نقل کرنا شروع کیا۔ گانیوالے لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ ایک حصہ گانے کیواسطے نقل کروالے جاتے ہیں۔ دوسرا متروک کر دیتے ہیں کسی نے ہیر و رانجھا کے سوال و جواب الگ نقل کر لئے کسی نے سہتی و جوگی کے سوال و جواب کسی نے کوئی موقعہ نقل کر لیا کسی نے کوئی مقام یاد کر لیا۔ غرضیکہ ہر ایک نے اپنے حسب منشاء اشعار لے لئے، اب اسکے اکثر اشعار لوگوں کو زبانی یاد تھے اور جنہوں نے ساری کتاب لوگوں کی زبان سے نقل کی یا مختلف لکھے ہوئے سوال و جواب جمع کئے ان سے اکثر اشعار رہ گئے اور مقدم و مؤخر ہو گئے۔ نسخوں کا اختلاف اور کمی بیشی اور مقدم و مؤخر ہونا اشعار کا یہیں سے شروع ہو گیا۔ چنانچہ جب پہلے ہیر وارث شاہ صاحب چھاپے میں چھپی تو بہت تھوڑے حجم کی تھی۔ ہم گانے والے لوگوں سے ایسے اشعار سنتے تھے جو مطبوعہ کتاب میں بالکل نہ تھے۔ مثلاً یہ شعر عوام کو یاد تھا ؎

جیہڑی ڈاک سیال وچہ دُدھ دیوے ٹہل اوسدی لوں لاکرانگے جی ۔۔۔ جیہڑی لائری پڑ کا کرے ساڈا اونڈا اوسنوں رجواں دھراں گے جی

اس کے سننے سے خیال آیا کہ قلمی نسخہ جات کو جو پرانے قصہ خواں رکھتے ہیں ان کا مقابلہ کیا جاوے۔ تو تقدیم تاخیر کی پوری صحت ہو جائے اور وہ عمدہ اشعار جو موجودہ مطبوعہ نسخوں میں نہیں پائے جاتے جمع کر کے ایک نسخہ چھانٹا جاوے۔ چنانچہ بڑی محنت سے بہت سے اشعار اس دفعہ اس وڈی ہیر میں شامل کئے ہیں اور مقدم مؤخر کا بھی بڑا ہیر پھیر ہے۔ کئی سوال و جواب آگے ہیں۔ کئی پیچھے ہیں۔ مگر ان سوالوں کا تقدیم تاخیر کوئی بڑی بات نہیں۔ ایک بڑی بھاری غلطی نسخوں میں ملی ہے۔ بلکہ خود اس وڈی ہیر میں بھی ابتک چلی آئی ہے جو اس دفعہ کے نسخہ سے نکالی گئی ہے۔ اور سچ مچ ناظرین مان جاویں گے کہ غلطی تھی وہ یہ ہے کہ جس وقت ہیر کے والدین کو رانجھا کے تعشق کا پتہ لگا ہے کہ یہ بھاری تہمت ٹلانے سے نہیں مٹ سکتی ہیر کی شادی کسی اور جگہ کر دینی چاہتے۔ اس وقت تخت ہزارہ سے رانجھا کے بھائیوں نے خط و کتابت شروع کی ہے کہ ہمارا بھائی واپس بھیجو اس وقت ہیر کا باپ ایسے جواب لکھتا ہے۔ جن سے بڑا اطمینان رانجھے کے وجود پر جتلاتا ہے اور واپس بھیجنے سے انکار کرتا ہے اور رانجھے کی بڑی تعریف لکھتا ہے چنانچہ وہ ابیات یہ ہیں ؎

چوچک سیال نے لکھیا رانجھیاں نوں نڈھی ہیر دا چاک اوہ ہنڈا ہے

یعنی ہیر کا ملازم ہے اور اس کی بھینسیں چراتا ہے گویا اسوقت اتنا اس کا اعتبار ہے کہ اپنی بیٹی کی طرف منسوب کر کے لکھ رہا ہے ؎

اساں جٹ ہی جان کے چاک لایا دیئے تراہ جے جانیئے گنڈرا جے

یعنی اگر ہم اس کو بدمعاش سمجھتے تو گھر سے نکال دیتے۔ مطلب یہ کہ بڑا نیک ہے کنواری دختر کے پاس اس کا بیٹھنا کچھ ناگوار نہیں آگے

چل کر لکھتا ہے ؎ وارث شاہ نہ کسے نوں جاندائی پاس ہیر دے رات دن ہند ڑا ہے

یعنی وہ اور کسی کے حکم کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ رات دن ہیر کے پاس ہی رہتا ہے، گویا ہیر کا باپ رانجھے کی نسبت اتنا اعتبار جتلا رہا ہے۔ کہ اس کا ہیر کے پاس رہنا باعث اس کی عزت کے ذرا ناگوار نہیں، بلکہ فخر ہے، ایک خط میں جو غیر علاقہ میں جا رہا ہے۔ تحریر کرتا ہے، دوسری مطبوعہ ہیروں میں ایک صفحہ پہلے دیکھو تو ہیر اور رانجھا کو جنگل میں اکیلا دیکھ کر باپ اتنا غضب ناک ہوا ہے۔ کہ ہیر کو قتل کرنے کی دھمکی دے رہا ہے اور رانجھے پر سخت بدظن ہو کر اور جگہ شادی کرنے کا پختہ ارادہ کر چکا ہے۔ اتنی خلاف واقعہ بات وارث شاہ جیسے پختہ کار شاعر سے اُمید نہیں کہ ظہور میں آوے یہ کسی نہایت کچے شاعر کی بات ہے کہ اتنی بڑی بھاری غلطی کرے۔

اصل میں بات یہ ہے۔ اور یقیناً ٹھیک یہی ہے۔ کہ یہ بھائیوں کی خط و کتابت اس موقعہ کی ہے جہاں رانجھا پہلے پہل چوچک کے پاس ملازم ہوا ہے اور ہیر کے والدین کو اس پر بڑا اعتبار تھا۔ یہ غلطی ساری مطبوعہ ہیروں میں کسی ناواقف جمع کرنیوالے کی نادانی سے ہو گئی تھی جو اب تک چلی آئی اور کسی نے اسکی طرف دھیان نہ کیا۔ جو کہ اس کتاب کی ہر ایک تقطیع میں اس تقدیم و تاخیر کو ٹھیک کر دیا گیا ہے جو اصل صحیح نسخہ کے موافق ہے معلوم نہیں کہ آجتک لوگوں نے اس غلطی کی طرف کیوں خیال نہ کیا۔ حالانکہ اگر کم عقل آدمی بھی ذرا ان اشعار کی طرف توجہ کرتا۔ تو ضرور اس کی سمجھ میں آ جاتا۔ کہ اشعار بے موقعہ ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کو معمولی قصہ سمجھ کر کسی نے اس فحش غلطی کو درست نہیں کیا۔ اب موجب کُلُّ اَمْرٍ مَرْهُوْنٍ بِاَوْقَاتِهَا کے اس پنجابی لٹریچر کے زمانہ میں یہ غلطی بھی درست ہو گئی ہے۔

وارث شاہ کی ہیر کے پبلک میں ہمیشہ کیلئے منظور و مقبول ہونے کا باعث

پڑھنے والوں سے پوچھو تو وہ یہی کہیں گے۔ اجی بڑی مزیدار کتاب ہے۔ اس سے زیادہ کچھ وضاحت جاہل لوگ تو کر نہیں کر سکتے اور پڑھے ہوئے لوگوں کا وہ گروہ جو پرہیز گار اور متقی ہیں انہوں نے اس کتاب کو دیکھا ہی کا ہے کو ہوگا انواع شریف میں ہے ؎

ہیراں سُتیاں جو پڑھن سُست اُنہاں نادا دین

اور بات ٹھیک بھی ہے۔ ایسے قصائص میں اتنا توغل رکھنا جو مالا یعنی کی حد تک پہنچ جائے بے شک ناجائز ہے۔ ہم نے ایسے بزرگ بھی دیکھے ہیں جو وارث شاہ اور اس کی تصنیف کا نام بھی نہیں جانتے اور آجکل کے انگریزی خواں جنٹلمین تو سرے سے پنجابی زبان کو ہی حقیر خیال فرماتے ہیں۔ باوجود اتنے موانعات کے اس بے نظیر کتاب کی مقبولیت کو دیکھو۔ ایک دفعہ جو سن لیتا ہے یا ایک نظر دیکھ لیتا ہے۔ آفرین کا لفظ اس کی زبان سے بے اختیار نکل جاتا ہے اور چاہتا ہے کہ ایک دفعہ ساری کتاب کو پڑھوں۔ حافظ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

گر مطرب حریفاں ایں پارسی بخواند در وجد حالت آرد پیران پارسا را

یہی حالت ایک سادہ زبان پنجابی تصنیف ہیر وارث شاہ کی ہے۔ ہم ذرا زیادہ وضاحت سے اس مضمون کو لکھتے ہیں۔ اور اس

کی کمال مقبولیت کا باعث بیان کرتے ہیں ۔

بڑی مقبولیت کا نشان کسی تصنیف کا یہ ہوتا ہے ۔ کہ اس کی کہاوتیں تمام ملک میں ضرب المثل کی طرح بولی جاویں ۔ وارث شاہ کی ضرب المثل ہم لڑکپن سے سنتے چلے آئے ہیں ؎

سوٹا پیر ہے وگڑیاں تگڑیاں دا تے شیطان اُستاد مراسیاں دا

اسی طرح کئی اور باتیں ہیں جو اس بزرگ نے اپنی کتاب میں لکھی ہیں اور وہ ضرب المثل کے درجہ کو پہنچ گئی ہیں فضل شاہ جو ہمارے ہمعصر تھے ۔ انہوں نے زیادہ زور اپنی تصنیف میں تجنیس پر رکھا ہے ایک جگہ ایک دو کہاوتیں بھی لائے ہیں مثلاً ؎

زوراوراں دا آکھیا لت گردن منن خواہ مخواہ ضرور ہویا

یہ بھی اسی بزرگ کی تقلید تھی ۔ مگر مقبولیت جو وارث شاہ کی کلام کو ہے وہ کسی دوسرے کو کم نصیب ہوئی ہے ۔ علاقہ بہاولپور میں سیّد لطف علی صاحب ایک بڑے شاعر گذرے ہیں قصہ سیف الملوک تصنیف کیا ہے ۔ ایک نئی طرز کے موجد مانے گئے ہیں ۔ سندھی لوگ اس کی تصنیف کو بڑے تپاک سے پڑھتے ہیں مگر یہ عالمگیر مقبولیت جو ہیر وارث شاہ کو ہے کسی کتاب میں بھی نہیں دیکھی گئی ۔ بظاہر ایک رندانہ تصنیف ہے ، ناصح بزرگ کہتے ہیں ۔ کیا واہی تباہی قصہ پڑھ رہے ہو مگر اس کی زبان کی خوبی جبراً اپنی طرف کھینچ لیتی ہے سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

دوستاں منع کنندم کہ چرا دل بتو دادم　　باید اوّل بتو گفتن کہ چنیں خوب چرائی

قصہ کی سب سے اعلٰے قسم وہ مانی گئی ہے جس میں مصنف انسانی فطرت پر ایک فلسفیانہ نظر ڈالتا ہے اور پھر انسانی جذبات اور انسانی افعال کا ایسا بے نظیر نقشہ کھینچتا ہے جو اس کے اختیار سے باہر معلوم ہوتا ہے جس کو لوگ حیرت زدہ ہو کر الہام کا خطاب دینے میں بھی پس و پیش نہیں کرتے ۔ انسانی فطرت کا ایسا مطالعہ کرنے والا صدیوں میں ایک آدھ ہی پیدا ہوتا ہے اور وہ بھی خاص کسی ملک میں شکسپیئر کے ناٹکوں کو اسی باعث سے انجیل کے دوسرے درجہ پر رکھا گیا ہے کیونکہ نظم میں یہ شخص یورپ کے ملکوں میں سعدی کی طرح ناظم و ناثر بے مثل مانا گیا ہے ۔ یونان میں ہومر روم میں حضرت مولنا روم ، پنجابی زبان میں سیّد وارث شاہ انسانی فطرت کا مطالعہ کرنیوالا اور شیراز میں سعدی اور حافظ علیہ الرحمۃ گذرے ہیں ، پنجابی کے شاعر قادر یار ، مقبل ، احمد یار ، علی حیدر ، رحیم بخش وغیرہ بڑے نامی ہو گذرے ہیں مگر سیّد وارث شاہ کی ہیر مقبولیت میں سب سے بڑھی چڑھی ہوئی ہیں ۔ اس کی مقبولیت کسی دلیل کی محتاج نہیں ۔ ہزاروں نسخے ہر سال چھپتے اور فروخت ہوتے رہتے ہیں مطبوعہ نسخوں کا جو سرکاری طور پر حساب سال بھر میں ہوتا ہے ، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح بائیبل یورپ میں فروخت ہوتی ہے اسی طرح پنجاب میں ہیر وارث شاہ لاتعداد چھپتی اور فروخت ہوتی ہے اور ماجھے مالوے کے سکھ اسکو گورمکھی میں خرید کرتے ہیں اور ایسے تپاک سے پڑھتے ہیں کہ بس قربان ہو جاتے ہیں وہ اس کو وارے شاہ کی ہیر کہہ کر پکارتے ہیں ۔ ہر ایک ناخواندہ اسی ہیر کے سننے کی خواہش کرتا دیکھو گے ۔ وارث شاہ نے ٹھیٹھ پنجابی زبان میں اور خاص فطرت انسانی کا مطالعہ کرتے ہوئے اسکو لکھا ہے جس سے مقبولیت عام کا سہرا اسکے سر پر رہا ۔ پنجاب

کے شعراء نے اس کا وہ لوہا مانا ہے کہ کوئی شاعر اس کی شاعری کا منکر نہیں سُنا گیا۔

دوسرے شاعروں کی تصنیف میں تکرار قافیہ ایک عیب مانا گیا ہے اس بادشاہ بے پرواہ نے تکرار قافیہ کو اپنا شعار بنا رکھا ہے کوئی چُوں بھی نہیں کرتا۔ ت، ط، ر، ڑ، ص، ض، ز، ظ کو ہم قافیہ کر کے لاتا ہے کوئی بولتا بھی نہیں۔ سبب یہ ہے کہ ایک سخن آفرین بادشاہ کی طرح اپنی تصنیف میں جو اس کی قابو شدہ رعایا ہے جس طرح چاہتا ہے۔ دست اندازی کرتا ہے قوانی کی کمی بیشی کا اس کو خیال بھی نہیں۔ معنوی خوبی ہاتھ سے نہیں دیتا۔ اور سچ پوچھو تو قافیہ بندی کی بھی ایسی ہی کٹھن منزلیں طے کرتا ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے، پنجابی پنجاب کا حاکم ہے۔ طبیعت کے گھوڑے کی باگ جدھر چاہتا ہے پھیر لیجاتا ہے۔ قافیہ کو قواعد کے موافق لانا تو الگ بات رہی اس نے اپنے آپ کو ایسا بااختیار سمجھا ہوا ہے۔ اور سچ مچ زبان پنجابی میں ہے بھی ایسا ہی بااختیار کہ الفاظ میں تبدیلی کر کے اپنے قافیہ پر لے آتا ہے، اور کوئی اس کو روکنے والا نہیں۔ کوئی اور شاعر ایسا کر کے دکھا دے تو سہی۔ لوگ تمسخر سے اس کی تصنیف کو خاک میں ملا دیں۔ شاعر اسی خوف سے قافیہ بندی بڑی احتیاط سے کرتے ہیں۔ سین کے قافیہ میں صاد نہیں قاف سے کاف کا قافیہ نہیں ملا سکتے۔ ز سے ذ اور ظ، قافیہ نہیں کر سکتے۔ اس دلیر بہادر کی کارروائی کو دیکھو۔ الفاظ کو اپنے قافیہ کے تابع کر کے تبدیل کر لیتا ہے۔ مثلاً

رانا ندھتھیں سب بیراگ ہویا پریم جوت ہے گوروداسیاں دا
ٹہادیو تھیں جوگ دا پنتھ بنیاں دلیودت ہے گورو سناسیاندا

یہاں سین کا قافیہ رکھا ہے اور آگے چل کر لکھا ہے ؎

حاجی نوشوہ پیر نوشاہیاں دا تے بھگت کبیر جولاسیاں دا
یہاں جولاہ کو جولاسیا

شیخ طاہر ہے پیر جوموچیاں دا لقمان لوہار ترکھاسیاں دا
یہاں ترکھانوں کو ترکھاسیا

نبی پیر ہے عالماں ساریاں دا علم پیر ہے سب ملوسیاں دا
ملوا سی عالموں کی دنیا

خواجہ خضر ہے پیر مہانیاں دا نقشبند مغلاں چپہ غطاسیاں دا
مغل چغطائی کو چوغطاسی

یہ حوصلہ کسی اور شاعر کو نہیں ہوا ہے، اور نہ ہو سکتا ہے اس کو اپنے ملک سخن پر اتنی حکمرانی تھی کہ الفاظ کو تبدیل کر کے اپنی مرضی مطابق قافیہ بنا لیتا تھا۔ اور جانتا تھا۔ کہ میرے آگے کسی کی مجال نہیں کہ چون وچرا کرے۔ میاں احمدیار نے ملک الشعراء ہونے کا دعوٰے کیا ہے، پنجابی زبان کا وہ بھی ایک علامہ گذرا ہے چنانچہ اس کا مقابلہ وارث شاہ کی ہیر سے آگے چل کر ہم کریں گے۔ وہ قافیہ بندی میں اتنا محتاط تھا کہ ڈ سے ر کو قافیہ نہ لاتا۔ چنانچہ خود کہتا ہے ؎

رے عربی دے نال نکال دچہ ناہیں ہندوستانی
ہندی دال نہ فارسیاں تھیں قافیہ وچہ نشانی

یعنی اتنی غلطی میرے اشعار میں نہ ملے گی۔ کہ قافیہ ر سے ڑ اور د سے ڈ نہ ہوگا۔

وارث شاہ ساری کتاب میں دیکھتے جاؤ اپنی حکمرانی ملک سخن پر برابر دکھاتا گیا ہے۔ لیکن معنوی خوبیوں کو دیکھ کر ایسی باتوں کا کوئی خیال بھی نہیں کرتا۔ مصنف کو بھی معنوی خوبیاں مدنظر ہیں۔ جو پوری نباہتا چلا گیا ہے۔ جس سے کتاب کی زینت

اس عروس کی طرح ہوگئی ہے جو زیوروں سے لدی ہوئی ہو اور معنوی حسن کتاب کا اس عروس کے نقش و نگار ہیں۔ جو تناسب اعضا
محبوب دلکش کی طرح ناظرین اپنے اوپر فریفتہ کر لینے کے لیے کافی ہے۔ اس کی خصوصیت ایک یہ بھی ہے کہ مقطع پر آ کر ایک دلکش
نصیحت کر جاتا ہے۔ جو بہت ہی پیاری معلوم ہوتی ہے اور کتاب کی زینت کو دوبالا کر جاتی ہے۔ مثلاً

وارث شاہ وساہ کی زندگی دا بندہ بکرا ہتھ قصایاں دے

نیز اپنے نام کو مقطع میں ایسی خاکساری سے لاتا ہے کہ اس کی دانشمندی اور کسر نفسی کی پوری دلیل اور کافی ثبوت پہنچ جاتے ہیں۔ مثلاً
ایہ صورتاں ٹھگ جو دیکھدے ہو وارث شاہ فقیر دے نال دے نی ﷺ جیہڑے دوزخاں نوں منہ ٹورنیں گے وارث شاہ فقیر دے نال دے

وارث شاہ اپنی نسبت آپ کیا کہتا ہے ؟

خاتمہ پر اپنی تصنیف کی نسبت جو کچھ اس نے لکھا ہے ہم اس پر کچھ ریویو کرتے ہوئے
دوسرے شاعروں سے اس کا مقابلہ کر کے دکھلاویں گے۔ ایک تو دیباچہ
میں کچھ اپنی نسبت فرماتا ہے۔ دوسرا خاتمہ پر۔ مگر بالکل فارسی شعراء کے تتبع میں پنجابی شاعری میں اس نے روح پھونک دی ہے۔ معلوم
ہوتا ہے کہ فارسی نظم پر بھی شاہ صاحب کو اچھا عبور تھا۔ کتابیں جو آپ نے ملا کے درس میں لکھی ہیں اسوقت لوگ سبقاً پڑھتے پڑھاتے
تھے اور اچھی مشکل کتابیں درس میں داخل تھیں مثلاً ابوالفضل، سکندر نامہ، نلدمن، بدر چاچ، قرآن السعدین، دیوان حافظ، شیریں
خسرو، انوار سہیلی، آئین اکبری، نگارنامہ اور لغات کی ابتدائی کتابیں جو لڑکوں کی ابتدائی تعلیم میں داخل تھیں، اب ان کا نام بھی لوگوں
کو معلوم نہیں۔ سوائے واحد باری اور خالق باری کے اور کوئی کتاب اسوقت مروّج نہیں، جنکے نام شاہ صاحب نے لکھے ہیں۔ مثلاً
اللہ باری رازق باری، صادق باری اور طوطی نامہ فارسی جب سے اردو میں ترجمہ ہوا ہے فارسی کا نام نابود ہو گیا ہے کوئی اس کو
جانتا ہی نہیں ایک نصاب الصبیان ملتان کے علاقہ میں کہیں کہیں لڑکوں کے ہاتھوں میں نظر آتی تھی۔ وہ بھی جب سے سرکاری مدارس
جاری ہوئے ہیں نہیں ملتی۔ شاہ صاحب نے اپنے زمانہ کا درس بتلا دیا ہے۔ کہ یہ کتابیں اسوقت کے فارسی جوان طلبہ کی تعلیم
میں تھیں جس میں ایک گذشتہ زمانہ کی تاریخی جھلک نظر آ رہی ہے۔ حضرت شیخ سعدیؒ کی سہل ممتنع طرز کو وارث شاہ نے لیا ہے
لیکن بقول سعدی ؎

ایں سعادت بروز بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

جاٹوں کی زبان میں سعدی کے مضمون کو ادا کرنا اور پھر ایسا مقبول عام ہونا کہ ہر ایک ادنے و اعلےٰ لوہا مان جائے۔ یہ محض عنایت
الٰہی ہے جو اس بزرگ کو ملی ہے۔ حضرت سعدیؒ فرماتے ہیں ؎

چو بانگ دُہل ہولم از دُور بود بعیبہ درم عیب مستور بود

وارث شاہ اس مضمون کو یوں ادا کرتا ہے ؎

اینویں باہروں شان خراب وچوں جویں ڈھول سہاوندا دور دائی ٭ وارث شاہ نہ عمل دی راس میتھے آپ بخش لقا حضور دائی

اپنی کتاب کی نسبت لکھا ہے ؎

گوشے بیٹھ کے ہیر کتاب لکھی یاراں واسطے نال قیاس دے میں
پڑھن گبھرو دیس وچ خوشی ہو کے پھُل بیجیا واسطے باس دے میں

ہور شاعراں چکیاں جھوتیاں نی غلہ پیسیا دچہ خراس دے میں ۔ سمجھ لین عاقل غور فکر کر کے بھیت رکھیا دچہ لباس دے میں

یعنی دوسرے شاعروں نے چکی میں دانہ پیسا ہے اور میں نے خراس میں پیسا ہے ۔ ظاہر ہے کہ خراس میں جلدی جلدی غلہ پیسا جاتا ہے اور چکی میں تکلیف بھی ہوتی ہے اور غلہ بھی تھوڑا پیسا جاتا ہے ۔ اس میں شاعر اپنی طبع کو امداد ربانی و عنایت یزدانی کے ساتھ نسبت کر کے فرماتا ہے ۔ کہ جس طرح خراس والے شخص کو تھوڑی تکلیف اور جلدی کام آسان ہو جانا نصیب ہو جاتا ہے کیونکہ دانہ پیسنے کا کام تو بیل کرتے ہیں ، پیسنے والا تو صرف بیلوں کو ہانکتا چلا جاتا ہے ۔ اسی طرح امداد ربانی میرے کام کی یاور ہوئی ۔ مجھے تکلیف بھی کم ہوئی اور کام بھی جلدی آسان ہو گیا ۔ اور چکی میں غلہ پیسنے والے زور لگاتے لگاتے تھک جاتے ہیں ۔ پھر بھی تھوڑا سا آٹا پیسا جاتا ہے ۔ نیز خراس کا آٹا چکی کے آٹے سے باریک اور عمدہ نکلتا ہے اور "پھل بیجیا واسطے باس دے میں" اس شیخ سعدی علیہ الرحمہ کی طرح ایک پیشین گوئی شاہ صاحب نے فرمائی ہے ۔ کہ اس باغ کے پھول ہمیشہ خوشبو دیتے رہیں گے اور میرا یہ باغ ہمیشہ پھولتا پھلتا رہے گا ۔ سعدی علیہ الرحمتہ نے اپنی کتاب کا نام گلستان و بوستان رکھا ۔ پھر گلستاں کی نسبت پیشینگوئی فرماتے ہیں ؎

من آں مرغ سخندانم کہ در خاکم رود صورت ۔ ہنوز آوازمے آید کہ سعدی در گلستانم

یعنی جب میں مر جاؤں گا اور میری صورت مٹی میں مل جائے گی ۔ تب بھی سعدی کا نام گلستاں میں ہمیشہ باقی رہے گا ۔ چنانچہ وارث شاہ بھی اپنی تصنیف کو باغ و گلزار کہتا ہے ۔

ایسا شعر کیتا پُر مغز موزوں جیہی موتیاں لڑی شہوار دی سی ۔ تمثیل دے نال بیان کیتا جیہی زینت لعل دے ہار دی سی

تمثیل و استعارات جو شاہ صاحب نے اس کتاب میں بیان کئے ہیں پڑھنے سے حیرت ہوتی ہے ایک ایک مقام پر بیس بیس تیس تیس چالیس چالیس استعارے لکھتا ہے ، بڑے غضب کی آمد والی طبیعت خدا پاک نے اس کو عطا کی تھی ۔ جس طرح فارسی زبان میں مولانا نظامی خدائے سخن کا خطاب پا گئے ہیں اسی طرح ٹھیٹھ پنجابی زبان جس کو جاٹوں کی زبان کہنا مناسب ہے ، وارث شاہ نے بھی ایک ممتاز رتبہ حاصل کیا ہے ۔ بعض بعض جگہ مولانا نظامی کی تقلید کرتا اور ایسا مشکل مضمون اختیار کرتا ہے ۔ جو سمجھ میں نہیں آ سکتا مثلاً

رن ریشمی کپڑا منع مٹے سرد جائز کے دار مسرف ہے نی

پھر خاتمہ پر سید صاحب اپنی کتاب میں فرماتے ہیں ؎

سخن یادگاری رہی شاعراں دی جنہاں طبع دا زور آزمایا ای ۔ اہیر ہیر نہ کسے نے کہی ایسی شعر بہت مرغوب بنایا ای

وارث شاہ صاحب سے پہلے مقبل نے ہیر لکھی ہے اور ایک ہیر دی دار اس سے پہلے کسی شاعر نے تصنیف کی تھی وہ دونوں بیچارے اس بزرگ کے آگے کوئی چیز نہ تھے مگر وارث شاہ صاحب کو یہ معلوم نہ تھا کہ مجھ سے بھی بڑے دم خم سے میرا مقابلہ ہو گا ۔ اور مقابلہ کرنے والے خود ہی ہار جائیں گے چنانچہ مقابلہ کے موقع پر ہم مفصل بیان کریں گے مگر دیباچہ میں اپنی تصنیف کی نسبت جو کچھ اس بزرگ نے فرمایا ہے ۔ بہت ٹھیک اور بجا فرمایا ہے ، پہلے چور شاعروں کا اچھی طرح ناک کاٹا ہے جو مضمون کے چوری کرنے سے نہیں چوکتے ؎

پلّے دولتاں ہون تے ونڈ دیئے گنڈھی چھوڑیئے سدائیے جی ۔ بلبل ہو کے چہکیئے باغ اندر سخن رمز دے نال الائیے جی
کانواں وانگ اڈار ہنیریاں دے اینویں کوڑ نہ مغز کھپائیے جی ۔ کر کے کالیاں بگیاں کاغذاں نوں اینویں شعر نوں لیک لائیے جی
ڈبہ الیس وجود قلبوت والا اساں لاہ سرپوش اکھوڑیا ای ۔ کوئی دغا نہیں کیتا وانگ چوراں دین دیویاں جندرا توڑیا ای

غرض یہ کہ ہم نے کسی کا مضمون نہیں چرایا اپنے دل سے جو مضمون واردات طبع سے تھے انہی کو کتاب میں داخل کیا ہے اور یہ ساری کتاب آمد ہے آورد نہیں مولانا نظامی اور حضرت امیر خسرو رات کے گذرنے اور صبح ہونے کا مضمون اکثر اپنی تصانیف میں لائے ہیں وارث شاہ نے اس مضمون کو بے نظیر طریقہ پر ادا کیا ہے ۔ ؎

ہوئی صبح صادق جدوں آن روشن رکھیں لالیاں آن چہلانیاں نی ۔ کاروبار وچہ ہویا جہان شاغل چرخے کتدیاں اُٹھ سوانیاں نی
چڑی چوہکدی نال اُٹھ ٹرے پاہندی پیاں دُودھ دے وچہ مدہانیاں نی ۔ گھر باراں چکیاں جھوتیاں نی جنہاں تاواں گُنھ پکانیاں نی
اُٹھ غسل دے واسطے جان دوڑے چھجاں جنہاں دے رات نوں مانیاں نی

جو جو باتیں صبح کو لازم ہیں سب بیان کر گیا ۔ اور ایسا دلچسپ بیان کیا ہے ۔ جس سے بڑھ کر خوبی سے بیان کرنا ممکن نہیں ۔ ہیر کے حُسن کی تعریف تھوڑے شعروں میں لکھ کر شاعری کا کمال دکھا دیا ہے ۔ اور جتنا لکھا ہے لاجواب لکھا ہے ۔ دوسرے شاعر کئی اوراق بلکہ کئی اجزاء ہیں اس کے ایک مصرعہ کی نظر نہیں لکھ سکے ۔ مقابلہ کے موقعہ پر ہم اس کا نمونہ ساتھ ساتھ دے کر دکھلائیں گے کہ انسانی فطرت کا مطالعہ کرنے والا وارث شاہ کیا کیا کمال خوبیاں اپنی کتاب میں درج کر گیا ہے :۔

باقی تصانیف سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ

سوائے ہیر کے بہت کم تصانیف سیّد وارث شاہ کی ملتی ہیں (۱) ایک شرح قصیدہ بردہ کی چھپی ہوئی عام ملتی ہے (۲) دوسری چوہڑیٹی ایک صوفیانہ مضمون کا گیت ہے جو سیّد صاحب نے اپنے آپ کو بھنگن میلا اُٹھانے والی مقرر کر کے عالی جناب بارگاہ ربانی میں عجز و نیاز دکھلایا ہے اور اپنی خودی کو دور کر کے ایسی رقت انگیز طرز سے مناجات کی ہے ۔ کہ سن کر پتھر دل والا آدمی بھی ضرور ایک دفعہ اثر پذیر ہو کر پانی پانی ہو جاتا ہے ۔ اس کی نسبت ایک بڑا استاد شاعر لکھتا ہے ؎

جیہڑی ایس چوہڑیٹی لکھی جے سمجھے کوئی ساری ۔ ہر ہر سخن اندر خوشبوئیں جیوں پھلاں دی کھاری

۳ ۔ شتر نامہ ، صوفی صاحب حال کو ایک مست اونٹ فرض کر کے بھاری بوجھ اٹھانے والا اور لمبے سفر چلنے والا مقرر کر کے ایسی عبرت انگیز طرز سے لکھا ہے ۔ کہ دنیا کی ناپائداری کا نقشہ آنکھوں کے آگے باندھ کر دکھلا دیا ہے شتر نامے کئی بزرگوں نے لکھے ہیں ۔ ہم نے تین شتر نامے دیکھے ہیں ۔ شاہ مراد کا شتر نامہ بہت لمبا ہے ۔ جس کا آخری مقطع یہ ہے ؎

شاہ مراد دہار نہ چھوڑیں آساں تھیسن سبھ مشکل

یہی لام کا قافیہ لیا کرتا ہے ع ۔ پلّو وچہ سیّاں سیس گنداون پل وچہ لٹّاں پاون گل
دنیا کی ناپائیداری بیان کرتا ہوا اونٹ کی مستی یعنی صوفی کا وجدان حال ظاہر کرتا ہے ۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ پہلا شتر نامہ وارث شاہ نے

لکھا۔ اس کا تتبع کرکے شاہ مراد نے تصنیف کیا۔ پھر اس کی طرز لیکر شاہ شرف نے بھی عمدہ شترنامہ تحریر کیا ہے اسکے چند مصرعے یہ ہیں ؎

اہ کیونکر کرے ہوا نہ مستی چُگدا چندل بور صندل چن سورج دو گل وچہ ٹلیاں گھڑی گھڑی وچہ یا بسمل

آخری مقطع یہ ہے:۔ جتول موڑے شرف مہاراں ہر جا وسدا یار مثل

وارثشاہ کا مقطع یہ ہے:۔ نک مہار سجن دی وارث جتول چاہے اتول چل

یعنی صوفی کے ناک میں محبُوب ازلی کے شرح کی نکیل ہے۔ جس طرف اس کا حکم ہے اسی طرح چلنا لازم ہے آگے چلنے والا بلوچ کو رہنما یعنی مرشد مقرر کیا ہے۔ چنانچہ کہتا ہے ع

لگے راہ بلوچ وکھاوے گل ہو پہلو گل ہو گل

جس وقت لدے ہوئے اونٹ کے آگے کیچڑ اور پانی آجاتا ہے تو بلوچ اونٹوں کو بلند آواز سے پکارتے ہیں۔ گل پہلو گل یعنی کیچڑ ہے ہوش سے پاؤں رکھنا کہیں پھسل نہ جانا۔ یہ تمثیل بلوچ کے مرشد کے ساتھ کتنی عجیب ہے مرشد بھی اسی طرح اپنے مرید کو لغزشوں سے بچاتا اور دنیا کے کیچڑ سے باہر نکال کرلے جاتا ہے۔ پھر کہتا ہے۔ ع

مستی وچہ نہ کھاوے پیوے پینڈے جنگل کوہ جبل

یعنی مستی میں کھانا پینا کچھ یاد نہیں اور بڑی مسافتیں جنگلوں اور پہاڑوں کی طے کرجاتا ہے مراد یہ ہے کہ سالک فقر کی منزلیں عشق کی مستی میں طے کرتا ہے اور دنیا ومافیہا سے بے خبر رہتا ہے ؎

ضد نہ کرے نہ مڑے پچھاہاں بھاوے بھار لدے محمل نک مہار سجن دی وارث جتول چاہے اتول چل

۴۔ معراج نامہ۔ حضرت رسُول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا معراج پر تشریف لیجانا نہایت عجیب انداز سے بیان کیا ہے جو اس وڈی ہیر کے ساتھ چھپا ہوا موجود ہے:۔

۵۔ پانچواں نصیحت نامہ پنجابی جس کی ابتدا اس طرح ہے ؎

اللہ باقی عالم فانی، حضرت جیہے یار حقانی چھوڑ گئے فرقان نشانی، تخت رہیا سرداری دا

یہ نصیحت بھی نہایت عبرت انگیز ہے۔ پنجابی میں ایسا عجیب ناصحانہ انداز پھر کسی شاعر میں کم دیکھا گیا ہے۔ ایک ایک شعر تیر کی طرح دل سے پار گزرتا ہے۔ یہ بھی معراج نامہ کی طرز اور بحر پر ہے۔ جو اس ہیر کے پیچھے چھپا ہوا ہے:۔

۶۔ دوہڑہ جات۔ اس دفعہ ہیر کے چند دوہڑے اسی وڈی ہیر کے ساتھ چھاپے گئے ہیں۔ یہ بھی بڑی تلاش سے بہم پہنچائے گئے ہیں۔ اور ایک دوہڑہ جو عالمان بے عمل کے حق میں شاہ صاحب نے لکھا ہے نہایت عجیب ہے، یہ بھی بڑی تلاش سے دستیاب ہوا ؎

کی ہویا پڑھ فاضل ہوئے جیہڑے عقلوں خالی رہندے آپ علم تے عمل نہ کردے ہوراں تائیں کہندے

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ یاحق تہاندے — وارث علوں رب نہ پاون دوزخ جاسن ویہندے

کوئی بیت جو کلیہ سی حرفی کی طرز کا گانے والے لوگوں سے سننے میں آیا ہے، شاید کوئی سی حرفی بھی شاہ صاحب نے لکھی ہے مگر مکمل سی حرفی کہیں دیکھی نہیں گئی۔ مثلاً ؎

جس دکھ دے مٹھے آرام پایئے اوہنوں تیر لیکے پھیر ماریئے ناں — جنوں یک واری موہنوں یار کہیئے کِلے اودسدا پھیر گذاریئے ناں

جسدے نال آرام دی پلک گذرے اوہ دساں تے آپ ساریئے ناں — وارث نبھ نہ سکے جے دوستانہ پھیر دوستی دا دم ماریئے ناں

رانجھے کے عاشق ہونے کی وجہ میں اختلاف

فارسی میں ہیر اور رانجھے کا قصہ نواب احمد یار خاں متخلص یکت نے لکھا ہے رانجھے کا ہیر پر عاشق ہونا اس طرح بیان کرتے ہیں کہ رانجھا ابھی لڑکا ہی تھا اور باپ اسکا زندہ تھا اس کے پاس ایک مہمان آیا رانجھا نے اس کی خوب مہمانی کی چنانچہ لکھتے ہیں ؎

صاحب خانہ بود مہمان دوست — درحق آں نمود آنچہ نکوست — در ضیافت بستے تکلف کرد — بیشتر از حدش لطف کرد

کھانا کھا کر مہمان سے وطن مالوفہ کا سوال کیا۔ اس نے اپنا وطن جھنگ سیّال ظاہر کیا۔ وہاں کے اہل وطن کا ذکر کرتے کرتے ہیر کے باپ کا ذکر کیا۔ جو وہاں کا سردار تھا پھر بات چلتے چلتے یہانتک پہنچی کہ ہیر کے حسن کا بیان درمیان آگیا۔ مہمان نے کہا ؎

ہیر نامی بہشت دیدنہا ۔ دور لیکن گلشن زچیدنہا ۔۔ دلستاں پیکرے پریزادے ۔ حور عصمت سرشت آزادے

ہیچکس را چو خود نمیداند ۔ ہمہ گر یوسف است میراند ۔۔ ہست او محو حسن خویش چو گل ۔ عالمے از محبتش بلبل

یہ باتیں سن کر رانجھا ہیر کے حسن پر غائبانہ عاشق ہوا۔ اور جبتک باپ زندہ تھا کہیں نہ جاسکا۔ جب باپ فوت ہوا تو بھائیوں نے اسکو باپ کی میراث سے محروم رکھا تو وہ جھنگ سیال کی طرف جانے کا ارادہ کرکے دنیائے فانی کے اسباب چھوڑ کر ہیر کے دیدار کو روانہ ہوا چنانچہ لکھتے ہیں ؎ — ایں زماں مطلق العناں گردید ۔۔ عشق رامیر کارواں گردید

برہ عاشقی قدم برداشت ۔۔ جیفہ بابگاں ودل بگذاشت ۔۔ راہ شہر نگار خود سر کرد ۔ چہرہ از گرد راہ معطر کرد

اسی طرح پھر جھنگ سیّال دریائے چناب کے کنارے پر پہنچا اور ہیر کی کشتی دیکھی۔ پھر آگے وہی قصہ ہے جو مشہور ہے۔ مقبل پنجابی شاعر بہت مختصر لکھتا ہے۔ مگر اس نے ہیر پر رانجھا کا عاشق ہونا خواب میں لکھا ہے اور پانچ پیروں کا ملنا اور ہیر کا نکاح رانجھے کے ساتھ باندھنا لکھا ہے ؎

جو کجھ درتیاسی اوپر رانجھے دے سبھ رویکے حال سناوندائی ۔۔ نیناں ہیر دیاں خواب وچہ ذبح کیتا اس زخم اُتے مرہم لاوندائی

ہیر آکھدی سنو سہیلیو نی مینوں رکھے دیہو دھایاں نی ۔ اج گھڑی سو لکھنی خیر دی اے رانجھے نال میں اکھیاں لایاں نی

رانجھا مجنوں ہویا تے میں لیلیٰ گلاں جگ مشہور ہلایاں نی — رانجھے ہیر دا اج نکاح ہونا بیٹھ مقبلے سنڈیاں پایاں نی

ایک اور قصے والا محمد شاہ نام صرف اتنا ہی لکھتا ہے کہ پانچ پیروں نے رانجھے سے ملاقات کرکے فرمایا کہ ہم نے تجھے ہیر بخشدی ہے چنانچہ کہتا ہے ؎

سر رات جھناؤں دی لوچہ آئی رانجھا رب بھیں کرے دعامیاں ۔۔ پنج پیر ملے اسنوں آکے جی جدں کیتا سو فضل خدا میاں

منگوا کے غیب بھتیں دُدھ چاول آکھن رانجھے نوں بیٹھ کے کھامیاں
محمد شاہ تینوں اساں ہیر بخشی فجرے اُٹھ کے جھنگ نوں جامیاں

باقی اور نامی شاعر احمد یار اور فضل شاہ یہ اتفاق دونوں کا خواب میں ملنا اور ایک دوسرے پر عاشق ہونا بیان کرتے ہیں چنانچہ احمد یار لکھتا ہے

ہیر سیال چندن وچہ نہاتی نیندر گھل مل آئی
سٹھ سہیلیاں سیج سنواری ہیٹھ رنگیل وچھائی

مٹھیں بھر کے تلیاں مل کے کڑیاں ٹوہ سنوائی
سُفنے اندر سوہنی صورت رانجھے آن وکھائی

ہیر سیال کلاوا بھر کے رانجھا پلنگ بہاندی
ہار گلاب رویل چنبے دا ماہی دے گل پاندی

مُنہ اُتے منہ دھر کے پُچھدی کھول سینہ گل لاندی
کون کوئی کی نام تساڈا وطن گراں چھپاندی

میرا پلنگ تساڈے لائق میں ہو بہہ ساں پواندی
بول ماہی دس تھاں ٹکانہ بندی گھول گھماندی

تخت ہزارے دا میں رانجھا میں نوں طلب تساندی
خوابے وچہ ڈٹھا میں تینوں لگی سانگ نیناندی

ماپے موئے نہ اور سر رہیا ترٹی تاہنگ بھائیاندی
احمد یار محبت تیری دم دم درد دھاندی

دس شتاب تیرا کی ناواں کیہڑا ایہہ ٹکاناں
جان نہ جان اساں اس تیرے درتے دھواں پاناں

بھاویں تینوں میں نہ بھاواں لاکے توڑ نبھاناں
احمد یار حضوروں سی ایہ ملیا لیکھ رباباں

سُن رانجھا میں ہیر سلیٹی چوچک دی سرکارے
باپ میرا اس جا دا مالک سیالاں دا سردارے

صورت تیری تھیں میں گھولی پیچل تخت ہزارے
میں تیری توں نوشہ میرا چھوڑیاں گھٹاں چارے

منگ تیری میں روز ازل تھیں آہل یار پیارے
ہک پل تیرے باہجوں سایاں ہوون نہیں گزارے

اسی طرح ہیر کو رانجھے نے خواب میں دیکھا اور جھنگ سیال کا عزم کر کے روانہ ہوا۔

فضل شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ جب ہیر کی کشتی میں رانجھے کی ملاقات ہیر سے ہوئی تو ہیر نے بیان کیا کہ میں نے اس کشتی والے پلنگ پر سوتے ہوئے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک چاند آسمان سے ٹوٹا اور میرے پاس پلنگ پر جلوہ گر ہوا۔ پھر اس چاند پر غبار چھا گیا شاید اس کی یہی تعبیر تھی۔ کہ وہ محبوب چاند ملازم ہو کر چوچک سیال کی بھینسیں چراتا رہا۔ اور ذلت کا غبار اس کے خوشنما چہرے پر چھا گیا ہیر نے یہ تعبیر کی تھی۔ کہ وہ چاند جو میں نے اپنے پلنگ پر دیکھا۔ وہ تو ہی محبوب تھا۔ اسی طرح رانجھے نے بیان کیا کہ میں نے بھی ایک چاند خواب میں دیکھا تھا مگر تیرے نام کی حسن میں عام شہرت ایسی تھی کہ میری بھاوجیں بطور ضرب المثل کہتی تھی۔ کہ ہیر سیال سے شادی کر گویا حسن میں تو بدر کی طرح مشہور تھی۔ تیرا نام بطور ضرب المثل سنا اور چاند کو خواب میں دیکھا۔ تیری کشش مانند مقناطیس کے مجھے کش کشاں یہاں تک لائی۔ احمد یار اس موقعہ پر کہتا ہے ؎

جس دم ہیر دگی کھا غصہ کول پلنگ دے آئی
خوابے والا یار پچھاتا ہوش نہ رہ گئی کائی

جویں زلیخا یوسف دے ول پہلی جھاتی پائی
رس گئے گوہڑے نین نینا نوچہ دھس گئے تیر ہوائی

رانجھے ڈٹھی ہیر سلیٹی خوب نظر لگائی
احمد یار اوہ خوابے والا سی محبوب صفائی

ہیر سیال تیری ہیں گھولی گھمائی ساری — جنہیں راہیں ٹردا آیوں انہاں رہاں تھیں واری
مینوں خوابے اندر رانجھا جنگ کیوں لاکاری — راتیں نیند نہ پوے اکھیں وچہ کراں اکلی زاری
نہ میں بھیت کسے نوں دتا جگ دی سار دساری — جاں اج آن دتوں رب گھر وچہ رنگ لگا گلزاری
توہیں میرا نوشہ تے میں تیری ہیر کنواری — احمد یار حضوروں لکھی ہیر رانجھے دی یاری

وارث شاہ نے کوئی خواب میں دیکھ کر عاشق ہونا لکھا ہے اور نہ کوئی چاند کا دیکھنا لکھا ہے۔ صرف ہیر کے حسن کی شہرت جو اس قدر زبان زد ہو رہی تھی۔ کہ بطور ضرب المثل بولی جاتی تھی (جیسے حضرت یوسف کا حسن) ملک پنجاب میں ہیر جیسا حسن عام بولتے تھے جو عورت بہت خوبصورت ہو۔ اس کو ہیر ثانی کہتے ہیں۔ اسی شہرت کو رانجھے نے سن کر جھنگ سیال کا راستہ لیا ے

ساڈا حسن پسند نہ لیاونائیں جا ہیر سیال ویاہ لیاویں — واہ ونجھلی پریم دی گھت جالی کالی ندھی سیالاں دی پھاہ لیاویں
دنے رات پھریں اوہدے مگر لگا جویں داگے تویں لالیاویں — تیتھے دل ہے رناں لادنے دا رانی کوکلاں محل تھیں لاہ لیاویں
دنے بوہیوں کڈھنی ملے ناہیں راتیں کندھ پچھواڑیوں ڈھالیاویں — وارثشاہ نوں نال لیجا کے تے کوئی دم دے کے کھسکا لیاویں

اس مضمون کو فضلشاہ صاحب نے اس طرح ادا کیا ہے۔ بھابی کی زبان سے رانجھا کو خطاب ہے ے

تینوں رن چاہیئے تدھ جیہی سوہنی کتھوں ڈھونڈیئے پچھ خدایاں جی — جا کے ہیر سیال ویاہ لیاویں جے کر جوڑیاں رب رلائیاں جی
سنکے ہیر دا نام خاموش ہویا بھر جائیاں گھریں سدھایاں جی — ایسی ہیر دے نام تاثیر کیتی گیاں ورت منہ تے زردیاں جی
آکھے ہیر دے دیس نوں چلیں میرے صاحبا سچیا سائیاں جی — آئی نیند وچہ کھیت دے کھیت ہویا رانجھے اکھیاں رب چالایاں جی

آگے خواب کا بیان کرتا ہے مگر جو مضمون وارثشاہ تصرف ہیر کے حسن کی مشہوری کا لیا ہے وہی فضلشاہ نے بھی لیا ہے یعنی ہیر کا حسن اسوقت ضرب المثل کی طرح ہو رہا تھا۔ جس کو رانجھا سنکر غائبانہ عاشق ہو گیا اور یقیناً یہ بھی سمجھا کہ اگر میرے لائق عورت ہے تو ہیر ہے، جس کے حسن کی مشہوری ضرب المثل ہو رہی ہے :۔

وارث کی ہیر سے مقابلہ : پہلے پہل اس کتاب کا مقابلہ احمد یار شاعر نے کیا ہے، وہ واث شاہ کی ہیر کو سخت حقارت سے دیکھتا اور اپنے آپ کو شاہ شاعران کا لقب دیتا تھا۔ چنانچہ کہتا ہے ے

وارث شاہ سخن دا وارث کسے نہ ہٹکیا دلیا — مندراہی ہوئی چکی وانگوں بکا ٹھلا دلیا

یعنی وارث شاہ سخن کا وارث (یہ نقطہ بطور طعنہ کے کہا) کسی نے اسکو روکا نہیں جس طرح خراب چکی باریک اور موٹا دلیہ کر ڈالتی ہے اسی طرح اس نے اشعار کو بیقاعدہ طور پر خراب کر ڈالا ہے ے

ہکو قافیہ مڑ مڑ آدے حال نہ کوئی تکاندا — جیونکر اکھڑیا ہویا کپاوہ کھڑ کھڑ کرداجاندا

یعنی ایک ہی قافیہ کو بار بار لاتا اور قوافی کا برا حال کرتا ہے، جیسے اکھڑا ہوا کپا وہ کھڑ کھڑ کرتا جاتا ہے ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں۔ کہ تکرار قافیہ شعراء کے نزدیک عیب ہے مگر یہ بزرگ اسکو عیب نہیں سمجھتا۔ اور معنوی خوبی کو بناتا چلا جاتا ہے دوسرے شاعر اس کی خوبی کو نہیں پہنچ سکتے

اب دیکھو مقابلہ میں احمد یار نے وارثشاہ کو کیسی مذمت سے یاد کیا ہے اور اس کتاب کو کیسی مذمت سے یاد کیا ہے اور اس کتاب کو کیسی حقارت سے دیکھتا ہے اسے خود ہیر پنجابی میں بہت ہاتھ پاؤں مارے ہیں مگر آخر اسکو یہی کرنا پڑا کہ وارث کے اشعار کو ایک بحر سے لیکر دوسرے بحر میں منظوم کر دیا کوئی نئی جدت پیدا نہیں کر سکا۔ بالکل وارث کے مضمون ہیں جو بحر طویل سے گھٹا کر چھوٹے بحر میں نقل کر لئے ہیں پنجابی قصوں کے لکھنے میں احمد یار بڑا علامہ شاعر گذرا ہے چنانچہ لکھتا ہے۔ کہ چالیس پچاس سال میں میں نے اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ راجہ رنجیت سنگھ صاحب کے راج میں اسکو کچھ مواجب بھی ملتا تھا مڑالہ علاقہ گجرات میں یہ بڑا زبان آور گزرا ہے مگر اس میدان میں آکر ایسا ہارا ہے کہ اپنی ہیکڑی خاتمہ پر مان گیا ہے کہ وارث شاہ کا مقابلہ مجھ سے نہیں ہو سکا اسی پر بس نہیں کی بلکہ اپنے آپ کو وارث کے آگے نادان سمجھ کر پکارا ہے اور جس منہ سے اس کی سخت ہجو کر رہا تھا خراب چکی اور اکھڑا ہوا کچا وہ کہہ رہا تھا اسی منہ سے اسکے آگے عاجزی کر رہا ہے اور خاکسار بن کر ناک رگڑ رہا ہے کمال اس کو کہتے ہیں عربی شاعر نے کیا اچھا کہا ہے۔ اَلْفَضْلُ مَاشَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءِ (یعنی بزرگی وہ ہے جس کی گواہی دشمن بھی دیں) انصاف کا مقام ہے کہ ایسا دشمن جس نے دانت پیسکر وارثشاہ کا مقابلہ شروع کیا ہے اور بڑی حقارت سے اسکی تصنیف کو یاد کیا ہے وہی اب پاؤں پڑ رہا ہے اور ایسا مدح خواں ہو گیا ہے جیسے مرید مرشدوں کی مدح خوانی کرتے ہیں ہجو کے بیت تو سن چکے ہو اب عاجز ہو کر جو مدح سرائی کی ہے وہ بھی سنو۔ کہتا ہے ؎

وارث شاہ جنڈیالے والے واہ واہ ہیر بنائی
میں بھی ریس اسیدی کر کے لکھی توڑ بنا ہی

کیا سچ کہا ہے وارث کی رشک سے مقابلہ پر آمادہ ہوا تھا کہ اس سے بڑھ جاؤں گا مگر جب میدان میں آکر حریف کا زور دیکھا تو دم خم بھول گئے۔ حضرت اب کیا فرماتے ہیں ؎

جو اُٹکل مضمون بنھن دی مینوں ناہیں کائی
وڈا تعجب آوے یارو ویکھ اسدی دانائی

مضمون باندھنا اور قصے کو صرف بیان کرتے جانا اس میں بڑا فرق ہے وارثشاہ نے ساری کتاب جواب در جواب میں ختم کی ہے شاعر کے لیے اتنی بڑی کتاب کو صرف جوابوں میں ختم کرنا بڑی کٹھن منزل کا کاٹنا ہے احمد یار کہتا ہے کہ ایسے مضمون باندھنے کی مجھے طاقت نہ تھی وارثشاہ کی دانائی کو دیکھ کر بڑا تعجب ہوتا ہے ورنہ قصہ گوئی میں تو احمد یار بڑا زبردست شاعر مانا گیا ہے اور شعر بھی بہت عمدہ کہتا تھا۔ مگر ایسے شخص کا مقابلہ نہ ہو سکتا تھا نہ ہو سکا ؎

قصے لکھدیاں سٹھ برساں میں اپنی عمر لنگھائی
تے اُس قصیاں وچوں ہکو ایہو ہیر بنائی

اکھاں لوڑے تے بھتاں لگدے کیا گل ڈھکدی آئی
احمد یار کہی اس جیسی میں اٹکل نہ آئی

یعنی کیسی کہاوتیں مناسب موقعہ لاتا ہے اور اس کی بات کیسی دلچسپ ہوتی ہے مجھے تو ایسی با ترتیب کلام کی تجویز ہی نہیں آتی باوجودیکہ میں اتنا بڑا شاعر ہوں کہ ساٹھ برس قصے لکھنے میں میری عمر گذری ہے یعنی بڑا ہی تجربہ کار ہوں اور اس نے اپنی عمر میں ایک ہی قصہ ہیر کا لکھا ہے اور وہ ایک ہی ایسا مقبول خلائق ہوا ہے کہ اس کا مقابلہ کر کے اس کے برابر مقبولیت پانا کوئی خالہ جی کا گھر نہیں پھر آگے چل کر کہتا ہے ؎

جتنے قصے اُتے کتاباں میں عمر کے وچہ جوڑے
گِنن لگاں تے یاد نہ آون جتنے دساں تھوڑے

پر ہک سگھڑ ہکو گل کر کے منصب پاون دوڑے
دوجے ریس نہ کرن سادن سے تقریراں توڑے

اپنے موہوں صلاح نہ سوہے تارے توڑے توڑے
سخن جنہاندے لوک صلاحن ایسے جگ تے تھوڑے

سخن حضور قبول جنہاں دے گل نہ کوئی موڑے
احمد یار پیارے سوئی آپ جنہاں نوں لوڑے

یعنی میں بڑا پُرگو شاعر ہوں بیشمار تصانیف ہیں بڑی بڑی کتابیں بنائی ہیں لیکن میری مثال اس طرح کسی بادشاہ کے پاس ایک دانا ایک سخن کہہ کر بڑے عالی منصب پاجاتے ہیں اور دوسرے بڑی بڑی تقریریں کرنیوالے خالی رہ جاتے ہیں اور اسکی قسمت کو نہیں پہنچ سکتے اپنے منہ سے خود اپنے آپ کو سراہنا اور آسمان سے ستارے تورنا زیب نہیں دیتا جنکے سخن کو پبلک پسند کرتی ہے اور سخن انکا عالمگیر ہوجاتا ہے ایسے لوگ جہان میں بہت تھوڑے ہیں احمد یار اقرار کرتا ہے کہ وارثشاہ ایسے ہی لوگوں سے ہے جن کا سخن عالمگیر ہوتا ہے اور پبلک ان کو منظور کرتی ہے ایسا کوئی کوئی شخص ہوتا ہے جیسے سعدی علیہ الرحمۃ اور حافظ صاحب مولانا روم علیہ الرحمۃ جن کے سخن منظور ہوں اور ان کی بات کو کوئی پھیر نہیں سکتا۔ خدا پاک جن کو خود چاہتا ہے ایسی منظوری عطا فرماتا ہے۔ والسلام۔

دوسرا شخص وارثشاہ سے مقابلہ کرنیوالا سید فضلشاہ ساکن نوں کوٹ ہے سید صاحب موصوف نے بھی ملک الشعراء ہونیکا دعوٰی کیا ہے جس طرح احمد یار نے کیا ہے اور بیشک یہ دونوں بڑی اعلیٰ طبیعت کے شاعر تھے احمد یار کی نسبت تو سنا گیا ہے کہ اکثر باتیں بھی شعر میں کرتا تھا پنجابی میں اس کی تصنیف بہت ہے، بے تکلف شعر کہتا تھا اور فضلشاہ صاحب نے اپنی عمر میں پانچ قصے لکھے ہیں۔ سوہنی، سسی، ہیر، لیلیٰ مجنوں اور یوسف زلیخا۔ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت نظامی ملک الشعراء تھے انہوں نے بھی پانچ ہی کتابیں لکھی ہیں ہم نے بھی ان کا تتبع کر کے پانچ ہی قصے تصنیف کئے ہیں خمسہ نظامی کی طرح خمسہ فضلشاہ پنجابی میں یادگار رہے گا۔ سسی میں فرماتے ہیں ؎

شہر شہر شہرۂ میرا شعر سیتی مُلک مُلک ملک الشعراء بیلی

دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔ نکتہ چین آکے بھاویں چین وچوں کرے بحث ہزار تکرار سائیں

آپ نے ہیر کے قصہ میں وارث شاہ کی نسبت یہ لکھا ہے ؎

وارث شاہ ہسایا جگ عاماں خاصاں تساں رواوناں زار پیارے
ہسن والیاں نوں ہسن لوگ دانے اُتے روندیاں کرن پیار پیارے

یعنی وارث شاہ نے لوگوں کو ہنسایا ہے گویا ہیر کا شعر انکا ایک مذاق ہے جس کو سن کر لوگ ہنستے ہیں اور ہم نے لوگوں کو رلایا ہے یعنی دردمندانہ سخن سے دردمندوں کو رقت ہوگی اور روتے رہیں گے وارثشاہ نے لوگوں کو ہنسانے کی کوشش کی ہے، دانا لوگ ہنسنے والوں پر ہنستے ہیں اور رونے والوں کو پیار سے محبوب پیار کرتے ہیں خاص لوگ جو سمجھدار ہیں ان کو رولانا اور شوق محبت پیدا کرنا میرا مقصود ہے۔ غور سے دیکھا جاوے تو فضلشاہ صاحب اپنی دانائی سے وارث کے مقابلے سے پہلو بچا کر نکل گئے ہیں۔ اور حریف زور آور سے دست بپنجہ نہیں ملایا۔ صرف قصہ بیان کرنا اور صنعت تجنیس پر زور ڈالنا اور آہ وفغاں کا زیادہ ترلانا جو شاہ صاحب کا دوسرے قصوں میں عمل میں آیا ہوا ہے پیشہ تھا۔ اس کی طرف کترا گئے۔ وارث نے تو قصہ کو مختصر بیان کیا ہے اس

کا زور تو سوال و جواب پر رہا ہے۔ ضرب المثلوں، کہاوتوں، تمثیلوں، نصیحتوں سے عوام الناس کے فعلوں پر اس کی نظر رہی ہے عالم فطرت پر اس نے ہر ایک صفحہ کو گلزار بنا کر گلہائے رنگا رنگ شگفتہ کرکے دکھلا دیئے ہیں، ہنسانے کا طعنہ جو فضلشاہ صاحب کو دیا ہے اور گویا اسکو ایک نقال اور مسخرے سے نسبت دی ہے یہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔ وارث شاہ نے جو سچی باتیں اور عام رواج ملک کا لکھا ہے اس پر کوئی ہنستا رہے یا نصیحت قبول کرے، سچ کہنے والے نے سچ کہدیا ہے اور کسی طرف سے کوئی خامی اپنی کتاب میں آنے نہیں دی۔ اب خود فضلشاہ صاحب کی ہیر کو دیکھو۔ ناول نویس کا فرض آپ نے کس طرح ادا کیا۔ اور اس کا مقابلہ وارث شاہ کی ہیر سے کرکے دیکھو:۔

ہیر جب بیاہی گئی ہے اور سال گذر چکا ہے وطن کے واسطے سخت اوداس ہوئی ہے اور رانجھے کے ہجر میں گداز ہو رہی ہے اب وہ رانجھے کو اپنا پیغام اور خط پہنچانا چاہتی ہے۔ مقبل شاعر اسجلہ لکھتا ہے۔ کہ ہیر نے سہتی کو اپنا رازدار بنالیا اور اسکے ذریعے سے اپنے برہمن کو رانجھے کی طرف قاصد کرکے بھیجا۔ برہمن لوگ سیالوں اور کھیڑوں وغیرہ زمینداروں اور رئیسوں کے اسوقت رازدار قاصد اور گھر بار میں حجاموں، میراثیوں کی طرح کام کاج کرنے والے مقرر ہوتے تھے، قاصد برہمن جھنگ میں پہنچا وہاں سے معلوم ہوا کہ رانجھا تخت ہزارہ کو گیا ہوا ہے وہاں جاکر خط و پیغام پہنچایا۔ رانجھا اپنا خط لکھوا کر برہمن کو دیتا ہے۔ جس کا مضمون مختصراً یہ ہے ؎

تیریاں اکھیاں برہوں دیاں کانیاں تی لٹ باولے تے ابسیلیئے نی
نیوں لاکے شہر تھیں نس گئیں گل خام ہے انگ سہیلیئے نی
مینوں پھٹ کے لُون چالایائی مان تیئے گرب گہیلیئے نی
روندا چھوڑ کے کھیڑیاں نال گئی ایں مقبل اپنے بیلیں اٹھکھیلیئے نی

اسی برہمن کو پیغام دیا۔ کہ میں جوگی ہو کر آؤں گا۔ اور برہمن کو بہت کچھ انعام دیا وغیرہ وغیرہ اور وارث شاہ نے ایک عروس کی زبانی پیغام پہنچانا لکھا ہے جو جھنگ سیال میں رنگپور سے بیاہی گئی تھی وہ عروس ہیر کا حال پوچھنے کو آئی۔ اور ہیر نے اسکو پیغام دیئے۔ وارثشاہ نے اس واقعہ کو ایسا مطابق حال کرکے دکھا دیا ہے کہ جیسا ناول نویس کے لیئے مناسب ہے ہیر اس عروس کو زبانی پیغام دیتی ہے ؎

ہتھ بنھ کے گل وچ پا پلا کہیں دیس نوں دعا سلام میرا
مینوں ویر یاندے وس پا پونے سیاں چاو ساریا نام میرا
جھ واہ وچہ بوڑیئے ماپیاں نوں انہاں نال ناہیں کوئی کام میرا
ہتھ جوڑ کے رانجھے دے پیر پکڑیں پھیر اتینا کہیں پیغام میرا
کرو مہربانی تسیں آپ آؤ نہیں ہووندا کم تمام میرا
وارث نال بیوارثاں رحم کیجے مہربان ہوکے آؤ شام میرا
آکھیں رانجھنے نوں کدی آملے اوہدے درس دیدار دی بھکھیائیں
روضے حسنؓ حسینؓ شہید غازی بھولے پیر دی سکھنا سکھیاں میں
بھس پانیاں کھیڑیاں کوفیاں نوں سر میڈڑی دے تھکاں تھکیاں میں
وارث باجھ ہووے خیر خواہ کیہڑا اگے دشمناں ظالماں ڈکیاں میں

عرس جھنگ سیال میں رانجھے کو آکر ڈھونڈتی ہے اور ہیر کا پیغام دینے کے لیئے عورتوں سے اس کا پتہ معلوم کرتی ہے ؎

دمڑی آکے ساہووے وڈی جدوں تجھے چاک سیالاں ندا کیڑا نی
منگو چو چکے دا جھیڑا چار داسی منڈا تخت ہزارے دا جھیڑانی
جھیڑا عاشقاں وچہ مشہور رانجھا سر اوسدے عشق دا سہرانی
کتے دائرے کتے مسیت رہندا میرا اوسنوں دہو سنیہڑانی
عشق ٹکے تریاں گالیاں سو اجڑ گیا داویہڑا کھیڑانی
وارث عشق دا ماریا پھرے بھوندا ہیر دیاہ کے لے گیا کھیڑانی

عورتیں اس عروس کو رانجھے کے پاس لیجاتی ہیں اور وہ ہیر کا پیغام اس کو سناتی ہے ے

کڑیاں جا دلا ریا رانجھنے نوں بھرے دکھ تے درد دا لدّیا ای
آکھے گھن سینہوڑا سجناں دائینوں ہیر پیاری نے سدّیا ای

تیری طرف سینہوڑا ہیر دتا سبھ جیو دا بھیت الدّیا ای
انہاں دماں دا کجھ وساہ ناہیں عزرائیل چڑھ دہون تے دّیا ای

جھب ہو فقیر نے بہج مینڈھے او تھے کا سنوں جھنڈڑا اڈیا ای
تدھ باہجہ نہ جیونا ہوگ میرا وچہ سیالاں دے جیو کیوں گڈیا ای

تیرے واسطے ماپیاں گھروں کڈھی اساں ساہورا پیکڑا اردیائی
وارثشاہ اس عشق دی نوکری تے دماں باہجہ غلام کر چھڈیائی

احمدیار اسی مضمون کو اس طرح ادا کرتا ہے

کھیڑیاں دی اک کڑی سیالیں آہی پرنی ہوئی
ٹردیاں ہو یاں چھپیں ہیرے دیہہ سینہا کوئی

ہیر کہے میں ماپیا ڈہنگی ہا ہو گھت ڈبوئی
میرا ساک کی نال انہاندے پرجے چاک ڈھوئی

ہتھ بنھ دعا سلام پہچا کے کرنی عرض ایہوئی
اکھیں پک گیاں راہ تکدیاں رت نیناں تھیں چوئی

بن جوگی کوئی دیس وٹا کے تھی کر دان سِتھوئی
مکھ وکھاویں آکے سجن میری جان حشر نوں ڈھوئی

آ پیغام پہنچایا دہٹی ساری گل سنائی
تیرے باہجوں ہیر پیاری رد رد ہو نسائی

ہر دم رو رو کملی ہوندی سرت جہان نہ کوئی
سُنکے رانجھے نے آہ ماری رونا گھت دوہائی

سمجھ حقیقت ملاں کولوں ایہ تقریر لکھائی
تیرے میرے دس نہ ہیرے کیتے کم رضائی

اساں دوہاں دیاں تابتیاں دا اوہ واقف جس لائی
اوسے نوں توفیقاں سبھے جے اس توڑ نبھائی

میں بھی ہن بہہ رہندا ناہیں کر وگیاں ہن دہائی
جوگ لواں گا احمدیار ٹلے بال گندائی

عروس کی زبانی رانجھے کو پیغام پہنچا۔ سُن کر ایک ملا سے خط لکھوایا۔ خط کا مضمون وارث شاہ اس طرح لکھتا ہے ے

مَیں رانجھے نے ملاں نوں جا کہیا چھٹی لکھو جی سجناں پیاریاں نوں
تساں ساہورے جا آرام کیتا اسیں ڈھوے سال سُول انگیاریاں نوں

پہلے دُعا سلام قبول ہووے اوہناں دوستاں رب سواریاں نوں
مہربانگی نال جو یاد کیتا پانی پایا جے بھکھے انگیاریاں نوں

اگ بھڑک کے زمیں اسمان ساڑے چا لکھیا جے دکھاں ساریاں نوں
توں تاں ٹھگ کے مہیں چرالیاں ناں سچ تے توڑدیاں یاریاں نوں

اک ہور بھی گلہ چا لکھیو جے ہیرے ماریئے نہیں آواریاں نوں
کمے یار دے نام نے سیں دیئے ہکے چھڈیئے ایڈا ساریاں نوں

چاک ہو کے وت فقیر ہوواں کہیا ماریو اساں بیچاریاں نوں
گلہ لکھ جو یار نے لکھیائی سجن لکھدے جویں پیاریاں نوں

میرا حال احوال توں سبھ لکھیں ذرہ چھڈیں نہ گلہ گزاریاں نوں
وارثشاہ نہ رب بن آس کوئی سجن لکھدے جویں پیاریاں نوں

رانجھا ملا سے خط لکھوا رہا ہے۔ کیونکہ جاٹ ناخواندہ ہے۔ آپ نہیں لکھ سکتا۔ وارث شاہ کا یہ لفظ ملا کو کہنا کہ اسی طرح لکھ جیسے دوست دوستوں کو لکھتے ہیں۔ کیسا برمحل اور کتنا مناسب ہے، ناخواندہ آدمی چونکہ خود مطلب ادا نہیں کر سکتا۔ لکھنے والے کو اسی طرح کہا کرتا ہے پھر کہتا ہے، میرا تمام احوال مفصل لکھنا اور گلہ گزاری کی کوئی بات نہ چھوڑنا۔ یہ وارث شاہ کے ادائے مطلب کی خوبی ہے۔ کتنا پختہ کار

شاعر ہے۔ اس سے بھلا کوئی مقابلہ کر سکتا ہے۔ اب جو خود مضمون خط کا کاتب کو املا کرتا ہے وہ بالکل ناخواندہ جاٹ کا مضمون ہے،

تینوں چارسی وڈا دیاہ دانی بھلا ہو یلے جھب دییجئے نی
ایتھوں نکل گئیں بُریاں دناں وانگوں انت ساہورے جا پیجئے نی

رنگ رتی اے وٹی اے کھیڑیاں دی اے کیدوں لنگے دی اے بھر تیجئے نی
چُلیاں پاپانی دُکھانال پالی کرم سیدے دے پایاں نیجئے نی

سنگ چھڈ کے سنگ کو سنگ رلیے کیوں سنگدے بیجنوں نیجئے نی
کھیڑے ساہورے چابنا یونی سیدے کھیڑتے پھپے نیجئے نی

قاصد ہیر نوں آکھدا جا کے تے خط چاک دا لکھیا دیجئے نی
وارثشاہ تینوں ہن آکھدائی ٹھگی متراں نال نہ کیجئے نی

اسی طرح خط و کتابت شروع ہو جاتی ہے مگر دونوں لکھوا کر بھیجتے ہیں اور زبانی پیغام بھی بھیجتے ہیں۔ رانجھا ہیر کا خط کسی خواندہ سے ملا پڑھوا کر خوش ہوتا ہے اور جواب لکھواتا ہے ؎

چھٹی نام تیرے لکھی نڈہڑی نے وچہ لکھے سو درد فراق سارے
رانجھا ترت پڑھا کے خوشی ہویا نالے ہجر فراق دی آہ مارے

پھر کاتب کو کہتا ہے کہ میری طرف سے ایسا مضمون لکھ جو آسمان سے تارے توڑ لائے اور اس طرح لکھ جس طرح عاشق کی طرف سے محبوب کو لکھا جاتا ہے یہ وارث شاہ کی ناول نویسی کا کمال ہے۔ گویا رانجھے کے الفاظ کی بعینہ نقل اتارتا ہے۔ ناخواندہ آدمی خط لکھوانے گئے ہیں، تو کاتب کو اسی طرح کہا کرتے ہیں کہ ایسا مضمون لکھو جیسا لکھنا چاہیے۔ نہایت ہی عجیب ہو۔ چونکہ خود تو عبادت نہیں لکھوا سکتے کاتب کو تاکید کرتے ہیں کہ تم خود اچھی سنجیدہ عبادت تیار کر کے مضمون کو ٹھیک طور پر ایسا لکھو کہ بس سننے والوں کے دل کو فریفتہ اور شیدا کر لیوے یہ وارث کا کمال ہے اور اصل ناول نویسی اس کو کہتے ہیں۔ چنانچہ کہتا ہے ؎

ملاں لکھ توں درد فراق میرا جیہڑا انبروں سٹدا توڑ تارے
گلہ لکھ جو دلاندے دُکھڑے دا لکھن پیاریاں نوں جویں یار پیارے

اب یہاں سید فضلشاہ صاحب کی ہیر کا یہی خط والا موقعہ دیکھ کر ہم مقابلہ کرتے ہیں۔ ہیر عروس کے ہاتھ خط لکھ کر بھیجتی ہے تو وا ایسا فارسی خط لکھتی ہے۔ کہ گویا ایک بڑا منشی فاضل تحریر کر رہا ہے ؎

اوّل حمد ہزار جبار صانع کرد گار صنعت کردگار رانجھا
لکھ شکر کروڑ احسان خالق کار گیر سب بھتیں اپرا پار رانجھا

اسی طرح ایک مصرعہ فارسی اور ایک پنجابی چلا جاتا ہے۔ بڑا لمبا خط ہے آگے فرماتے ہیں ؎

تواز بہر خدا خورم رانجھا مردم باز آئی بچہ کار رانجھا
کھیڑا را بردار برکش گیرو دار بیند ہر دو دار رانجھا

اسی طرح چالیس بیت کا خط ہیر نے خود لکھ کر بھیجا ہے۔ پھر رانجھا نے پڑھ کر اسی طرح فاضلانہ خط فارسی میں تحریر فرما کر بھیجا ہے ؎

اول آخر اللہ اکبر رب العالمین وجل شان دلبر
اپر اپار کرتار پسار کیتے ملک فلک تے خلق جہان دلبر

اسی طرح فارسی صحیح میں بڑا طویل خط رانجھے کا لکھا ہوا ۷۸ بیت کا ہیر کو پہنچتا ہے۔ آخری بیت یہ ہے ؎

رمقے جان باقی آں ہم رفتہ خواہد بہر فصل چشماں گریان دلبر
فضلوں جھات اخیر دی نزع ویلے کریں مشکلاں ہون آسان دلبر

اسی خط و کتابت میں دونوں بزرگوں کی تصنیفوں کا مقابلہ ہو چکا وارثشاہ نے وہ کمال دکھایا ہے کہ جس کو دیکھ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ جاٹ کی زبان سے جو بات نکلنی چاہیے۔ اس کا نقشہ باندھا ہے اور فضلشاہ صاحب نے خلاف قواعد ناول نویسی کے فاضلانہ خط

دونوں کی طرف لکھے ہیں، باوجود خلاف واقع ہونے کے ناول نویس کے لیے سخت مذموم فعل ہے کہ موقعہ مناسب کو نہ دیکھے اور جاہل کی زبان سے فاضلانہ مضمون ادا کرے یہ ایک اعلیٰ شاعر کی شاعری پر سخت دھبّہ ہے فضلشاہ بڑی اعلیٰ طبیعت کے شاعر تھے مگر اس مقابلہ پر کچھ بھی نہیں کر سکے، بلکہ ایک خامکاری اپنے اوپر ثابت کر چکے ہیں۔ یہی دو شاعر وارثشاہ کے مقابلہ پر نکلے اور دونوں کی خامکاری معلوم ہوگئی بلکہ احمد یار تے تو دانائی کا کام کیا۔ کہ وارثشاہ کا ہی مضمون دوسرے بحر میں ڈھال لیا۔ اور آخر خاتمہ پر پہنچ کر وارث کی مدح وثناء اور اپنی عاجزی بتلا کر شوخ چشمی والا گناہ بھی بخشوالیا ہے اور فضلشاہ صاحب نے مقابلہ کا آئینہ روبرو رکھ دیا ہے جس سے سمجھ دار لوگ خود ہی پڑھ کر سمجھ جاتے ہیں کہ وارث کے سامنے حضرت فضل کا سکہ نہیں چل سکا۔ والسلام :-

اس قصّہ کو کتنے شاعروں نے تصنیف کیا

۱۔ پہلے پہل ہیر کی وار کسی نے تصنیف کی تھی اس کا کوئی نمونہ نہیں ملا (۲) دوسری ہیر مقبل شاعر نے تصنیف کی وارثشاہ کی ہیر سے پہلے کی تصنیف ہے۔ شروع اس طرح کرتا ہے ؎

میری شاعری تدوں منظور ہوئی جدوں رب دا نام دھیایا ئیں
روح پاک رسُول مقبول دے نوں دم دم درود پہنچایا ئیں

ابا بُو بکرؓ تے عمرؓ عثمانؓ علیؓ اگے چوہاں دے سیس نوایا ئیں
مقبل ہیر تے رانجھے دا سبھ قصہ رو رو آہیں دے نال بنایا ئیں

اخیر پر ہیر کی وفات نہیں لکھی بلکہ راجہ عدلی نے جب ہیر جوگی کو بخشدی ہے وہیں قصہ ختم کر دیا ہے ؎

ہیر کھوہ کے رانجھے نوں بخش دتی ہویا کھیڑیاں دا بُرا حال میاں
کھیڑے رنگپور نوں گئے ہتھ ملدے رانجھا جاوندا جھنگ سیال میاں

کھیڑے ہتھ خالی گئے وطن اپنے گئے ہیر رانجھیٹے دینال میاں
پیارے مقبلے نوں گل لائیتی ہویا رب دا فضل کمال میاں

شاید انجام جو بہت ہی مایوسی کا تھا۔ ہیر کے والدین کا زہر دینا اور رانجھے کی تمام امیدوں کا ملیامیٹ ہو جانا شاعر کے لیے وبالِ روح ہوا اس واسطے اس قصہ کو چھڑا ہی نہیں وارث شاہ نے بھی یہاں پہنچ کر اتنا ہی کہا ہے ؎

زہر دے کے ماریئے ہیر تائیں گنہگار ہو جل جلال دے نی
کیدو آکھدا رانجھے نوں مار سٹیا گذر گئی وچہ ایس خیال دے نی

آگے نصائح اور دنیا کی ناپائداری کا بیان کرتا ہوا خاتمہ پر چلا گیا رانجھے کی وفات صرف دو بیتوں میں ختم کر کے فیصلہ کر دیا ہے۔

رانجھے واانگ فہا دے آہ ماری جان گئی سو ہو ہوا میّاں
دووِیں وار فنا تھیں گئے ثابت جا پھرے نی دار بقا میّاں

دووِیں عشق مجاز دوچہ رہے قائم نال صدقدے گئے دہا میّاں
وارثشاہ اس خواب سرا اُتے کئی وا جڑے گئے وجا میّاں

(۳) محمد شاہ نے چارسی حرفیوں میں ہیر کا قصہ ختم کیا ہے۔ اچھا پُر درد قصہ ہے۔ مجھے تو اسکے دو بیت پسند آئے ہیں ؎

س سادیاں بیلیاں سبز رنگاں اساں اج چڑھایاں رانجھناوے
تیری خاطر ہار سنگار کیتے دھڑیاں اج میں لایاں رانجھناوے

باغ باغ ہووے دل دیکھ تیرا آگاں اج گندایاں رانجھناوے
محمد شاہ تیری ملاقات کارن سیجاں اج وچھایاں رانجھناوے

ش شان تیرے عالیشان اتوں میں تاں گھول گھمایاں رانجھناوے
میں تاں سدا کنیز تساڈڑی ہاں دماں باہجھ وکایاں رانجھناوے

تیں بھین جھوڑی لکھ نہ موڑساں میں قسماں بدیاں چایاں رانجھنا وے محمد شاہ نہ جاوساں کنڈ دیکھے دیواں جگ دوہایاں رانجھنا وے

یہ شاعر علاقہ میر پور جو کہ ریاست جموں میں گذرا ہے (۴) احمد یار کی ہیر جس کا نمونہ مقابلے کے موقعہ پر بھی دیا گیا ہے۔ بہت دلچسپ کتاب ہے۔ یہ شاعر موضع مرالہ علاقہ گوجرہ میں بڑا نامی گرامی ہو گزرا ہے۔ قصہ یوسف زلیخا، قصہ حاتم طائی اور سیف الملوک وغیرہ وغیرہ بڑی کتابوں کا مصنف ہے۔ طب میں طب احمد یاری اسی کی تصنیف ہے۔ ملک الشعراء ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ؎

ہے اقلیم سخن دے اندر شاعر دی بادشاہی ایہ دولت رب مینوں بخشی جتنی قسمت آہی

شاعر آکھن فکر دلیلوں مشکل شعر بنایا میں کجھ اوکھ نہ جاتا ہویا گلاں کردیاں جانا

مصرعہ موہوں کا ہلا نکلے رہندی قلم پچھیرے ڈھائی ترے سے بیت لکھاں جے قلم چلے رنگ میرے

لکھاواچاں یاد نہ رہندا بچھلا سخن زبانی نے دانہ پانی نواں نکلدا اگلی نہیں نشانی

وچہ پنجاب پنجابی شاعر نہیں کوئی اتویلے بیت نہ ٹٹے لٹک نہ وسجے سری برابر میلے

ہر ہر قسم قوافی فقرے بن بن آون فوجاں مارے لہر طبع دا ساگر لین الارے موجاں

غرض جو کچھ اسے دعویٰ کیا ہے سچ کہا ہے۔ ایسی ہی عالی طبع کا شاعر تھا۔ اور قصے بھی اس نے اتنے لکھے ہیں۔ کہ جن کا حساب مشکل ہے۔ بڑی موزون طبع پائی تھی۔ جس جگہ رانجھے نے جوگی بن کر رنگپور میں آنے کا ارادہ کیا ہے وہاں لکھتا ہے ؎

گذری عمر نہیں وت مڑدی مڑدی نہیں دہانی موہوں کڈھی گل نہ پرتے وگے مڑن نہ پانی

مویاں جان چھڈ جاندا بندہ اڑہنی قضا ربانی عشق دتی جاں پنڈ نہ بیتے چت کت چلے پانی

وگی دا ابہار مچھلاں دی کھٹری کلی کرمانی بھر کے کوئی سانگ جوگی دا کھیڑیں پھیری لانی

یا جندو لیسی یا گھر لیا کے اوہو ہیر وسانی احمد یار ایہو راہ مل کے سنجیں جان گوانی

ہیر کا قصہ کنت کنزاً مخفیاً کا مضمون لے کر شروع ہوتا ہے ؎

وحدت دے دریاواں موجاں کیتا شور ککارا کن آواز ہویا جس ویلے کیتس راز پسارا

زمیاں آسماناں وچہ چڑھیا دینہہ جن چمکارا تا فیکون کہیا جد ظاہر ہویا عالم سارا

دیگر:- سبھ خلقت دا عشق خلاصہ اول آخر تائیں ویہہ ملیاں ایہ زور آوریاں سبھے حکم قضائیں

عاشق معشوقاں دیاں جنجاں چڑھیاں چاہل چائیں احمد یار پیاں جگ دھماں چھڈیاں عشق ہوائیں

ہندوستانی پنجابیوں کو استہزا کر کے کہا کرتے ہیں کہ ہیر اور رانجھا نہ ہوتے تو پنجابی لوگوں کا کوئی گیت نہ تھا اس بات کو احمد یار نے سچ کر کے دکھا دیا ہے ؎

رانجھا ہیر نہ ہندے جیکر عشق نہ ظاہر تھیندا راگ آواز سرپ نہ ہوندا جو رس روپ نہ بیندا

عاشق معشوقاں دے قصے لکھنے کم مہیندا احمد یار ایہو لکھ دساں قصہ جو میں سیندا

ایک عالی دماغ شاعر نے احمد یار کے حق میں لکھا ہے ؎

باز طبیعت اسدی والا گگنوں ہو ہو لتھا
جس اوہ باز وگایا مڑ مڑ دھن تو ہیں اوہ ہتھا

یعنی احمد یار کی طبیعت کا شاہباز آسمان سے ہو کر اترا ہے۔ جس ہاتھ نے وہ شاہباز بار بار مضامین کے شکار پر پھینکا ہے اسکو آفرین ہے۔ حقیقت میں احمد یار کا آخری مصرعہ مجھے یاد ہے۔ ع احمد یار میاں ہن بس کریں بول بول کے جگ اکایائی

اس پُرگوئی اور کثرت تصنیف کا ذکر ہر جگہ کرتا جاتا ہے، پیر کھارہ ضلع جہلم میں ایک پہاڑی مقام ہے وہاں پیر کرم شاہ ایک بزرگ گزرے ہیں۔ احمد یار کو پیر صاحب نے بلا کر اپنے پاس رکھا تھا۔ طب احمد یاری اور قصہ حاتم طائی اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا پیر صاحب کی اولاد کے پاس اب تک موجود ہے۔ وہ کتابیں دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ احمد یار تیز نویس اور بڑا خوشخط تھا۔ اصل رہنے والا مرڑ ہالہ ضلع گجرات کا تھا۔ حاتم طائی کے قصہ میں لکھتا ہے ؎

جو داں علم پڑھے میں یار و جو داں ہی خط لکھے
محنت کر استاداں کولوں نال تاکیداں سکھے

۵۔ پانچواں ہیر کا قصہ بھگوان سنگھ کا چھپا ہوا ہے قصہ کو ۲۷۰ گیت میں ختم کیا ہے۔ علاقہ مالوہ کی زبان ہے۔ اور سکھ لوگ اس کو بہت پڑھتے ہیں پہلے دیوی ماتا کا نام لے کر لکھتا ہے ؎

کتھا کہوں اب ہیر کی جو کچھ گذرا حال
بھگوان سنگھ وچہ دوستاں کہے سوچ دیال

۶۔ چھٹا قصہ بھی ایک سکھ کا لکھا ہوا ہے جوگ سنگھ کی ہیر جو عام چھپی ہوئی ملتی ہے۔ یہ بھی کبت ہیں ۷۷، قصہ کھویا ہیر کی وار ایک مسلمان اللہ دتہ نام قوم ارائیں، لوُن میانی علاقہ ضلع شاہ پور میں تھا۔ جو ابھی دو تین سال ہوئے فوت ہو گیا۔ اُسنے بنائی تھی۔ یہ وار جو کلال لوگ ہیر رانجھا کا سانگ بن کر ان دوتوں عاشقوں کی نقل اتارتے ہیں انکو اشعار اس وار کے زبانی یاد ہوتے ہیں۔ ہیر و رانجھا کے سوال و جواب گاتے ہیں، اللہ دتہ آرائیں بالکل ناخواندہ آدمی تھا۔ یہ ہیر کی وار صرف کلالوں کو یاد ہوتی ہے جو اس کو لوگوں کی شادیوں وغیرہ پر گاتے ہیں اور جاہل لوگ اس کو سن کر بہت ہی محفوظ ہوتے ہیں، شبان اور جوگی کے سوال و جواب میں رانجھا شابان کو کرتا ہے ؎

آجڑیاں وچہ عقل نہ کوئی رہندے چہ اجاڑی
ککے تے بنونیے بدھیاں پایاں جد بھیڑو وگاری

شبان جوگی کو کہتا ہے ؎

اوہ پیا دسدائی شہر ہیرے دا آیوں جبدی نیتی
گھر کھیڑیاں دے قدم نہ پادیں رات گذار میتی

نہ کوئی سخن اولاد نہ کوئی کریں وڈھیکی
تدھ ہیر سیال اوہال لیجانی لال ایہ گل معلم کیتی

آگاہ کرہ دن ہیر راز جوگی ؎

ہیرے نی اک جوگی آیا گلیاں دے وچہ وگدا
اڈ اڈ اندروں جھاتی پاوے جس دروازیوں لنگھدا

سوہے چہرے دیکھ ناندے کھاہڑا مول نہ چھڈدا
ڈاہڈا ادر دریجانیاں جوگی روندا مول نہ رجدا

ہیرے نی اک جوگی آیا سوہنی صدا کریندا — اینویں جاپے کوئی کھڑ تر پھرے عزیز بھلیندا
ادس جوگی دی ایہ نشانی ڈاہڈی آہ مریندا — روپ بھری کوئی ڈھونڈن چڑھیا زمان پھر ترٹیندا
ہیرے نی اک جوگی آیا صورت دا متوالا — جیوڑی چمٹا ہتھ وچہ رکھدا سر سہیلیاں ہتھ مالا
بھج بھج رناں ویکھن اسنوں سوہنا اسدا چالا — تنگ نہ کرو غریباں تائیں خیریں دِسو شالا
ہیرے نی اِک جوگی آیا پھردا پیر پیادہ — جیونکر جن اسمانوں پڑھدا کسے زمیں دا راجہ
مول کسے دے بھیج نہ بھجدا منگے خیر دوراڈا — گوپی چند جو جوگ لیا سی تیں تھیں روپ زیادہ

رفتن جوگی در خانہ سیدا وہیر را تنہا دیدہ نان طلبیدن

ناں میں دست لئی ونج لنگر وں ناں میں لیا بھنڈارا — جوگی رہ گئے منتاں کردے نالے گورو پیارا
جاں جا ٹکڑے چار نہ منگئے ہوندا نہیں گذرا — خیر گھتو گھر والیو نہیں تے منگیئے ہور دوارا

جواب ہیر

ناکنواری نا پرنی میں ناں حق نکاح کرائیا — نہ رنڈی نہ بنی سہاگن نہ کوئی خصم بنایا
نہ میں بنکے سین گھرے دی خیر فقیراں پایا — خیر گھتن دا نہ کوئی درجہ رے کے مال پرایا

کلام جوگی با ہیر

نینوں بنھ نصیباں آندا قسمت آن جھکائیا — بدیاں دا سر نیواں کیتا بھار دکھاں دا چایا
قطرہ بنت دل وچہ ناہیں دھنگیوں نفس پنایا — سارا شہر کھیڑ یاندا پھریس بھچھیا کسے نہ پایا

کلام ہیر با جوگی

کون کوئی کی نام تساڈا کس مائی دا جایا — کیہڑی نگری وطن تساڈا کس مطلب نوں آیا
کیہڑی گلے تدھ منداں پایاں کدھروں مون منایا — تیرے جیہا اک جھنگ مگھیانے اساں بھی لعل کھڑایا

جواب جوگی

اُجڑ گیاں دی کوئی نہیں نگری نہ کوئی باپ نہ مائی — نہ کوئی بند اخویش قبیلہ نہ کوئی بھین نہ بھائی
نکیاں ہوندیاں لئی فقیری ٹلیوں مون منائی — کرن تلاش گیا ساں مطلب ٹلے بال گندائی
پہلوں پہل کھیڑیاں دے گھر میں آن الکھ جگائی — پرٹ لیجا ساں اس وطن تھیں جو لوٹی ہتھ آئی

کلام خوشدامن

گلاں کردا کون کوئی تدھ کینوں سر بہایا — نہ کوئی خویش قبیلہ ساڈا نہ کوئی حق ہمسایا
کول منجی دے ڈھک ڈھک بہندا ہو کے مرد پرایا — کسے زمیں دا پن دا جوگی کیوں تدھ کول بہایا

جواب ہیر

مائے نی ایہ کوئی جوگی کرے علاج بماراں ۔ میں بھی ہتھ وکھاواں اسنوں جیکجھ پاوے ساراں
مُدت ہوئی پئی منجی تے مندی حال گزاراں ۔ ڈِتا رب دا سر تے سہندی کردی کوک پکاراں

خطاب خوشدامن با جوگی

اندروں تکنا مڑ مڑ ہسناں کتھوں آیوں بکری ۔ نال سوانیاں گلاں کرناں کڈھ رل دی پتری
نہ توں مسلمان دسیندا نہ توں جاپیں کھتری ۔ نکل پرہاں مشٹنڈیا جوگیا کیوں آوڑیوں ہتری

جواب جوگی

ستر کریندے نی ملوانے ہکے شرعدے قاضی ۔ ہکے کریندے سید قریشی ہکے تے خاص نمازی
ہکے تے کردے راجے رانے ہکے دے حاجی ۔ تدھ جیہاں جٹیاں ستر کی کرنا مینوں بھچیا دیہو شتابی

جواب خوشدامن با ہیر

ایڈ طور دلے وچہ ہووے مڈھوں نہ بھولی چاہیئے ۔ بندے کسے دے متھے نہ لگیئے نہ پھر بھرم لہاییئے
گلیاں دے وچہ نہ پھریئے گیئے نہ کتے بھونکاییئے ۔ بھچیا گھتنا نام خدادے خوشی ہووے تا پاییئے

کلام جوگی

برا بولیندی نال فقیراں دلوں نہ ہوندی راضی ۔ جو کوئی بوہے منگن آوے لاویں بھیڑ شتابی
لوک تیری تعریف کریندے ہر کوئی پاوے شاہدی ۔ اساں بھی بھچیا سر پر لینا جیہڑی قسمت ساڈی

کلام والدہ با سہتی

وسر گیا کم کار گھرے دا تدھ کیوں ایہ ڈھل لائی ۔ نہ کوئی دسیا بھید دلے دا نہ کوئی خبر سنائی
نال فقیرے لاکے جھگڑا کھلی رہی اس جائی ۔ بھچیا گھت کے ٹور شتابی کیوں کھلوایائی اہی

جواب سہتی

بھچیا نہ ایہ منگن ہارا نہ ایہہ کوئی سوالی ۔ جیوں جیوں اسنوں منع کراں میں ستھوں کرے لاابالی
لوکاں دے گھر پھرے تڑیندا ایلے کشتی خالی ۔ چوکیدار سپاہی سدکے بھیجو چاکوتوالی

اس وار کے اشعار سید پیر شاہ صاحب ناظم آبادی نے تلاش کر دیئے ہیں۔ شاہ صاحب خود بھی پنجابی میں اعلیٰ درجہ کے شاعر ہیں چنانچہ آپکی کچھ تصانیف مطبع میں بھی پہنچ چکی ہیں اور اکثر قلمی ہیں (۸) آٹھواں ہیر کا قصہ سید فضلشاہ صاحب ساکن نوں کوٹ متصل لاہور کی تصنیف ہے۔ فضلشاہ صاحب کی ہیر کا ذکر مقابلہ کے طور پر گزر چکا ہے ہیر آپ نے بہت عمدہ بنائی ہے مگر وہی تجنیس کی صنعت پر زور دیا ہے ۔ وارثشاہ کی معنوی صنعتیں کہاں ملتی ہیں۔ بعض بعض موقعہ پر سید فضلشاہ صاحب ایک

فغان میں کہتا ہے ؎

دُوروں ڈھوڑ ڈھمدی تیری جنج جاتی پئے موت دے اُٹھ سوار سوہنا
دے میں موئی بید رِدیا موڑ واگاں لگی سانگ کلیجڑے کار سوہنا

ایہو ویلڑا ئی مینوں مِل سایاں گل ملالواں سینہ ٹھار سوہنا
میرا عرش دا کنگرا ڈھاگیوں کئی کوک عرشوں لنگھ پار سوہنا

یہاں شاہ صاحب نے پر درد شعروں کا ایک پُل باندھ دیا ہے۔ آفرین صد آفرین فضلشاہ صاحب سُنّی سیّد بڑی اعلیٰ طبع کے شاعر تھے چار یار کی مدح میں ایک مصرعہ شاہ صاحب کا ایسا بے نظیر واقع ہے کہ سن کر آپ کے کمال کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ فرماتے ہیں ع

جیہڑا چوہاں یاراں خاکپا ناہیں لستے چوہاں راہاں خاک پاسائیں

یعنی جو شخص چار بادشاہوں کا خاک پا اور خادم نہیں۔ اس پر چورستہ کی خاک ڈالنی چاہیے۔ صنعت تجنیس کو پنجابی میں آپ نے ہی رواج دیا ہے اور اس صنعت میں آپ کمال کر گئے ہیں۔ سسّی کی ایک فغاں میں فرماتے ہیں ؎

ڈٹک ایہ وٹی گیوں کھ وٹی وٹی پھیسر نہ واہیا راہیا او
تیرے ملن نوں ہئی اڈیکنی ہاں میرے سر فضل آکھیا راہیا او

آپ کی تصنیف کا شہرہ پنجاب بھر میں ہوا اور تصانیف بھی بڑی قیمتی تصانیف تھیں۔ مگر جن کو حق تصنیف ان کتابوں کا ملا تھا۔ انہوں نے غلط ملط چھاپ کر کتابوں کا ستیاناس کر دیا ہے۔ اب وہ بالکل مسخ ہو گئی ہیں۔ ان کا پڑھنا بھی مشکل ہے۔ دوسرا تجنیس کے سبب سے جاہل لوگ تو بہت کم سمجھتے ہیں۔ چنانچہ بھگوان سنگھ اپنی ہیر میں کہتا ہے کہ فضلشاہ نے ہیر فارسی میں لکھی ہے۔ بیچارہ اور کیا کہتا۔ اس کو تجنیس کی سمجھ نہیں آئی۔ البتہ وارث شاہ پر بڑا خوش ہے کہ اس نے پنجابی ٹھیٹ لکھی ہے۔ یہ آٹھ قصے پنجابی میں۔ باقی دو فارسی میں ہیں۔ ایک نواب احمد یار خاں صاحب کی ہیر جو مثنوی یکتا کے نام سے چھپی ہوئی ہے۔ دوسرا قصہ ہیر رانجھا فارسی منشی کنہیا لال تخلص ہندی جو زلیخائے جامی کے بحر پر ایک دفعہ لاہور میں چھپ کر مفت تقسیم ہوا تھا۔ اصل میں یہ تصنیف منشی غلام سرور لاہوری کی ہے اور ہندی کے نام پر لگائی گئی تھی۔ وارثشاہ کے علاوہ یہ دس قصے ہیر کے ہم کو معلوم ہوئے ہیں گیارہواں قصہ خود وارث شاہ کا ہے اور کچھ حصہ پنجابی میں میاں محمدؒ صاحب مصنف سیف الملوک نے بھی لکھا ہے۔ مگر وہ چھپا نہیں۔ اور نہ اس کا نمونہ ملا ہے۔ ایک دفعہ ہم نے دیکھا ہے۔ میاں محمدؒ صاحب کچھ تعریف کے محتاج نہیں بڑے عالی طبع شاعر تھے۔ تیرھواں قصہ آج کل تصنیف ہو کر امرتسر میں چھپا ہے۔ ایک اچھے لائق شاعر تخلص کشتہ نے جو امرتسر محلہ ڈھاب کھٹیکاں میں رہتے ہیں۔ بہت مزیدار ہیر رانجھا کا قصہ لکھا ہے۔ جس کا شروع اس طرح ہوتا ہے ؎

سب تعریف اس مالک الملک تائیں پیدا جنے کون و مکان کیتے
عقل فکر تھیں باہر اراز آہے ذات پاک نے جو عیاں کیتے

یہ تو تیرہ قصے ہم شمار کر چکے ہیں۔ اور ویسے خیال کرو تو سیحرفی بنام ہیر اتنی ہیں کہ ہمارے شمار اور معلومات سے باہر ہوں گی پہلی عام دلچسپ سیحرفی سوال و جواب ہیر حسین کے نام سے مشہور ہے ؎

دہر ارب رحیم دا واسطہ ائی سنجاں چھوڑ کے جھل نہ جا رانجھا
تیرے باہجھ نہ جگدیاں گھاہ مجھیں پیاں بھر دیاں ابھرے ساہ رانجھا

وتن گھیر بھلیندیاں وتھلی دی چاہنگاں دیندیاں راہ کو راہ رانجھا
لائیں زور حسین نہ عاجزاں تے رب ڈاہڈا ئی بے پرواہ رانجھا

نا۔ زور کیہا پردیسیاں داہنیں واہنڈیاندی گل کو ہیرے
اندر گل ہوندی زراں والیاندی واہنڈے دراں تے ہن کھلو ہیرے

زر پاس ناہیں گھر دور رہیا زاری کیتیاں کجھ نہ ہو ہیرے
زر یا ہجر حسین نہ ملے ڈھوئی اوڑک چھڈ جاساں ہتھ دھو ہیرے

اسی طرح ہیر کی والدہ اور ہیر کے سوال وجواب میں ایک سیحرفی بڑی مزے دار ہے ؎

الف آہیر کے گھن مت میری دت آکھے تینوں ماں دھیّا
چت چاچکا توں چاک دتوں چوچک باپ کولوں شرما دھیّا

کھیڑے مڈھ قدیم دے ساک ساڈے چھڈ چاک نتھاویں دا چا دھیّا
جتھے ساک نہ سین کو سین ہووے کہیا وانگ حسین سہا دھیّا

ب بس مائے متیں دس ناہیں اساں سمجھ لئی تیری رس مائے
کعبے دل کرینی ایں کنڈ میری کسے نال حدیث دے دس مائے

رانجھے جان دلوچ مکان کیتا سنجاں جیونا ہیں میرے کر دس مائے
ماہی نال حسین فقیر ہوساں تیرے کھیڑیاں دے سر بھس مائے

ت تدھ ہیرے نہیں بدھ کائی سنجیں کدی تاں سدھ سنبھال دھیّا
گل نشر ہوئی وچہ تخت ہزارے مڈھی ہیت ناہیں کھیڑے نال دھیّا

تیرے پیر دتن دلگیر ہوے وچہ ویہڑیاں سب سیال دھیّا
چوچک باپ نوں تاپ حسین والا چھڈ چاک دا وہم خیال دھیّا

ث ثابتی صدق یقین سیتی میری ماہی دے نال پریت مائے
جد تک نہ جیوساں تھیوساں نال ماہی اساں نال دلدے ایہو نیت مائے

اساں من قبول پتنگ وانگوں نہیں مڑن عشاقاں دی ریت مائے
میری عرض ہے عرض حسین ایہا شالا پیت نہ ہووے پلیت مائے

یہ بزرگ موضع گاجر گولہ علاقہ رسول نگر میں گزرا ہے، بہت پختہ شاعر تھا۔ سسی فارسی شہباز والی کے اخیر دو ورق اسی کی زر لگادی ہے

دوسری ہیر بہبل، ہیر اور رانجھے کے سوال وجواب بہت عمدہ طرز پر لکھے ہیں ؎

الف ارادہ ازلی آہا کیتا عشق پسارا مار نقارہ
ذرہ چنگوں بھاہ بھڑکی ہویا شور ککارا اچا سارا

اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اُعْرَفْ ہویا ایڈ پسارا اکا کارہ
بھلی ہیر لیا گھمت جھولی بہبل عشق تمہارا مشکل بھارا

ب بیدردی جان ہیر دے دردمنداں دیاں آہیں بھڑکن بھاہیں
باہجوں درد دیدار نہ ہیرے بن درددوں کجھ ناہیں سمجھ کداہیں

نیوں لگایا صدیوں ہیرے مکھڑا جن دکھائیں ماراں آہیں
تڑفاں وانگ مچھی دے بہبل آ دیدار کرائیں زنجیر لائیں

ت تاثیراں وسر گیاں بھل گیاں سب کاراں باہجوں یاراں
نیند بھکھ آرام نہ مولے لگے دکھ ہزاراں آہیں ماراں

اَلْاِنْتِظَارُ اَشَدُّ مِنَ الْمَوْت موجھلی لکھ واراں انتظاراں
آئی جان لباں تے بہبل کدیں تے موڑ مہاراں آگھر باراں

تیسری ہیر روشن عام چھپی پھرتی ہے :۔

چوتھی ہیر محمد۔ میاں محمد صاحب سیف الملوک کے مصنف نے بطور مخمس ایک سی حرفی بڑی مزے دار لکھی ہے۔ ایک دفعہ چھپ کر پھر نایاب ہوگئی ہے۔ پانچواں مصرعہ بار بار یہ آتا ہے ؎

:۔ بچھو جا محمد اہیر کولوں لوک جان دے عشق سوکھا لڑے نی

عشق کی مشکلات کو ہیر کی مثال دے کر خوب بیان کیا ہے :۔

پانچویں سی حرفی ہیر سیّد فضلشاہ ساکن نواں کوٹ نے نہایت عجیب صنعت تجنیس کا کمال دکھایا ہے ؎

الف آکھی میل ماہی نوں ہجر ماہی دے تلیاں پھاٹن تلیاں — ہک ماہی نوں لے گل لادن ہک اُٹھ ڈھونڈن گلیاں اس غم گلیاں
میں نہ بھُلیاں ماہی پچھے لکھ ہزاراں بھُلیاں بھلیاں بھلیاں — ہک ترڑ فن فضل پیادے باہجوں جیوں بن پانی ملیاں درداں ملیاں

چھٹی سیحرفی میاں محمد عمر ساکن بگا علاقہ جھنگ عجیب سیحرفی ہے۔ مگر نمونہ اسوقت تک نہیں ملا۔

ساتویں سی حرفی سید شاہ شرف مرحوم کی ہیر شاہ شرف کے نام سے موسوم ہے۔ آج تک نہیں چھپی۔ اور نہ ہی اسس کا نمونہ دستیاب ہوگا۔

آٹھویں ہیر علی حیدر جو عام چھپی ہوئی ملتی ہے۔ ہیر اور اس کی اولاد کے سوال وجواب ہیں۔ چشتی خاندان کے تمام پنجابی شعرا بخشا، مجروح، گامن، حیدر، ہیر اور رانجھا کو اپنی سی حرفی اور دوہڑوں میں بار بار لاتے ہیں، عاشق کو ہیر اور رانجھا کو محبوب مراد لیتے ہیں بلکہ مرشد اور پیغمبر کو رانجھا سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور ہیر کا لفظ عاشق کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔ گانے والے لوگوں سے اس قسم کا محاورہ ہر وقت سننے میں آتا ہے۔ بعض شاعر تو ہیر کے لفظ پر عجیب عجیب استعارے اپنے شعروں میں بول جاتے ہیں جن کو پڑھ کر عجیب لطف آتا ہے۔ ایک بزرگ کہتا ہے ؎

الف آؤ سیّو رل کھیڈ لیئے بھلکے کھیڑیاں دی جنج آونا جے — اج نال ماہی پینگھاں پینگھ لیئے بھلکے پیا نینے ڈولی پاونا جے
رانجھا تخت ہزارے نوں جاوسیا ساں نوں کھیڑیاں ستر بہاونا جے — اج رین محمد اچین دی آ بھلکے وین کریندیاں جاونا جے

کھیڑوں کی بارات سے موت کا آنا مراد رکھتا ہے اور ماہی کے ساتھ کھیلنا عبادت الٰہی اور اعمال صالح سے مراد ہے۔ والدین کا ڈولی میں داخل کرنا دنیا سے کوچ کرنا اور رانجھے کا تخت ہزارے کو جانا روح کا اصلی مقام کو چلا جانا اور کھیڑوں کا ستر میں بٹھلانا قبر میں داخل ہونا مراد ہے۔ میاں محمد صاحب شاعر نے اس شعر میں عجیب جدت طبع دکھلائی ہے۔ سید شاہ شرف اور شاہ جلال پنجابی شعرا ہیر کے بیاہے جانے پر عجیب در عجیب نکات نکال کر موشگافیاں کر گئے ہیں۔ ان کی تقلید پر راقم الحروف نے ایک دوہڑہ لکھا ہے

بیٹھ سیانے کرن تمیزاں ہیر چڑھی کیوں ڈولی — مار چھُری اوہ کیوں نہ موئی یا اوہ صدقوں ڈولی
کھیڑیں جاکے کچھوں تانی پہلاں آہی جھولی — پر سچا سخن حسین فقیر الکھیا پے گیا جھولی

ماہی اور رانجھن سے مراد اکثر ذات پاک محبوب رب العلمین صلے اللہ علیہ وسلم مراد لے کر گاؤ میشوں سے مراد امت کے لوگ لیتے ہیں۔
اسی قسم کے اشعار میاں علی حیدر کے اکثر ملتے ہیں ؎

ل کالیاں کالیاں مہیں سے لو کو چھڑیاں جھل ہکلّیاں نی — عشق دا سوٹا ہتھ رانجھے دے وچہ بیلے دے رلیاں نی
کھڑکن نال بولیندیاں ٹلیاں شوق آواز دیاں سلیاں نی — رانجھے باہجوں کون سمبھالے اوہ دیکھ حیدر کھلیاں نی

اسی طرز پر عبدالستار شاعر نے ایک عجیب سی حرفی لکھی ہے ؎

ت تارُونیاں مارُو بیلے مہیاں چھڑکے گیاں نی — جتوں وحدت دا نجھل آہی اوسے کھاہڑ پیاں نی
جنہاں عشق ماہی دا آہا اوہے چوراں لیاں نی — خیر بنال ستار نہ ڈھکسن جو ماہی نگر نہ گیاں نی

ش — شوق محبت ماہی والی مہیاں آن جگایاں نی — قم قم والی بنسری عشقوں ہو کر مار اٹھایاں نی
بیہڑیاں لگ ماہی دے رہیاں اوہا خیروں آیاں نی — یارب میل ستار ماہی نوں مشکل سہن جدایاں نی

ظ — ظاہر باطن ماہی کارن صدقے مہیاں ساریاں نی — وحدت دے دریاو چہ نہاون شوقوں لینداں تاریاں نی
فضلوں قرب حضوری پاون وچہ دربار پیاریاں نی — وانگ ستار ہزاراں کھلیاں در تے منگن ہاریاں نی

ع — عشقوں جاگن ماہی کارن چھڑیاں پھیر ٹسویلے نی — کالیاں راتیں مار ویلے دشمن شیر مریلے نی
ساتھ ماہی دے خیر آون ڈھکن دھمی ویلے نی — دل نوں تاہنگ ستار چیر وکی جے رب ماہی میلے نی

ایک ناصحانہ مضمون کی سی حرفی سید وارث شاہ کی دیکھی تھی ۔ صرف پہلا بیت یاد ہے ؎

الف اساسے تاکر ہوا یڈ پیارے — انہاں گھر انوپچ کتنے دسگئے جیہڑے تساں اساسے
کل نفس ذائقۃ الموت کیتا حکم جنارے — وارث تدھ جیہے لکھ وارث رب بیوارث کرائے

(دیباچہ تمام شد)

تاریخ طبع وڈی ہیر از میاں فضل حسین دھرٹیالوی

محمد الدین ڈھرٹیالے والا جو ابو سعید دا بھائی — وڈی ہیر دیباچہ والی واہ وا خوب چھپائی
ہور چوہڑٹی وارث والی اسدے نال لگائی — نال شرح تے فرہنگ دونویں لکھے نال صفائی
دیباچہ تھیں رونق واہ وا ہوئی دون سوائی — شاہی موتی وانگوں اسدی جھال نہ جھلی جائی
تیراں سوتے سینتی ہجری جس ویلے سی بھائی — سب کجھ ایہ اکٹھا چھپیا باقی رہیا نہ کائی

یا فتاح

فرہنگ وڈی ہیر سیّد وارث شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مصنفہ میاں پیر اندتہ صاحب قوم ترگڑ وزیرآبادی ۱۳۳۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲	معمول	ورتارا	۳	لڑی گنڈڑے	سلک سفتہ	۴	ڈھونڈڑے	متلاشی	۵	پلے	اپنے دامن میں
״	رنجول	بیمار	״	جھولن	لہراتے ہیں	״	سجڑے	دائیاں ہاتھ	״	گندھی چھوٹیلے	گرہ کاٹنے والے
״	مول	جڑھ	״	گنڈڑے	گرہ دیئے ہوئے	״	کھیتی	زمین مزروعہ	״	اوڈار	پرندے
״	جھیڑے	جھگڑے	״	منڈڑے	ناقص	״	اگیاں	پیدا ہوئیں	״	بنیریاندے	دیوارونکے سرپرے
۳	جرم	پیدائش	״	دوہتروان	نواسہ	״	پنیریاں	پود	״	بگیاں	سفید ہا
״	حامی	مددگار	״	اچی جدڑے	عالی خاندان	״	وڈھیریاں	نواز شہائے	״	لٹک دار	دل آویز
״	پھاک	ٹکڑہ	״	وڈو وڈیرے	بڑے سے بڑے	״	کاہندے	شانہ	״	ستی	خفتہ شد
״	ادراک	سمجھ	״	پرے پریرے	دور سے دور	״	دھبریاں	امید ہائے	״	نویں سرے توں	ازسرنو
״	سبھے	تمام	״	کئی دیر	کئی دفعہ	״	مودود	اسم صفاتی خواجہ	״	من کے	قبول کرکے
״	چڑھینڈڑے	اعلیٰ سے اعلیٰ	״	گٹھے	کشتہ شدہ	״		مودود ایک چشتی	״	سبھادیں	برگزیدہ
״	گنی	خوبی والا	״	گھیر	اردگرد بند کرنا	״		بزرگ کا نام جو	״	وہیں دیوتیں	روز ردشن
״	سوہنڈڑے	خوبصورت معلوم	״	ڈھیر	انبار مراد مارا جانا			باوا صاحب کے سلسلہ	۶	کبھی	ایک رسی بجلے لگام
״		ہوتے ہیں	״	چنگ چنگیر	اچھے بہت اچھے			کے پیرد ہیں	״	رانجھا	رانجھا قوم زمینداراں
״	سیس کنڈڑے	سرفروشش	״	میر تیر	میں توں	״	پٹن	پاک پٹن نام شہر	״	چھیل گبرو	خوبصورت جوان
״	ونڈڑے	تقسیم کئے گئے	״	سنج	شام	۵	دھیائی اے	یعنی یاد خدا کی طرف	״	گھبرو	نوجوان
״	دھنڈڑے	دنیا کے کاروبار	״	سویر	صبح	״		دل رجوع کرنا	״	اربیلڑے	لٹ پٹے
״	جھنڈڑے	نشان	״	دیر	عرصہ	״	جھوک	لطف	״	سندر	خوبصورت
״	ڈنک	شعاع	״	ہتھو ہتھ	فوراً (ترت پھرت)	۔	جیبھ	زبان	״	والے	کان کا زیور

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۶	کوکلے	کان کا زیور
”	مندرے	کان کا زیور
”	مجھ	گمر
”	لنگی	نام پارچہ چارخانہ تہ بند
”	ٹھاٹھ	زیبائش
”	راٹھ	اعلیٰ قوم اور خاندان
”	موجو	نام والد میاں رانجھا
”	پنڈ	موضع
•	پانڈ والا	بنا رکھنے والا مالک دہ
”	ٹبر انتے پروار	عیالدار نواسہ، نواسی، پوتا، پوتی
”	پرتیت	اعتبار
”	دھیدو	نام میاں رانجھا
”	گجھے	مخفی
”	اد تنگھدے نی	اوپر سے گزرنا مراد رد کرنا
”	تیھوڑیاں	چیں بہ جبیں
”	کھیڑ دینی	کسی کو لطف پہنچانا
•	رکناں	دل رنج کرنا خواہ مخواہ کی چھیڑ چھاڑ کرنا
”	اچیڑ دینی	زخم کے انگور کو ناخنوں سے جدا کرنا
۷	جھنجٹ	فساد
”	گورمتے	بد مشورہ ہا
”	اڈنگھیڑ دینی	جدا کرنا چاہنا
”	گیڑدے نی	چلاتے ہیں
”	پینچ	سردار
”	کچھ	پیمائش
”	وڈھی	رشوت
”	کچھاں	بغلاں

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۷	بنجر	وہ زمین جس میں کچھ پیدا نہ ہو
”	پھکڑی	بدنامی شہرت
”	باب	کسی کو مصیبت میں ڈالنا ظلم کرنا
”	بھنڈی	رسوائی
”	رائیگاں	ضائع
”	پنڈا چھٹکے	بدن آراستہ کر کے بھڑاست آدمی کا
”	آرسی	آئینہ
”	منہ ہاریاں	آزاد نصیحت نہ ماننا
”	کوئی ڈنگ	ایک وقت کا کھانا
”	بھوئیں	زمین
”	دارے	نشستگاہ زمینداراں
”	وہلیاں	بے روزگار
”	وادی	بدعادت
”	لٹ	آوارہ
”	ورجنا	منع کرنا
”	تراہنا	ڈرانا
”	ویساہنا	فرمانبردار کرنا
”	نڈھا	لڑکا
”	پراہنا	مہمان
”	ہرنالی	زمین جوتنے کیواسطے ہل تیار کر کے لیجانا
”	ہل	کلبہ رانی کا آلہ
۸	ریتشٹے	مصیبت جھگڑا
”	جوترا	کلبہ رانی
”	تھک	تھکان
”	ارلیاں	ایک لکڑی کا نام جو پنجابی میں بگام جاتی ہے
”	چھاں	سایہ

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۸	بھتا	کھانا
”	بھاپی	ژنگہ
”	چھالے	آبلے
”	پھٹے	ہاتھ پاؤں کا پھٹنا
”	لاڈلہ	ناز پروردہ
”	سکیاں بھائیاں	حقیقی برادر
”	کنڈا	خار
”	کلیجے	جگر
”	پوڑیاں	پھوپا
”	مہنیاں	طعنہ ہائے
”	وکھو وکھ	جُدا جُدا
”	وچھوڑیا	جدائی
”	اجوڑیا	مخالف کر دینا
”	موڑیا	واپس کرنا
”	آکڑاں	خودپسندی، غرور
”	رجکے	پیٹ بھر کے
”	دیور	خاوند کا چھوٹا بھائی
”	نہال	خورسند
”	چھیل منڈا	خوبصورت لڑکا
”	مکھیاں	مگس ہائے
”	کلنگ	بدنامی کا داغ
”	سوکھالیاں	آرام سے
”	دہڑیاں	انگن
”	ڈاہ چرخے	چرخے کاتنے کو رکھنا
”	وہسدیاں	بات بات کو مکرر کرنا
”	من بھاوندا	دل چاہتا
”	رسدیانی	مناسب
”	چھترے	مینڈھے
”	رسیاندے	رسیوں کے
”	ڈاریونی	مکار عورتو
”	ٹونے ہاریو	جادوگر عورتو

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۸	ہریاریو	چالاک عورتو
”	ہنساریو	ظالم بیرحم عورتو
”	گنڈیا منڈیا	بدمعاش لڑکا
۹	ساڈے بھا	
”	توں کہیاں	مصیبت میں ڈالنا
”	بنایا نتے	
”	لٹکندڑ	بانکی رفتار
”	پھلیاں پھاہیاں نے	گلے میں پھانسی ڈالنا
”	لوجوگا	منہ کرنیکے لائق
”	لیکاں	جمع بدنامی
”	پچکے	حد سے بڑھ کر
”	نہ بنیگی	نہ گذارہ ہوگا
”	پرناہ	شادی ہونا
”	جائیاں	لڑکیاں
”	انموڑ	جو روکنے سے نہ رکے
”	موڑ	روکنے سے رکنا
”	وادیاں	بدعادتاں
”	توڑ	اخیر
”	نباہیاں	پہنچایاں
”	دسیندڑا	نظر آنا
”	گوچرا	اختیار کا کام جو اسکے سوا دوسرا نہ کر سکے
”	پوڑیاں	زینہ ہا
”	پیکیاں	والدین
”	گوارنی	بے عقل
”	ایڈیاں	ایسی
”	پنگھاندے	گھاٹ پانی بھرنیکا
”	پئی پٹی	شہرت
”	دھماں	شہرت
”	ترنجناں	چرخے کاتنے کی جگہ
”	بھوں کاں پریدیاں	جنکے دلوں میں عشق لگیا

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۰	گھنڈیاں	ولدار	۱۱	ٹولیانی	گرداہا	۱۲	ڈھاہندے	گراتے	۱۵	ڈھلی چھڈ کے	مقعد کو ننگی کر کے
،،	منگو	گلہ گاؤ میشاں	،،	بھیڑ مچایا	لڑائی شور	،،	وساردے	اونچا کرتے		گوز	
،،	ڈیرنو	دشمن عورتو	،،	کچیادے	اے خام عقل	،،	باہاں بیلی	یعنی مددگار۔	،،	چوبر	گندے معاش خوب موٹے
،،	جمدینی	پیدا ہونی	،،	متھاڈاہیلئے	مقابلہ کیا	،،	بھج باہاں	ٹوٹے بازو			تازہ ہے
،،	اُٹھکیلیہ	جوانی کے جوش میں بھرلیوا	،،	سوکناں	ایک خاوند کی دو بیوی	،،	کائی سار	کوئی خبر	،،	ڈنگریاں	حیوان۔ مولیشی
،،	تُھکاں	تھوک	.		کو سوکن کہا جاتا ہے۔	،،	ہنجوں ندیاں	آنسو خون کے	،،	لڑیاں بھڑیاں	شور فساد
،،	موہنڈیاں	شانہ	،،	سجرہ	تازہ	،،	لنگیاں	ثاتو	،،	متا	ارادہ
،،	چیرا	سُرخ پگڑی	،،	جوبناں	حسن	،،	بھیناں	بریاں شد	،،	چڑی چوہکدی	چہچہانے کنجشک
،،	بھنبڑے	عطرے	،،	بھیّا	بھائی	،،	چوکھٹے	قربان	۱۶	مدہانیانی	دودھ سے گھی نکالنے کا آلہ
،،	چوپڑ	ترکر کے	،،	دھروں	تھپیڑ	۱۳	وچھنیاں	جدا شد	،،	پچیلانیاں	غوغا کیا
،،	انگنے	صحن	،،	لہیا	ریشم کا کپڑا	،،	پنیاں	منزل مقصود پر پہنچا	،،	ریڑکا	بلوزا
،،	پلٹنا	پھینک دینا	،،	پچھنٹیاں	جوتیاں	،،	گھیر کے	چاپلوسی کر کے	،،	دوہانیاں	دودھ کے برتن
،،	آدھیاں	نصف کا حقدار	،،	بُکل	چادر اوڑھنا	.		چھوٹی منہ کی خوشامد	،،	لوآنیاں	اس جگہ مراد بیل ہانکنے
،،	جھاسنا	تکیہ لگانا	،،	ونجھلی	بانسری	،،	ٹھگدیاں ہو	ٹھگی بازی کرتی ہو			کی لکڑی سے
،،	مڑیں	باز آ	،،	ہنجوں	آنسو	،،	بُھلیاں لاونے	جھوٹھ کی باتیں بنا کر	۱۶	چکیاں جھونیاں	چکی چلائی
،،	ہنکارنے	متکبر	،،	کھوجیا	خفا ہوا			زمانہ سازی کرنے	،،	تاؤناں گنہ	آٹے گوہندنے
،،	بھاگ بھری	نام عورت	،،	تسلیائی	اطمینان	،،	بھکدیاں	سلگتی	،،	سوانیاں	شریف عورتیں
،،	منس	خاوند	،،	ادھواٹیوں	نصف راستہ سے	۱۴	ٹھگنیاں	فریبی عورتیں	،،	مانیاں	خوشی کی گذران اشارہ
،،	کوکلاں	نام رانی عورت کا	،،	اُٹھیارزق	برداشت ہوا رزق	،،	واہ	چارہ			بطرف جماع
،،	لوہیوں	دروازے سے	،،	ونڈ	تقسیم	،،	چھاگ	برداشت	،،	کپتن	ملاح یا نام بھاری بھرکم
،،	کڈھنی	نکالنی	،،	ساک سین نہ انگ	کوئی رشتہ دار نہ ہو	،،	پنڈ جھگڑیاندی	فساد کی گٹھڑی	،،	چپاد ھکساں	چپا چلاؤں گا
،،	کندپچھواڑیوں	پیچھے کی دیوار	،،	سنگدیہو	شرم نہیں کرتے	،،	دریڑیاں ڈرکیاندے	غصہ وجھڑک	،،	چوردہاڑوی	رہزن چور
،،	کھلکا	بھکالیا	،،	ٹنگدیہو	لٹکا دیتے ہو	،،	کھڑپاندے	ہیبت ورعب	،،	گودی	گود میں اٹھا کر
۱۱	ٹھٹھولیاں	طعنہ بازی	،،	بھاکی بنی	کیا مصیبت بنی	،،	پٹی	سر کے بال	،،	ڈھیکیا	بے حیا
،،	پیہڑا	نوعروس کے بیٹھنے کی چیز	،،	سدھار	چلا جانا	،،	چھپی	پوشیدہ	،،	کنڈھے	کنارہ
،،	مہربانڈے	شریف عورتوں کی طرح	،،	ویرا ابڑی جایا	سکا بھائی ماں کا جایا	۱۵	اڈیاں	پرواز کنندیاں	،،	ڈہانڈری	آگ سلگانا
،،	گولیاں	غلاماں	،،	باندیاں	غلاماں	،،	پاہندیاں	راستہ چلنے والے	،،	چھیاں	غصہ ہونا
،،	مجوّواہ	پانی کا واہ جو دریا	۱۲	سوہندیاں	سجاوٹ	،،	نیئواں	نیچا	،،	باہوڑی	امداد
		سے نکلتا ہے	،،	اوٹ ہے	امیدہائے	،،	دُرکارنے	مثل کتے کے ہٹانا	۱۷	موہیاں	ورغلائی گئی
،،	بڑبولیاں	زبان دراز بکنے والی	،،	کول وسندیاں	پاس آبادی ہونی	،،	دھروں	قدیم	،،	کوکھرابل	دلی طاقت
،،	جھولیانی	دامن	،،	ہارنا ہیں	گھاٹ آجانی	،،	کلیاں	کھونٹیاں	،،	وہیری	چسنک

صفحہ نمبر	لغت	معنی
١٧	جٹیٹری	زمیندارنی عورت
،،	پھٹیٹری	پھٹکارنا
،،	بنیٹری	بنیاد
،،	سمیٹری	محو
،،	مہرمیٹری	مہر کی دختر
،،	سٹیٹری	خریدار
،،	دلیٹری را	لپیٹی ہوئی کا
،،	نئیں	دریا
،،	صائن	گروہ
،،	جناں کھناں	ہر ایک
،،	سگڑ	سیانا اور خوبصورت
١٩	روٹیاں	دشمناں
٢٠	تراہیاں	ڈرایا
،،	جھگی	جھونپڑی
،،	بھاپاں گویاں	عقل مزاج باغدار
،،	پلکاں	پینیاں
،،	کھنگی	ہاتھ میں ہاتھ ڈال
،،	جھمیاں	پارچہ باریک اوڑھنی
،،	مکھڑتیے	رُخ پر
،،	چونڈیاں	پیشانی کی زلف
،،	جھٹکدیسن	جھولتی تھی
،،	سوہیدی	نام پارچہ جو ریشم سرخ
٢١	گلھاں	رخسار
،،	ٹہکیاں	تروتازہ لہلہاتی
،،	رواتہ پھلیاں	مائل یعنی ارو کی پھلی
،،	ٹھاٹھ دے	بناوٹ دکھا کر
،،	اوبھڑے	اوپر ہوتے
،،	کھینوں	کھدو یا گیند
،،	تریٹھیا	ڈری ہوئی
،،	پینکنے دی	نام شہر دارالخلافہ چین اس جگہ کی پیتلی

صفحہ نمبر	لغت	معنی
٢١	الوکار	انوکھا پن
،،	اڑدبازار	شاہی ناز انخرہ کا تقاضا
٢٢	ٹھڈڑی	ترچھی
،،	تکڑی	تیز
،،	کانہاں	چھمکاں
،،	لہولہان	خون آلودہ
،،	دھرو	گھسیٹ
٢٣	سُسری	نام ایک کیڑے کا جو غلہ گندم کو خراب کرتا ہے
،،	سکھی لدھیا	جو شخص بڑی محنت سے
،،	نگھڑا بوڑ	بے ہوش
،،	اہلکی	سُست الوجود
،،	ان کے بھکھ	ان کے کھالیا
،،	گھوک ستوں	بڑی نیند میں سویا
،،	قربان	خلاف
،،	متوالئے نی	مست
،،	جھڑپ	تیزی اور شوخی کی بات
،،	اٹھکلی	جوانی کی امنگ میں
،،	رسیلی	تاثیر والی
،،	کدن آونائیں	کہاں سے آتا ہے
٢٥	چھیک	ایک گھاس کا نام
،،	دوکھن	دو ٹکڑے
،،	نیناں دی ہا	آنکھوں کی سیاہی
،،	جویں جیومنے	جس طرح اطمینان ہو
،،	گھنے	بسیار
،،	گواہنڈ	ہمسایہ
،،	رُلا گئے	پائمال ہو گئے
،،	نبا ہوتی	اخیر تک ساتھ دینا
،،	بابلے دی	باپ کی
٢٦	دوہیلڑائی	شکل
،،	پینچنی	نمبردارنی

صفحہ نمبر	لغت	معنی
٢٦	سوہد	تلاش
،،	رہیاں ونیاں	پشیماندگان
،،	کھوبئوں	کیچڑ کی جگہ جہاں آدمی چلتا پھنس جاوے
،،	سکتی موت	ضائع
٢٧	گھبروٹ	اچھا جوان ہونیوالا
،،	پلوپڑا	خوبصورت
،،	پرھے دلوچہ	مجلس میں
،،	واہیوں کڈھکے	بہتے پانی دے کر
،،	ہنڈاؤندائے	وجوہات ڈالنا
،،	انت ویکھیں ساک	اخیر اس رشتے
،،	سہیڑیاندے	دیکھے گی
٢٨	دماڑیاں پیڑیلند	رہزن وغیرہ
،،	سمبھالکے	خبرداری سے
،،	کھندیاندے	گلہ گاؤمیشاں
،،	کھیڈرجھے	کھیل کے خیال میں
،،	جیوڑا پکڑلوٹیاں	دلکو قابو کر لیا
،،	چاکھیڑیاں	بیج کندی کردے
،،	ادھین	عاجز
،،	کھیہڑکھاں	خیال رکھنا
،،	کھوجدے کھاسرتے	نقش قدم
،،	ٹینڈبدھی	ایک سیدھی قطار
،،	کامگتی	نوکری
،،	بھیڑمیاں	تنگی
،،	ترو ٹھیاں	مہربان ہوتے
٣١	تنگ سنگیاں	محض کو پیار رکھنے والی
،،	لکیاں	بھوسلی رنگ
،،	مٹ میٹیاں	گھڑتونکے گھڑے یعنی بہت
،،	گھڑیلیاں	تلخ مزاج
،،	کھیپلاں	شکل سینگوں کی
،،	کھرمیڑ	گاڑھے دودھ والی بھینس

صفحہ نمبر	لغت	معنی
٣١	کھلاں	پتلے دودھ والی بھینس
،،	میناں	جس کے سینگ گلے میں لپٹے ہوئے ہوں
،،	سول	بچہ دینے والی
،،	پھڑاں	عقیمہ یعنی بانجھ
،،	سنڈھ	ایضاً
،،	موٹیاں ڈیلیاں	موٹے بدن
،،	سحرسودہ	تازی، باسی ہوئی
،،	گبھناں	حملدار
،،	کھانگڑاں	مدت کی بیاہی ہوئی
،،	دوکلاں	تھوڑا تھوڑا دودھ لانے والی
،،	ستھلیاں	بغیر بچہ کے دودھ دینے والی
،،	ڈھاں	جہاں پانی گھرا رہے
،،	ڈھڈلاں	بڑے پیٹ والے
،،	اداریویاں	اڑجانے والی
،،	موک	آواز
،،	کیلیاں	باندھی ہوئی
،،	آپوڑماں	قبیلہ
،،	ابلق	ڈب کھڑبا
،،	جوہیر	چراگاہ
،،	دھناپیاں	بلوغت کو پہنچنے والی گاؤمیش
،،	ہنڈریل	ہونہار
،،	اتراں	نہ بڑا نہ چھوٹا
،،	دودھ لیٹراں	شیر خواراں
،،	چھانگاں	کداڑے مارنا، کودنا
،،	پینکھڑ	رہ رسہ جس سے گاؤمیش کو پاؤں سے باندھا جاتا ہے
،،	الاّں	خوش ہونا
٣٢	موکر	بیماری کا نام ہے جو
،،	کھڈے رلیاں	چوپائے کو ہو جاتی ہے

صفحہ نمبر	لغت	معنی	صفحہ نمبر	لغت	معنی	صفحہ نمبر	لغت	معنی	صفحہ نمبر	لغت	معنی
۳۲	کہنہ متراڑی	گردن سوجی ہوئی	۳۹	کھڑدبنی	موٹی تازی	۴۴	ارنبڑی	تیار کرنی	۴۹	ٹھلیائی	ہوا
"	دلہانڈراں	قد آور	"	موہنی	دل بیقرار کرنیوالی	"	ٹھمبری	روک	"	ترٹھلیائی	ہل چل
"	لٹر	شکم پر	"	پاہڑیئے	ایک مادہ جنگلی چوپایہ	"	کمبڑی	لرزیدہ	"	پھلیائی	زیر زبر
"	ہاڑیا	حرص			کا نام ہے۔	"	جمبڑی	پیدا ہوئی	۵۰	اوٹھلیائی	الٹا
"	دوڑ لگے	بھاگنا، چھلانگیں مارنا	"	مشنڈے	خوب موٹی تازہ	۴۵	لمبڑی	دراز	"	ڈھولہ سد	گانا زمینداروں کا
"	ڈھنجہ	تمنا	"	اودماوڑا	مستی	"	جھانگڑیے	خار گھاس وغیرہ	"	چینال رلیئے	
"	پڑتنے	زار بھید	"	بکڑی ہاں	کاذب			یعنی چراگاہ	"	تیہے ہوجائیے	ہمجنس ہوجانا
"	آندیوچہ	غیرت میں	"	کھن آنیاں	کمین عورتیں	"	جنج	برات	"	کھلیر	چین
"	ہٹھ	حوصلہ	"	جھلکانیاں	جلائی جائیں	"	جھٹ نال	حیلہ سے	"	رُجھ	مشغول
"	ہکھی	خواہش	"	دسدیانگی	بلائی جاؤں گی	"	وڈھ لڑکے	کان کی زیور	"	جھورا	فکر
"	ادکھلی	ہادن	۴۱	ٹونباں	زیور	"	کھوخنڈیانوں	سر کی زلف یعنی بال	"	نوبکلی	علیحدہ
"	دھسکلاں	ضرب ہائے	"	چھوہری	دختر	"	ڈھوئی	یعنی دُبر		چھوہرا	اے لڑکے
"	لوئی شرمندہ	حیا کا پردہ	"	پنگے	طعنے	"	گھڑ تیھنی	پانی کا گھڑا رکھنے والی	"	لوہیرا لوہیرا	ذرہ ذرہ
"	اُگ پئی	پیدا ہوئے	"	سوتروں اوتر	اولاد بے اولاد	"		لکڑی۔	"	اوہیرا سوہیرا	مشکل سے مشکل
"	وادیاں	عادتاں	۴۲	ساہن	بیل سانڈ	۴۷	انوکھڑی	بہت نازپروردہ	"	موہرا	زہر
"	سوہیاں	جاسوس	"	پچن	ہاضمہ	"	پچج	طور عقل چال چلن	"	نموہرا	بے دید
"	سروسر	پے در پے	"	بھڑیدار	یعنی کیدار خبردار	"	جچر	جب تک	"	گوہڑا	روئی کا گولہ
"	پچنک	ہتھوڑی	"	کھولیاں	گاؤمیشاں	"	میدا ہونہار	مٹانا تقدیر کا	"	چھنچھوڑا	شوخ مزاج
"	چنڈال	بدعمل	"	کراڑ	ہندو بقال	"	اولاہمڑے	شکایات	"	کلالیندے	شراب فروش کی عورت
"	پھکے تے	نشتر یا استرے سے زخم لگا	"	بھرے بھکنے	خوب بھر بھرایا	"	ڈوم ڈہاڈی	قوم میراثی گانیوالی	"	اوڈیندے	کچی دیوار بنانیوالے
"	سُتیاں گلاں	کر گذری ہوئی باتیں	"	کوبہاں	مجمع	"	بھوہوسے	زمین کھود کر بند کرنا			مزدور کی عورت
"	اُٹھ وگیا	بہت جلد چلا گیا	"	ٹہل ٹکور	خدمت تواضع	"	ہتیا	ظلم		کھمبیڑ	موچی کا اوزار
"	ویریاندے	دشمناں	"	کڑادیاندا	جاسوسوں کا	"	نشٹ	تباہی		دُھپے بھکے	دھوپ میں باندھ کر
"	بھنگ گھتدا	خرابی ڈالنا	"	نھادیاندا	بے گھروں کا	"	بھوکیں	آواز سگ		ڈول	تجویز
	ہٹھٹھ	شرمندہ کرنا	"	کیریاں لاوندا	غریب محنتی	"	بریار	بدکار	"	آدر	خوشامد تواضع
"	لج موئیاں	غیرت کی ماری	"	ہادیاندا	افسوس غم	۴۹	ڈکرے	ٹکڑے		چاں بھاں	رولا
"	لوہڑیدی آب	غضب کی آبادی	"	گھاٹولنا	گم شدہ تلاش کرنا	"	کوڑ	غصہ		دگ	گلہ گاؤمیشاں
"	دھروہی	دوہائی	"	ڈاگ	گاومیش	"	کیاڑیوں	حلق		اکھڑی	ملکہ
۳۹	نسب	بندکر	"	چمڑی	لپٹی ہوئی	"	کھڑے	درپے		نہنگ	آبی جانور
"	بھڑولی	غلہ ڈالنے کی گلی برتن	"	انبڑی	والدہ	"	بھوں	بیہوش	"	پسلیٹیاں	پہلو الٹنا
"	آئینے نی	دروازہ	"	ہمڑی	ناتمام	"	سنیہڑا	پیغام	"	کرڑل	قسم ماہی

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۵۰	ڈھیرڑے	قسم ماہی
,,	مرگ کامڑی	مرگ چھالا
,,	ارتھ	طریقہ
,,	گھری کرو	یعنی جلدی درد
,,	ڈھینگ	آبی جانور پرندہ
,,	رنگ تو	چلوتو
,,	کھیہہ	خاک
,,	نماشام	شام کا وقت
,,	مہر منگواندی	گلہ گاؤمیشانکی بھیل
۶۳	ڈھاک	جماعت
,,	سہرئیے نی	اے بگھیاڑی
,,	اروبگین	زبردست جنگجو عورت
,,	بڑبولیئے	بکواس کرنیوالی عورت
,,	گولیئے	اے غلام
,,	گھنڈوتیئے	تیز مزاج
,,	گل دوپہریئے	نام آتشبازی
,,	اددہلا گئے	بدمعاش عورت
,,	ٹونب	زیور
,,	نکرمٹی	بے نصیب
,,	چھیل چھبڑے	چھنچھوری عورت
,,	چھانٹے	آنکھیں جھکنے والی
,,	چھبریئے نی	ٹیڑھے منہ والی
,,	بھکڑ بھلئے	اے دیوانہ شدی
,,	گھرک بلی اے	گربہ کی مشابہ
,,	گلہڑیئے نی	گلے کی بیماری والی
,,	کن گلئے	کان کی بیماری
,,	چکرپریئے نی	پھرنے والی
,,	گدھریئے نی	گدھی
,,	اکھیں گھمرئیے نی	گہری آنکھیں والی
,,	ٹنگ گھوڑیئے	گلے بن تیس کرنیوالی
,,	ٹھلب گلیئے	فربہ رخسارہ

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۶۳	دھکڑ دکھیریئے	موٹی چوڑی
,,	موٹ پلیئے	فربہ ران
,,	منہ مٹھیئے نی	پسند قد
,,	کھدیئے نی	خراب کی ہوئی
,,	ان نجھیئے	بے ہدایتی
,,	ٹھنگر ٹھلئے	موٹی فربہ تن مضبوط
,,	کوڑ گندے	تلخ مزاج
,,	زہری رنگن	زہر کی گولی
,,	بھیڑ بھنئے	بدعادت والی
,,	کوٹھڑیئے	گھوٹنے کا ڈنڈہ
,,	چونگھہ ڈھاب	تالاب کا ڈھم
,,	آرڈھلیاریئے	آب رو
,,	گھرل واہندیئے	آب کم کھیت کی جگہ
,,	دیہڑیئے	جوان گاؤ
,,	کیریئے	گربہ چشم
,,	نیل ڈاناں	مارپیٹ کے نشان
۶۴	سوہریو	سسرو
,,	دکاڑ	خرابی
۶۵	بجھیا	مکری فریبی
,,	کرت گھن	احسان فراموش
,,	بھلاوڑا	جھلک
,,	اپرابدیاں	غضب کی
,,	پنج	کسی کو مار کر درست کرنا
,,	بھولاں	گھونسے
,,	گجھیاں	پوشیدہ
,,	دھڑا دھڑ	پے درپے فردن
,,	جیھی	دست بغل
,,	بھنیری	کھلی ہوئی
,,	کھنڈ پھٹکے	جدا جدا ہو کر
,,	دہائیں چھڑیاں	چاول نکالنے والی
,,	مہلیاں	چاول نکالنے کی لکڑی

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۶۵	دھمکان	زلزلہ ہائے
,,	گھرول	نیچی جگہ جو پانی سوکھ جاوے۔
۶۶	جھوہاں	موئے جائے نہانی
,,	چٹاکیا	تھپیڑ
,,	چھبیاں	انگشت وسط کی نوک کیکے رخساروں میں دی
,,	پھانکے	زدوکوب کر کے
,,	کٹ چکچور	مار کر خوب باریک کرنا
,,	پاسنا	گروہ کا گروہ
,,	مواتڑے	آگ کے النبے
,,	بھانبڑ	جلتی آگ
,,	لتھڑی پتھڑی	بگڑی ہوئی ابتری کی حالت میں
,,	سوہاں	جاسوس
,,	لاہڑی	لالچی
,,	تگ لویڑ	بچا ہوا
,,	مڑ کھت	چور پکڑنیوالا امرا غرسان
,,	دب بڑیاں	زبانی دھمکانا
,,	چت کھڈیریاں	گانڈہ کوئی
,,	دوپھیڑیاندا	فساد ڈلنے والا
,,	بکھیڑیاندا	جھگڑا لڑائی کا
,,	اودھصلاں	عورت بدمعاش دوسرے مرد کے پاس جانیوالی
۶۷	کرنگ	سوکھا بدن
,,	اڑیدار	ضدی
,,	ہٹیاہاں	تھک گیا
,,	کارے کرن	بدفعل
,,	گھائی	لنگوٹی
,,	پھل کناں	مستورات کی بے جا مخصوص
,,	پرس	ادھیڑ مرد
,,	آمنیاں	بے انصافی

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۶۷	ایدھرے	نیچی اونچی
,,	بھڑک بھنب	ڈراونا
,,	پڑاپھدی	بدن کا چمڑہ
,,	جنڈیاندی	سر کے بال کی
,,	ڈوڈیاندی	مقصد والی مراد نامز
,,	پنج تت	حواس خمسہ
,,	گودڑا	پرانا لحاف
,,	تریڈ	برباد
,,	جیڈ دیئی	برابر کی
,,	ٹیڈ دینی	خرابی
,,	کھنواندی	خاموش کرنیوالا مطلب پرست
۶۸	چھاہ ویلا	چاشت کا وقت
,,	گھنواندے	گھونسے
,,	رنواندے	رونی صورت
,,	لال کچوری	ایک کھیل کا نام
,,	نیارڑے	علیحدہ
,,	بلاکوفائتی	فسادی
,,	ٹپکے	کود کر
,,	پھسکڑی	روتی ہوئی
,,	ڈسکڑی	رونی صورت بنا کر ہچکیاں لیتی
,,	کاہنپتی	لرزیدگی
,,	ہوئی بیتی	گذری ہوئی
,,	جھٹ	جلدی
,,	مانیاں	اندازہ غلہ
,,	وڈلوسونک	کاٹا اس نے ناک
,,	پلوڑا	دامن
,,	سوڑہ	واپس کرو
,,	پکاپکاؤنے ہاں	مشورے کرتے ہیں
,,	تراہ	دھمکانا ڈرانا
۷۰	ایڈا گھبرو	اتنا بڑا جوان

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۷۰	ٹنڈرا	ہاتھ کٹا	۷۳	رلدیاں گوئیاں	خستہ حال غلام	۷۵	کرڑاں	خبراں	۷۹	گن ماڑیاندے	عقل بے زر آدمی کی
,,	بودیاں	سر کے بال چھوٹے چھوٹے	,,	چھوکری	لڑکی	۷۶	بروالیاں	بکمیں چولسد	,,	ٹولدینی	تالاش کرتے ہیں
,,	ادھ ونڈا لئے	نصف حصہ تقسیم کرالئے	۷۴	آکڑ	سینہ زوری	,,	دھنبلا	مجمع	,,	لتاڑیدے	پاؤں کے نیچے کچلائے جائے
,,	بھکیائی	خیر خیرات	,,	چکراندے	علاقہ ہائے	,,	کھلوکھل	اسفل السافلین	,,	ہٹی ماڑے	پڑے غریب
,,	سارداد یدڑا	ضدی آنکھ	,,	ٹھنے سیتی	مشہور معتبر	,,	بکیوناں	بکواس	,,	سول پت	قسم چاول
,,	ٹھیائی	تیر	,,	باہر یدیاں ٹکراندے	آس پاس کے گاؤں	,,	دھرم نیم	ایمان یقین	,,	باسبتی	قسم چاول
,,	دھاپ	آزردگی	,,	چھوہراں ٹکراندے	لڑکے لڑکیاں	,,	گھولناں گھولناں	بدمزگی،	,,	مسافری	قسم چاول
,,	تراہیوجے	ڈرادیا	,,	ٹھکراندے	امیر لوگ	,,	کھتھا	گذر گیا	,,	بیگمی	قسم چاول
,,	کیارڑا	قطعہ کھیتی	,,	نکھراندے	طنزاً	۷۷	بھبس	چھانی خاک	,,	لونگیر	حمائل
,,	کھٹھ	بیشرم شہرت بدنامی	,,	اکراندے	ناراضگی	,,	دکھ اپنے	آمدن مصیبت ہائے	,,	الیاں	گنگری
,,	کھیتر یدار اکھا	کھیتی کی خریداری کرنیوالا	,,	جوڑیا	جفت ہائے	,,	النبڑے	آگ کے الینے	,,	گھنلر الڑے	نام زیور
,,	واچیا	پڑھا	,,	جُٹ	جفت ہائے	,,	اولانبڑے	شکایت ہا	,,	پپیل ترے	نام زیور
,,	جھورا	غم	,,	نرڑ	ایک دوسرے کے برخلاف	,,	کوہی	اُلو	,,	ٹپاگلاں	ریشمی پارچہ ہائے
,,	چھڑے دہری	مردماں حملہ آور			کو اکٹھا باندھنا	,,	تتھ مہورت	مقررہ وقت	,,	بونداں	ٹکنے دار پارچہ
,,	کھتیال	مجمع ستارہ	,,	ڈھوڈھکدے	موقعہ بنتے	,,	پوڑے دہار	چلانا رسوم کا	,,	پختایاں	قسم پارچہ
,,	چوکھنے	قربان ہونا	,,	اکھراندے	حروف ہائے	,,	نگدی	قسم مٹھائی	,,	گھگرے	قسم پارچہ عورتوں کے
,,	کھاڑیوں	خیال کئے ہوئے سے	,,	کرتوت	شادی پر معقول خرچ کرنا	,,	جیجھی	دست بغل مراد	,,	کاہڈویں	کپڑوں پر کشیدکاری
		باز نہ آنا	,,	دھنی	صاحب حوصلہ			از یک جان	,,	مشرو	ریشم سوت ملا ہوا جائے
,,	لادنہ	بردبار	,,	سائیاں ٹکراندے	برابر مقابلے والے	,,	پراکڑی	نام مٹھائی روغنی	,,	گوہڑے	موٹا
,,	بری اتاینت	ناقص بہت ناقص	,,	لڈھی	کھبل	,,	روسیاندے	رو بیٹھتے	,,	پتیلڑے	باریک
,,	جلیاں	حالت فقیری کا نام	,,	چنبراں	نچکراں	,,	جھوسیاندے	کھینچنے سے	,,	اوڈھنی	قسم پارچہ
,,	اڈنی دا اوت	احمق ماں کا جنا ہوا احمق	,,	چھالاں	چھلانگیں	,,	وکھر	سبزی خشک	۸۱	جبس	شاباش واہ واہ
,,	اچھوت	ہاتھ لگا ہوا	,,	اپھٹاں	الٹی	,,	چوہڑے چپڑے	خاکروب وغیرہ	,,	بھوچھن	قسم پارچہ
,,	براخدائیاندا	ظلم	,,	منس	خاوند	,,	ڈانگری	حیوان چرانیوالا	,,	ہنج تونبتے	پھولدار کپڑا
۷۳	مارتھلی	دولت غائب یعنی غبن	,,	کھوریاں	غصے ہو کر کلام کرنا	,,	ساک ماڑیاندے	رشتہ غریبوں کا	,,	دیرارادہ	عجب دل فریفتہ ہونیکا
,,	اتہا چولہا	کورموش	,,	لوریاں	پیار کرنا پرچانا	,,	کھوہ لین ڈلڈے	چھین لیتے ہیں بردست			موقعہ
,,	تھوتھے دھانئیں	خالی دہان بے چاول	,,	پوریاں پوریاں	ذرہ ذرہ	,,	ان پجدے	نہ کر سکتے ہیں غریب	,,	جنے کھتے نوں	ہر ایک نو
,,	سانجھیونے	قبضہ کرلیا	,,	رجھے	مشغول	,,	دس گھولدینی	دل ہی دل میں	,,	سنگتاں	جماعت ہائے
,,	وہابیچ ہابیچ لیا	خریداری کی	,,	ڈسوریاں	حیوان	,,		غصہ سمیٹنا	,,	رتن بھمن	
,,	بھوئیں دیاں چپاں	زمین تھوڑی جگہ	,,	سورمہ	بہادر	,,	اندروں باہروں	باطن ظاہر	۸۲	بھڑتھو	جاہلوں کا ناچ اچھلنا کودنا
,,	سوہنے بھنڑے	خوبصورت جوان	,,	اودہالیاندے	چوری نکل جانا	,,	ڈولدینی	تذبذب	,,	چاوڑاں	ناز انداز

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۸۲	ڈھاڈی	قوم مطرب
"	بھگتئی	قوم مطرب
"	نقلئی	قوم مسخرے
"	بھیراں	نام باجہ
"	ترياں	نام باجہ
"	سپردار	مطرب طبلہ بجانیوالا
"	کبت	شعر کا ایک وزن ہے
"	بھٹ	قوم جسمیں سے بیربل بھٹ مشہور تھا
"	گھوڑی سہرا	ایک گیت جو نوشہ کی برات کیوقت گایا جاتا ہے
"	ٹھوٹھیاں	پیالیاں
"	بوہل. جمیل	نام زیور ہائے
"	دارو	شراب
"	دھرگ	طبل
"	ٹکٹ	جو برات کیوقت نوشہ کے سر پر پہنایا جاتا ہے
"	سوہن سہرے	سُرخ سہرا
۸۳	بھن بھنیائی	دشنام
"	لاڑیا	اے نوشہ
"	چیک چہیک	شور شرابا
"	بھنیویں	خواہر زادی
"	سبھالڑا	نوشہ کا نائب
"	چتو	نامرد بزدل
"	ڈھکی	پہنچی
"	سٹھ	مجلس آراستہ
۸۴	پھلجھڑیاں	آتشبازی
"	ہرٹ وگن	مثل کنواں چلنا
"	ویلنے	کماد کی رس نکالنے کا آلہ
"	پرہھتی	خلقت بیشمار
"	ہم ہما	جوق جوق

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۸۴	ڈومنی	مطرب زادی
"	ویلاں	سر صدقہ
"	پریہے	برتن کھانیکے بھرے ہوئے
"	پچھاوڑیاں	بھرا ہوا برتن خدمتگار
"		کودینا
"	گدڑکنے	ایک کھیل کا نام
"	گلھتھ	کسی کا ہاتھ زور سے دبانا
"	چبھی	انگشت کی نوک کسی کے رخسار میں چبھونی
"	گھڑا گھڑولی	ایک شگون کا نام
"	چھند	قبیح گفتگو کا نام
"	سالیاں	خسراچیاں
"	ان یدہڑی	بے جماع
"	تلکنا	جو پکڑنے سے ہاتھ تلک جاوے
"	انودھ	بے سوراخ
"	بھوآ	والد کی ہمشیرہ پھوپھی
"	جیجا	نوشہ
"	کھنڈ لوڑیدا	کھیل کا نام
"	وچھنہ	رسوم یعنی ایک ٹکہ
"	متلاؤنی	کسی چیز پر دل ایسا چاہنا کہ زبان سے پانی آوے
"	دھونکل	نام موضع جسمیں سید احمد سرور کی نشستگاہ ہے
"	جھڑید	نام موضع جہاں میلہ ہوتا ہے
۸۶	کنجی دی چھری	تالے میں چابی گھومنے کی جگہ
"	گھرک بلا	جنگلی جانور
"	ترگا	گلے میں پہننے کی چیز کا نام ہے.
"	نرگ	دوزخ
"	ڈڈھنگڑے	عمیق
"	دہر بیٹھی	غصے میں سخت ناراض

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۸۶	انھی میوٗنی	اندھی ملاحنی
"	کیٹھو ناں	لبہ کرنا
"	سدا	ہمیشہ
"	کوکسانگی	فریاد کروں گی
"	مٹک پلٹیے نی	جوانی کی امنگ میں مغرور
"	پٹیے نی	ادکھیڑی ہوئی
"	سٹیے نی	پھینکتی ہوئی
"	بن ٹپّی نی	بیخکنی کی ہوئی
"	ڈٹیے نی	مشٹنڈی خوب موٹی بند شہوت کی عورت
"	گولیر	سوٗلی
"	رہنگڑ	قوم
"	لدہراں	قوم
"	ساواں	برابر
"	ڈبیوں توں	ڈب گئی توں
"	منہ پھیرے	روگردانی
"	سدّ	آواز
"	ساہدیاں	طے کی ہوئی
"	وڈھیاں چیریاں	رشوت
"	آوجگاو	ہمیشہ
"	کرتب	ناقص فعل
"	جھب	جلدی
۸۸	لہب	لالچ طمع حرص
"	سمیٹیائیں	سمہال لینا
"	وڑے	ناراض
"	بری زبان	بدعادات
"	کھل اکٹ	چھڑاالٹ
"	ڈہینگے	رکھے جائیں گے
"	آسرا	امید تقوی
۸۹	سکھنا	خالی
"	چکھائیں	چاشیدن چکھنا

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۹۰	پھکنائیں	نگلنا
"	لکھائیں	معلوم کرنا
"	خبرگم	غیب کی خبر
"	جھلی	برداشت کی
"	دو بیجینگے	شادی کئے جائینگے
"	کوٹیجینگے	کوٹے جائینگے
"	دبیجینگے	دبائے جائینگے
۹۱	پینجینگے	تسلی کئے جائینگے
"	بیجینگے	بوئینگے
"	آس پاس والی	ادھر ادھر کا
"	پھاسدائی	گرفتار
"	لوڑ	ضرورت
"	انموڑ	ضدی عادات والی اپنے اپنے خیال سے باز نہ آنیوالا
"	تن پال	تن پرور
۹۲	ساڑینگے	جلادیں گے
"	چھٹنا	خلاصی پالا
"	نہال	فارغ البال
"	اکھر	حرف
"	بدھ ماتا	شکم مادر
"	جب لگ	جہاں تک
"	ہونہاری	شدنی
۹۵	ددھیک	زیادہ
"	ایک	شہرت
"	سنگدا	ڈرتا
"	اوترا	لاولد
"	قبیلڑا	برادری
"	ڈھل	دیر
۹۶	ڈوم ڈالڑا	میراثی وغیرہ
"	ویرائیاں ندے	دشمنی رکھنے والے بیگانے

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۹۶	چھوہری	لڑکی
،،	گھلنی	بھیجے
،،	سوہاگناں	خاوندوالی عورتیں
،،	کھوہ کھلرڈ	کاشتکاری زینت
،،	موہنڈے	شانہ ہائے
،،	رولاک	خاک ستوں
،،	انھونیاں	ناشدنی ہائے
،،	گوہٹھ	مجلس
،،	اولڑے	بیجا
،،	ڈٹھیں	ملتے دستیاب
،،	پوجا	عبادت
،،	نگھرجان	غرق ہوجانا
،،	پنڈدے پینچ	گاؤں کے رئیس
،،	وچہ ستھے	مجلس میں
،،	متھاڈاہیا	رو برو مقابلہ کرنا
،،	چونسی	چارتار کا
،،	کھدر	کھادی
،،	ترسا	تین تار
،،	سرساندے بھوچن	قسم پارچہ ریشمی
،،	تیور بیور	پارچہ دہیج
،،	چیکاں	چیخ
،،	گھمائی	قربان
،،	اج اجوکڑی رات	آج کی رات
،،	لگیاں لانیاں	قریبی رشتہ دار
،،	سکیاں	،،
،،	ودھیاں	مبارکبادیاں
،،	دلیسیں	خوار ہون گے
۹۸	موبھا	لحاظ
،،	سرن نال سر دیاں	زندگی کیساتھ لحاظ
،،	ریجھ	بہت خوشی
،،	لنیاں لب	مقسوم

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۹۸	ڈھکاڈھو	سبب
،،	نکھڑی	جدائی
۹۹	سوہاندی	سجاوٹ خولصورتی
،،	ٹٹے گچھوں	ٹوٹا خوشہ سے
،،	لگڑ	لمبی شاخ
،،	ویریاں وتیاں	دشمناں
،،	کھلیر	چین
،،	اوہلے	پردہ
،،	سرہیج	خانہ سسرال
،،	پچھاڑکیاں	پرسش ہا
،،	ملنیاں	ململ کے غسل دینا
،،	داؤنیاں	نام زیور
،،	دھرواس	امید
،،	گلھے	وہیج کا کھانیکی چیز
،،	متھیاں	کھانے کی چیز
،،	لیٹڑے	ایک لکڑی کا نام
،،	یرکدے	لوٹنے والی
،،	باہیاں	ہردوطرف
،،	ساتھی	ہمراہی
،،	بھوے ہوئیکے	خرابی شور کرتے ہوئے
،،	تور	دم
،،	بوتھیاں	منہ
،،	صنبلاں	مجمع
،،	چنگیاں	پھلانگیں
،،	ڈھڈمارن	منہ سے مارنا حیوان کا
،،	پیرٹنب کے	پاؤں ہلا کے
۱۰۰	جیوکاں	پوجاری معتقد
،،	بھڑتھو	کوزا اچھلنا
،،	پکوان	نام خوراک کی چیز
،،	ٹھک	پٹاری وغیر
،،	داہودواہ	جلد بہ جلد

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۰۱	لڈی	ناچ زمیندار
،،	جے تدھ آنڈی	ایک گیت کا نام
،،	گوہڑے	روئی اکٹھی کی ہوئی
،،	ٹنگنے	ایک لکڑی بندھی ہوئی پارچات رکھنے کو
،،	پرکڑی	بوریا
،،	جھرمٹ	ایک مجمع
،،	گوت کنالہ	رسوم کھانا کھانیکی
،،	گواہنڈناں	ہمسائیاں
،،	واہیں لاتھکی	اپنا اختیار تمام کرنا
،،	وسنا	آباد ہونا
،،	بھبس	چھانی خاک
،،	گھرمس	خرابی
،،	سنجال سکھناں	خالی بالکل
،،	رسدی گل	مزے کی بات
،،	رس	مزہ
،،	متھے بھورے	منحوس علامت پیشانی
،،	چندریٹے	بدنصیب
،،	کھدیڑیئے	پراگندہ
،،	لاواں لینڈڑی	رسوم شادی
،،	چھلے	زیور ہاتھ کا
،،	کوڑے	زیور ہاتھ کا
،،	پنجانگلاں	زیور ہاتھ کا
،،	ٹاڈاں	زیور پیر کا
۱۰۳	دھڑی	نوعروس کی مانگ میں سندور لگانا
،،	ٹکابندلی	ہردو نام زیور
،،	پھبدی	خولصورت معلوم ہوتی
۱۰۴	انجوڑ	بگاڑ
،،	بھوڑی	کمی
،،	ونڈیاں	تقسیم

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۰۴	چھنڈیاں	جھڑک دینا
،،	پھنڈنا	مارنا
،،	گنڈھنا	جوڑنا
،،	بھیس	لباس
،،	اروڑی	کھاد کا ڈھیر
،،	چتڑاں	سرین
،،	کھچل بندیاں	وجوہات
،،	گوں دار	مطلب پرست
،،	چوہی	گڑھا جھیل کا جسمیں سے کھیت کو آبپاشی کیجائے
،،	گڑمائیاں	ناطہ ہائے
،،	منڈ منگوارڈہ	فصل جو اوپر سے کاٹ لیا جائے اور جو نیچے رہ جاوے.
،،	لنڈور	لنڈے اچکے بدمعاش
،،	موہ لینڈے	ٹھگی کرتے ہیں
،،	ڈنڈیاں ہوبنسے	رہزنی
،،	سنہاں	نقب لگے
،،	گانڑا	گانا
،،	مہک	خوشبو
،،	کھنب	دھوبی کی بھٹی
،،	پرات	برتن کی قسم
،،	جھولیاں	رجھولہ، بیماری کا نام
۱۰۵	سون سپت	رسوم وغیرہ
،،	ڈھان	افسوسناک
،،	کلیلیاں	دل کا رنج وغصہ
،،	منتھی	مقرر کی
،،	چھبراں	بارش زور کی
،،	تکاوڑے	فکر
،،	چپ چنگ	خاموشی
،،	چھٹے ہٹ	چھوڑدیئے ہوئے کام

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۰۷	گیڑے	چلائے	۱۱۱	اوبھاساہ	دم پریشانی	۱۱۴	سدھراں	شوق ہائے	۱۱۸	ہاؤں	دل کا گم ہونا
"	گھا	زخم	"	آہوڑی	چاہی ارادہ کرنا	"	بن پھبکے	بناؤ سنگار	۱۱۹	چھیک	سوراخ
۱۰۸	ادھیڑے	تازے از سرنو زخم	"	نموچھان	عاجز صورت	"	ترتھل	ہل چل	"	سہلنیاں	ترستی ہوں
"	مڑ آ	واپس آؤ	"	سگواں	بعینہٖ	"	پھولیاں	ہلکی شدت گرمی	"	تت پرتہٹری	آتشی نصیب
"	جھلاں	جنگل و بیلا وغیرہ	"	پیراند ترڑا	پیردں کا عنایت کیا ہوا	"	رت لبنواں	سار گرم ہوا سموم گرما کی	"	جھب بوہڑ	جلدی پہنچ
"	جھنجھ	کشتی پہلوانوں کا دنگل	"	دہن دہاں	روانگی دریا کی	"	اڑلیس	چکر پارہ کرنیوالی	"	بھلاوڑا	جھلک
"	سورمے	بہادر	"	دھرواس	تسکین دل	"	روہجدی	مشغول	"	سون نہ دیندی	ہم بستر نہ ہونے دیتی
"	کھونیاں	جمع فوج	"	پینگھ	جھولا	"	سمجھدیئے	رجوع	۱۲۰	گھمسان	لڑائی شور فساد
"	ٹھاٹھ چھڈی	مقرر کرلی	۱۱۲	ٹھاٹھاں	جوش	"	قہر قلہور	ظلم پر ظلم	"	بھاویں	تکیہ کلام رچا ہے
"	گھون	مونڈا ہوا سر	"	تاہنگ	امید	"	نکھٹیاں	بیدست رہ جانا	"	مجوّواہ	شاخ دریا
"	جرنا	برداشت کرنا	"	ڈھیریاں	دل کی حرص	"	جھمنی	ایک لکڑی جس سے کپاس	"	لکڑی پریت	لگی ہوئی محبت
۱۰۹	موہری	پیش رو	"	گھیریاں	چاروں طرف بند کرنا	"		درست کی جاتی ہے	"	جدو کنے	جب کے
"	دلاندی دلنی	میدان کے معرکہ	"	ددھریاں	زیادہ	۱۱۶	اجڑ گیاندا ویڑا	برباد شدہ کا صحن	"	روپدارسا	حسن کی آبداری
"		کہنے ولے	۱۱۳	سہیڑیاں	بدلے قبول کی دُنی حکم خدا	"	کلاندے کھوہ	فساد کا کنواں	"	دھڑویل	دھاڑے مار ڈاکو
"	لل وللنی	بے عقل	"	بوپڑا	خوبصورت	"	ٹانگ بڑے	اے کشتی بر کنارے	"	چنچر ہاریاں	دغے باز عورتیں
"	ادھلنی	اٹھا نا گذری ہوئی	"	کرلاوندی	گریہ زاری وادیلا	"	اولیدیا	الٹا پوشیدہ کو ظاہر کرنا	"	گھمکھاریاں	خوشی سے گھومتے
"		بات کو	"	سنگوونی	اکٹھی کرنی	"	اوساریاں	ارادہ ہائے			پھرتے رہنا.
"	رڑکدی	حراش	"	مہلڑ	کھاد	"	جھب ویہجے	جلدی شادی	"	رپن	یک رنگ
"	ڈابو	حالت غم سخت پریشانی	"	داہن	وہ زمین جس میں ہل چلا ہوا ہو	"	پتیجے	بہلاؤ	"	دھونسا	نقارہ
"	چنگ	آگ کی انگاری	"	سیسیاں	پے در پے گلہ رانی کرنی	"	بھتیجی	برادر زادی	۱۲۱	کھڑا کھٹن	بڑا مشکل
"	ادہجڑ	جنگل	"	پیہن	غلہ جو پیسنے کیلئے تیار کیا جائے	۱۱۸	رتجھے	ارمان دل نکالنا	"	شہدے	عاجز
۱۱۰	کرنگ	پنجر بے بدن	"	نویکلی	علیٰحدہ	"	وچھنیانوں	جدا کئے ہوئے کو	"	چیکناں نرم	چیکناں اور نرم
"	ہڑبال	رخسارے بیچ گھسے	"	دری	رسوم برات زیور د کپڑا	"	بھنیانوں	بریان شدہ را	"	پنڈڑا	بدن
"		ہوئے علامت لاغری	"	بھٹھ	نشان سندھ در جو	"	ساہیاں پنیانوں	موقعہ برابر	"	بھگڑے	خانہ ہارے
"	کنگروڑ	پشت کی ہڈی	"		عروس کو انگ میں لگایا	"	رتیانوں	روتوں کو	"	بال سیکے	جلا کر تلپے
"	سکری	خشکی			جاتا ہے.	"	منجڑی	چارپائی	"	دھیدو	نام رانجھا
"	پھڈے	گرڑھے	"	دھونیاں	آگ جلانے کا گڑھا	"	چونڈیاں	بال کنواری کے سر کے نشان	"	پہلڑے پور	سب سے پہلے
"	ادبھے ساہ	دم پریشانی	"	کمفی	نیم بسمل	"	لوہڑ	غضب	"	چلھہ	دیگدان
"	سبھاجڈے	عادت ناخوش	"	وہاوندی	گذرتی	"	دنداسڑا	دنداسہ	"	جھلکناں	جلتی آگ میں لکڑی
"	نیوں	محبت عشق	"	نج جنیندڑی	اے کاش پیدا نہ ہوتی	"	آدس دیکھ	بے اختیار بے معلوم بے خبر			وغیرہ پھینکنا
۱۱۱	ادہندی	سرنیچے کرنا	"	ٹکلو	تتولہ رخسارہ	"	پہن لکیاں	دل کا گم ہونا	"	گھوک سوناں	مستی کی خواب

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۲۱	متاجاگیں	ارادہ پیدا ہوا
"	رگڑ	ٹکڑ
"	چاچڑھیا	شوق والی ازحد ہوا
"	ہتھاپ	مقرر کرنا
"	کھسکا دیندا	ورغلا کرے آنے
"		کایا دزدی
"	ماڈھو شاہ	آکڑ خاں مفت
"		میں مزے اڑانیوالا
"	ہنجواں	آنسو
"	ڈوہلکے	گرا کر
"	دامن	کھیتی باڑی گھاس
"	ٹہل	خدمت
۱۲۲	ٹیک متھا	سلام نیاز آداب
"	زہد تے جہد	عبادت و ریاضت
"	پوتھیاں	کتابیں
۱۲۳	صدق دھارکے	صادق الیقین ہو کر
"	رہجدی	پکتی
"	پہنچا	بنت
"	ڈوبڑے	ڈوبے ہوئے
"	ڈوہنگرے	عمیق گہرا پن ڈونگھا
"	کول دوں	پاس سے
"	نوایا	رجوع کیا
"	دیا	مہربانی
"	سکھنا	خالی
"	بھریا	پُر
"	میا	عطار
"	دھندا	مشکل کام
"	دھکیاں دھوڑیاں	مصیبت زدہ
"	کلوں	حسب نسب
۱۲۴	جوڑکے	باندھ کر
"	ریت دی کھند	ریت دی دیوار

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۲۴	جھمکدے	شعاع دیتے
"	بندڑے	نام زیور کان کا
"	جنڈڑینی	سر کے بال
"	سرکو چکے	دلدار کے بالوں
"	باریاندار چھلے	کی خوبصورتی
"	کجل بھنبڑے	چکنی و سیاہی سما
"	پنج بھوت	حواس خمسہ
"	بیکارتے	مقام منزل فقر
"	اوربانی	نام اذکار
"	گیان	ذکرِ وحدانیت
"	دان	سخاوت
"	دھیان	خیال
"	بھو آتماں	روح
"	دس رس	منزل لاہوت بالذات مقام
"	بھلکھے	دیکھنے سرکرنے
"	بھوگ بھوگنا	جماع کرنا جوش ہو کر
"	پنڈا پالکے	بدن پرورہ کر کے
"	واٹ	راستہ
"	جھاگن	کاٹنا گزرنا سلامت
"	سواد چھڈکے	پہنچنا تکلیف اٹھا کر
"		لذت چھوڑ کے
"	راکھ	خاک
"	دغادانیاں	فریب بے انصافی
"	لت گھت	شرارت انگیزی
"	پرکھ نر	پرکھ مرد، صیغہ موصوف
"		درصفت مردانگی، ارادہ
"		پر کامیاب ہونا
"	پان پت	عزت
"	سنگتاں	گروہ
"	پنتھ	طریقۂ مذہب
"	سن سماہد	خاموشی کا مقام

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۲۴	بھسم	خاک راکھ
"	کھرب وہم	سختی نرمی
"	پرکھ	مرد
"	نرم ترم	زار زار
"	تھرکدے	مذبذب
"	اک بھا	ایک نرخ
"	دوار	دروازہ
"	واعدے	فکرات
"	دینیاندے	بے کسوں کے
"	ہسنیاندے	نیچ ذات کے مرتبہ
"	تاڑی لاکے	تصور باندھنا
"	ہرگ سوگ	خوشی غم
"	اودیاں پاستی	الگ اونچی جگہ رہنے والے
"	استری	عورت
۱۲۶	کندمول	گھاس پتی
"	تن چوپڑیں	بدن چکنا رکھنا
"	کرپا	مہربانی کرنا
"	ڈھل	دیر
"	اڑک	نادان
"	چرن	قدم
"	بھوچھنگی	قرضہ
"	ماہنواں	مرداں
"	اڑنگماندا	لا العقیل
"	کندی	آبداری
"	استرا	واقف
"	رگت	رگھائے
۱۲۷	سرمد	جسم
"	جوت	روشنائی
"	تیاگ	ترک
"	بھوتاکاس	دنیا

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۲۷	جدآکاس	مقامی روح
"	چت آکاس	دل کے تسلی پکڑنے کی جاء
"	جیبھاں	زبانہائے
"	سان چڑھا کے	تیز کر کے
۱۲۸	ہرمیں ہرو	ذات میں ذات
"	اکارتھا	ضائع
"	چرنامتاں	قدم بوسی
"	بھربھات	فجر
"	رائیگاں	بے فائدہ
"	کرت گھن	احسان فراموش
"	لوتی وڈرے	شرارت انگیز آدمی
"	تاگھسا	گرمی نرمی
"	سلیائی	بیزار کیا
۱۲۹	ٹھلیائی	الٹ پلٹ
"	اوڈلیائی	روک دیا
"	ہوڑے	منع کرے
"	دھردل	تدیم
"	گاڈنشان	دشمنائیگی
"	بچن	قول
"	پروان	منظور
"	سرگ	جنت
"	سوہلیاں	سلوک
"	کاوڑاں	تجلی ہائے رنج
"	کرودھ	غصہ عصب
"	جان بجھکے	دیدہ دانستہ
"	حسن بادلی	خوبصورتی کا لباس
"	لیڑے	کپڑے
"	انگ	بدن
"	روڈ بھوڈ	صفا صفا
۱۳۰	کوڑمے دا نام	جدامجد کا نام
"	کھنڈگیاں	پھیل گئیں

صفحہ نمبر	لغت	معنی	صفحہ نمبر	لغت	معنی	صفحہ نمبر	لغت	معنی	صفحہ نمبر	لغت	معنی
۱۳۰	برن	رنگ صورت	۱۳۲	تیلا	کھیت کو خراب کرنیوالی بیماری	۱۳۵	بالڑا	چھوٹا لڑکا	۱۳۹	نڈھڑا	خالی الخالی
"	کھپری	آگ کا برتن	"	اک	مدار کا بوٹا	"	بھبن	خوشنما	"	مٹیاریاں	جوان عورتیں
"	سمرناں	تسبیح اذکار	"	کریر	نام درخت	"	ڈول	طرح	"	قہرقلور	غضب
"	ناڈسنگی	سینگ بجانیوالا	"	ڈیلا	پھل کریر	"	مان متی	ظالم بیرحم سنگدل ہے	۱۴۱	بھورا	کنبل
"	الکھہ یعنی الحق	اسم ذاتی یعنی اللہ ہو	"	دہلا	فارغ		.	خیال والی عورت	"	ایڑ	گلہ گوسفنداں
"	بھن کے	توڑ کر	"	ات وار	اب کی دفع	"	چک دتا	نکال دیا	"	ہہر	بھیڑیا
"	گالیا	پانی کر دینا بذریعہ کٹھالی	"	نگھوریاں	غرقاب	"	پچھترا	کسان کا ایکدفعہ کاہرانی کرنا	"	گھرکی وٹ	غصے سے پیشانی گھماکر
"	سکھیا	تعلیم اپدیش امر	۱۳۳	کوڑپنے	احمق پن	"	اوترا	لاولد	"	بگھارڑا	بھیڑیا
"	کسوت	حال قال	"	راہکاں	ہائی کلیہ رانی کرنیوالا	"	آگیا	خوشنودی مہربانی دُعا خیر	"	کنج لاہیائی	شرم اتاردی
۱۳۱	پاپ	گناہ	"	کھرڑ	گھسکر یعنی خوب رگڑ کر	"	سوترا	اہل اولاد	"	کنے ٹھپ چاندوں	کسی جگہ غائب ہو جانا
"	گمرنہ پوَ	پیچھے نہ لڑ	"	چڈیاں	بیل کے چلانے کی ترکیب	"	رندلی	شہرت لگانیوالا آباد کرنیوالا	۱۴۲	النبڑا	آگ کا بھڑکا
"	پھبی	خوش نما	"	ایک ٹکڑی	جو حصہ پر لگائی جاتی ہے	۱۳۷	داہو واہ دھانا	جلد جلد چلنے والا	۱۴۳	اولاہنڑا	گلہ گذاری
"	ہنیر	محنت یعنی نامرد	"	ہلکھاں	چوہٹلے پوشیدہ	"	سرکدا	قریب قریب ہونیوالا	"	کھسک جا	چپکا چلا جا
"	کوہجڑی	بدنما	"	چوکھراں	چارپائیاں	"	ان ڈٹھ	نہ دیکھا ہوا	"	سومدکے	سوچ کر
"	مت کومت	ہدایت بے ہدایت	"	اکھاڑیاں	میدان	"	جھٹ چور	دست زدی چور کی	"	کھیڑا	مخول بازی مذاق دل لگی
"	بھروٹڑی	سر کی باربرداری یعنی گٹھڑ	"	ناڑیاں کرڑن	چمڑے کی رسی باندھنا	"	چغلدی جیبھ	چغلخور کی زبان	"	نہ رجدینی	نہیں سیر ہوتے
"	کماد	پودا نیشکر	"	سانبھیا	سمہالا	"	آدرمتے	آ پہنچے	۱۴۴	اول سول	اچھا برا
"	لاگو	دشمن	"	درد	دلا ہوا	"	نخروٹ	نخراپن	"	بھیڑاں	مشکلات
"	گنے ٹوٹڑی	نیشکر اور اسکا پودا	"	کھچیاں رناں	نامعقول عورتیں	"	نخرین پودہ	نخراپن کی	"	نہ چجدینی	نالائق
"	سونگھنا	سوکھنا	"	لڑاکیاں	جنگ باز	"	ہنجار	دوبارہ	"	تجدینی	ترک کر دیتے ہیں
"	دھڑکی	گاؤ بکر	"	جھیڈاں	کیسکی نقل کرنا سانگ لگانا	۱۳۹	لاہد	معلوم ہو جانا	"	گھرن لگوں	مجامعت کرنے لگا ہے
"	چھوٹڑی	گاؤ میش	"	ساردا ترکلا	دوک زہریلی آبداری کا	"	بھوٹھ اپڑاہد	جھوٹ ظلم	"	ڈہڈھ	پیٹ
۱۳۲	پاڑنے پاڑدا	فساد ڈالنا	"	چھاک	دیکھنا خیال رکھنا جھانکنا	"	تھیسیں	ہووے گا	"	ترڑن	پند
"	دھارنہ ماردا	پیشاب نہ کرنا	"	کندل	گھبرا	"	ینواں	نیچا	"	اشکے بلیا او	مرحبا دوستا
"	دھلونت	پیادہ سرکار	"	مس بھناں	مرد کا عالم شباب	"	ولی ددھر	لایعقل	"	موہلی	ایک اوزار دستی
"	مورگھی	بیوقوفی	"	بھوبھتے	خالی	"	رڑے	میدان اور مست	"	چینا	قسم غلہ
"	بھورو	پریشانی	۱۳۵	تھاپی	مقرر کی دییں بھڑائی	"	گلادلا پھلاندیاں	باتیں پیچدار کیں	"	اوکھلی	گڑھا
"	بہلا	حالت مستی میں نادان ہونا	"	پتڑا	ہولکے آگے اڑنیوالا	"	ہون وبیر	چلنا فی الفور	"	چھرڑن	دھان کوٹنا
"	ریپلا	بگھیاڑ	"	بھلے ملدیاں	شگون نیک	"	چکھیونے	ذائقہ لیا	"	اوپرے	بیگانے
"	لبلا	مطلب پرست	"	گھلاں نوہج	رخساروں میں	"	ہانجہ	گروہ بے تعداد	"	بجھیا	معلوم کیا
"	دندیاں لہک	بہت منت زاری	"	پنڈ بر پنڈ	گاؤں در گاؤں	"	بھوکاں نیاندیاں	باتیں ہمجولیاں کی	۱۴۵	بھات کھانی	اکثر فقیر اہل ہنود کا تکیہ کلام ہے.

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۴۵	ہولاں	نیچا کرلینا
"	بھولدائی	بھولنا
"	کمرساں	زمیندار
"	اوڑ	خشک سالی
"	توڑنے نال نیناں	چشمونکے غمزے
"	نجدینی	عادت سے بازنہ آیا
"	بڈھیاٹھیریاں	بیمار ضعیف عورتیں
۱۴۶	بھابھڑکی	آگ کا جوش
"	چواتیاں	ذراسی آگ جھپٹ جاوے
"	بھل بھلاوڑے	سہوًا
"	ابدھوت	مست بھنے کی طرح
"	ارڑاؤ ندا	بلند آواز
۱۴۷	پریم تتیاں	محبت بھری
"	گوہڑیاں	بڑی سرخ رنگ
"	کھیویاں	مست
"	اوسیاں	فالاں
"	ہیکلاں	نام زیور
"	قدروے	قدخوشنما
"	رجوہنس	راجہ
۱۴۸	لوبھی	لالچی خواہشمند
"	بھرتھری	نام راجہ
"	بھرمایا	دل بےاختیار ہونا
"	پریم	محبت
"	چاٹ	لذت
"	کاروے	اچنبہ کام
"	مٹھی مٹھی	افسوس افسوس
"	کھلی تلی	کھڑی کھڑوتی
"	ٹٹ تراں	لوٹے اوسیاں
"	دھوبکہ	کھتکھتی
"	مسوسہنوں	نوجوان
"	واروارصدقڑے	باربار قربان

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۴۸	گھڑالوڑ	نیچے غرق
"	مجھکھڑا	بھوکا
"	ڈھٹھا	گرا
"	نار	عورت
"	کونت	خاوند
"	ترٹی	بیخ بنیاد
"	اڑیو	خطاب تکیہ کلام
"	لیکھڑی رکھ	مقدر کی لکیر یعنی تحریر
۱۴۹	سڑی بلی	جلی بلی
"	پچھلی نیناندی	بلاغت آنکھونکی
"	پچھ چھاننی	گھرکا برتن غلہ آٹا وغیرہ درست کرنیوالی۔
"	جوبن لٹیا	حسن برباد
"	بکل وچ	پردہ میں
"	کھیلا بیکے	خاک لگاکر
۱۵۰	ماجھیوں	نام علاقہ
"	روہیوں	نام علاقہ
"	بیٹ	نام علاقہ
"	راوی	نام علاقہ
"	واہ	نام علاقہ بردریا
"	چھناں	چناب
"	ترنجناں وچ	جہاں لڑکیاں چرخہ کاتتی ہیں
"	وہڑیاں	صحن
"	مُرٹھو	رٹھا ہوا ناراض ہوا
"	ہکاں	چھاتیاں
"	جگدھوڑ	خاک شوری
"	اتیت	فرقہ فقرال ہنود
"	مچلیاں	خاموش ہوکر باتیں بناکر مطلب حل کرنا۔
"	انجان	نادان
"	ککوہڑا	جانور

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۵۰	دھنبلاں	مجمع
"	گنڈیں گلانڈیاں	گروہ پھولوں کی
"	ہکلتے شوکیاں	چھاتیوں پرزور
۱۵۱	لاکرن بھوت	جوگیانہ بھیس
"	بھچھیا	گدائی
"	بنیتی	گذارش
"	آکڑ	گھمنڈ
"	ہباس	جنگل کی خوشبو
"	اودیساں	علیحدہ
"	مورچھا گھت	حیوان
"	اکھیں ٹڈیاں	آنکھیں تکتی رہ گئیں
"	چھیڑ چھاڑ	دل لگی
"	سرہکے ڈنیاں	عرق میں غرق
"	سونے ڈٹڑی	سونے جیسی
"	راج پتر	راجکمار
"	سگھڑ سوجان	عقلمند
"	گبھروا	اے جواناں
"	جاپنائیں	معلوم ہوتا ہے تو
"	وچارہ	عاجز
"	چکی ہانیاں	وہ جگہ جہاں چکیاں لگی ہوں
۱۵۲	کھنڈاکر وہدہ	ہتھیار غضب کا
"	سوتنے ہاں	کھنچتے ہیں
"	گھر ہراندے	خانہ مالکاں دیہہ
"	سرمہریاندے	سرعورتوں کے
"	دانیاں تے پرانیاں	عقلمند عورتیں
"	ہاروتے ماروت	نام فرشتگان
"	لڈی	کھیل ناچ دیہکاں
"	اوچیڑدیاں	اکھڑتے ہو
"	ڈبے بیڑے	غرق ہوئے
"	ساہورے	سسرال
"	جھل ملیاں	برداشت کریں

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۵۲	لیسے	پشم کا کپڑا
"	وَن	طرح مثل
"	چھن	بھگی کا ناموس وغیرہ
"	پیئے پٹڑے	بھائی پٹی دشنام
۱۵۶	گھوسھتیاں	شرارتیں
"	تان	طاقت
"	سرسیان	زور آور
"	بریائیاں	بدعملیاں
"	دھسیاں	غرق ہوئی ہوئیں
"	آتماں	دل
"	بھجگیاں	بریاں شدہ
۱۵۷	کھری مت	ناقص عقل
"	پویں اپھٹی	پڑیں اٹی
"	مدپڑا	مقابلہ فساد لڑائی جھگڑا
"	بھوے	چرخہ کاتنے میں مشغول ہونے کی جگہ
"	ٹال لوئی	اتار کر پردہ
"	کلیں تارسو	حسب نسب کو نیکنام کروگے
"	اوزار	بیزار
"	سجڑی	تازی
"	بھال	جستجو
"	نیرگھتو	نیرڈالو
"	سیدھا	رسد خوار کی چیزیں
"	تھالیاں پرس	تھالیاں بھری ہوئی
"	بچن اچرو	کام فرماؤ
"	روہدیاں	غضب ناک
"	بھواں	ابرو
"	مستیاچاک	مست جاٹ
"	بھڑک	عادت
"	اودہال	اودہال
"	نہ گولدائے	نہ گولدائے

نمبر صفحہ	لغت	معنے
۱۵۷	چوبر	جوبن جوان موٹا تازہ
"	سوہنکاں	مخبر
"	گھیوں	روغن
۱۵۸	نیوں کے	نیچا ہو کر
"	چھوہ چھاہ	دم درود
"	اجڑے پنڈ	ویران گاؤں
"	کلکری	کھیل
"	سمی	"
"	پبی	"
"	دھرت	زمین
"	چوہر ٹیٹریدا	چوہر ٹیٹر کا ایک گیت
"	گڑہدا	کھیل
"	چھوہریاں	لڑکیاں
"	چھوب	پلیہ کاتنے والا
"	بائڑ	سوت کے تار جس کے
"	مہل	ذریعہ چرخہ گھومتا ہے
"	بھڑاندیانی	گھسانا
۱۵۹	ہیک	باریک لمبا آواز
"	پکھپوریاں	قوم
"	مجھیٹیاں	قوم
"	میوناں	قوم
"	اڑوبگین	قوم
"	جھبٹینیانی	قوم
"	کھٹیکناں	قوم
"	مارن اڈیاں	ایڑیاں مارتی
"	انچلا	دامن
"	جیجا	نوشوہ
۱۶۰	سالیاں	خسراچیاں
"	جیٹھیاں	بڑی غریبی خسر خانہ کی رشتہ دار لڑکیاں
"	مکھڑا	منہ

نمبر صفحہ	لغت	معنے
۱۶۰	اوڈھنی	اوڑھنی
"	سیہتی	بام
"	چوا	نانز
"	دھاڑے مار	ڈاکو
"	لپڑ	بے شرم
"	گھمڈیئے	گھومتی ہے
"	ٹمڈیئے	حرکت
"	تنجدیئے	ذرہ ذرہ کرنا
"	کنڈھیلناں	قوم
"	جملیٹیاں	قوم
"	لوہکاں لائے ہکاند	نامعقول حرکات
"	تاڈن	آٹا گوندھا ہوا
"	چھلیاں	تیزیاں
"	بھلیاں	زیادتیاں
"	ادت گدہوتیاں	ایسی ویسی باتیں
"	کھڑدیاں	ناہموار
"	چھلتراں	ذرہ لکڑی کا چھلکا جو ہاتھ میں گھس جائے
"	کولہنی	شرارت انگیز عورت
"	نشار	تسلا
"	لہنجڑا	حد سے زیادہ دبلے ہو کر دق کرنے والا
۱۶۲	چنھیاں	خراب آنکھیں
"	دھرنا مار	بیفکر ہو بیٹھنے والا
"	دلہڑی	خالی
"	میسٹر	میسا آدمی مطلبی
"	گھونیاں	کچھڑا آدمی مطلب ہو خاموشی کرنیوالا
"	نہوں نہوں	ناخنوں تک
"	کھوٹیا	بے وفا
"	پکھوٹیا	اپنے مطلب کا خوب پختہ

نمبر صفحہ	لغت	معنے
۱۶۲	لاگا	مقابلہ
"	کھپے	بڑی نامعقول عورت
"	دہسکلے	موٹے جسم کی عورت بے خوف
"	چبچال	زبان آور بڑبڑ کرنے والی
"	کھاکھ	دریدہ دہن
"	جھکڑ جھانجھڑا	اندھیری کے درلے
"	اینویں انجڑے	ضائع ہونے والی
"	کھیو کھنو لئے	چرب ایک پھل کا نام ہے
"	ادل منگولئے	ہڑپ کرنیوالی
"	دہشاہی	جوان عورت قابل مرد
"	دکھر	سبزی ترکاری
"	گاں میلائی	گلے دہتا
"	گجیائی	نعرہ کیا
"	ادکایاسو	ہوتا کام خراب کیا
"	الولیلائی	خیال
"	درج	منع
"	وہاجیو	خرید کیا
"	سویلائی	سویر
"	ڈھانڈڑی	گلے
"	ددہنی	برتن دودھ والا
"	کنک دہمری	فوج کا پیش رو
"	روہ	غصہ
۱۶۳	اڑتنے پڑتنے	ظاہر باطن اگلے پچھلے
"	کھڑلت	کھڑے ہوئے لات مارنے
"	دھرول	دھپڑ سخت بد بلیغ
"	چھکئی	دھوکہ دیکر نکل جانا
"	ارل گھوڑاں	اونچا نیچا راستہ چارپایہ
۱۶۴	بجھلاں	کھٹے پٹے ہوئے
"	کھرانیاں	وہ جگہ جہیں چارپایہ کے چلنے کے نشان ہوں

نمبر صفحہ	لغت	معنے
۱۶۴	تھونیاں	ایک شاہدار لکڑی دودھ کے برتن سکھانے والی
"	کرڑتل	چیرا ہوا چمڑا جس سے چارپائی بنی جاتی ہے
"	جھکیاں	ٹوٹی ہوئی چارپائی
"	شہن	سن
"	پنکھڑ	رسن پاؤں کا جس سے چارپایہ باندھا جاتا ہے
"	سوجو بھارا	قسم سن
"	مہرکاں	گائے بھینس کا رسن جو پہنایا جاتا ہے
"	کھوپے	بیل کی چشموں پر باندھنے کی چیزیں
"	ناڑیاں	چمڑے کا رسہ
"	پورانیاں	لکڑی چلر پایہ ہانکنے والی
"	ناگرویل	خوبصورت
"	ان جھک	بے خوف
"	گلاہدڑی	زبان آور بہت باتیں بنانیوالا
"	کرمٹنے	مصیبت یا مشقت بہت
"	رگ	اندازہ دستی
"	پھلے کھیڑیانے	احاطہ کھیڑیاں
"	بھلت	نظارہ
۱۶۵	للوردا	متلاشی خوراک گرستہ
"	تران	سینے کی طاقت
"	ہٹھ	حوصلہ
"	پھاوی	ہکائی گدڑی
"	دھجاں	شوکت
"	لوہڑے مار	اپنے فن میں کمالیت دکھلانے والا
"	رکتاں	شرارتاں

صفحہ نمبر	لغت	معنی	صفحہ نمبر	لغت	معنی	صفحہ نمبر	لغت	معنی	صفحہ نمبر	لغت	معنی
۱۶۵	بھنڈ	بدنام	۱۶۷	بولدا بول	پیشاب کا پیشاب	۱۷۳	اوٹ	پناہ	۱۷۷	پھاٹ	مار، زد و کوب
"	بھنڈار	مجمع کی جگہ	"	نلج دہڑٹھ	بے شرم و بے عزت	"	دھڑوائی	تولنے والی	"	ہانبھ کانبھ	ذمہ داری
۱۶۶	لوٹنے ہارسیئے	سحر کرنیوالی	"	سٹھ	کہانی حکایت شہرت انگیز	"	آہڈا	مقابلہ	"	نہ چرکر	نہ کھانے سے
"	ڈھگی وہڑی	گائے مستی ہوئی	۱۶۸	دھیرج	آہستگی	۱۷۴	گلاں گلاباں	باتیں کہیں ہوئیں	"	کھد کھتناں	خرابی ڈالنی
"	سکے سوتڑیاں	قریب رشتہ دار	"	ہان	ہم عمر	"	ہساں	حرص ہائے	"	کپتیاں	بے عزت عورتیں
"	دھروہیاں	دوہائیاں	"	گھنڈ	تقاب	"	پوچھ پدی	دُم ایک جانور کی	"	اکھیں ساہنویاں	برابر چشماں مراد نظر گستاخ
"	نہریئے	غصہ مادہ گاؤ	"	رہند	جھگڑا	"	منجراں	خوشہ برنج	"	اوکھیریاں	مشکل
"	کھکھراں	بھڑ کا چھتہ	"	نویکلے	علیحدہ	"	بیٹ ادے دہائیں	بیٹ علاقہ دہائیں دچال	۱۷۸	لل دللیاں	بیہودہ بکواس
"	جھگڑیل	جھاگڑو	"	داندڑی	سب سے جدا	"	گوار پاتر		"	بکراں ٹھکراں	فریبی دغاباز
"	مرکناں	پستہ قد	"	ہانڈڑی	ہم عمر	"	پرانیاں	ہرٹ کے بیل چلنے کی جگہ	"	ادہ بجڑ	بیابان
"	گھنڈ	بےعزت	"	جٹ جٹالیاں	دھینگو زوری	"	کھچاں	بغلاں	"	اڈو گھوڑے	خراب رستہ کی رفتار
"	موہجڑ	بے شرم	"	گھول	کُشتی	"	سنگھائیں	سونگھتا ہے	"	ربیت	مصیبت
"	چرکٹہ	مردِ جیم	"	ابتراں	نابکار	"	وہڑ	گوسالہ جوان	"	ہڈستراں	مضبوط
"	پان پت	عزت آبرو	"	وہم	مشہور	"	پھونگر	گھورناں	"	ودہان	زیادتی
"	کرڑمٹے	بدصورت	"	دہر	سستی	"	بڑہکاں	آواز گاؤ نر	"	پاہرو	چوکیدار
"	چھپڑ نکئے	پست ناک والی	"	کھوٹیئے	چپ چاپ شرارت	"	یکڑ	واہیات	"	پھانڈے بولدے	برتن پیشاب کے
"	داس نہ وسیں	آباد نہ ہوئی	"		اٹھانیوالی عورت	۱۷۴	ہیکڑاں	آکڑ بازیاں	"	جیرے	حوصلہ
"	دیتی	کسی جگہ گئی	"	لوٹھٹے	جلی ہوئی	"	کھرڈے	سخت	"	بابری	بالوں کی سر پر جھنڈ
"	کنگ	ساز	۱۷۰	نیڑلیوں	نزدیک ہی	"	پن کے	گداگر کے	"	انھیاتوں	نابینوں کو
"	وٹکدی	بیچو بیچ غصہ کرنا	"	کلکٹڑ	دشنام	"	گلہاں ابھرن	رخسارے ابھرے ہوئے	"	پکھنے نوں	گداگری
"	جھلکدی	بڑ بڑ کرنا	۱۷۱	چھیپے چیڑہدی	ضد پر آمادہ ہو کر فساد	"	پڑچول	تحقیق	"	پھیکنے نوں	کائتی کوں مراد از دفتر
"	ترٹھ	خوف ڈر			بڑھانیوالی عورت	۱۷۵	تکھے دیدڑے	تیز چشماں			برخواست
"	ڈھل مٹھ	دیر و تحمل	"	بل ناہیں	بیہودہ نہیں	"	کھنبہ	پر	"	پکھنڈ	تدبیر ناکام
"	ڈبی پوسے	فرقہ	"	کھبڑ	خوب موٹا مارسا	"	ڈھک	قیدی	"	سوانیاں	عورتیں
"	بھیڑو کار	ناقص کام کرنیوالی	۱۷۲	دگرڑیاں تگرڑیاں	آکڑ باز	"	تھوہڑے	کمی	۱۷۹	پردلی	زچ کرنیوالی عورت
"	کھوجدی	مغز زنی	"	چھڑ	بیزار	۱۷۶	کٹاڈینی	ایک جانور پرندہ	"	حسن مٹھے	گول مول گیند کی
"	اڈگواہنڈناں	ہمسایاں	"	بھونکیاں	آوازِ سگ	"	بھونکنی	بطورِ سگ	"	بوبکے	طرح پراندام عورت
۱۶۷	ابرٹھ	برابڑھیا	"	اچھل	بے ثمر	"	پنجاں پناں	مجالس	"	سوئن چڑی	سونے کی چڑیا
"	بھاری پنچھ	بڑی چھینک مراد	"	بانبھہ	چڑیل	"	ران کے	دیوانہ کر کے	"	مموٹے نی	ایک جانور پہاڑی
		از حرامزادہ	۱۷۳	نگن	شوق ایک برتن کا نام بھی ہے	"	بوہا	دروازہ			نازک خوبصورت
"	پھیٹ پھپٹیاندا	منصوبہ باز	"	ستد	آوازہا	۱۷۷	کچرک	کب تک	"	رلیس	کسی کی طرح یا برابری کرنے کو

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۷۹	لوئے	بے عزت عورت
،،	آئے بھولئے	سادہ مزاج عورت
،،	درٹھوک شالئے	دو بڑی بڑی روٹی بھر کر کھانیوالی
،،	چھیڑ کندراں	شرارت انگیزی
،،	چھیڑ	خرابی
،،	جھوٹیاندے	بھینسا
،،	پتے کڈھ مئے	مغز نکالنے والی
،،	جٹ جُھکلے	زمیندار باندھ کر
،،	پیوٹیاندے	چاپلوسیوں کے
۱۸۱	کھوٹیاندے	کھوٹا
،،	نہ بھولئے	نہ لے پردہ کرنا
۱۸۲	ٹولئے	سوچ
،،	مٹھولنے نی	ٹھولا مار کر نکلتا سیدھا کرنا
،،	اکاؤ ناہیں	دق کرتا ہے
،،	جھاڑے	کچھ پڑھ کر پھونکنا
،،	تنہہ	خودروئی خود پسندی
،،	اٹ سٹ	بوٹی زمین کی
،،	تل	قسم غلہ جس میں سے تیل نکالا جاتا ہے۔
،،	کوار گندل	بوٹی اکثر دوائی میں استعمال ہوتی ہے
،،	ڈاہڈیاں	مشکل
،،	ارگھنے	بے عقل
،،	لے ٹھپڑے	ناقص فہم
،،	سونپے	شریف عورت
،،	دُوکھ دلدر	آزار تنگی
،،	شکیاں نیں	خشک دریا
،،	اٹئے	رکاوٹ
،،	ترکھی	تیز
۱۸۳	کاہلئے	تعجیل کاری

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۸۳	بیر تپایا لیا	افسوس کرنا
،،	فرفنجیا	دھوکے باز
،،	پھوک ساہویں	دم پانا پھونکنا
،،	پران سکھ	نام کتاب طب ہندی زبان کی
،،	چار چوار	پیار محبت
،،	مول نہ بھاوے	ہرگز پسند نہ آئے
،،	نیر منکھ	نام کتاب طب ہندی زبان کی
،،	عقلدے	بناوٹ کی باتیں
،،	ڈھم	اٹکل پچو اٹا سٹا
،،	دست	چیز
،،	ٹرکدی	ٹرکولی عورت فسادی باتیں کرنے والی
،،	گھرکدی	کتوں کی طرح کھرکنے والی
،،	جرے	بہت تھوڑا اندراج
،،	جھرکدی	تنگدلی
،،	ڈرکدی	چھلانگیں مارنیوالی
،،	برکدی	چھپڑ کنا
،،	سرکدی	دبے پاؤں چلنا چپ چاپ
،،	لٹرکدی	زلف نکالنے والی
،،	سیانے	دانا
،،	جاندیئے	جانتے ہیں ضرور
،،	دہنی جائے	جماع کرانا چاہتی
،،	جھوٹی جھیڑی	وہ گاؤ میش جو
،،	صاہن دی	نرکی
،،	موتری	پیشاب گاہ یعنی ذکر
،،	لنڈی دھڑی	دم کٹی گائے یا بچھڑی
،،	مرکدی	اوپر اوپر سے کاٹتی
،،	بھڑکدی	اچھلتی کودتی

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۸۳	مور پھرڑے	شانہ کی حرکت
،،	پھرکدی	تھراتی
،،	چرکدی	ذرا ذرا گو دزنی یعنی چوں چوں کرتی
،،	رن پینکار	عورت مکار
،،	نہ رہے گجھی	نہیں رہتی چھپی
،،	کھرکدی	معلوم ہوتی ہے
،،	رن چھری	عورت حرامزادی
،،	ککری	آبلہ چشم
،،	رڑکدی	درد در چشم پلک زدن کرمے شود
،،	جوہ	چراگاہ
،،	کھرکدی	کھجلاتی ہے
،،	گھڈینڈیاں	کھیل
،،	ان پنے	بن چھانے
،،	تھیندیاں	من چھنے
،،	ہاٹھاں	ہوتی ہیں
،،	ناڑے	مجمع
،،	کڑھیندیاں	باندھنا مضبوط کرنا کسی بن کیساتھ کسی چیز کو
۱۸۴	اوکھلے گھت	اس کو رکھ میں ڈال جہاں چاول نکالا جاتا ہے
،،	چھڑیندیاں	کوٹ کوٹ کر صفا
،،	ترکیندیاں	گندی ہو جاتی ہیں
،،	توڑیاں	ابتدا کی
،،	مینڈیاں	بے نشان
،،	گیڑ	چکر کنوئیں کا جسکے ذریعہ پانی نکالا جاتا ہے
،،	جلان لحیانے	پانی تازہ
،،	اندھر بات	مزہ فقر کا
،،	ہردیوچہ	دل میں

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۸۴	گھناں تر کیاندی	بدبو، گندہ
،،	کوچ مانج	خوب صفا
،،	اوچھان	گھن
،،	رٹھڑا	خفا ہوا ہو
،،	وٹر	نافرمان
۱۸۵	ڈچکراں	تمسخر
،،	ویر دروہد	عداوت ناراضگی
،،	مدپڑا	مقابلہ غصہ
،،	منہ پاٹیاں	دریدہ دہن مستورات
،،	پریم جڑیاں	سحر یا جادو
،،	سول	درد پیٹ
،،	گھڑاروگ	اندرونی زحمت
،،	لٹری ڈینیدی	برد ہوتی جاتی
،،	لاہو لتھڑی	غرق ہوتی جاتی
،،	دیہی	جسم
،،	لاڈوینال	ناز کے ساتھ
،،	موہڈا	اولٹا
،،	جھگڑا	خانہ
،،	ڈھڈ	شکم
،،	ڈنڈول	درد شکم کا جو دلولہ پھرنے سے ہوتا ہے
،،	اوہمول	فساد
،،	پرکھیوں	معاملہ سے معلوم ہونا
،،	وڈی ڈول	بُری طرح
،،	توہاڈی	تمہاری
۱۸۶	پول	بھید
،،	دیدنہ	احوال
،،	ہنکاریا	اے متکبر
،،	جوبن	حسن
،،	الاوناں	کہتا ہوں
،،	ڈبھے	نام بیماری

صفحہ نمبر	لغت	معنی
۱۸۶	کاکیساں	لڑکیاں
"	جاتکاں	لڑکے
"	پنڈاؤگناندی	بوجھ گنہگاری
"	شوہدیاں	عاجزاں
"	بھول گیا	الٹ گیا
"	چھتر	جوتی بہت پرانی ٹوٹی پھوٹی
"	تانیاں	سیدھالیا پڑنا
"	ہڈکوڑے	اخیری سانس
"	سنڈھ	عقیمہ
"	یٹساں	درد کی چوٹ
"	ٹٹڑی	ٹوٹی پھوٹی
"	لسی	چھاچھ
"	لواکیاں	سیاہ بال جائے مخصوص
"	بھوں	زیادہ
"	ڈہنڈیاندیاں	خبر گیریاں
"	چونڈیاں	عورت بالغہ کے سر کے بال
"	تجے	ترک
"	چھلچھدر	چھنچھوراپن
"	ہرپار ٹرے	چالاکی
"	گلاں اولیاں	باتیں نامناسب
"	ٹرپکیاں	ڈرایا
"	بھیڑ وکارے	اے بدکار
"	گرب گھیئے	اے اربیلی
"	انوکھئے	اے انوکھے نیوالی
"	وساہ	اعتبار
"	رڑکاندیاں	جتادینا
۱۹۳	گھورسوریئے	مشورے ناجائز
"	مکھ مروڑیئے	روگردانی
"	لپسارڑے	موجودہ کام

صفحہ نمبر	لغت	معنی
۱۹۳	گھوکراں	شور کے آواز
"	ترا ہنگے	ڈر جائیں گے
"	کرنیاں بھرنیاں	اعمال
"	درتیا	گدرا ہوا
"	پرشن	فال
"	چھیک	سوراخ
"	راہکاں	نوکراں کاشتکاراں
"	گاہ لیا	فصل سمہالنا
۱۹۶	اپٹھ	الٹا
"	مٹیاریئے	اے جوان
۱۹۷	نکھٹ	کم ہوجانا
"	بھوں لاندیاں	خیالات دلمائے
"	پکھنڈ	فریب
"	مکیناں	پستہ قد
"	گھینڈلاندی	پستہ قد مضبوط
"	گدراؤگھرال	پنجر آنکھوں کی
۱۹۷	چچیاں	خراب آنکھیں
"	پھینڈلاں	بیٹھا ہوا ناک
"	کرتیح	نفرت
"	سہینڈ	غلاظت بینی
۱۹۸	لونڈیاں	درد کرتی ہیں
"	کوریاں	برتن چھاچھ ڈالنے کا
"	آپوڑیاں	ضد خور
"	ہمت	قوت
"	کھوریاں	زمین کھودنی پاؤں سے
"	اراٹ	شور آوازہ شتر
"	جھگا	کرتہ
"	بوبیاں	نوک ہائے پستان
"	رولاک	خستہ حال
۱۹۹	ہنجرن	بوکناں
"	بھونکدی	آوازہ سگ مادہ

صفحہ نمبر	لغت	معنی
۱۹۹	چاٹیاں	برتن
"	کیتاں لکیاں	کتے کا چاٹا ہوا
"	پینڈ پھاہ	جنت سگ
"	رُبدیاں ٹپیاں	خدا کے برباد کئے ہوئے
"	ڈیٹاندے	مشٹنڈے جوان
"	جھلدیاں	جنگل بیلا
"	سپاٹیاں	داؤ پیچ
۲۰۰	لبھتی چڑھی	کمی وبیشی
"	الواں مائیاں	الو کی طرح
"	رنبچھ پلمدی	غلاظت بینی
"	لانگھ	لنگوٹی
		احیار
"	ممے	پستان
"	لیرڑے	کپڑے
"	چڑیاں ہانکیدے	چڑیوں کو آواز سے اڑانا
"	کڑکدی دھپ	سخت دھوپ
"	کھاکھاں	بیخ رخسارہ
	مہیو	مغز
"	پٹ پڑاوناں	ریشم پڑاؤناں
۲۰۱	لوچھولوچھو	شوخی ہائے
"	پھوڑیاں	غصہ کے وقت مارنے کو اٹھنا
"	کاٹھ کٹوڑیاں	آدمی کو قید بندی کرنے کی
"	انموڑ	نہ باز آنیوالا
"	اڑی بدھی	ضد باندھنی
"	اڈرتے پھوڑ	تکرار عناد
"	چھہ چھاڑیاں	کمال ضد خور
"	اوچھلیاں	اندازہ سے زیادہ بھرکر سرگرنا۔
"	وہڑا	صحن

صفحہ نمبر	لغت	معنی
۲۰۱	للکاردیئے	خبردار ہو کر دوسرے کو آواز دینا فساد پر آمادہ کرنا
"	متھاڈھیئے	داغ پیشانی
"	سندسا	خبر
"	بھیاپٹیاں	بھائی پٹی دشنام عورت
"	انہونیاں	ناجائز
"	گھاالڑے	زخم خام
۲۰۲	کھنڈوہنے	ناخنوں سے چھیلنا
"	رلدیاں پھردیاں	خوار خستہ حال
"	لٹور	بیخود
۲۰۴	بھستا	
"	جان جوک	
"	پچھیاں	قوم
"	اڈواڈی	الگ الگ
"	مہرناں	پیشرو
۲۰۵	رٹھیاں	قسم کبوتر مادہ
"	دھیریاں	تحمل
"	رابیل باندی	غلام عورت جوان
"	الکھ فساد	بیخ فساد
"	جھلی	سست
"	ایلکے جڈیئے	سست الوجود
"	ٹھگت سوارے	ٹھیک درست
"	ہوڑا	دروازہ بند کرنیوالی
"	بروہنہ	بنیاد دروازہ فترگاؤ نر۔
"	اٹھ پلیدا	محاورہ مردار ترک
"	مواس	آگے بڑھنا میدان جنگ میں مقابلہ موجہ
"	الیریا	ہاتھ بڑھاکر کوئی چیز دینا
"	دب ڈریڑیا	دہمکانا
"	اگھیڑیا	بند کو خلاص کرنا

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۰۵	کلیلیاں	رنج و غصہ
"	آوہ اوہ لوہڑ	محاورہ بجائے افسوس
"	ہند ناہیں	شکایت کرتا ہے
"	سواد	مزہ
"	بھابڑا	قوم ہنود
"	سدھریانوں	درست ہوئے ہوئے کو
"	تھاماں	سمہالنا
"	ہٹک دینا	منع کرنا
"	دیانیاں	مہربانیاں
"	چانیاں	روشنی
"	آدر	تواضع
"	دگڑ تگڑے	بگڑ کر اکڑ کر
۲۰۷	گھر بار نہ اڈیائی	خانہ آبادی
"	ٹکڑیاں رکھیاں	پارچہ نان خشک
"	نیڑے	نزدیک
"	ٹٹے ٹوہنیاں	خصیہ ٹٹولنے والی
"	ہڑ بچ	مشت گھونسا
"	کھکھڑار	بیخ رخسارہ
"	کھیڈ کھڈہنیاں	کھیل کھیلتے والی
"	موہنیاں	مدغلاناں
"	کال جیبھاں	سیاہ زبان
"	لوٹھیا	جلا ہوا
"	بوتھاڑ	دہن
"	دھڑ سنیر	کھاد
"	چھوڑ ما	غصہ ارادہ میں جنگ پر بیٹھے ہوئے اٹھنا
"	انجوڑیا	ضد پر آمادہ ہونا
"	بان بھچر	قسم رگ
"	رنج	گوشتہ
"	منج	گھاس جس سے بان تیار ہوتا ہے۔

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۰۷	سُنج	ویران
"	لُنج	ہاتھ پاؤں ڈھیر
"	اُنج اُنج	ایسے ایسے
"	کُنج	سانپ کا چمڑا جو چھوڑ دیا جاتا ہے
"	بھنج	زمین سفید
"	تھنج	ایک دودھ کا نام جو عورت کے سینہ میں ہوتا ہے
"	ترنج	
"	کھُج	چوک جانا
"	گنج	دلاور ہو کر گھومتا
"	کوڑا ہنگیا	تلخ
"	وانگیا	اصلاح کیا ہوا
۲۰۸	ڈہانگیا	لمبی اور پتلی لکڑی
"	اٹکا	روک
"	پان پت	عزت آبرو
۲۰۹	چونبڑ	نوکدار چیز کی نوک
"	دُسر	آر پار
"	کچریا	داڑھی مونچھ چپٹ
"	ڈانجیا	لمبا آدمی
"	گانجیا	ایک تھوڑی سی چیز کسی کو دے کر اسکو یاد دلانا۔
"	چھانجیا	اندھیری کا حصہ
"	مانجیا	میلے برتن کو کسی چیز سے صاف کرنا۔
"	وانجیا	ضائع
"	دلاوڑا	گھومانا
"	ملاوڑا	ملاقات
"	تاوڑا	دیگ بڑا دیگچہ
"	پھاوڑا	گوبر وغیرہ صاف کرنے کا آلہ

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۰۹	پوست آدڑانی	چمڑا
"	پھوک دتو	جلا دیا
"	پھلکے	الٹا کر
"	پڑ ملکے	میدان میں مقابلہ کر کے
"	چونپ	حرص
"	لیساں	چمٹنے والی
"	مہاستی	چالاک
۲۱۱	دھرج	ڈھول کی
"	ڈہنج	چوٹ زخم
"	پھٹ	زخم
"	پیڑا دھار	رہزن ڈاکو
"	اڈالیا	جمکے بیٹھنا
"	پکھج	خراب
"	چھل جاسیا	پر تو دیکر جانیوالا
"	ساہنجہ	رشتہ معاملگی
۲۱۳	سُتھن	پت بے صورت
"	ڈھینگے	گمہینگے
"	چھینگے	چھپ جائیں گے
"	لاڈ بھنگھارنی	نازو شوخی
"	این	جتاتا
"	چونکڑی	خوب آراستہ ہو کر بیٹھنا
"	گل تسادڑی	بنیاد تمہاری
"	مٹ	مٹکا
"	چیر کھٹ	چارپائی
"	پرتھمی	مخلوق
"	منکھ	رحمدلی
"	ٹیپ ٹاپ	نخرہ ٹخرہ
"	ڈیک	نام ندی
"	بھوئیں	زمین
"	اٹھری تریں	خشک ہوئے
"	گکڑاں	کچا بیر

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۱۳	رترڑ	سرخ رنگ مثل خون
"	چھوہرے ادتھکے	اے لڑکی زبان آور
۲۱۵	کھاڑنا	چھیڑنا
"	پڑتنا پاڑنا	پردہ ظاہر کرنا
"	کوتیاں	فساد انگیز کلام
"	آہلنے	آشیانہ
"	مڑیں منڈو	باز آئے لڑکوں کے ساتھ کھیلنے والی عورت
"	گل نہ تالیوئی	بات نہ پیش کی
"	کونس	دشمنی
"	بوہل راہکاندا	بوہل انبار غلا ایک کرساں۔
"	ہونس چوہڑیاندی	حرص مہتروں کی
"	مرشد مرش	حرص ہوا بیفائدہ
"	دو کھانا	آزار دینا
۲۱۶	چُپ چپاتڑی	خاموشی
"	گُنڈی بنت	بدمعاش عورت کی شکل
"	گُڈا بھسی	بدنام
"	بھوتھیانسے	منہ
"	کھوسڑینوں	بیزار
"	چوآڑیاں	لیٹھے
"	لِنگ سکے	لِنگ گرم کریں
"	چوبراں اکھوٹیاندے	موٹی بیشرم عورت
"	پچھوں تاسیا	افسوس
"	کھیکھن	مکرو فریب
"	گھگری	لہنگا
"	گھمنڈ	فساد خیال فخریہ
"	چوچے	تہمت
"	دگاڑ کارا	بدی برا کام
"	کجل لوچھل آکڑ	کاجل دم دار
"	زلفاں کنڈلدار	زلف پیچدار

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۱۶	آلیاں	نام زیور
"	ٹھوڈی	زنخدان
"	للہادنی	حرکت زبان
"	تیڑ	کمر
"	ٹگار	بدنامی
"	ٹکاونی	شوخ چشمی
"	کھدر	پائمال
"	ناہ بھاوے	ناپسند
"	پھبے	ٹیڑھی
"	لیکادنی ایں	زبان سے بانی کرنا
"	بجھارتاں	رُموز
۲۱۸	ڈھاگھتیونے	گرالیا
"	لاوے توں	کسی کام کو ایک کے
		ساتھ دوسرا اسر انجام دینا
"	اتاولے	پھرتیلا
۲۱۹	منڈیاں مسنیاں	لڑکوں کو فریفتہ کرنیوالیاں
"	ماہلڑ	گردا باندھ
"	گھوک	شور
"	گھسے	فرت بازی
"	ٹوہنے ٹوہنیاں	ٹٹولنے ٹٹولتا
"	گھڑونجیاں	سبوح دلان
"	کھونیاں	سبوح دلان کی
"	تھونیاں	دودھ برتن ٹانگلے
		کی لکڑی۔
"	چوہنیاں	نام قصبہ
"	چھلٹے لوہنیاں	سرجلی
"	تھاپناں	پشت پناہی
"	گلھاں پٹکے	رخسارے اکھیڑ کے
"	تاے توڑ	آزار بند توڑتا
"	چھنچھور	بدھول کر
"	مارہنداں	گھونسے مار کر

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۱۹	دھون دے مڈھ	گردن کے پاس
"	لیکاں	مراد از بدنامی
"	سوہاں	
۲۲۰	نال افترے	ساتھ حیلے کے
"	اردڑی	کھادو لہڑ اور کوڑے
		کی جگہ
"	ہونگ رہیا	پریشان ہو رہا
"	جھوردا	افسوس کرنا
"	کٹ کڈھے	زود کر بہ کٹے گئے
"	ڈھنڈورباندے	منادی والے
"	گل کوچجی	بات بدڈھب
"	ہاڑے	نالہ فریاد
"	پلاں پدڑاں	بے قدر
"	بھنے ہڈ	استخوان ٹوٹے
"	چلاندے	بڑا لالچی
"	بلاندے	زور
"	دھوال	آتشکدے
"	سکھنا	خالی
"	کھیتاں	ادھر ادھر کی باتیں
"	پون	ہوا
"	وجھاپ	گریہ زاری
"	کھاپ	جانکاہی
"	رواد ھاریا	دلی ارادہ ہونا
۲۲۱	دھونیاں	آگ دھوآں
۲۲۲	وٹ مارکے	چھوٹی سی بندلستی
"	بھڑکی آگ	زور آتش
"	جھونپڑی	کچا مکان
"	سہنگنی	گاڑھی
"	تپنسیاں	لوجا کرنیوالی
"	سمادھ	مڑھی
"	ارٹھ مہیلیاں	مجمع بکراں

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۲۳	دہمکار	زلزلہ
"	بھولیلیاں	عطر فروش
"	سمی	عام کھیل
"	ہول	
"	ہیلو اہیلو	کھیل کا شور
۲۲۴	ماہگا	نازی
"	دھیریاں	انگلی سے حرکت کرنا
"	تھڑا	مجموعہ مرداں
"	بوشانیے منی	پیڑوں میں سے
"	باہوڑی باہوڑی	فریاد
۲۲۵	ٹلیائیاں	گریہ زاری دل وجان سے
"	پھٹ ٹھڈکے	اکھاڑ کر الٹا پلٹا
"	چھڈ نٹھیں	چھوڑ بھاگی
"	لوک دکھاوڑا	دنیا کا دکھاوا
"	دھڑکے	خوف زدہ
"	ستھر	کاہ
"	ڈھنڈال	خوار
"	سہج	آہستگی
۲۲۶	دنے دکھلا اوہ	دل کو گھڑا ہوا وہ
"	پنڈ دا راہ	گاؤں کا راستہ
"	چپ	خاموشی
"	وہٹڑی	دہن
"	جھیپ گئیں	چشم نیچے کر گئیں
"	بگوین	الغرض مراد بغرضی
"	سرسیا	ہو سکا
"	جھبا	ہاتھ کی ہتھیلی سے کچلنا
"	مہار	اونٹ کی رسی
"	چوہدرانی	معزز عورت
"	جھگا	خانہ
"	رتانتال	موسم سے
"	دہاوندیسیں	جاتی تھی

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۲۶	اٹھ پہر	ہر وقت
"	وساریئے	فراموشی
"	چھڑاں	خاندان کی
"	مولیاں مہندیاں	تار
۲۲۸	پیریں پوں	پاؤں پر سر دھرنا
"	تامنے	تب صلح ہو
"	ڈھونڈکے	تلاش
"	ترلے	منتیں، آرزوئیں
"	مناوڑا	وکیل صلح کرنیوالا منصف
		خیر خواہ طرفین
"	سردیا	خلعت
"	مہنے	طعنے
"	بے پتی	بے عزتی
"	دگو	کھوہ بیٹھے
"	سوہدیوچہ	سرخی میں
"	ہچھی پیڑ ونڈ	اچھی ہمدردی
"	ٹوری	دالی
"	ڈہاندیاں کھولیاں	گلے بھینس وغیرہ
"	چونڈیاں	
"	کواردیاں	ناکتخدائی
"	ہانک پکار	آوازہ بلانا
"	شوہدیاں	بیچاروں کی
"	گھنڈ	گرہ
"	پرسوار تھی	کارِ صواب
"	جھولے	جھوٹے
"	نرولی	پاکیزہ
"	ملاوڑا	ملاقات کرنیوالا
"	ہوچھا	کم حوصلہ
"	نروم	جوش
"	حسنداوچہ	خوبصورتی کا گمان
"	مچدا	تیز ہوتا

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۲۸	دسواس	وسوسہ
〃	جھکھڑ	اندھیری
〃	پلو	دامن
〃	سماں	موقعہ پر زمانہ شاہد حال
〃	بھرمایا	رجوع ہو جانا
〃	کالا مکھ	سیاہ رو
〃	سپارے	کارہا و انتظام ہا
۲۲۹	پنتھ	مذہب ملت
〃	انت دہن	تعریف
۲۳۱	کنک	غلّہ
〃	بھاہی مکردی	دھوکہ بازی کی ٹٹی
〃	وڈیائی	المشہور بدنام
〃	مندڑی	ناقص
〃	چنگیاں بیبیاں	نیک عورت
〃	دھریاں	جوش شہوت
〃	چنبلاں جوبھٹ	ذلیل خوار
〃	چنلاں	آوارہ
〃	کھیڈو مہلیاں	کھیل بازاں
〃	بدو	بدنام رسوا
〃	ڈھٹے بھالڑے	دیکھے اور تلاش
〃	اٹھڑے	اُلٹے
〃	سُرت	خبر پرستی
〃	پاہو	مُفت میں وقت نکالنے والی
•	جُھڈو	نامرد
۲۳۲	قصیڑے	قصہ ہائے
〃	منہ لوٹھڑے	منہ جلے
〃	جھوک مواتے	آگ جلا کر لگانا
〃	منہ اڈیائی	دریدہ دہنی
〃	سامنے	رو برو
〃	گدیائی	مضبوط کیا

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۳۲	سونپدے	سپرد
〃	تیویاں	عورتیں
〃	اوبجڑ	جنگل ویرانہ
〃	نچروادیاں	حرام زدگی
〃	پھدیائی	پکڑا
〃	بن بدھیائی	بغیر باندھے
〃	ترمیاں	رناں
〃	دہمیاں	وسوسہ
〃	داہڑی	ریشن
〃	ہیٹھ سوئے	نیچے سوئے ہوئے
〃	آن	غیرت .
〃	کھیویاں	مست
〃	سوہیویاں	سجتی ہیں
〃	وین	رونا
〃	ساک سین	قبیلہ رشتہ
〃	مہریاں	عورتیں
〃	مہردیاں	محبت کی
〃	دُہم	شور
〃	گھرو کپڑے	بے اتفاقی خانہ
〃	نکھٹیا	گم ہو گیا
〃	گھور کے	ڈر کے
〃	بھلے دسرے	بھولی فراموشی
〃	اشٹنڈ	تردد ناجائز ہفت کشور
〃	پھٹکڈا ملک	لعنت کا نشان
〃	پنڈ بھگڑیاندی	گٹھڑی بھگڑونکی
〃	گنڈ باولہ	مست بے پروا
۲۳۵	بھال	تلاش
〃	اوتادلا	جلدباز
〃	باسن	برتن
〃	دسوریائی	شک

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۳۵	چاونڈاں چکڑاں	ناز مسخری
〃	انجان	نادان
〃	وڈوریائی	تعریف کیا گیا
〃	پوریائی	بھر دیا
〃	بھرپوریائی	لبریز کرنا
〃	دوڑیائی	بھاگا
〃	چمڑے	چمٹ جائے
〃	داند پتالو	خصیہ بیل
〃	توُت	نام درخت
〃	سہالو	
〃	موہری	پیش رو
〃	کتکتھ	لٹھ
〃	اودہالواں	عورت ورغلا کرلے جانے والی
〃	چک دیئے	نکالدیں
〃	دردرا	بیجا تذکرہ
۲۳۶	اوکھڑا	مشکل
〃	اڑی بدھی	ضد باندھی
〃	ڈاہڈیاں	زور آور
〃	ماڑیاں	کمزور
〃	کھوہ لیا	چھین لیا
〃	چھوہنی چھو	شروع کیا
〃	چھستیھا	سبق حاصل ہونا
〃	سہیڑیاں میں	زوجہ بنائی گئی
〃	شوکیئں	آواز سانپ
〃	بھوکیئں	اینٹھ دار
〃	کوکیئں	فریاد کی
〃	بھلو بھلی	ہمت اور بہادری
〃	چوکیئں	آواز سگ مادہ کی طرح
〃	جسہ	بدن
۲۳۷	دو بھاہ	دو حصہ

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۳۷	پون پورے	جھوتے پڑیں
〃	پیڑے	والدین
〃	چھبیاں	کسی کے رخسار میں انگلیاں دینا
〃	شریگا	صحیح ہوگا
〃	بھیڑیلو	بڑی
〃	ٹھوٹھیاندے	پیالوں کے
〃	ندویسیں	بدخوئی کرتی تھی
〃	جوٹھیاندے	پس خوردہ
〃	لوٹھیاندے	جلے ہوئے
〃	دوکھن	دو ٹکڑے
〃	چھیڑا	جھگڑا
۲۳۸	سان چڑھی	تیز ہوئی ہوئی
〃	آٹلیں	آر باز آ
〃	مندیُ	جوان عورت
〃	مرکنے	پستہ قد
〃	حنڈیئے	ہمجولی
〃	چھیڑو	گلہ بان
〃	جی ڈی	گاؤمیش کو بلانے کا آواز
〃	کھنڈیئے	دلدار
〃	چیلڑی	معتقد
〃	گھنڈ	پردہ رو لوپشی
〃	چک گھت	زہریلے سانپ کا ارادہ ہونا
〃	نوکاں نینا ندیاں	نوکیں چشموں کی
〃	کالجہ سلیائی	جگر کا سوراخ
〃	لوہڑے لیٹاں	افسوس لٹ جانیکا
〃	نینا ندی جھاک	دید چشم
〃	کٹھیاندے	کشتہ ہوئے ہوئے
۲۳۹	ٹھاٹھاں	لہر

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۲۹	ڈاہنجہ	شوق	۲۴۳	ولیں	لپٹا	۲۴۷		آگے بیل جوتتے	۲۴۹	کھل گئی تلواڑے	درہم برہم مال ہوگئے
″	ڈھولانڈی	ڈھول کی آوازیں	″	دلانیاں	بہت سے اسباب			سے کوآں چلتا ہے	″	موہندی پئی	شکم کے بل
″	بھینائیں	بریاں	″	ٹٹیانیاں	جگنو	″	پھیڑیا	مس کیا	″	تیز بیتے	حصہ دلوا
۲۴۰	ڈھاک مروڑیاں	نازو انداز دکھانے	″	کوٹھیاں	بیجا	″	اوچھلیائی	جوش	″	کٹا کھٹیا	بھینس کا بچہ
		بے پرواہی سے	″	رلدے رہگئی	پائمال ہوئے ہیں	″	پھلیائی	زیر و زبر			پکڑ گھومتا
″	بھڑیناں	سر دھونا	″	پاسیاں	اِدھر اُدھر	″	بوک بند	لمنگے کا زنجیر	″	گلہ کڑی	دست بغل
″	ٹہل جوسرے	خدمت حتی المقدور	″	دابیاں وہاسیاں	دبدبہ	″	ٹھلیائی	بند	″	رت ونی	خونی رنگ
″	سیاں کوہاندے	سینکڑوں کوسوں کے	″	گھلی اندھیرڑی	آمدن اندھیری سرخ	″	تکولڑے	حال	″	دھوڑ پیاں	گرد پڑی ہوئی
۲۴۱	پھند	راستے	۲۴۴	دہن لوہڑ	دریا برد	″	ونجارڑے	سوداگر	″	بوہناں	بالائی آب
″	کونت	خاوند	″	ماہی	محبوبہ	″	گھم	پھرنا گھومنا	″	واہڈ	تیزی
″	مینانیاندے	بارش بے انداز	″	جتن	چارہ جوئی	″	مینجے	دھنیاں	″	مساں پیر پٹیں	مشکل سے پیر اُٹھائی
″	بھیلدا سانگ	نقل مثل	″	بموجھائی	غمگین	″	توہیتے	اول درجہ کی	″	تڑکیاں کناں	ترازو کی تنائیں
″	کھول بکل	پردہ کھولے	″	سدھراں	حسرات دل	″	اچنبڑا	عجوبہ	″	ٹھوکر	ضرب
″	کجل بھنبڑے	سیاہ کاجل نما	″	بھاویں	شاید	″	پاہروال	چوکیدار	″	نگھر جاندڑیئیوں	غرق ہوئی ہو
″	نین اپرادھ	آنکھیں ظالم	″	کھڑیائی	خلاصہ	″	ٹنب	اٹھانا	″	مرکھاندڑیئیوں	خصم کھانیوالی
″	وٹنا	غسل کا مصالحہ	″	بنڑیائی	ختم کیا	″	ہل جل	جلد بجلد	″	درماندڑیئیوں	بیچاری
″	ٹکا بندلی	نام زیورات	″	کھوہا کیڑیائی	کُواں چلایا	″	ٹھوہنگا	ضرب چونچ	″	ہونی ہورہی	شدنی شدہ
″	لوہلاں	زیور	″	ڈکاں	پستان مثل سیب	″	سارتے	دار پر	″	دھرت پاٹ	زمین پھٹ چکی
″	رٹھڑا یار	ناراض دوست	″	چھوکاں	تیاری ہائے حسن	″	دہل	خوشبو پراگندہ شدن	″	خوچاں	خوشہ ہائے
″	موہنی	دل فریفتہ کرنیوالی	″	بانیا	بخوشی استعمال	″	بھانہ بھتڑا	دورخ وغیرہ	″	متگ تے پچنے	مراد مکر فریب
″	اندرانی	راجہ اندر کی رانی	″	پنئیں	دبائی	″	بھانہ بھتڑا	″	۲۵۱	کھتی چالیاں	نام کھیل
″	ہانتھ جوڑکے	مجمع باندھ کر	″	ٹھیلیاں	ترکھناں	۲۴۹	یارا کھلجائے	بند خلاص	″	چیچو چیچ گنڈ قلیاں	
″	بدلاں ہانجھ	رفتار ابر باراں	″	بھیڑیاں وہیٹیاں	خستہ حال عروساں	″	اڑیو	خطاب مستورات	″	چڈی ٹاپیاں	
″	ڈول ڈال	طرح وضع	″	کوتاں راڈیاں	خاوندنے جماع کیا	″	ٹل	طاقت	″	گجھڑا	پوشیدہ
″	بپت	مصیبت	″	تھک ہٹے	بے دست ہو کر	″	پرنیھ	نام بیماری یرقان	″	نردل	صاف
″	بھیڑ	مشکل	۲۴۶	گھرکدی	دم چڑھا ہوا	″	چھاپاں	انگوٹھیاں	″	گتھل گتھل	ادبھا اوبھٹا
″	نویں نروئی	تندرست	″	پیڈو	جسم از ناف بتر	″	کھُب گیاں	گھس گئیں	″	ہوں گیوں	ہلتے جلتے
۲۴۲	بانیاں	لباس	″	دگانڈیال	گلہ کے ساتھ	″	تنیاں	بند	″	ساہن مار بڑھکاں	سانڈ شور کرکے
″	ٹکانیاں	مقام ہائے	″	چُگن	چرنا	″	ڈھلیاں	نرم	″	بات بُری	عادت خراب
″	نگھانیاں	نام قصبہ	″	جُٹ	بندے ہوئے	″	اتھرُو	آنسو	″	نساردا	کڑہیں کی آڑ
″	سمانیاں	پوشیدہ	۲۴۷	گاہدی	ایک آلہ جس کے	″	ڈھوولیاں	گرائی	″	لتاڑدا	پائمال کرنا

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۵۱	پن کڈھدا	چھانکر نکالنا	۲۵۵	پھوکیاں میاں	مراد از خالی منہ کی باتیں۔	۲۵۷	لادن بھیرئی	کپاس میلے پہلے روز	۲۵۶	ڈھے ڈھیر	گر کے ڈھیر
〃	ڈہڈوچہ سُول	پیٹ میں درد				〃	پرس	مرد	〃	سریر	جسم
〃	ڈنڈول	پیٹ میں درد بھرنا	〃	چھڑن لگی	افسوس کرنے لگی	۲۵۸	پیلی	کھیت	〃	چلوچل	جلدی
〃	چُوڑ مُول	برباد اصل	〃	پوپاوندیئے	گریہ زاری	〃	بناوٹ	بنتر	〃	دھڑادھڑ	پے در پے
〃	بھنبریاں	اڑتا جانور	〃	منجیوں بیٹھ	چارپائی سے نیچے	〃	سوداسیاں	کپڑا سر پر لپٹا ہوا	〃	گھوڑے	مجمعے
〃	اوڈیاں	اُڑیا	۲۵۶	تیرے من	تمہارے دل	〃	پردوٹڑے	کانٹے کی ٹوکری	〃	جھاکناں	آب گل سے گذرنا
〃	مینہ وٹھاں	ذرہ ذرہ	〃	پئے پیلڑی	گلبدن	〃	لوہڑا پرایہ	جھوٹھ از غیب	〃	بھڑتو	کودنا
۲۵۴	اچیاں پیچیاں	آب پاشیدہ	〃	واولین کھنوں	ہوا لیئے بغیر	〃	درستھ	حال	〃	چھیپی	دھوبن
〃	ٹیچیاں	اونچی جگہ	〃	تاڑکے	بندکرکے	〃	متاکردیاں	صلاح کرے	〃	کلے پٹ	اُجاڑ مراد از کوچ
〃	نیچیاں	پہاڑ	〃	مان تتیاں	مغرور	〃	ادمادئیاں	گرم طبع	〃	بلاق	نام زیور
〃	پربتاں	خستہ حال	〃	بوہیدیاں	دروازے کی	〃	گہرٹہدا	نام کھیل	〃	بندے	نام زیور
〃	کیڑتے	خستہ مال	〃	مہریاں	زینت عورتیں	〃	گھمبراں		〃	پاؤنٹے	نام زیور
〃	انوکھڑی	عجوبہ	〃	پری مورتاں	پری پیکر	〃	مٹیاراں	جوان زناں	۲۶۲	کھنڈپٹی	درہم
〃	اوکھڑی	مشکل	〃	چترماں	تیز زبان	〃	ولدیاں	عادتاں	〃	چوڑ چوپٹ	برہم
〃	کوکھڑی	شکم	〃	چندرانی	دنیا کی خوبصورت	〃	دوہڑی	دوسری	〃	دندویڑکاں	دانتوں کا گھسنا بند کرنا
〃	سوگھڑی	آسودہ	〃	نرم ملوک	نازک اندام	〃	گلہتی	اوڑھنی کو گرہ دیکر گلے باندھنا	〃	بے سدھ	بیہوش
〃	لاہولتھڑی	غرق غم کی	〃	لڈھریاں	خوش خلق				〃	سامنگراں	جوق جوق
〃	چوکھڑی	اچھی	〃	باہریاں دتاں	دہقانی عورتیں	〃	لنگوٹڑے	کمربند	〃	دہراں	مرداں
〃	دلاندینی	میدان	〃	گہریاں	عمیق	〃	پڑی	نوکری	۲۶۳	پھنیر پھنگڑ	سانپ پھندار
〃	وچ پھراندینی	بیچ شانوں کے	〃	کویں تلکے	کسی طرح چلے	۲۵۵	متاکیتا	مشورہ کیتا	〃	بنگھرو	زہر آلود خون
〃	پیہڑا	جانشین عروس	〃	ماندگی	زحمت	〃	ہربابیاں	فسادناں	〃	پٹاریاں	ٹوکریاں
〃	پرچدا	مشول	〃	ہریاولی	سبزی کو	〃	اوکھیاں	مشکل	〃	اک چوا	مدار کا دودھ
〃	دہٹی گھبرو	عورت خاوند	〃	کیٹیاں گالے	دل ہی دل میں	〃	کھیڈا پاڑن	بڑا فساد	〃	کھواگنڈے	پیانہ کھلا
〃	کوپتڑی	بے عزت	〃	ہاں	مشورہ کرنا	〃	وڈھکے ڈکرے	کاٹ کر ٹکڑے	〃	سوتری	سانپ
〃	لولنی	〃	〃	وچ وہڑے	صحن میں	〃	پاجھگی	تنکوں کا ٹھاٹھ باندھ کر	〃	سنگھی	نیش زدہ
〃	شرمندگی	ملامت برداشت	〃	چندرا	خراب	〃	سویں سنجیں	دن کے وقت	〃	ایڑا ایڑی	وقت طلوع یا غروب آفتاب
〃	سہاں گے	کریں گے	〃	ہٹکنی ہاں	منع کرتی ہوں	۲۵۶	سوہجے	یادگیری			
〃	چھوپ گھتے	سوت کاتنا	۲۵۷	وساہ ناہیں	اعتبار نہیں	〃	سگھڑ	دانا	〃	نیاریاں	علیحدہ
۲۵۵	میل بھنڈار	مجمع لڑکیوں کا	〃	گل گنوں	بات مقرر کرتی	〃	واگتے	گلہ بان کی عورت	〃	پچھاڑکی	چادر کی لپیٹ مار کر گانٹھ لگانا۔
〃	ڈب کے	غرق ہوکر	〃	ستی پئی لوکیں	سوئی ہوئی خلقت	〃	پرلوں	اس طرف سے			
〃	دلاوندیئے	پرچاتی ہے	〃	دلادناہیں	مشغول کرتا ہے	〃	اڈے اڈے	اونچے نیچے	۲۶۵	سرکیا	چلا

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۶۵	رڑکیا	چونپ خار معلوم ہوئی
"	بنھ جھولی	جھولی باندھ کر
"	جھاڑبوٹے	سرکنڈہ وغیرہ
"	بھڑکیائی	زیادہ
"	کوڑمے	ناط دار
"	کنبدا	لرزتا ہوا
"	دھڑکدا	خوف کرتا
"	چاٹ	لذت
"	کیل	تابعدار
"	بے سنگ	بے ڈر
۲۶۶	سمیانڑے	سلمان
"	منگتے گنگ	گنگا باشی
"	نواسیا	نوازا
"	ہتھ بنھ	دست بستہ
"	نیویں دھون	نیویں گردن
"	بھکھے	گرسنہ
"	بھالیا	تالاش
"	مہروالیا	مہربان
"	جالیا	گذارا
"	گالیا	گداز
"	پالیا	پرورش
"	ٹالیا	ٹالدیا
"	ڈھونڈھاں	تلاش
"	اُڈدیاں	اڑتی
"	بھاتھیاں	پھنسی ہوئی
"	نہ بھرے	نہیں چلتی
"	ہتھیالڑی	معلوم
"	ٹابری	قبیلہ
"	اکارڑی	ایک علیحدہ
"	سمرون لاہ	سر سے آتارتی
"	بھندی	ہے۔
۲۶۶	چیخ بھارڑی	نالہ وفریاد شور شرابہ
"	کوارڑی	بکرہ
"	نیارڑی	الگ
"	خوارڑی	خرابی
"	بھارڑی	بوجھدار
"	پیارڑی	عزیز
"	نشا	تسلی
"	سوجھا	پیتا
"	کوہڑا	جزامی
"	دھودھار	سفیدکو
"	دھکاں نیڑ	نزدیک
"	جھال نجائے	ہیبت
"	جھلی	برداشت
"	اکھاکھا	کنا اور کہانا
"	کیردی	مفلس کی
"	ہوس	طلب
"	ایرا ہدلٹی	ظالم
"	آنکھ	غیرت
"	رہ پلٹیا	غصہ نکالنا
"	کھوہ کھسٹیا	چھین لینا توڑنا
"	موراں	شانہ ہائے
"	پسلیاں	استخوانِ پہلو
"	کمیال	مشت ہائے
"	بھن مروڑ	توڑیا
۲۶۸	سنگ گلو	گلو
"	نیر نکھٹیائی	پانی کم ہو گیا
"	بھج چلیائی	دوڑ چلا
"	واہو دھا	پے در پے
"	کڑکیاں	بلند آواز
"	دھاڑکائی	گردہ
"	کٹ دہاڑ	کوٹ مار زیرہ زیرہ
۲۶۸	پنڈ	بدن
"	کیوڑیدا سٹ	خوشہ کیوڑا
"	شپاشپ	فی الفور جلد
"	لاڈلے	محبوب
"	بڈاردے ہو	دور کرتے ہو
"	کیڑے	کرم
"	آلود گھسڈ	گندگی آمیز
"	کہہ پئی	رسوم پڑی
"	جھاڑیائی	ہم پانا
"	پنج گڈدینی	پہیہ گاڑی
"	لدوپئی	ارادہ از تیاری سفر
"	للکارنی	مصیبت میں پکارنا
"	روگ	بیماری
"	ٹکراں مارتے	سر پھوڑتے ہیں
"	سورمیاندا	بہادروں کا
"	دھمکارنے ہاں	ڈراتے ہیں
"	باہوڑیدا ویلا	امداد کا وقت
"	کابلی رمڈا	چالاک
"	ویر سہیڑ دینی	مصیبت مول لی
"	جھگا چوڑ چیٹ	خانہ ویران
"	ڈھک مکوڑے	قسم کرم
"	کچریاندا	خربوزہ خام
"	رن کھسکاونی	عورت ورغلانی
۲۷۰	لیندو جادنی	لیکر چلا جانا
"	گھلیائی	روانہ کیا ہے
"	من نیندا	دل چاہتا
"	چیکدیسن	شور کرتے تھے
"	سوہرا	سسرا
"	داہند ڈیدا	دو سر گاؤں والی کا
"	ویرا رامد	اچنبا عجوبہ واقعہ
"	بھلاوڑا	پرتوا
۲۷۰	کھسکوشاہ	سرکنے والا
"	سیوا کمے	عبادت کرے
"	ساہنگر ڈہول	منادی
"	پچھاوڑا	سایہ
"	نویکلی	الگ
"	بوہا بند	دروازہ بند
"	کن سن	نام بیماری
"	چھل ماریئے	"
"	کھبہ سر گھتے	خاک ڈالکر
"	پٹیائیں	توجہ کرنا
"	دھمک	زلزل
"	سویں نہیں	سونا نہیں
"	دھون چڑھ	گردن پر سوار
"	متا کھیڑیاندا	انتظام کھیڑیاندا
"	ہتھ بھڑیڈی	دست دادہ
"	جتول	جس طرف
"	دھل وچہ گھتنا	دیر میں نہ ڈالنا
"	ڈاچی	شتر مادہ
"	آن رنگی	آکر آواز دیا
"	جاپے انجہ	معلوم ہوتا ہے ایسا
"	ولمے سوئیدی	پہلی پیدائش
"	پٹھ پربت	پشت مثل کوہ
۲۷۲	دینہ دلویاں	عین دن کے وقت
"	ترنڈیاں	گلہائے بزاں
"	لگی	نقب لگی
"	چانگراں سوکراں	آوازہ
"	دہی گندگی	جاری نجاست
"	بیگا نڑی	پرانی
"	بلدرانوی	عورت استعمال کی
"	نک وڈھ	ناک کاٹ کر
"	سٹیا	پھینک دیا

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۷۲	ادبھڑواہیاں	ایک دم سوئے ہوئے اٹھنا
،،	کالکھیں	سیاہی
،،	گھست ہوگیا	ڈال کر ملا گیا
،،	چانگ کوکدی	آوازہ شور
،،	حال بوبو	شور غوغا
،،	چڑ ہو جانا	سڑیں کوبی
،،	چوڑ نخاس	ویران
،،	اڈپاس	ادھر اُدھر
،،	سراس	پریشان
،،	پٹاس	استرا لگانے کا چمڑا
،،	گٹ	مجمع
،،	اچن چیت	بیخبر یک بیک
،،	بہکاں	آواز شیر
،،	گھنگھور	گوش رشی
،،	اکھدے بھور	وقت چشم زدن
،،	کچیچیاں	غصہ سے منہ کو ترچھا کرنا
،،	وکھی	پہلو
،،	الکھ فساد	کام تمام
۲۷۳	پھڑیا پھڑیا	کار بابکار
،،	جان بجھکے	دیدہ دانستہ
،،	دُوجیاں	دوسری
،،	عُتا پیا	سویا ہویا
،،	نکھڑ پونے	جدا کیا
،،	ہیٹھ سٹیا	نیچے پھینکا
،،	دانیاں	واقعات
،،	وگترٹے	گئے گذرے
،،	دہانیاں	گذرے ہوئے
،،	ویلا بیتیاں	وقت گذرا ہوا
،،	بے بھیٹھیاوے	بے فہم

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۷۴	گول گلوں	غور کر بات کو
،،	آواز کوکو	فریاد
،،	کوکدا چانگراں	آوازہ غوغا
،،	دھراسدائی	دل شکستہ
،،	بولبونا رکے	شور کر کے
،،	للکراں	چیخیں
،،	دھماں	مشہوری ہائے
،،	خون پھٹیا	خون نکلا
،،	چریں جیوں	عمر دراز ہو
،،	دھانگ	دبدبہ
،،	دھیان دھرنا	خیال رکھنا
،،	کھوہراں	چھیننے والی
،،	کھوہرد	خردد
،،	پرہے	مجلس
،،	ڈھب	طریقہ
،،	بھیکھ	بھیس
،،	مجادرانی	جھاڑو کش
،،	الڑا کھا	خام زخم
،،	رکھ دینال	درخت کے ساتھ
۲۷۶	رنجانیاں	مظلوم کیا
،،	جگ ٹرانیاں	جہاں کو دھوکہ دیا
،،	کھل	چمڑا
،،	تران	زور
،،	دھیر وال	انبار بخشش
،،	دھکے نکھی	جمع لاکھوں
،،	لائیکے دم	خرچ کر کے دولت
،،	بھوہرد	دم دینے والا
،،	کنبد سجان	لرزتی جان
،،	چکڑ نال لڑی	کیچڑ سے آلودہ
،،	پیوڑیا	آلودہ کیا
،،	بھوگ	بیرس نچوڑا ہوا

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۷۶	ادکرڑا	بالکل
،،	رسا نچوڑیا	رس نکالا ہوا
،،	انولدا	اناج پکتا
،،	بولپاندا	سل
،،	بچھلک	پیچھے آیا ہوا دوسرے باپ کا لڑکا
،،	کولیاں	کمین عورتیں
،،	چیتا	مت
،،	سویرڑے	پہلے صبح وقت
،،	روہبکاں	شغل کاروبار
،،	جو پارڑکیا	کھایا اور پیا
،،	بھلا مچھوں	بھلا شوخ
،،	ولچھلنا	فریب
،،	دغویں	دغے باز
،،	جھاگڑو	جھگڑا کرنیوالا
،،	کلا کلاری	شرارت کی باتیں کرنے والا
،،	بھکڑاں	بے حیثیت
۲۷۸	چبولیا	جھوٹھ بولنے والا
،،	منہ کج	روپوشی
،،	ودان	نام اوزار آہنگری
،،	اوہڈنی	دوپٹہ زناں
،،	سہم	خوفزدہ
،،	چپ مثل	بالکل حال حیران خاموش
،،	منہ بھوک	منہ پر سفیدی حیرانگی
،،	کھلے کاٹھ	سوکھا ہوا درخت
،،	وجوگ	جدائی
،،	گواہنڈ	ہمسائیگی
،،	ڈھیھ لیے	گر پڑے
،،	چوگ	خوراک

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۷۸	ٹھکردگ	خواہ مخواہ کی بیماری
،،	پاٹھ پڑیوگ	پوجا عبادت
،،	ڈانڈیاں	زور آوراں
،،	کیہڑا کھوگ	کون چھینے گا
،،	سنجوگ	مقدر
،،	پیڑونڈادیاں	ہمدرداں
،،	بھکن بھابیں	الٹے آگ کے
،،	پھیر سیلا	پھر ملاقات
،،	سرینہ	نام درخت
،،	ڈھنبڑے	قسم مچھلی
،،	نگی بوری	نام رنگ
،،	سرگاپوری	بہشت
،،	امرپوری	عدم
،،	اندرپوری	بہشت
،،	دیوپوری	پرستان
،،	نخاندے	ناخنوں سے
۲۸۰	ڈھڈ	شکم
،،	منڈاکاہن	لڑکا کاہن جس کو کشن کنہیا کہتے ہیں
،،	دروپئی	نام عورت
،،	بھیل بھکم	نام مرد ہیبت ناک
،،	جدھ	جنگ
،،	بجھنے نمول	بند ہو ہرگز
،،	جھگیاں چھانیاں	مکانات وغیرہ
،،	پاہندیاں راہیاں	راستہ جانیوالوں کو
،،	پالیاں ماہیاں	عیالی گلہ بان مراد از کوشش سچ جھوٹ
،،	دھکنائیں دیہہ	نکالنا چاہیں نکالدے
،،	دھک	جواب
،،	پھٹکار	لعنت

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۸۰	لگ	بمعنے مکر،مگر اس	۲۸۰	سوہ	خبر	۲۹۲	پت	عزّت	۲۹۶	چھوتیاں	شروع کیا
•		جگہ مراد عادت ہے	"	جوہ	چراگاہ	"	مکلاوہ	بخانہ آوردن عروس	"	مان	خودی
"	ڈنگ	الگ الگ	"	آہ تے وہ	آواز افسوسناک			رادوبارہ	"	کاسدے	کس چیز کے
"	ڈھک	پردہ پوشی	"	پھائیاسی	مارا تھاہ	"	چنڈال	زبون کام کرنیوالی	۲۹۷	چکنا چور	ٹوٹا ہوا نہایت
"	بیدھڑک	بیخوف	"	بنھ دھرو	پابند گھسیٹ کر	"	کچکڑا	کانچ کا موتی منکا			زیادہ ضعف رسیدہ
"	پگ	پختہ	"	میل ملوہ	ملاقات لطف	"	بھیکھنے	ارادہ ہائے	"	پریت	محبت
"	ڈک	بند	"	لوہ	جلائی	"	لہڑے	پارچہ، لیڑے	"	ادہلا جگدا	پردہ جہان کا
•	جھک	شرم	۲۹۰	لبھ لیس	تلاش کرلیں گے			بدن کے	"	دھکودھوڑا	دھکایا مصیبت ہے
•	میٹی مٹھ	درپردہ	"	چلی	چلو	"	کوماہی	جانور	"	بھیڑ مچایا	مقابلہ کیا
"	بودلی	بے قدر	"	پرہاں نجاہن	اگے نہ جانا پادیں	"	آہلنا	آشیانہ	"	سانجھ ٹٹی	رشتہ ٹوٹا ملاقات چھوٹی
"	پریم دی جڑی	شوق کی بوٹی	۲۹۲	خیر دا بیچ	صلح کا وسیلہ	"	کملیاں	بے خبراں	"	کھتڑا	چوک گیا فراموش
"	مستانڑی	دیوانی	"	منہ دی وا	لڑکی کا منہ	"	بھوت	نامعقول	"	موہا بیٹھوں	چوری کرا بیٹھا
"	دھنبلا	مجمع	"	مینے	کمینے	"	منڈلی	مجلس	"	مٹھے بیٹھا	جگہ خبرداری
"	کتےلاڑیاں	کسی جگہ عورتیں	"	بھائی چارا	برادری	"	ڈڈی بار	برائے لطف			کھیت
"	کتے گلائے منڈے	کسی جگہ کھلائے لڑکے	"	گنڈھ پھیریا	شگون شادی قصد	"	کھرل ہانس	نام علاقہ	"	مالی یار	روٹی کے
"	کون کوچ کر	ذات خود کو محیط کرکے			سپاہ روانہ کرنا	"	ٹھٹے	نام موضع			دوست
"	کھیڈاہار	کھیلنے کا ارادہ کیا ہو	"	عادجوگاد	قدیم	"	پرکھ	دیکھ کر کھوٹا کھرا		÷	÷

اوہناں لفظاں دے معنی جیہڑے پچھلے ایڈیشن وچوں رہ گئے ہوئے نے (از بابو ہمدم لاہور)

صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے	صفحہ	لغت	معنے
۲	معمول	ورتارا	۴	دھیریاں	آسرا	۶	کھبی	لگام دی تھاں	۷	جھنجھٹ	جھگڑا فساد
"	رنجول	رنجور اداس	"	معمور	نیکی سے پُر			رسی	"	گورمتے	مشورے صلاح
۳	جرم	جنم پیدائش	"	پٹن	پاک پٹن	"	رانٹھ	خاندانی	"	پینچ	سردار
"	نزول کیتا	بھیجا	"	جھوگ	لہر	"	پرتیت	اعتبار	"	پچھ	ونڈ
"	امتی	میری امت	"	شمع جاگی	نور ظہور کیا	"	رکتاں چھیڑنا	ادرکڈھنا، دکھ دینا	"	بھنڈی	بدنامی
"	ڈھویا	نذر سوغات	"	زہدالانبیاء	زاہداں دا نبی			دل دکھانا .	"	رائیگاں	فضول
"	املاک	فرشتے	"	دفور	کافی	"	تازی	گھوڑا	"	آرسی	شیشہ
۴	دڈو ڈیرے	بڈے بزرگ	۵	چیٹک	شوق	"	مجھ لگی	ریشمی لگی	"	وادی	بھیڑی
"	میریاں پیریاں	بزرگی اور کرامت	"	دین کے	چن کے	"	پانڈوالا	گھر سیتی اک پنڈ	"	لٹ	آوارہ
"	اٹی	برباد ہوگئی	"	سرپوش	ڈھکن			لیس والا	۷	ہرنالی	ڈھگے جو لینے

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۷	آلود	گندگی گناہ
″	مزاج	مخول
″	پھکڑی	تہمت
″	ریشتے	مصیتاں
″	کلنک	بدنامی دا ٹکا
۹	ڈاری	فریبن
″	ہریاری	جوان دی گاہک
″	لو	عزت
″	پنگھٹ	پانی بھرن دی تھاں
″	تریخن	چرخہ کتن دی تھاں
۱۰	کنڈیاں	دلدار
″	منگو	وگ مہیندار
″	آہریاں	سست
″	ڈھاسنا	ڈھو
″	جالی	جال
″	ٹھٹھولی	مخول
″	مجوواہ	دریا دے وگن دی تھاں لہر دو نگھا پانی
۱۲	اوٹ	آسرا
″	چپ کھنے	داری قربان
″	بیت العتیق	بیت المقدس
″	ضدلی نور	بیت المقدس دی مسجد
″	معمار	راج
″	اصول	طریقے
″	نص	فیصلہ
۱۳	الحان	خوش آواز
″	املی	لکھائی
۰	سیاق خسرا	سرکنڈی دی سیاہی
″	ترٹکے	نخرے
″	بدعتی	دین وچ رکتاں پان والے

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۷	جائزاں	شریعت کیمطابق
″	چوبر	مشٹنڈے
″	دریڑکا	دودھ رڑکنا
″	کھرباہرناں	عورتاں
″	کپن	گوگرڑ والا
″	جھبیل	ملاح
″	جھیاں	پیچھیاں
″	ہاک	آواز
″	ٹھل ناہیں	دریا وچہ پیرز
۱۸	واہل	ترن دی تیاری گٹھڑی
″	کوکھڑاہل	ہمت
۱۹	مہائن	اوہ لوک جیہڑے بیڑی وچہ چڑھن واسطے اکٹھے ہوندے نے
″	کڑنگی	ہتھ وچہ ہتھ
″	بجورنگ	پورے ٹوٹے ہوئے۔
″	بینی	تک
″	جھمیاں	چُنیاں
″	سوہا	پٹ حلوان
۲۱	کیتی	بے شمار دنیا
″	لوہڑلٹی	قہری بھری ہوئی
″	نرگسی	سورج مکھی دے پھل وانگوں
″	مرگ	ہرن
″	ٹھلیاں	کھڑیاں
″	انبار	ڈھیر
″	مشک قبہ	چوبچہ
..	سارو چوں	دو پھانک

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۱	پیڈو	دھنی توں اُتلی جگہ
۰	شہنا	پٹ
″	سرین	چتڑ
″	ساق	پنی
″	ستون	تھم
″	حسینی	حسین علیہ السلام والی تلوار
″	پلا	تلوار دی نوک
″	خزانے دی مار	بارڈے علاقے وچ زہری پیاندی مشہور تھاں
″	گنگ دھار	گنگا دے کنڈے دے
″	اندرانی	اندر دی رانی
″	پکنی	پکن پین دے دار الخلافے دی بنی ہوئی
″	اپراہد	تلوار
″	اوندھ واٹ	
″	مصری	
″	الوکار	اپہرج
۲۲	قزلباش	نگہبان باہتھیار
″	اڈدبازار	شاہی بازار صدر بازار
″	کاناں	چھٹیاں چھمکاں
″	جاپلے شان	جگہ دی عزت نہ
″	کیتے	کیتی بے ادبی کیتی
″	تخصم لی	بدھا مالک نہ ہووے
″	نگھر ڈالبوڑ	بیہوش
″	بھکھ	ڈین چمڑ گئی

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۴	جھڑپ	جھڑک
۰	کارد	چھری
″	شہدے	عاجز
۲۸	چھلک	گنے دی مطلب گن
″	دھار	میدان سپاہی
۰	آدر	عزت
۲۸	خوش پوش	چنگا لباس پان والا
″	پڑتیلیاں	میے کچیے
″	دوہیلڑائی	شکل
″	سگڑ	سیانا دانا
″	گھبروٹ	جوان ہون والا
″	دس پاس	رنگ ڈھنگ
۲۸	پھوٹ	ناچاکی
″	لائی	نج منصف
″	ٹھنڈ	آرام چین
″	دہاڑویاں بیڑ مدے	ڈاکواں دے
۲۹	کھندا	وگ، گلہ، منگو
″	ماہی	واگی چھوڑ ڈانگری
″	کیڑ	خبرداری
″	ساہ ابھلائے	گھبراہٹ
″	سرتے	
۰	ادھین	عاجز
۳۰	مامار	یک لخت سرکڈھ دینا
۰	تھرمار	مایا وانگ جم جانا
″	اکاکار	اکا ساہے دا ساہا
″	ٹینڈبدھی	نالونال
۰	چونپ	شوق لگن
۰	بوری مارکے	بڑھک مارکے
″	آبوڑماں	برادری
″	چانکاں	ہال دہائی لِلاں
″	سنگ سگیلیاں	جوڑہان

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۳۰	ڈھیلیاں	موئیاں نویں سنگلیں	۴۱	دہراشانڈے	دشمنی	۵۷	بھرڑی	علاقہ	۶۵	بھلاوڑا	جھک
”		والیاں	۴۲	آب	آبداری پٹھ	”	ڈرپ		”	بھگت سوایئے	ماریئے
”	موئیاں	موم دے رنگ والیاں	۴۳	روک	جواب	”	کیراتے کوہرا	مطلبی	”	بھنبھڑی	لال داہڑی
”	بوڑیاں		۴۲	ساٹنے نی	ماں دروازہ منہ	۵۸	گجھ	دلدار	۶۶	پاسنا	فوج کٹھ
”	کیلیاں	بھوسلے رنگ والیاں	”	آبنے	ہوئی	۵۹	کھور	دشمنی	۶۷	سوہا	طلب گار ڈھونڈن
”	کھریڑ	گاڑھے دودھ والیاں	”	کھرڈبنی	دلیودی بھری ہوئی	۶۰	ہیزم	لکڑی درخت			والی
”	کھلاں	پتلے دودھ والیاں			شہوت والی	”	جھاں بھاں	رولا	”	ساہویں	ٹھانگو ٹھاہر ڈھونڈن
”	کھیپلاں	اگاں ودھے ہوئے	”	موہنئے پاڑھے	مشکی ہوئی	”	موی مچھلی	مچھی دی اِک قسم			والا
		سنگ والیاں	”	ادمادڑا	آدم چاہ	۶۲	مہرنگواندی	سب توں اگے	”	پیرڑے	ڈاکو راہ مار
”	مینیاں	پکڑی	”	بکڑی	جھوٹھی			جان والی	”	لاہڑی	لالچی
”	ہرور ہایاں	درھے دے درھے	۴۴	کمن آنیاں	کمینیاں	۶۳	ڈھاک	خلقت مدد	”	باولی	بایاں قطبیاں دا نشان
		سون والیاں	”	عاقلاں	نافرمان	”	تھلب	ڈبل روٹی			فقر دا سامان
”	سون	جلدی سون والیاں	۴۵	گرڑھے	ڈوب دوہڑناں	”	نپل ڈانٹاں	لاساں }	۶۸	کرنگ	پنجر
”	پھرڑاں	تردن والیاں	۴۶	منگواڑ	مال گائیاں	”	لہریئے		۶۹	گھاٹی	لنگوٹی
”	سنڈ	بے اولاد			مینہیاں	”	کپڑدھڑی	کپڑکٹ دھوبی دی	”	پھل کناں	شرمگاہ
”	جوہیر	چرن دی جگہ	”	رہاڑ	ضد	”	چونگھ ڈھابدی	تلا دادھم	”	اپدھر بھتاں	لڑائی دا گھر، ظلم
”	آئیراں	آئیرے نال کھلون	”	کوہاں	جماعتاں، منڈلیاں	”	اڑدبیگنے	لڑاکی			دی جگہ
		والیاں	۴۸	کڑاڈے	جاسوس	”	بڑبولئے	بکواس	”	کانگڑے	نک وڈیا ہویا لگ
”	ددھ لیڑاں	ددھ بین والیاں	”	ڈھک }	جیہڑی ٹرے ہیڈا	”	گھنڈ دینے	نک وڈی بھیڑے			سی نہ کوٹھی تے نہیں
۳۲	منہ کھراں	بیماری			کرکے بہ جاوے			سبھادی			بہندا ہیں بدنامی
”	لمبے	بوٹے جھاڑ	۴۹	جھانگڑا	ذخیرہ، بیلا	”	گل دوپہریئے	چیک جھاڑا پان			جاندی نہیں۔
”	کھنہ	گردن گچی	۵۰	ڈھوئی	پٹھ کمر			والی۔ گل دوپہر	”	ترڈویو	گڈ دیو
”	ہکھی	خواہش	۵۱	پچ	عقل ڈھنگ			آتش بازی	۷۱	تریڈدے نی	کھسکدے نی
۳۳	دھسکلاں	سٹاں	۵۳	کیاڑی	جیبھ دی جڑ	۶۳	ٹونب	گہنا	۷۲	وچھاپ	رنج
”	کلب	کتے	”	واہ	داغ غم	”	زکری	کھوٹی	”	اچیر	اشیر سویر
”	برناں	دھیاں دھرنا	۵۴	شگدارنی	تھانیدارنی	”	رنگن	گولی	”	کھاس	کھیں چھمبہ
۳۸	مالزادی	کنجری	”	صور	کرنا، ناد	”	گھرل واہن	پانی دی لس دی جگہ	۷۳	انا	دائی
۳۹	سوہیاں	جاسوساں	۵۵	خورش	خوراک	”	شعلہ	شربت	”	ٹرک چلی	کھسک چلی
”	چینک	چٹکی بھر	۵۶	بڑمٹ	زور	۶۴	کرت گھن	احسان فراموش	۷۴	کندرا	سردلائی
۴۰	مجذوب	مست	۵۷	لگت	سجاوٹ	”	پنج گڈوا	گڈا کپاس	”	داہڑے	گھریں کڈے ہوئے
”	باٹے	جدائی	”	عورات	عورت دی جمع زناں	”	پاس نہ دلیسیا	نہ ہووے گا	۷۵	لادن نا	دیندار

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۷۶	ممنون	احسانمند
،،	انانیت	کھوئی نیت دی
،،		گل
۷۷	مصقلہ	گدی صقل کرن والی
،،	مورچا	دٹ جیب داغ
،،	پٹیاں	پٹا مراد کسے دا پٹا
		مطلب تھوڑی جیہی
۷۸	چکراندے	ضلعیاندے
،،	ٹرنے سیتی	مالدار منے پرونے
،،	بکراندے	کواریاندے
،،	چغد	الو
،،	قزاق	ڈاکو
،،	کلوکل	اج نہیں کل وعدے
،،	میوں ٹھگنی	ٹھگاں نوں ٹھگن والی
،،	نراس	اداسی
،،	داس	سولدی جو نچدی
،،	ثقلات	سکھلات دا ساگ جدھابی
		نہیں ہوندا ایہ
		ولائتوں آوندا سی
۷۸	بوکنا	شیر گجنا
۷۹	چوبڑے چپڑے	کمی کمین
،،	مشرو	ریشم جدھے وچ
		سوتر دگیا ہووے
		مطلب شروع کیتا
		ہووے شرع
		نال جائز ہووے
۷۹	بوک بند	گھگرے دا کپڑا اک
		زنجیری دی ہندی
		اے جیہڑی گھگرے
		نوں اڈن نہیں دیندی
۸۱	ہیک	آواز سُر

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۸۲	ٹکٹ	قلعی چپڑے دے
		گرد چکر
۸۳	بھراوا	لباس
۸۴	پچھاوڑیاں	موڑ دیں لاگ
۸۵	وچھنا	نند نیاز
۸۶	چکھالود	ہندوستان توں باہر
۸۷	محکمہ	شروع دی جگہ
۸۸	لولیر	شومی
۸۹	وُٹڑے	غصے ہو گئے
۹۰	باآن	عادت
۹۱	مہرے	گوٹاں
،،	لاس	اگ نال لوُسنا
،،	جاہ	مرتبہ
۹۲	بدماتا	بدما بھا قسمت
۹۴	چھپے چھٹے	لڑاکی قوم
۹۵	اتمام تحصیل	ڈگری
،،	رحل	پوچھل
۹۶	ڈوم ڈلڑا	مانگت منگن والے
،،	تغیر	بدلی ہو گئی
۹۷	امردی	اللہ توں
۹۸	قصہ	چیتا شاید
۹۹	پرتیت	یقین
،،	لگر	پتلی لکڑی
،،	ڈھگ	جرم
۱۰۱	بھولورام	باندر
۱۰۲	کڑے	صفاں لوریئے
،،	گوت	ذات
۱۰۳	دنچا گلاں	شکل دے بوٹے
۱۰۴	ہاہو	دریا دا وچکار
۱۰۵	پچوہا	سوماں
۱۰۶	ستقرا	الزام

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۰۷	کلیلیاں	کچیچیاں
۱۰۸	کلسی زری دا	سونے دی بوبی
،،		گنبد دی
۱۰۹	دلنی	فوجاں دی سردار
۱۱۰	بھیڑے	ترٹیاں
۱۱۱	سگواں	برابر
۱۱۲	ڈھیریاں	امیداں
۱۱۳	نمیں	مست
،،	بورپڑا	بھولا
،،	ہلڑ	کلمہ
،،	سیاں	اہل دیاں بکراں
۱۰۴	تھرتھل	تھرتھلی گھبراہٹ
،،	قہر قلور	وڈھا ظلم
۱۰۶	ٹینڈے	کپاہ دے پھل
۱۱۷	ٹانک	گھاٹ پار
۱۱۸	پنیانوں	پورے ہویاں
۱۱۹	اوس	بے وس
،،	دیکھ	بغیر سوچیاں
۱۲۰	رپن	رچ مچ جان
۱۲۱	خوان لیغما	دستر خوان
،،	رلکا لینی	کھالینی
۱۲۲	یاراں ویہاں	ٹنڈ کھوہ دی
۱۲۲	اک واہ کے	ہتھلی ٹنڈ
۱۲۲	آسن	مراقبہ
،،	میا	دیا مہربانی
۱۲۴	شال مشرو	ریشمی چادر
،،	تیاگے	چھڈ دیوے
،،	بھور	روح
،،	آتما	
،،	وس	حکم
،،	رس	چسکہ

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۲۴	پنج بھوت	ہوش ہواس خمسہ
،،	اوردبانی	اورد وظیفہ
،،	سنتوکھ	صبر
۱۲۵	سن سمادھ	چپ چاپ
،،	کھرب دسم	سختی نرمی
،،	رقم	چیز دسب اسباب
،،	چربیاں	چمڑا
۱۲۶	واشی	زانی
۱۲۷	اسخد	بےحد بےانت
،،	اتھر	پاک
۱۲۸	اکارتھ	فضول
۱۲۹	کاوشاں	دشمنی
،،	تاکسا	ہتھوپائی
،،	رند	رستہ
۱۳۰	دل	تت چیزاں
۱۳۱	بھات	طریقہ
،،	سول سے	نال
۱۳۲	دھلونت	سرکاری کچھ کچھ مقدمہ
۱۳۳	کھوریاں	جو ٹھیاں
،،	جھیڈاں	مخول
،،	کچکڑا	منکا
۱۳۴	جھاک	دید بازی
۱۳۵	پترا	ہولتے اڈ پیا
۱۳۶	صاحبی	عزت کلونت
۱۳۷	رندمی	مسافر جاندار
،،	زنبیل	کچکول کشتی
۱۳۸	گنگ باشی	گنگا دا رہن والا
۱۳۹	ولی ودھرا	بے وفا
۱۴۰	مورچھل	مور چھڑ جھاڑو
۱۴۱	نہر	بگھیاڑ
۱۴۲	پنجال	وٹھ

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۴۳	جسیانی	جس والا دان والا
"	ابدھوت	مشٹنڈا
۱۴۷	کھیویاں	نشے بھریاں
۱۴۸	دھوہ	کپھچ
۱۴۹	پراٹھوہ	چاہ مند طلبگار
۱۵۰	جگدھوت	چڑھائی
"	اتیت	عاجز
"	ککوہڑا	اللھڑ بھولا
۱۵۱	سیفی	وظیفہ
"	مورچھ گھت	بےہوش
۱۵۲	چکی ہانیاں	جتھے عورتاں رلکے چکیاں پیہندیاں
۱۵۳	انگشت	انگل
۱۵۴	حقیقت	حال
۱۵۵	وسب	عادت
۱۵۶	قیمیا	قیمہ
۱۵۷	چونبھ	زخم
۱۵۸	چھوہ چھاہ	دم جھاڑا
۱۵۹	سمی	نام کھیڈ
"	پبی	}
"	سوئی	}
"	لبھنا	}
۱۶۰	انجلا	لانگڑ
۱۶۱	بران	دلیل دیل دی گھوڑی
"	ٹانچ	نخرہ
"	لبشنی	گاہک
۱۶۲	پکنوٹا	پختہ کار
"	لاگا	جنگ
"	دکھ	سبزی
"	ڈہانڈری	گاں

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۶۲	شاگنی	سردارنی
۱۶۴	ادل	} ڈنگر بھن دے تھاں
"	گھوراں	}
"	پکھلاں	
"	کرڑتل	چمڑا اودھر
۱۶۵	آندل ویہڑ کا	خرمستیا ہویا
۱۶۶	نہریئے	بھوتنے
۱۶۷	تربھٹ	خوف ڈر
"	یرولی	یرکی ہوئی یاداں والی
۱۶۸	ڈبی پورہ	اک بیوقوفانہ پنڈ مشہور اے جے دی ہیگا.
۱۶۹	واندڑے	نویکلے
"	جٹ جٹالی	دھکا زوری
"	تارکسار	شان وشوکت
۱۷۰	کلکٹر	بہت سخت
۱۷۱	چپرچڑھی	ضد چڑھی
۱۷۲	بانجھ	رنگین بوریا
۱۷۳	دیواق	منشی
۱۷۴	کوارپاتر	کواریاں
"	شترگوز	اونٹھ دا پدبے تھویاں
"	سفلوائی	بے وقوفی
"	سار	لوہا
۱۷۵	گٹار	لالی، شارک اصل وچہ چھوٹا جیہا جنور
۱۷۶	سانگ	نیزہ
"	سانگ	نقل
"	بھیل	جلاد
۱۷۷	مال	لوہا

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۷۷	ہانبھ کانبھ	ذمہ داری
۱۷۸	بند	قید
۱۷۹	مرطوف	بدبودار
"	فرح	عوشی راحت
۱۸۰	ٹابری	قبیلہ بڑا
"	نشابری	تسلی
۱۸۱	وچولی	وِتّی
۱۸۲	نخاس	منڈی
"	تنتھ	مزاج
۱۸۳	گام رہوار	سرپٹ
"	بیضے دار	انڈے دین والی
۱۸۴	لنڈی	کلی جدھے پچھے کوئی نہ ہوتے
۱۸۵	پنکار	پختہ کار
۱۸۶	ڈنڈول	ملہپ
"	بیربتیاں	کھوہ تپال
"	بول	بھیت
۱۸۷	شومدیاں	عاجزاں
"	سنڈھ	بےاولاد عورت
۱۸۸	جھ	ابھرا
"	شانے	مُہنڈے
"	دھراک	قبض
۱۸۹	گربھ	حمل
۱۹۰	کھڈار	کھیڈ دملو عشقبازہ
۱۹۱	جھٹ ترلے	حیلے تردد
۱۹۲	گربہب گیلی	جن کچا کڈھایا ہووے
۱۹۳	جیوجامہ	پیارا
۱۹۴	پرشن	فال
۱۹۵	راہکاں	نوکراں
۱۹۶	تربھٹ	درد کرن لگا

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۱۹۶	سٹھ	ونجھ گیا
۱۹۷	چلوکچیاں	شاہدر دیوانہ
"	مدرلوا لئے	کی منت پوری کرد
۱۹۸	کوری	ملبھنی
۱۹۹	قلے	اصطبل
۲۰۰	بیوس	شہوت کا جوش
"	تلتھڑی	کرامت داوار
۲۰۱	کتکا	نقرداگھنٹہ
۲۰۲	بھکھیاں	بھکھا۔ غصہ
۲۰۳	کنت پرٹولی	بہتے خاوند کرن والی
۲۰۴	نوہریا	بپاری
۲۰۵	ساردی ہڈی	جادو دی ہڈی
"	نوالیاں کھونا	پوریاں پونا
۲۰۶	کیف	نشہ
"	لنگ	جوڑ
"	آدر	عزت
۲۰۷	گھکن	کچکول بھرا بھرنا
"	سنیر	ملہی۔ گوہیا
۲۰۸	ہدف	تیر
"	پان پت	عزت
"	ہنج	اتھرو
۲۰۹	مہانجلے	سویرے ای
"	آکڑے	سخت
"	گراڈرا	پنڈ
"	پاخاک	پیراندی دھوڑ
۲۱۰	اپدیش	نصیحت
"	درویش	فقیر
۲۱۱	دھرج واچنا	لڑائی کرنی
"	دھج	ادا
۲۱۲	بھقن	بے ڈھنگا
۲۱۴	یمن	صدق

صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے	صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۱۴	گگرڑ	للهہ کچا بیر	۲۲۹	ہانک ہانک	فریاد آور	۲۴۸	بلدانی	گایاں بلدانوں	۲۶۲	مقراض	قینچی
"	لوہٹکے	ایانی ایں	۲۳۰	زدم	مان			بچھوں پھوک مارنی	"	ریش	داہڑی
"	پرتھمی	مخلوق	"	محاسل	حاکم	۲۴۹	پیڈو	دھنی توں ہیٹھاں	"	ٹڑکاں	دند
۲۱۵	منکھ	سوبچ	۲۳۱	ودّیائی	بدنام کیتا ای	"	کانگوی	دھاڑ دی	۲۶۳	پنگرو	پھٹنا
۲۱۵	الان فلان	ایرغیر جگہ	"	پاہو	سٹ کڈھو	۲۵۰	قوچاں	گچھے	۲۶۴	منگرو	پھٹنا
"	مرشومرشو	گھبراہٹ	۲۳۲	دہامیاں	سوچاں	"	منگ نے چنے	مکرو	۲۶۴	مانس طیور	آدمیاں تے پنچھیاں
۲۱۶	کھیکھن	نخرے	"	خنامی	بدنامی			فریب	۲۶۵	ترکھ	پنجر
"	پچوچے	تہمت	"	وار	مدح۔ قصیدہ	۲۵۱	رول	روندبھیڑ توبھرڑ	۲۶۶	نوالیا	مناکیا
"	کسھن	کنجری	۲۳۴	ڈولا	ڈولی، پالکی	۲۵۲	ساکھ	بیلی بناں پونجی	۲۶۷	لاغرلوتھ	پتلی
"	ٹنگار	مان	"	رساں	بجھارت	"	عراق	کیاریاں	"	ہونس	تاہنگ
"	تہبار	جولانداکٹھیا ہویالوکَ	۲۳۵	روک	نقد	۲۵۳	ٹیچے	ٹکانے	۲۶۸	مور	چور
۲۱۹	ماہلڑہ	لام	"	کنکیاں والیاں	سپاہیاں	"	اپکار	کرم مہربانی	۲۶۹	گرانبار	مشکل
"	علی الحساب	بے حسابا	"	دردرا	شوررولا	"	مکرمطول	مکر دی مطول	۲۷۰	طعمہ	تانیہ بھتی
۲۲۰	کھووٹے	راہ کھہڑے	"	کھنڈ بالو	ریت تے کھنڈ			یعنی وڈی کتاب	۲۷۱	ساہنگرو	ڈھنڈورہ
"	چلاندے	چلیاں ہویاندے	۲۳۶	کورنشان	ادب سلام	"	کنزقریب	فریب دا کنز	۲۷۲	نکوئی	نیکی
"	جلیاں	بگھیاٹانداکرنا	۲۳۷	ہیزم	لکڑی درخت			یعنی خزانہ	"	چھل	سپدا
"	روا	جائزہ	۲۳۸	درشتی ہنڈی	عندالطلب منگن تے	"	ابلیس ملفوف	ایک کتاب	۲۷۳	بدّو	بدنام
"	دین	مکر			ملنا۔	"	خناس	شیطان	۲۷۴	فرج	شرمگاہ
"	رہابیٹھا	لابیٹھا	۲۳۹	خلخاں	گڑیاں	۲۵۴	لاٹری	لویری		چوارڑی	کیاڑی زبان دی
۲۲۴	شبخون	رات دا حملہ	"	ڈھنجھلاہ کے	ریجھ پوری کر کے	۲۵۵	لولنی	بے عزتی لولی			جرطھ
"	بتّے	اوہلے	۲۴۰	جمع خاطر	تسلی	۲۵۶	پشت	مدد	۲۷۵	جھاڑدتے	قتل کر دتے
"	طلا	سونا	۲۴۱	مواسل	منکریدہ	۲۵۷	رجوع	حاضر	"	نادکاں	تیر
"	پٹ بھڈکے	کھوہ دا تلا	"	سری صاف	ہر یر ریشم	"	وستی	رونق آبادی	۲۷۶	اکھدے پھول	اکھدے لخطے وچہ
"	چکدا تاں کیتا	بنا دتا	"	پٹاکی	پٹ دی	"	لادن پھرن	کپاہ چنن دیاں	"	یکاں	شیردی آوازہاکرے
۲۲۶	بے گھویں	بے پرواہ	۲۴۲	زور شور	قیامت			تیاریاں	۲۷۷	عدلی راجہ	عادل شاہ ملتان والا
"	ماو	مات	۲۴۳	مور ہوئے	آدمی تو موئینگے	۲۵۸	کاتنگ کیتی	آواز دتی	۲۷۸	راہ بھدانے	مسافر
۲۲۷	چھیٹڑاں	طلاقناں خصماں	۲۴۴	حرص بھگ	شہوت	۲۵۹	ہرباباں	پچھے کتّاں	۲۷۹	قطب	مراد شاہ صاحب دے
		چھڈیاں	۲۴۵	لموجھان	ادھوئی	۲۶۰	جھل ملہاری	عاجز			باپ توں
۲۲۸	مناورڑا	صلح کراوندا	۲۴۶	چھیلی	لے لی	۲۶۱	بیا بیا	آر	"	بولو	حال پکار
"	سروپا	انعام	۲۴۷	لم لئے	لبیڑ لباڑ کے کھا	"	گفتہ	کہیا	"	للکراں	چلکراں پکاراں
"	ڈھانڈیاں کھوئیاں	گاواں، میہیاں			لئے	"	تکی	تینوں	۲۸۱	کھرہرو	جلاد

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۸۱	مجروح	زخمی
۲۸۲	جمل	جملہ تمام
〃	سرساہی	گھیولنی ادھ چھٹانک اناج لئی پڑوپی
〃	خرخشے	ڈرخطرے
〃	عنبوے	قہر
۲۸۳	لاتذکرو	نہ بیان کرو
〃	نزدل	نازل لکھیا ہویا
۲۸۴	دغولیا	دھوکے باز
〃	کلاکاری	فسادی
〃	نٹی	آدھ گوٹ جیہڑی پٹھی چلائی ہوئے
۲۸۵	بھوگ	غذا مزہ
۲۸۶	چکابوت	چخنہ بود ہندوستان توں باہر

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۸۷	جھائی	جھگی
〃	ضابطہ	شاہی حکومت
〃	ڈک	ڈکا
〃	دم	دولت
〃	لادھرک	نہ ڈرن والا
۲۸۶	نفیر	بینسری
۲۹۰	ہتھو	بینسری
۲۹۱	کرنا	بینسری جیہڑی قیامت نوں وجنی ایں
〃	آدجگاد	کدی کدی نہیں
〃	عیب جوئی	خوبیاں دسنیاں
〃	کلول	بیجا اداوال
〃	دیوث	بے غیرت
۲۹۳	معزول	نوکریوں ہٹادتا
۲۹۴	کاٹ	معاملہ
〃	داد	بخشش

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۲۹۴	بھوت منڈی	بدمعاش دی جنڈی
۲۹۵	خورسند	خوش
〃	تمثیل	مثال
〃	ڈھوآر	سوغات
۲۹۶	رخت	سامان
〃	پیوند	ساک
〃	شکم	پیٹ
۲۹۶	ناطقہ	بولنا
〃	کرڑاں	خبراں
۲۹۷	جنگیاں	چھالاں
۲۹۸	گوڈکے	پیٹھ بجھ کے
۲۹۹	دوار	دوارے
۳۰۰	تشہیر	مشہور کردالے
〃	تغیردالے	ڈلکے بولنا
〃	نوترمیم	دوہا گھٹا کرنا
۳۰۲	جرم	جمنا

صفحہ نمبر	لغت	معنے
۳۰۲	انافتحنا	اساں کھولیا
〃	کونی بردا	ٹھنڈی ہوجا
۳۰۳	ثمرہ	پھل
〃	بحر سمندر	ساگر
۳۰۴	چینا	ٹکڑے ٹکڑے
۳۰۵	دروازہ	باراں
۳۰۶	خونریز	خونی
〃	لیاقت خیز	قیامت لیاون والے
〃	ظلم انگیز	ظلم کرن والے
〃	سین	انگ ساک
〃	ریز بریز	بچائیں بچائیں
〃	شیراز	ایران کا دارالخلافہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد

اول حمد خدا دا ورد کیجے عشق کیتا سو جگ دا مول میاں
پہلاں آپ ہی رب نے عشق کیتا معشوق ہے نبی رسول میاں

عشق فعل ہے رب دی ذات فاعل عاشق اوسدے سبھ مفعول میاں
ہیسی عشق ظہور ہے عشق سارا عشق ہوسیا سد امعمول میاں

عشق پیر فقیر دا مرتبہ ای مرد عشق دا بھلا رنجول میاں
عشق واسطے رب حبیب اُتے کیتا آپ فرقان نزول میاں

پڑھ پڑھ علم فضلیئے کرن قاضی باہجہ عشقدے رہن مجہول میاں
پڑھیاں علم نہ رب دی تم ہووے اکو عشق دا حرف معقول میاں

درجہ عشق ہے عاشقاں صادقاں دا کردے عشق نی مرد قبول میاں
منزل عشق دی وچہ مقصود ہلدا اجھیڑے ہور نی طول فضول میاں

بھاویں زہد عبادتاں لکھ ہوون عشق باہجہ نجات نہ مول میاں
عاشق سدا زندہ خوشیاں نال رہندے کدی ہون نہ بہن ملول میاں

عشق عاشقاں دا اسرار رہے جی عاشق عشق نوں کرن قبول میاں
خاطر عشقدی زمیں اسمان بنیاں لوح قلم دا عشق اصول میاں

کھلے تہاندے باغ قلوب اندر جنہاں کیتا ہے عشق قبول میاں
وارث عاشقاں تے کرم رب دا ئے جنہاں کیتا ہے عشق حصول میاں

ئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین یاد رہے کہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے کہ فاذاقرات القرآن فاستعذ باللہ من الشیطٰن الرجیم یعنی سب سے اول شیطان مردود سے بچنے کے لیے خداوند تعالیٰ کی پناہ لی جاوے پھر قرآن شریف جو کہ کلام الٰہی ہے پڑھا جاوے اور چونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کل امر ذی بال لم یبدا بسم اللہ فہو ابتر یعنی اگر کوئی عمدہ کام بسم اللہ پڑھ کر شروع نہ کیا جاوے تو وہ ناقص اور ردی ہو جاتا ہے اسلئے اول اعوذ باللہ پھر بسم اللہ پڑھ کر کتاب یا کام شروع کیا جاوے۔ تو خداوند تعالیٰ اس کام کو ٹھیک اور درست کریگا اسلئے شاہ صاحب نے (باقی برصفحہ ۳) پر

نعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُوئی نعت رسُول مقبول والی جیندے حق نزول لولاک کیتا
سرور ہو کے انبیاں اولیاں دا اگے جھُکدے آپ نوں خاک کیتا
ہویا حق نوں شوق جد ملن سندا ڈھویا ندر براق چالاک کیتا
نبی اہل قریش وچہ جرم پایا خوشی خویش قبیلڑا ساک کیتا
مکے نور رسُول دے چمک ماری قلعہ محل نوشیرواں چاک کیتا
معراج رسُول دا حق ہے جی جوڑا نور دا پہن پوشاک کیتا
جتھے وہم ادراک دی پہنچ ناہیں نبی صاحب واقف ادھوں تاک کیتا

خاکی آکھ کے مرتبہ وڈا دتا سبھ خلق دے عیب تھیں پاک کیتا
کرے اُمتی اُمتی روز محشر خوشی چھڈ کے جیو غمناک کیتا
تے سلام پیغام پہنچان تائیں قاصد وحی دا سر ملاک کیتا
شافعی عاصیاں دا حامی مجرماں دا تے محرماں دا دردناک کیتا
ایہ بھی معجزہ نبی کریم دا ئے نال انگلی چن دو بھاک کیتا
نبیاں ہوناں دھرت معراج ہوئے حضرت وچ معراج لولاک کیتا
وارثشاہ سبھ سر خزانیاں دے رب نبی نوں چا ہوشناک کیتا

مناقب چہار یار کبار رضی اللہ عنہم

چارے یار رسُول دے چار گوہر سبھے اک تھیں اک چڑہندڑے نی
جنہاں صدق یقین تحقیق کیتا راہ رب دے سیس وکندڑے نی
صوبے چار نی شرع محمدی دے ملک دین اندر نبی انڈرے نی
نگہبان ہوئے سرامتاں دے جھولن نبی کریم دے جھنڈڑے نی
جنہاں فرق انہاں وچہ کجھ جاتا اوہ دھروں حضور دے گندڑے نی

ابوبکرؓ تے عمرؓ عثمانؓ علیؓ آپو اپنے گنیں سوہندڑے نی
ذوق چھڈ کے جنہاں نے زہد کیتا واہ واہ دا رب دے بندڑے نی
پائی فتح کر کے جنگ کافراں تے کیتے تم کفار دے دھندڑے نی ۱۹
بازوبند رسُول دے ڈٹک ہارن سچے چار موتی لڑی گندڑے نی ۲۱
وارثشاہ مدد چار یار دی جی ربا رکھ ئیں فعل جو مندڑے نی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۔ اول حمد خدا اور دیکھیے، سے کتاب شروع کی ہے انسان کا فرض ہے کہ الحمد للہ رب العلمین ہر وقت زبان پر جاری رکھے ۱۲ ے عشق یعنی محبت یا شوق یا پیار کو جگ یعنی جہان کا مول یعنی اصل کیا ہے ۱۲ ے چونکہ عشق ہر ایک چیز کا اصل ہے اس لیے خداوند تعالیٰ نے اپنا معشوق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا۔ اور اسی سبب سے اپنے حبیب پاک پر قرآن مجید نازل کیا اور پ۴ ع میں فرمایا ہے لقد من اللہ علے المومنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم الی الآیہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان کیا جو اس نے ان میں سے ان میں رسول بھیجا۔ جو ان پر ان کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کو سنوارتا ہے اور کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اگرچہ وہ پہلے صریح گمراہی میں ہے ۱۲ ے کسی نے کیا اچھا شعر کہا ہے شعر ہزار سال عبادت کنہ نمازی نیست کیکہ عشق ندارد خدا راضی نیست ص یعنی حدیث قدسی کی طرف اشارہ ہے لولاک لما خلقت الافلاک یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں زمین و آسمان پیدا نہ کرتا ۱۲

امامین علیہم السلام دی تعریف

درمناقب امامین رضی اللہ تعالےٰ عنہما گوید

حضرت حسنؓ حسینؓ دی ذات عالی علی شیر خدا دے شیر دونویں
دو بہتر وان حبیب خدا دے نی اُچی جد دے وڈ وڈیرے دونویں
جنہاں کدی سوالی رد کیتا و کے راہ مولیٰ کئی دیر دو نویں
تیغ عشق دی نال شہید ہوئے کٹھے ظالماں موذیاں گھیر دونویں
درجے پاک شہادت دے رب بخشے عالی قدر تے چنگ چنگیر دونویں
مہربان تمامیاں موسناں دے مددگار نے سنج سویر دونویں

لخت جگر رسولؐ بتولؓ جائے عاشق رب دے مرد دلیر دو نویں
رب پاک آیت قدسی بھیجدی ہوئے شرک توں پرے پریر دونویں
منزل عشق دی جنہاں ثبوت کیتی مرڑدے نا ہیں قدم پھیر دونویں
گنج ظاہری باطنی دولتاں دے ہوتے وچہ میدان دے ڈھیر دونویں
روز حشر دے اُمتی عاصیاں دی بخش واسطے ہون اگیر دو نویں
حل مشکلاں دا رشا کل کردے ہتھو ہتھ نہ لاوندے دیر دونویں

پیر محبوب محی الدین قدس سرہ دی تعریف

مدح پیران پیر محبوب رب قدیر محی الدین قدس اللہ سرہ

مدح پیر دی حب دے نال کیجے جیندے خادماں دلوچہ پیریانی
بیہڑے پیر دی نظر منظور ہوئے گھریں تنہاں دے پیریاں میریانی
کھیتی نبی دی غفلتاں نال اُتی مرڑکے اُگیاں درین پنیریاں نی
مہربان ہوکے چور قطب کیتا بخش دتیاں ملک جاگیریاں نی
اوہ تاں خاص محبوب اللہ دا اے قلماں لکھیاں جس لکیریاں نی

باہجہ اوس جناب دے پار نا ہیں لکھاں ڈھونڈدے پھرن فقیریانی
روز حشر دے پیریاں طالباں نوں ہتھ سجڑے من گیاں چیریانی
بنے لاوندے ڈُبیاں بیڑیاں نوں کرامات دے نال زنجیریانی
کاہندے کل اقطاب دے قدم دھریا پایاں قرب حضور وڈیریانی
وارث محی الدین ہے پیر ساڈا اسو ہنے نام دیاں سلوں دھیریانی

فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ دی تعریف

مدح حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ

مودود دا لاڈلا پیر چشتی شکر گنج مسعود بھر لور ہے جی
خاندان وچہ چشت دے قابلیت شہر فقر دا پٹن معمور ہے جی

بابیاں قطباں دے وچہ ہے پیر کامل جیندی عاجزی حد منظور ہے جی
شکر گنج نے آن مکان کیتا دکھ درد پنجاب دا دور ہے جی

ا؎ چیریاں چھٹیاں یعنی اعمال نامے ۲؎ یعنی گرد آلود کھیتی جوکہ زیادہ ہونیسے رک جاوے یا ایسی کوئی صورت کہ جس سے اس کی حالت تغیر ہو جاوے ۳؎ پنیریاں یعنی پودے اشارہ بطرف پیر صاحب ہونہار پودا ہوا ۴؎ یعنی بحر سلوک کو تیر کر کنارہ پر پہنچنا بغیر امداد حضرت قدس اللہ سرہ کے مشکل ہے ۵؎ وڈیریاں بلندگیاں ۶؎ دھیریاں یعنی امید ظاہر و باطنی ۷؎ خواجہ مودود ایک چشتی بزرگ کا نام ہے جوکہ باوا صاحب کے سلسلہ کے فقیر ہیں ۱۲

سوٹا صبر دا ماریا نفس موذی بر بھن کیتا چکنا چور رہے جی
گنج کھو لکے دولتاں ونڈیاں نے فیض آپ دا فیض گنجور رہے جی
زہد الانبیار[1] نام دھرایا سو آپ صابری وچ صبور رہے جی
نال شوق خدا دے شمع جاگی دین دُنی اندر نور و نور رہے جی
نال اک نگاہ دے خاد ماں نوں ہویا ترت لقا حضور رہے جی
وارثشاہ فرید الدین اتے رحم رب دا افضل وفور رہے جی

فرمائش یاراں در عشق مجازی گوید

جدوں عشق دے کم نوں ہتھ لائیے[2] پہلاں بدنام دھائیے جی
یاراں ساں نوں آن سوال کیتا قصہ ہیر دا نواں بنائیے جی
حرص توڑ کے بود نابود والی درجہ آپ فناہ دا پائیے جی
پلے دولتاں ہون تے ونڈ دیئے گنڈی چھوڑئیے نہ سدائیے جی
کانواں وانگ[3] اڈار بنیریاں دی ایویں کوڑ نہ مغز کھپائیے جی
لٹکدار رنگیلڑا شعر کر کے چیٹک عام تے خاص نوں لائیے جی
نال عجب بہار دے شعر کر کے رانجھے ہیر دا میل ملائیے جی
رانجھے ہیر دے عشق دی گل سُتی[5] نویں سرے توں پھیر جگائیے جی
پھیر نبی رسُول پیغمبراں نوں دم دم درود پہنچائیے جی
ایس پریم دی جھوک دا سبھ قصہ جیبھ سوہنی نال سُنائیے جی
تدوں شعر دی شاعری[4] ول ہووے جدوں اذن حضور توں پائیے جی
بلبل ہو کے چہکئے باغ اندر سخن رمز دے نال الائیے جی
کم کے کالیاں بگیاں کاغذاں نوں ایویں شعر نوں لیک نہ لائیے جی
رمزاں معنیاں وچ خوشبو ہووے عشق مشک نوں کھول دکھائیے جی
یاراں نال مجالساں وچ بہکے مزہ ہیر دے عشق دا پائیے جی
وارثشاہ رل نال پیاریاں دے نویں عشق دی گل ہلائیے جی

دربیان قبول کردن فرمائش یاران یکدل

حکم منکے سجناں پیاریاں دا قصہ عجب بہار دا جوڑیا ئی
بہت جیو دے وچ تدبیر کر کے فرہاد پہاڑ نوں پھوڑیا ئی
ڈبا ایس وجود قلوب والا اساں لاہ سرپوش اکھوڑیا ئی
فقرہ جوڑ کے خوب دُرست کیتا نواں پھُل گلاب دا توڑیا ئی
سبھاوین کے زیب بنا دِتا جیہا عطر گلاب نچوڑیا ئی
کوئی دغا نا ہیں کیتا وانگ چوراں[6] دن دیویاں جندڑا توڑیا ئی

[1] یعنی پیغمبر زاہداں۔ اشارہ بطرف بابا فرید شکر گنج رح [2] مصرعہ ترجمہ بسم اللہ [3] دل بمعنی ٹھیک درست [4] اس شعر کا مطلب یہی ہے کہ جس طرح کوا بیگانہ چیزوں کو دیکھ کر دیواروں پر اڑتا اور بولتا ہے اسی طرح چور شاعر کا حال ہے کہ دوسروں کے شعر پر جھپٹتا اور چھین لے جانے کا حیلہ کرتا ہے۔ مگر بیگانی چیز آخر بیگانی ہے [5] مراد حکایت خفتہ را بیدار کردن یعنی گذشتہ بات کو از سر نو بیان کرنا [6] شعر کا ملکہ اور لیاقت خداداد ہو تو شاعر بنکر تصنیف بنانا مناسب ہے۔ ورنہ بیکار مضامین اور اشعار کی چوری کرنا ایسا ہے جیسے لوگوں کی گرہ کاٹ کر بدنام ہونا ۱۲

تازی طبع تے عشق اسوار کر کے کھبی چاہڑ میدا نوچ چھوڑیائی
وارثشاہ فرمایا پیاریاں دا اساں منیاں ہول نہ موڑیائی

دربیان تعریف تخت ہزارہ

اک تخت ہزاریوں گل کیجے جتھے رانجھیاں رنگ مچایا ئی
والے کوکلے مندرے مجھ لنگی نواں ٹھاٹھ تے ٹھاٹھ چڑھایا ئی
پھل ڈال تے باغ بہار نہراں چھانواں ٹھنڈیاں نال سہایائی
ایس ندی چناب دے ملک اندر تخت نگر دا نام دھرایائی
چھیل گبھرو مست البیلڑے نے سندر اک تھیں اک سوایائی
کوئی حسن دی کان گمان سندر اک دوجے دا انت نہ آیا ئی
عقلمند نے لوک سلوک والے راٹھ جگ دے وچ سدایائی
وارث کی ہزارے دی صفت آکھاں گویا بہشت زمین تے آیائی

دربیان تعریف موجو چوہدری

موجو چوہدری پنڈ دی پاندوالا چنگا بھایاں دا سردار آہا
بھلے بھائیاں وچ پرتیت اوہدی منیاں چوہدری وچ سرکار آہا
حکم وچ شریک سبھ اوسدے سن عذر کسے نہ کجھ انکار آہا
اٹھ پتر دو بیٹیاں تسدیاں سن وڈا ٹبر اتے پروار آہا
دولت مال دینال خوشحال وسے ہور مجلساں وچ اعتبار آہا
وارثشاہ ایہ قدرتاں ربدیاں نی دھیدو نال اس بہت پیار آہا

دربیان عداوت کردن برادران رانجھا

باپ کرے پیار تے ویر بھائی ڈر باپ دے تھیں پئے سنگدینی
کوئی وس نہ لگنے کڈھ چھڈن دیندے مہنے رنگ برنگدینی
یار تیوڑیاں متھے تے گل کردے لوُن بول اولڑے جنگ دینی
گجھے مہنے مار کے سب وانگوں اوہدے کالجے پیئے ڈنگدینی
کہائی گل کریہے جے وچ بھایاں اوہدی گل نوں چا النگ دینی
وارثشاہ ایہ عرض ہے بہت پیاری ہو ساک نہ سین انگدینی

دربیان فوت شدن موجو چوہدری پدر رانجھا

تقدیر سیتی موجو فوت ہویا بھائی رانجھے دینال کھہیڑ دینی
کھائیں وچ جکے گھور دا بھریں ناں کڈھ کتاں دھیدو نوں چھیڑ دینی

[1] اولنگ یعنی کسی چیز کے اوپر سے گذرنا اس جگہ مراد نا چیز سمجھتا ہے [ع] یعنی اونچی قوم والا بننا ہے [2] کھہیڑ دے یعنی اکو دکھ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں

نت سجر اگھا کلیجڑے دا گلاں ترکھیاں نال اوچھیڑدے نی
بھائی بھابیاں ویر دیاں کرن گلاں نت جھنجھٹا ایہ نبیڑدے نی
منہ جوڑ کے نت گرمتے کردے بول بولدے اڈنکھیڑ نی
ویکھو چال زمانے دی اُلٹ گئی سکے سکیاں ویر سہیڑ دینی
گلاں سچیاں جھوٹھیاں میلکے تے دامن پاک آلودلو یڑ دینی
وارثشاہ جہان تے غرض مٹھی آپو اپنی جوگ نوں گیڑدے نی

دربیان طلبیدن برادران رانجھا قاضی را برائے تقسیم زمین

حضرت قاضی تے پینچ سدا سارے بھایاں زمین نوں کچھ پوایا ئی
ڈڈھی دیکھ کے زمیں دبے نے وارث بنجر زمین رانجھیٹے نوں آئیائی
کچھاں مار شریک مزاخ کردے بھائیاں رانجھنے دے باب بنایائی
گل بھایاں ایہ بنا چھڈی مگر جبٹ دے بھکڑی لائیائی
سدھا کرنائیں ایس اچکڑے نوں بھنڈی نت توں نت سوائیائی
وارثشاہ بے نفس دے کہے لگوں الویں رائیگاں عمر گوائیائی

دربیان طعنہ کردن برادران رانجھارا

پنڈا چھنڈ کے آرسی نال ویکھن تنہاں ڈھنگ کہیا ہل واہنائی
تن پالکے چوپڑے پٹے جنہاں کیہ ن کی انہانوں چاہنا ئی
رکتے آپ منہ ہاریاں نکل جاسی موہوں آکھنا نہیں اکھا ہنائی
کوئی ڈنگ لنگھالے پنڈ ساڈے گلول ساں بھی کویں چالا ہنائی
ہن بھوئیں دے جھگڑے کرے منڈا اوس توڑ نہ مول بنا ہنائی
دینہہ ونجھلی واہے تے رات گاویں اساں ایہ نہ مول ویا ہنائی
کم واہی دے وچہ نہ ذرا ویہلک دارے بیٹھیاں ایس دن لاہنا ئی
دنیا داریاں دے جھیڑے عمر دے نی دن چار نہ ایس بنا ہنائی
اوہنوں وہلیاں بہن دی پئی وادی چٹ کم نوں ایس نہ ڈاہنائی
گلیاں ویہڑیاں دیوچہ لٹ بھوندا کسے ور جنا نہیں تراہنائی
غصے ہویاں نوں مول نہ جاندائے نہ ایہ پیار دے نال وساہنائی
وارثشاہ کی جلئیے ایہ نڈھا کسے روز دا ایہ پراہنائی

دربیان کارکشت کردن رانجھا گوید

کرلئی ہرنالی سی رانجھنے نے ہل واہن نوں ترت تیار ہویا
وچہ زمیں دے جاکے ہل جتا نال دھپ دے بہت لاچار ہویا

ا۔ اڈ یعنی علیحدہ کرنا چاہیئے ۲۔ فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا ولہم عذاب الیم ۳۔ کسی کے باب بنانا۔ کسی کو مصیبت میں ڈالنا۔ ظلم کرنا۔ مارنا۔ ۴۔ پنڈا چھنڈ کے بدن صاف کرکے یعنی ۔ لوگ بانکپن میں رہتے ہیں ان سے محبت کا کام نہیں ہوسکتا ۵۔ منہ ہارا۔ بدلگام۔ آزاد کسی کی نصیحت نہ ملنے والا ۶۔ ایک وقت کے کھانے کو ڈنگ کہتے ہیں۔ ڈنگ لنگھانا یعنی چند روز گذارا کرنا ۷۔ بری عادت کو وادی کہتے ہیں ۱۲

رو روماں تے باپ نوں یاد کردا اِہی ابن بھیں کھڑا بیزار ہویا
پیکے ہن ریشتے گلیں سارے دکھ رونے وچ درکار ہویا
خوشی نال سی کھیڈ دا ونے راتیں پھرے دائریاں وچ بیکار ہویا
وارث ماں تے باپ دے نال خوشی رُل بھایاں دے نال خوار ہویا

شروع نمودن قلبہ رانی میاں رانجھا

رانجھا جو ترزادہ کے تھک رہیا لاہ ارلیاں چھاں نوں آوندائی
چھالے پئے تے ہتھ تے پیر پھٹے ساڈوں واہی دا کم نہ آوندائی
راتیں دکھاں دے نال نہ نیند پوندی دن رونے وچہ وہاوندائی
بھتا آنکے بھابی نے کول دھریا حال اپنا رو وکھاوندائی
بھابی آکھیا لاڈلا باپ دا ایں اتے کھرا پیار رڑاوندائی
وارثشاہ میاں فعل بندیاں دے رب قدرتاں نال ازماوندائی

دربیان غصہ شدن رانجھا ہمراہ ینگہ

رانجھا آکھدا بھابیو ویرنوں نی تساں بھایاں نالوں وچھوڑیا جے
سکیاں بھایاں نالوں وچھوڑ مینوں کنڈا وچہ کلیجے دے پوڑیا جے
تساں فکر کیتا ساڈے کڈھنے دا بھایاں نالوں وچھوڑ کے موڑیا جے
دن رات ساں مست میں وچہ یاراں بولی مار کے جا اجوڑیا جے
خوشی روح نوں بہت دلگیر کر کے تساں پھل گلاب دا توڑیا جے
بھائی جگر تے جان ساں اسیں اٹھے وکھو وکھری چا چھوڑیا جے
نال قہر دے اکھیاں کڈھ بھابی دیکھو مہنا ہور کی جوڑیا جے
جدوں صفاں ہو ٹرن گیاں طرف جنت وارثشاہ دی اگ نہ موڑیا جے

مسخری کردن ینگہ بارانجھا

کریں کھاکے آکڑاں دُدھ چاول ایہ رجکے کھان دیاں مستیاں نی
ایہ رانجھے دے نال نے گھیو شکر پر جیو دا بھیت نہ دسدیاں نی
اکتوں کولنگ[۱] میں ساں لگا ہور سبھے کھالیاں وسدیاں نی
ہتھ پکڑ کمان طوفان والی تیر مہنیاں دے ساڈوں کسدیاں نی
من بھاوند کھلیئے[۲] جگ آکھے گلاں ٹک نوں بھاندیاں سدیاں نی
آکھن دیوراں نال نہال ہوئیاں ساڈوں سبھ شرکیاں ہسدیاں نی
رناں ڈگدیاں نی ویکھ چھیل منڈا جویں شہد وچہ مکھیاں پھسدیاں نی
گھر دن نکلیں تے پیا مریں بھکھا سبھے بھل جانیں خرمستیاں نی
وچہ ویہڑیاں بہندیاں ڈاہ چرخے رت ساڈیاں گلاں توں ہسدیاں نی
وارث جہناں نوں عادتاں بھیڑیاں نی سبھ خلقتاں وتوں نسدیاں نی

[۱] یعنی ناجائز تعلق کی بدنامی دینی [۲] بدنامی کا داغ [۳] یہ کہاوت ہے۔ من بھاوند کھایئے تے جگ بھوندا ہندا ہے۔ یعنی کھانا تو وہ کھاؤ جو دل چاہے اور لوگوں کی رسوم کے موافق عملدرآمد کرنا چاہیے۔ جیسے لباس رسوم وغیرہ۔

دربیان جواب دہی کردن رانجھا بانیگہ

تساں چھترے مرد بنائے تے سپ سیاں دے کردڈاریونی
کیرو پانڈواں دی صفا گال سٹی ذرا گل دے نال ھریاریونی
تساں پیر ولی غوث قطب مارے مکراں نال سبھے بریاریونی

راجے بھوج دے مکھ لگام دیکے چڑھ دوڑیاں ہوٹو نے ہاریونی
رادن لنک لٹا ئیکے گرد ہویا کارن تساندے ای ہتھیاریونی
وارثؔ رن دی ذات بیوفا ہوندی پوی نال نہ کسے اتاریونی

سخت جواب کردن نیگہ صاحبہ بارانجھا

بھابی آکھدی گندیا منڈیا وے ساڈے نال کی رکتاں چایاں نی
دلی جیٹھ تے جنہاں دے فتودیو ڈب مویاں اوہ بھر جایاں نی
گھروگھری وچار دے لوک سارے سانوں کیہاں پھاہیاں پایاں نی
تیری گل نبنے گی نال ساڈے پرناہ لیا سیا لاندیاں جایاں نی

اسیں شرم دیاں ماریاں ڈب مریئے ساڈے بھاتوں کیہاں نایاں نی
لٹکندڑا ویہڑیاں وچہ پھر دا ناں پنڈیاں تدھ بھرمایاں نی
سانوں چھڈیا کسے نہ لوجوگا ایکاں پچھے اساں نوں لایاں نی
وارثؔ شاہ انموڑاں نوں موڑنا ہیں جنہاں واہیاں توڑنباہیاں نی

جواب دادن رانجھا نیگہ صاحبہ را

منہ بُرا دسیندڑا ابھا بیئے نی سڑے ہوئے پتنگ کیوں ساڑنی ئیں
اُتے چاہڑکے پوٹریاں لاہ لویں کیہے گلاندے محل اُسارنی ئیں
اینویں عیب دیاں تہمتاں جوڑکے تے کجھ سچ نہ جھوٹھ نتارنی ئیں

تیرے گوچرے ہے اکم کی پیا میرا سانوں بولیاں نال کیوں مارنی ئیں
اساں نال کی معاملہ پیا تیرا پر پکیاں ولوں گوارنی ئیں
وارثؔ شاہ بیفائدہ عمر بازی جاکے روز قیامتے ہارنی ئیں

غصہ شدن نیگہ صاحبہ بارانجھا

سدھا ہوکے وٹیاں کھا جٹا آکلہے نوں ایڈیاں چایاں نی
ویہں رات خراب اوہ مگر تیرے الیس عشق نے بہت اکایاں نی

تیری بنگھلاندے اوتے گل ہووے دھماں وچہ ترنجناں پایاں نی
گھر بار وسار خوار ہویاں جھوکاں ریدیاں جنہاں نوں لایاں نی

۱؎ بدنام کرنے کی باتیں ۲؎ سر پر مصیبت لانا ۳؎ جو روکنے سے نہیں رکتے ان کو روکنا نہ چاہیے ۴؎ جنہوں نے بُری عادتوں کو اخیر تک پہنچا ہے۔ گوچرا۔ اختیار کا کام جو سوائے اسکے دوسرا نہ کرسکے ۵؎ کلو کوا شربو (ترجمہ) کھاؤ اور پیؤ رزق اللہ کی اور نہ پھرو ملک میں فساد مچاتے ۶؎ یعنی پانی کے گھاٹوں پر شہرت اور عورتوں کے کاتنے کی جگہوں پر مشہوری اور ذکر ہوتا رہتا ہے۔

زلفاں کالیاں کُنڈیاں ہو مُنگو[1] جھوکاں ہک تے آن بہایاں نی
وارثؔ شاہ ایہ جنہاں دا چند دیور ڈبو یاں اوہ بھر جایاں نی

جواب رانجھا بایںگہ

رانجھے آکھیا بھابیو ویریوں نی بولو سخن حیا شرم دے نی
جھوٹھ غیبتاں[2] وچہ غلطان رہو حکم نہیں ہوے ایس کم دے نی
دنیا خواب خیال دی بات ساری کجھ نہیں وساہ ایس دم دے نی
وارثؔ فعلاں دے نال خوار ہوندے بندے پاک گناہ تھیں جم دے نی

جواب بینگہ بارانجھا

اٹھکھیلیا[3] اہل دیوانیاں دے تھکاں موڑ ہڈ ہیاندے اُتوں سٹنائیں
روٹی کھاندیاں نوں جے پوے تھوڑا چا انگنے وچہ پلٹنائیں
وانگ آہدیاں ڈہا سنا لاہیں کجھ کم نہ کاج نہ کھٹنائیں
چیرا نبھ کے بھنڑے وال چوپڑ وچہ ترنجناں پھیریاں گھتنائیں
کریں کم نا ہیں اچھا کھائیں پہنیں جڑھ اپنے آپ دی پٹنائیں
وارثؔ غفلتاں وچہ نابود جیہڑے تنہاں آکھ کی کھٹنا وٹنائیں

آزردہ شدن رانجھا از بینگہ خود

بُھل گئے ہاں وڑے ہاں آن ویہڑے سانوں بخش لئے درگاہ ایئے واسطائی
دن رات توں ظلم تے لک بدہا مڑیں روپ سنگاریئے واسطائی
کدی کسے دے نال نہ گل کریں کبر والئے ماریئے واسطائی
ہتھوں تیریوں دیس میں چھڈ جاساں رکھ لے ہنساریئے واسطائی
نال حُسن دے بھریں گمان لدی سمجھ مست ہنکاریئے واسطائی
وارثؔ شاہ نوں مار نہ بھاگ بھریئے انی نندی پیاریئے واسطائی

جواب دادن بینگہ صاحبان رانجھا دھیدورا

ساڈا حسن پسند نہ لیاونائیں جا ہیر سیال دیاہ لیاوریں
وہیں رات پھریں اوہدے مگر لگا جویں دا لگا تویں لا لیاویں
دنے بوہیوں[5] کدہی ملے ناہیں راتیں کندھ بھچھواڑیوں ڈہا لیاویں
واہ ونجھلی پریم دی گھت جالی کائی نڈھی سیالاں دی پھا لیاویں
تیتھے ول ہے رناں ولاوز دارانی کو کلاں محل توں لاہ لیاویں
وارثؔ شاہ نوں نال لے جائیکے تے کوئی دم دے کے کھسکا لیاویں

[1] تیری زلفیں بھینسوں کے گلہ کی طرح سینہ پر آن چڑہیں [2] پ ۸ ع قُل اِنَّ اللہَ (ترجمہ آیت) تو کہہ اللہ حکم نہیں کرتا عیبت کے کام کیوں جھوٹ بولتے ہیں اللہ پر جو علم نہیں رکھتے [3] بگڑی ہوئی طبیعت والے کو کہتے ہیں [4] عورتوں کے ورغلانے کا طریقہ تجھے خوب یاد ہے [5] گردن کو نکالنے کا موقعہ نہ ملے ۱۲

جواب کردن رانجھا ہمراہ بینگہ صاحبہ

ندھی سیالاں دی ویاہ کے لیادساں میں کرین بولیاں تے ٹھٹھولیاں نی
مجھ وانگ وچہ بوٹیئے بھابیاں نوں ہون تساں جیہاں بڑ بولیاں نی
نقلاں نت کرو وچہ ویہڑیاں دے بھنڈاں کنجر اندیاں جویں ٹولیاں نی
بھے گھت پیہڑا وانگ مہریاندے اگے تساں جیہاں ہون گولیاں نی
بس کرو بھابی اسی رج رہے بھر دیتیاں جے سانوں جھولیاں نی
وارث عاقبت تنہاں نوں اجر ملسی پورے پاوڑے جنہاں تولیاں نی

تمسخر بینگہ یار انجھا

کیہا بھیڑ مچایائی گچیلڑے متھاڈا ہیائی سوکناں وانگ کیہا
رانجھے کھا غصہ سر دھول ماری کیہی ان نوں جیبویں لیہا
رانجھا ہو غصے اُٹھ رواں ہویا بھابی رکھ رہی اوہ تاں ناں رہیا
جاہ سجر اکم گوانا ہیں ہو جا سیا جوبناں پھیر بہیا
تسیں دیس رکھو آ ہیں چھڈ چلے لاہ جھگڑا ایہا تیتے گل لیہا
ہتھ پکڑ کے جُتیاں مار بکل رانجھا ہو ٹریا وارثشاہ جیہا

روانہ شدن رانجھا از تخت ہزارہ

روح چھڈ قلبوت جوں وداع ہوندا تویں ایہ درویش سدھاریائی
کیتا رزق نے آن اوداس رانجھا چلو چل ای جیو پکاریائی
ان پانی ہزارے دا قسم کر کے قصد جھنگ سیالاں دا دھاریا نی
کچھے ونجھلی مار کے رواں ہویا وارث دیس تے وطن وساریانی

خبر شدن برادران از رفتن رانجھا

خبر لوکاں نے بھایاں نوں جا دتی دھیدو رُس ہزاریوں چلیا جے
پگڑ راہ ٹریا ہنجوں نین رودن جویں ندی دا نیر اُچھلیا جے
اگوں دیر دے واسطے بھایاں نے ادھ واٹیوں راہ آ ملیا جے
ہل واہنا اوس تھیں ہووے نا ہیں مار بولیاں بھابیاں گھلیا جے
دھیدو وکھو ہجیا نال بھرجایاں دے اوہدا کسے نہ جی تسلیا جے
وارث حق دے نوں جدوں رنج کیئے تدوں عرش اللہ دا ہلیا جے

کلام دھیدو

رانجھے آکھیا اُٹھیا رزق میرا ایتھوں بھائیو تسیں کی منگدے او
ونڈ لیا جے باپ دا ملک سارا تسیں ساک نہ سین نہ انگدے او

۱ ٹھٹھے بازی ۲ پشم کو کھانے والا کیڑا ۳ جب حقدار کو حق سے محروم کر کے ناراض کیا جائے تو اللہ کا عرش کانپتا ہے ۔

وچوں خوشی ہو ساڈے نکلنے تے گل آکھدے مونہوں نہ سکندے او
بھلے کم دیلو جے نہ نیت تساں ردا دار لڑائی تے جنگدے او

دس گجھے تے منصور وانگوں مینوں پھاسولی اُتے ٹنگدے او
وارثشاہ ہن ایں اوداس ہوئے تسیں خوشی دسو نال رنگدے او

بھرجائیاں دے ترلے

منت زاری کردن برادران پیش رانجھا

آکھ رانجھیا بھاء کی بنی تیرے دیس اپنا چھڈ سد ہارنا ہیں
ایہہ باندیاں اسیں غلام تیرے کوئی ہور وچار وچارنا ہیں
بھائیاں باہجھ نہ مجلساں سوہندیاں نی بھائیاں باہجھ کجھ بھرم تے بھار ناہیں
بھائی ڈھاؤندے بھائی اسار دینی بھائیاں باہجھ باہاں بیلکار ناہیں
طامعندیاں مکھ خوشامداں نی اتے غریب دا کوئی بھی یاد ناہیں
باہاں کلیاں نوں لوک ماردا جے باہاں والیاں نوں کوئی سار ناہیں

ویرا انبڑی جایا جاہ ناہیں سانوں نال فراق دے مار ناہیں
بخش ایہ گناہ توں بھائیاں نوں کون جمیا جو گنہگار ناہیں
لکھہ اوٹ ہے کول دسندیاں دی بھائیاں گیاں جیڈی کوئی ہار ناہیں
بھائی مرن تے پوندیاں بھج باہاں بناں بھائیاں بھرے پرواز ناہیں
باہاں والیاں دی لوک کرن منت بناں باہاں دے کوئی سردار ناہیں
وارثشاہ میاں بناں بھائیاں دے سانوں جیونا درکار ناہیں

بھائیاں دے ترلے

عاجزی وزاری کردن بینگہ صاحبان

بھرجایاں آکھیا رانجھیا وے اسیں باندیاں تیریاں ہونیاں ہاں
جان وچ الانبیاں آ گئی ئے تیرے درد فراق چا بھنیاں ہاں
سانوں صبر قرار آرام ناہیں جس ویلڑے تیتھوں وچھنیاں ہاں

نام لینائیں جدوں توں جاوینداایں ہنجھو وردیاں رونیاں ہاں
جان مال قربان ہے تدھ اُتوں اتے آپ بھی چوکھے منیاں ہاں
وارثشاہ کہیا من دلی دیلو اسیں سبھ مُرادتے پنیاں ہاں

رانجھے دا جواب

منت کردن رانجھا پیش بینگہ صاحبان

بھابی رزق اداس جاں ہو ٹریا ہن کا سنوں گھیر کے ٹھگدیاں ہو
بھائی ساک سُن سو تساں وکھ کیتے تسیں ساک کی ساڈیاں لگدیاں ہو
اسیں کہ ہجڑے وچ پے وا لے تسیں جھجنے دیاں نیں وگدیاں ہو

پہلے ساڑکے جیو نمانڑے نوں پچھوں بھلیاں لاؤنے لگدیاں ہو
اسیں وانگ سواہ دے ہو رہے تسیں کولیاں دیلو انگ وگدیاں ہو
اساں آپ تے ایہ معلوم کیتا تسیں ٹھگنیاں ای سارے جگدیاں ہو

۱ اے بھائی ہماری والدہ کا جنا ہوا۔
۲ پاس رہنے والوں کا لاکھ پردہ اور بڑی امید ہوتی ہے ۳ جسطرح باروں کی مدد سے کام کیا جاتا ہے جسطرح بھائی بھی کام کرتے ہیں۔

کھری مت دی گل کھلار کے تے پھیر پھوسیاں مار کے بگدیاں ہو
اسی نس آئے تسیں مگر پیاں پچھا چھڈ وساڈا تائیں وگدیاں ہو
وچہ شرع نہ عقل نہ قول تساں قاضی مفتیاں نال کیوں لگدیاں ہو
وارث شاہ اکلڑے کی کرناں تسیں ست اکٹھیاں وکدیاں ہو

روانہ شدن رانجھا از برادران

واہ لا رہے بھائی بھابیاں بھی رانجھا رُس ہزاریوں دہایا ئی
ہتھ ونجھلی پکڑ کے رات ادھی رانجھے مزہ بھی خوب بنایا ئی
رن مرد نہ پنڈ وچہ رہیا کوئی سب گھر دِ مسیت دے آیا ئی
بھکھ ننگ نوں جھاک کے پندھ کر کے راتیں وچہ مسیت دے آیا ئی
اِک ہو بے سُرت بہوش گئے اکناں راگ اُتے چیت لایا ئی
وارث شاہ میاں پنڈ جھگڑیاں دی بچھوں ملاں مسیت دا آیا ئی

تعریف مسجد

مسجد بیت العتیق مثال آہی خانہ کعبیوں ڈول اتارِیا نے
معمار اصول تے فقہ والے تھم دین دے نال کھلھاریا نے
پڑھن فاضل درس درویش مفتی خوب کڈھ الحان پکاریا نے
وچہ فقہ اصول دے خوب کامل نال علم دے عمر گذاریا نے
گویا اقصےٰ دے نال دی بھین دوئی شاید صندلی نور اساریا نے
ثابت نص حدیث دے نال کر کے چھت کعبہ دی خوب اتاریا نے
مہرے دار دستاراں تے ہتھ عاصے کدی جھوٹھ دی لاف نہ ماریا نے
وارث شاہ اصیل استاد لڑکے خو علم دی کدی نہ ہاریا نے

نام کتاب ہائے علم عربی فقہ و اصول

تعلیل میزان تے صرف بہائی صرف میر ہی یاد پکاریا نے
قاضی نال مجموعہ سلطانیاں دے اتے حیرت الفقہ نوایا نے
زرادیاں دے نال شرح ملاں زنجانیاں نحو نتاریا نے
کرن حفظ قرآن تفسیر دوراں غیر شرح نوں دریاں ماریا نے
اُٹھے پہر گرداناں داورد کردے علم عربی دی عمر سواریا نے
قاضی قطب تے کنز انواع باراں مسعودیاں جلد سواریا نے
معارج النبوت خلاصیاں نوں روضہ نال اخلاص پساریا نے
فتاوی برہنہ منظوم شاہاں نال زندیاں حفظ قراریا نے
حزب البحر تے حرز یمانیاں وے ورداں وچہ دن رات گذاریا نے
وارث شاہ سب علم دے وچہ کامل جو کجھ پڑھے سو سب نتاریا نے

کتابہائے فارسی نظم و نثر

اِک نظم دے درس ہر کرن پڑھ دے نام حق تے خالق باریاں نی
گلستاں، بوستاں نال بہار دانش طوطی نامے تے رازق باریاں نی

نشیات نصاب تے ابوالفضلاں شاہنامیوں واحد باریاں نی
بہار دانشاں اتے محمود نامہ کشف اللغات بھی کھول اکھاڑیاں نی
درمجلس پڑھدے نالے جنگنامہ نال جلوے تے شیخ عطاریاں نی
طب اکبر تے یوسفی پڑھن لڑکے قصہ یوسف دا کڈھ ہکاریاں نی
ہدایہ کلی قرابادین پڑھدے نافع انسان ہنوں وساریاں نی
سکندرنامہ تے نال انوار سہیلی حاتم نامہ تے صادق تاریاں نی

قرآن السعدین دیوان حافظ شیریں خسرواں لکھ سواریاں نی
بدرچاچ کریما تے پند نامہ آمد نامیاں تے اللہ باریاں نی
نجات المومنین نے اروشندل پڑھدے چارچمن بھی خوب پکاریاں نی
زلیخا نال بلند آواز پڑھدے نلدمن تے اعظم باریاں نی
تعویزات سیفی نال فال نامہ تے نگار دانش لکھاں تاریاں نی
آئین اکبر اتے نگار نامہ وارث ہور متفرقہ ساریاں نی

بچیاں دی پڑھائی دا سامان

اشیاء مکتب کودکاں !!

قلمدان دوات فتین پٹی ناتویں املی دیکھ دے لڑکیاں دے
اک بھل کے عین داغین واچن ملاں جند کڈھن نال کڑکیاں دے
اک نال بھر بات دے آجاندے مارے خوف وریڑیاں ڈرکیاں دے

لکھن نال مسودے سیاق خسرے سیاہی اور جے لکھ دے ورقیاں دے
اک اوندے شوق جزدان لیکے وچہ لکھیاں دے نال تڑکیاں دے
وارثشاہ دھن بھاگ سہاگ تنہاں جھلے کھ استاداں دے جھڑکیاں دے

ملاں دی جھاڑ رانجھے نوں

کلام ملا با رانجھا

ملاں آکھیا چونڈیاں دکھیدیاں ای غیر شرع تو کون ہیں دور ہو وادے
کوئی بدعتی توں نظر آونائیں ایسے وقت ہی دور ضرور ہو وادے
انا الحق کہادناکھرااوکھا اوڑک مریں گا وانگ منصور ہو وادے

ایتھے لچیاں دی کائی تھاں ناہیں پئے دور کر حق منظور ہو وادے
خراباتیاں دی نہیں جاگھ ایتے یاد رب دی نت مذکور ہو وادے
وارثشاہ نہ ہنگدی باس چھپے بھانویں رکھئے وچہ کافور ہو وادے

رانجھے دا جواب

جواب رانجھا با ملاں

داہڑی شیخ دی عمل شیطان والے کیہا راہیوں جاندیاں رہیاں نوں
اس پلیت تے پاک دا کرو واقف اسی جان دے شرح گواہیاں نوں
کیہا حرص دا جال کھلاریائی ڈھونڈیں اڈیاں چھٹکے پھاہیاں نوں

لگے کڈھ قرآن تے بہیں منبر کیہا اڈیو مکر دیاں پھاہیاں نوں
جیہڑی تھاں ناپاک دے وچہ وڑیوں شکر ربدیاں بے پرواہیاں نوں
نائب پاک رسول دے تسی ہوجی واقف کرو چا راہ گمراہیاں نوں

ومن اظلم (ترجمہ) اس سے ظالم کون ہے جس نے منع کیا اللہ کی مسجدوں میں کہ پڑھے وہاں نام اس کا اور دوڑا ان کے اجاڑنے کو ایسوں کو نہیں پہنچتا کہ بیٹھیں ان میں مگر ڈرتے ہوئے ۲ سے کیا حکم کرتے ہو لوگوں کو نیک کام اور بھولتے ہو آپ کو اور تم پڑھتے ہو کتاب پھر کیا نہیں سوچتے ترجمہ (باقی صفحہ اگلے پر)

اساں جہے فقیر تے مہر کیجے کر دعا چاپا ہندیاں لاہیاں نوں
جیہڑا نور متھے دا مجراب میاں توں تاں ٹھگنا ایں جاندیاں راہیاں نوں
تسی کردو تقصیر معاف میری کیوں پائیں عیب برایئاں نوں
کھوتی بھیڈ بلی کتی ضرب کڈھو چھڈ و کواریاں نہ ویاہیاں نوں
لیئں رشوتاں رب توں ڈریں نائیں اگے اجلدے کریں اکڑاہیاں نوں
وارث شاہ وچہ حجریاں فعل کردے ملاں جو تمرے لادندے واہیاں نوں

خوشامد رانجھا پیش ملاّ

وچہ مسجداں بیٹھ کے صبح ویلے تسیں ذکر تے شغل کماوندے او
غیر شرع تے ہور حرامخوراں نال دریّاں چاکو ہاوندے او
رات اساں گذارنی وچہ مسجد جیکر تسیؔ بھی روا رکھاوندے او
جیکر عاصی تساڈڑی کرے زیارت عیب اوسدے چاونجاوندے او
شرع بڑا ئسر پوش بنایا جے تسیں شرع دے لوک کہاوندے او
وارث شاہ فقیر تے مہر کریو تسی سچ دی بات پچھاوندے او

جواب ملاّ

گھر رب دے مسجداں ہوندیاں نے ایتھے غیر شرع نہیں واڑیئے اوئے
ہنوں کپڑا ہووے تاں پاڑ سٹیے لباں ہون دراز تے ساڑیئے اوئے
کرے حجتاں آنکے نال ساڈے اوہنوں مار کے چا اجاڑیئے اوئے
جیہڑا فقہ دے علم دا نہیں واقف اوہنوں چاسولی تے چاڑھیئے اوئے
تارک ہو صلوٰۃ دا پٹے رکھے لباں والیاں مار پچھاڑیئے اوئے
جیہڑا کھائے حرام تے جھوٹھ بولے کافر اوس نوں آپکاریئے اوئے
کتا اتے فقیر پلید ہووے نال دریّاں بنھ کے ماریئے اوئے
وارث شاہ خدا دے دشمناں نوں دوروں کتیاں وانگ دُرکاریئے اوئے

سوال رانجھا

سانوں دس نماز ہے کا سدی جی کاس نال بنا کے ساریا نے
لمبے قد چوڑی کس ہان ہوندی کس چیز دے نال سواریا نے
کن تک نماز دے ہین کتنے متھے کہنلدے دھروں ایہ ماریا نے
وارث کلیاں کتنیاں الیس دیاں نی جس نال ایہ بنھ کھلاریا نے

جواب ملاّ

اساں فقہ اصول صحیح کیتا غیر شرع مردود نوں مارنا ایئں
اساں دسنے کم عبادتاں دے پل صراط توں پار اتارنا ایئں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲ ،کا) آیت انا مردن الناس ۳ے پ ۲۴ ع ۱۲ وہی ہے جس نے بنایا تم کو خاک سے .بھر پانی کی ایک بوند سے بھر لہو جمے ہوئے سے بھر تم کو نکالتا ہے لڑکے بھر جب تک پہنچو اپنی جوانی کو بھر جب تک ہوجاؤ تم بوڑھے ہے پھنسی ہوئی کو چھوڑ کر اڑتے ہوئے کے پیچھے چلتے ہو یعنی حرص ۱۲

فرض سنتاں واجباں نفل وتراں نال جائزاں سیج نتارنا ئیں
وارثشاہ نمازدے تارکاں نوں تازیانیاں[1] دُریاں مارنا[ئیں]

طعنہ زدن رانجھا مُلّا را

تیس وچہ خدادے خانیاں دے ڈِھلی چھڈ کے گوزکیوں[2] ماردے او
اُٹھے پہر مسیت وچہ بیٹھ کے تے پئے بُرے خیال جتاردے او
بانس حلویاں دی خبر مردیاں دی جیوندے نال دعایاں دے ماردے او
پچھلی رات جاں بھکھ داوقت ہوندا اُٹھ حال ای حال پکاردے او
جھوٹھ غیبتاں تے احرام کرناں بدظنی دے کم کیوں سار[دے او]
اٹھے کوہڑیاں لوہلیاں وانگ بیٹھے قرعہ مرن جہان دی ڈھاد[ے او]
شرع چاسرپوش بنایلجے روا دار وڈے گنہگار دے [او]
وارثشاہ مسافراں آیاں نوں چلوچل ای پئے دنگارد[ے او]

جواب مُلّا

مُلّاں آکھیا نامعقول جٹا فرض کج کے رات گذار جائیں
صبح وقت جے وچہ مسیت ڈھٹوں چادرسد چوبر تیرے مگر لائیں
گھر رب دے نال نہ بنھ جھیڑا اازغیب دیاں حجتاں چھیڑ نائیں
فجر ہوئی توں اگے ہی اُٹھ ایتھوں سرکج کے مسجدوں نکل جائیں
توں تاں بیوقوف مجہول جٹا اُرل چکیوں ڈنگراں وچہ گائیں
وارثشاہ خدادے خانیاں نوں ایہ ملاں تے چمڑے ہین بلائیں

مقولہ شاعر

رانجھے لڑدیاں بھڑدیاں رات کٹی فجر ہوئی تاں اُٹھ کے دھایائی
بھایاں بولیاں مارکے کڈھ دِتا اساں دیس تے وطن بُھلامائی
کوہن ہیر دا جادیدار پائی لےدل وچہ ایہ متا پکایائی
وارثشاہ رب ہے بے پرواہ ڈاہڈا جس عاجزاں نوں وخت پایائی

روانہ شدن رانجھا از مسجد

چڑی چوہکدی نال جاں ٹُرے پاندھی پیاں دودھ دے وچہ مدھانیاں نے
اکناں اُٹھ کے ریڑکا پادتا اک ڈھونڈدیاں پھرن ددھانیاں نے
لیاں کڈھ ہرنالیاں ہالیاں نحیئاں بھوئیں نوں جنہاں نے لانیاں نے
صبح صادق ہوئی جدوں آن روشن تدوں لالیاں آن چہلانیاں نے
اک اُٹھ کے ہلیں تیار ہوے اک ڈھونڈدے پھرن پورانیاں نے
گھر بارناں چکیاں جھوتیاں نی جنہاں تاوناں گُنھ پکانیاں نے

[1] تازیانہ اُدر درے سے۔ اریننگے [2] مقعد سے ہوانکالتے ہو (پنجابی پَدّ)۔ [3] اپنا مقولہ شاہ صاحب کہتے ہیں کہ مسجدوں کو ملا لوگ بلائیں لگی ہیں ع ترجمہ آیت پ ۳ ع ۱۴ اور کھاتے ہو مردہ مال سمیٹ کر اور محبت کرتے ہو مال کو جی بھر کر۔

کار وبار وچہ رُجھا جہان سارا چرخے کتدیاں اُٹھ سوانیاں نے
رانجھے کوُچ کیتا آیا ندی اُتے ساتھ لدّیا پار مہانیاں نے
اُٹھ غسل دیو اسطے جان وڑے سیجاں جہلنے رات نوں رانیاں نے
وارث شاہ میاں لڈن وڈا کپیّن کپا شہد بھریا جویں بانیاں نے

منت رانجھا پیش ملاحاں

رانجھے آکھیا پار لنگھا ابا مینوں چاہڑلے ربدے واسطے تے
ہتھ جوڑکے منتاں کرے رانجھا ترلے کراں ہیں جھبدے واسطے تے
تسی چاہڑ لو مینوں وچہ بیڑی چپّا دھکساں ربدے واسطے تے
وارث رُس آیا نال بھابیاں دے منت کراں سبدے واسطے تے

جواب ملاح بار رانجھا

رب واسطے بیڑی دیو چہ بیٹھے پیے پار ہی پار پکارنے ہاں
پیسہ کھوکے تلی تے دھرے جیہڑا گودی چاکے پار اتارنے ہاں
جیہڑا اکپڑا دے تے نقد سانوں سبھوادسدا کم سوارنے ہاں
دوماں تے فقیراں تے مفت خوراں دوروں کُتیاں نوانگ درکارنے ہاں
چور دہاڑدی آنکے لبھ دیوے پردہ ادسدا ناہ اکھاڑنے ہاں
اتے ڈھیکیا مفت جے کن کھائیں چابیڑیوں زمین تے مارنے ہاں
زور اوری جے آنکے چڑھے بیڑی ادھ واٹڑے ڈوبکے مارنے ہاں
وارث شاہ جیہاں پیرزادیاں نوں مڈھوں بیڑی دیوچہ نہ واڑنے ہاں

آزُردہ شُدن رانجھا

رانجھا منتاں کرکے تھک رہیا انت ہار کنڈھے اُپر جا بیٹھا
کانویں سد فراق دے نال روندے اتے دنجھلی شبد وجا بیٹھا
رنّاں لڈن جھبیل دیاں بھرن مٹھیں پیر دوہاں دیوچہ ٹکا بیٹھا
مُنڈا باہوڑیں جٹ لیجاگ رنّاں کیہا شغل ہے آن مچا بیٹھا
چھڈ اگ بیگانڑی ہوگوشے پریم ڈھانڈڑی وکھ جگا بیٹھا
جو کوئی آدمی ترمتاں مردبیسن پتن چھڈ سبھ اوس تے آ بیٹھا
غصّہ کھائیکے لئے جھبیل جھیّاں اتے دوہانوں ہاک بُلا بیٹھا
وارث شاہ اس موہے تے مردرنّاں نہیں جاندے کون بُلا بیٹھا

شناوری کردن رانجھا در دریا

رانجھا رہے نہ ورجیاں کسے جیلے وچہ ندی دے جاکے پیر پائے
لوک آکھ رہے میاں ٹھل ناہیں تیری جان جائے جویں سر جائے

۱ جو عورتوں سے ہم صحبت ہوئے ۲ ملاح کا نام اور کپین بڑے پیٹ والے کو کہتے ہیں اس کی تمثیل آگے دیتا ہے ۳ ادھ واٹڑے نصف دریا۔ یعنی
نجدہار کے اندر ۴ گاؤں والو مدد کو پہنچو جاٹ عورتوں کو نکال لے جائے گا ۵ ورغلاتے ہیں۔

رنّاں لڈن جھبیل دیاں بگڑ رہیاں رانجھا رہے نہ درجیا پیر پائے
رانجھا آکھدا دکھی نوں مرن بھلا سکھی کون جہیڑا چھڈ شہر جائے
پیا دخت جاں ماں تے باپ یا یوسف وانگ بھراواں نے ویر پائے

لوکاں آکھیا مور کھا ڈب مرسیں جھنڈ دیکھ جھناں دی لہر جا
چیلے رزق بہانڑے موت ہوندی گھر بیٹھیاں نوں کیہڑا خیر پا
وارث شاہ نوں آسرا رب دائے بندہ کت ول اوس بغیر جل

در دریا رفتن رانجھا

رانجھا بنھ کے داہل تیار ہویا کیتا پار داچا سامان میاں
ڈر موت دا مول نہ عاشقاں نوں نہ کجھ اپنا شوق تے شان میاں

خضر پیر تے اللہ نوں یاد کرکے چھڈ خوشی تے شان گمان میا
وارث سبھ دُنیا دغے باز ہے جی رکھ رب دی طرف دھیان میا

منع کردن رانجھا از عبور دریا

لوکاں دوڑ کے رانجھے نوں پکڑ آندا نہ کر زور توں ٹھل نہ سجنا او
سین ونجھیں جھناں دا انت ناہیں ڈب مریں گا ٹھل نہ سجنا او
ساڈا عقل شعور توں کھس لیا رہیا کوکھڑا ہل نہ سجنا او
ساڈیاں کھیاں دیوچہ وانگ دھیری ڈیر اگھت بھوہل نہ سجنا او

مِنتاں کردیاں تے پیریں پوندیاں نوں جائیں سٹ کے گل نہ سجنا
چاہڑ ہوبڈیاں تے تینوں اسیں ٹھلاں کوئی جان توں ڈھل نہ سجنا ا
ہتھ بدھیاں اسیں غلام تیرے بھاویں وچ پر ٹھل نہ سجنا
وارث شاہ میاں تیرے چوکھنے ہاں ساڈا کالجہ سل نہ سجنا او

نشاندن رانجھا در کشتی

دوہاں ہاں توں پکڑ رانجھیٹڑے نوں مڑ آن بیڑی وچہ چاہڑیا نے
گویا خواب دے وچہ عزازیل ڈٹھا اوہنوں پھیر مڑ عرش تے چاہڑیا نے

تقصیر معاف کر آدمی دی نویں سرے بہشت وچہ واڑیا نے
وارث شاہ نوں ترت نوہائیکے تے ہوی ہیر دے پلنگ تے چاہڑیا نے

پرسیدن رانجھا حقیقت پلنگ

یار و پلنگ کہیا سنے سیج ایتھے لوکاں آکھیا اک جٹیٹڑی دا

ایہ اوسدی ہے آرام گاہ عشق مشک دے بسترے لیٹڑی دا

---

۱ پ ۴ ع (ترجمہ آیت) اگر اللہ تم کو مدد کرے گا تو کوئی تم پر غالب نہ ہوگا اور جو وہ تم کو چھوڑ دے گا تو وہ کون ہے کہ تمہاری مدد کرے گا اس کے بعد اور اللہ پر بھروسہ چاہیئے مسلمانوں کو۔

شاہ پری پناہ نت لئے جتنوں ایہہ تھاں ہے مشک پلیٹڑی دا
اوہنوں وِچ جہان نہ ملے ڈھوئی جھیڑا ماریا اوس دی پھیٹڑی دا
ایہہ اوس دی سیر دا تھاں بنیاں ذوق شوق دے وِچ سمیٹڑی دا
بگھیاڑ دا خوف جیوں بکری نوں تویں لڈن نوں خوف چپکیٹڑی دا
سیر نال سہیلیاں نت کردی باپ منّدا حکم مہر ٹیٹری دا
بادشاہ سیالاں دے ترنجناں دی مہر چوچک خان دی بٹیٹڑی دا
قسمت والڑا اروح ہے جھنگ اندر کل تار سیالاں دی نٹیٹھڑی دا
اک حکم سہیلیاں وچ ہویا اوس نڈھڑی عشق سمیٹڑی دا
ایس سبھ جھبیل تے گھاٹ پتن سبھو حکم ہے ایس شلیٹڑی دا
وارث شاہ میاں جگ جاندا ئے نام ہیر ہے حسن دلہیٹڑی دا

مقولہ شاعر

بیڑی نہیں ایہہ جنج دی بنی بیٹھک جو کوئی آوے سو سد بہاؤندا ئے
جویں شمع تے ڈِگن پتنگ دھڑ دھڑ لنگھ نئیں مہائن آؤندا ئے
لڈن نہ لنگھایائے پار اسنوں اُس ویلڑے نوں پچھوں تاؤندا ئے
جنے کھنے نوں لڈن ایہہ آکھدا ئے کویں لاہو اسنوں میلا آؤندا ئے
ٹھگ سینئے دھینسر آوندے نے ایہہ تاں ظاہرا ٹھگ جھناؤندا ئے
نڈھا وڈا امیر فقیر بیٹھے کون پچھدا ئے کیہڑی تھاؤندا ئے
گویا خضر دا بالکا آن لتھا جہناں کھناں شیرینیاں لیاؤندا ئے
یار وچھوڑھ نہ کرے خدا سچا رناں میریاں ایہہ کھسکاؤندا ئے
اک سد دینال ایہہ جند لیندا اپنجھی ڈیگ دا مرگ بہاؤندا ئے
وارث شاہ میاں ولی ظاہرا ئے ویکھو ہنے جھبیل کٹاؤندا ئے

پرسیدن مرداں از رانجھا

لوکاں پچھیا میاں توں کون ہوناہیں ان کسے نے آن کھوالیا ئی
انگ ساک کیوں چھڈ کے نس آیوں بڈھی ماں تے باپ نوں گالیا ئی
اکے اینویں ہی رات گزاریائی کسے دودھ نہ گھٹ پیالیا ئی
تیری صورت بہت ملوک دسے ایڈا جفا توں کاسنوں جالیا ئی
اوہلے کھیاں دسے تینوں کویں کیتا کنہاں دتیاں دا قول پالیا ئی
وارث حال کیکوں ہوگ ماپیاں دا جنہاں نہ فرزند سمھالیا ئی

جواب رانجھا

رانجھے کھول کے حال احوال سارا اوہناں لوکاں نوں چا سنایا ئی
موئے ماں تے باپ تاں وخت پیا بھائیاں وطن بھیں چا تراہیا ئی
گھر ماپیاں دے رہیا لاڈلا میں ویکھو سائیں نے کھیل وکھایا ئی
وارث ربدے باہجھ نہ تاہنگ کوئی بانا فقر دا اساں وٹایا ئی

۱؎ پنج مراد مورث اعلیٰ ۲؎ قوم سیال کی عورت۔
۳؎ نکال لے جاتا ہے ۴؎ ملاح کو پٹواتا ہے ۵؎ جفا جالناں۔ تکلیف برداشت کرنا ۱۲

رانجھے دا سیج تے سونا

آرام کردن رانجھا

ہس کھیڈ کے رات گذار یا سو صبح اٹھ کے جیو اداس کیتا
اگے پلنگ بیڑی وچہ وچھیا سی اتے خوب وچھاونا اس کیتا
راہ جاندڑے نوں جھگی نظر آئی ڈیرا جا ملاحاں دے پاس کیتا
بیڑی وچہ وجا کے ونجھلی نوں چا پلنگ اتے عام[1] خاص کیتا

ہیر نوں پتا لگنا

خبر کردن شباناں در شہر جھنگ

جا ماہیاں پنڈ وچہ گل کیتی اک سگھڑ بیڑی وچہ گاوندا ائے
سنے لڈن جھبیل دیاں دونویں رناں سیج ہیر دی رنگ لاوندا ائے
ادہے بولیاں مکھ توں پھل کردے لکھ لکھ دا[2] سدا وہ لاوندا ائے
وارث شاہ کواریاں آفتاں نی ویکھ کیہا فتور ہن آوندا ائے

سہیلیاں دی تعریف

در تعریف دختراں

کیہی صفت سہیلیاں کرے شاعر اکدوجی توں نیناں دے انگ بن دے
سرمہ کجلا کٹک قندھار وائے ہن دیکھ محبوباں دے جنگ بن دے
ابرو وانگ کمان لاہور دسن کول پلکاں دے تیر خدنگ بن دے
کرڑنگی[3] پائیکے لٹکدی چال چلن عاشق ماریندے پئے ڈھنگ بن دے
ہنج تولیاں جھمیاں مکھڑے تے ہتھیں سوہندے کنگن نے ذنگ بن دے
گھر بار وسار اجاڑ ڑیاں سر چڑ ہکھڑے کول چور رنگ بن دے
اک بھاریاں گوریاں حسن روشن عاشق دیکھ چراغ پتنگ بن دے
ایس سحر جھناں دے ناز نیارے پر اصل سیالاں دے جھنگ بن دے
چہرڑے نقش نینی سچے وچہ سیالاں ایسے نقش نہ چین فرنگ بن دے
زلفاں کالیاں ناگناں مکھڑے تے ظالم عاشقاں دی پئے ڈنگ بن دے
متھے مسیداں دے محراب سوہن صفاں چونڈیاں دے کول رنگ بن دے
وارث شاہ جنہاں شوق رانجھنے دا گل گنت دے وچہ اک انگ بن دے

ہیر دا آونا

آمدن ہیر

لیکے سٹھ سہیلیاں نال آئی ہیر متڑی[4] روپ گمان دی جی
کڑتی سوہے دی ہک دے نال بھجی ہوش رہی نہ زمیں آسمان دی جی
ٹِک موتیاں دے کنیں جھمکدے سن کوئی حور تے پری دے شان دی جی
اہدے نک بلاق جیوں قطب تارا جوبن[5] بھنبڑی قہر[6] طوفان دی جی

---

[1] عام خاص مراد مستعمل کردیا جس پر کوئی بیٹھا نہ تھا۔ رانجھے نے اس کو عام کردیا [2] لاکھ روپیہ کا ایک سخن کرتا ہے [3] صاحبان عمل اور باوقار و باعزت لوگ کرڑنگی۔ ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر چلنا [5] حسن کے غرور پرست [6] جوبن۔ جوانی کی خوبصورتی۔ مطلب یہ کہ حسن کے طوفان میں ڈوبی ہوئی تھی۔ قہر اور غضب کا لفظ مبالغہ کے طور پر آتا ہے [6] غضب کا حسن یعنی بے حد خوبصورت۔

آبدیاں والے ٹلیں موہیئے اگے گئی کیتی تنبو تان دی جی
وارث شاہ میاں جیہی لوہڑ لئی بھری کبر ہنکار تے مان دی جی

وصف جمال ہیر

کیہی ہیر دی کرے تعریف شاعر متھے چمکدا حسن مہتاب دا جی
خونی چونڈیاں رات جیوں چن دوالے سرخ رنگ جیوں رنگ شہاب دا جی

سیاں نال لٹکدی آوندیئے جویں جھولدا پر عقاب دا جی
نین[2] نرگسی مرگ مولڑے دے گلہاں ٹہکیاں پھل گلاب دا جی

بھواں وانگ کمان لاہور دسن کوئی حسن نہ انت حساب دا جی
سرمہ نیناں دی دھار وچہ پھب رہیا چڑھیا ہند تے کٹک پنجاب دا جی

کھلی وچہ ترنجناں لٹکدیئے ہاتھی پھرے جیوں مست نواب دا جی
جیہڑے ویکھنے دے ریجھوان آہے وڈا واعدا انہاندے باب دا جی

چہرے سوہنے تے خط[3] خال سوہنے خوشخط جیوں حرف کتاب دا جی
چلو لیلۃ القدر دی کرو زیارت وارث شاہ ایہ کم ثواب دا جی

در تعریف ہیر

ہونٹھ سرخ یاقوت جیوں لعل چمکن ٹھوڈی سیب ولایتی سار وچوں
دند چنبے دی لڑی کہ ہنس موتی دانے نکلے حسن انار وچوں

نک الف حسینی دا پپلائے زلف ناگ خزانے دی بار وچوں
لکھی چین کشمیر تصویر جٹی قد سرو بہشت گلزار وچوں

گردن کونج دی انگلیاں رواہاں پھلیاں ہتھ کولڑے برگ چنار وچوں
چھاتی ٹھاٹھ دی ابھرے پٹ کھینوں سیو بلخ دے چنے انبار وچوں

دھنی حوض بہشت دا مشک قبہ پیڈو مخملی خاص سرکار وچوں
کافور شہنا سرین بانکے حسن ساق ستون مینار وچوں

سرخی ہوٹھاں دی لوہڑ دنداسڑے دا ہوجے کھتری قتل بازار وچوں
باہاں ویلنے ویلیاں[4] گنھ مکھن چھاتی سنگ مرمر گنگ دھار وچوں

شاہ پری دی بھین پنج پھول رانی گجھی رہے نہ ہیر ہزار وچوں
سیاں نال لٹکدی مان متی جویں ہرنیاں ترٹھیاں بار وچوں

لنکا باغ دی پری کہ اندرانی حور نکلی چن انوار وچوں
پتلی پیکنی دے نقش روم والے لدھا پری نے چن اجاڑ وچوں

ابرو[5] ہدتے اوندھ دولت مصری چمک نکلے میان دی دھار وچوں
جو کوئی ویکھدا اوسدے حسن تائیں زخم لگدا اوس تلوار وچوں

متھے آن لگن جیہڑے بھور عاشق نکل جان تلوار دی دھار وچوں
عشق بولدا ندھی دا بھتھاوہن تائیں راگ نکلدا ذیلدی تار وچوں

پھرے چھنکدی چاء دے نال جٹی چڑھیا غضب دا لکنک قندھار وچوں
کی کجھ ویکھیئے رب کھاوندا ئے انہاں کوریاندے الوکار[6] وچوں

---

[1] غضب کو ہمراہ لیے ہوئے [2] نین نرگسی جو ہرن کے آنکھ سے مشابہ اور مولے کی طرح شوخ [3] خط و خال یعنی زیب دکھلا رہے اور پھب سے تھے [4] یعنی مکھن کو گوندھ کر [5] جیسے غضب کی تلوار میان سے باہر آتی ہے۔
[6] الوکار۔ فوج کا جمگھٹا جو مقابل فوج کے مقابلہ پر ہوتا ہے۔

قزلباش جلاد سوار خونی نکل دوڑیا اڑدے بازار دے جوں
وارثشاہ جان نیناں داداہ لگے کوئی بچے نہ جوئے دی ہار دے جوں

دربیان آمدن دختران بردریائے چناب

آیاں نال اشتاب اتاولے دے لیکے پریاں دیوانگ اڈاریاں نی
چلو ہیر دے نال اُٹھ چلیئے نی لئے وچہ دریاوے تاریاں نی
نگاہ ٹیہنڈڑی ویکھ کے بھٹ سٹن نین تکھڑے تیز کٹاریاں نی
نین شربتی کانیاں سوئن چڑیاں عطر بھنیاں پریم پیاریاں نی
ہتھیں پکڑ کے کانیاں شاہ پریاں زوروں کردیاں نے مار و ماریاں نی
مکھ کھول دکھا ئیکے پُٹ سٹن لہو پینیاں پریم پیاریاں نی
اِک دوئی نوں آکھدی چلو اڑیو کرو ہیر دے نال تیاریاں نی
جھیڑا ہیر دی سیج تے نظر آوے او ہتوں مارکے ٹیے رکے ساریاں نی
اکو جیڈیاں حسن گمان سندر وچہ عمر دے خاص ٹٹیاریاں نی
پینچھی ڈھیئن آسماندے زمیں تلے سنکے جھانجھراں دیاں جھنکایاں نی
نیڑے آنکے کڑکیاں وانگ بدلی نیڑے آن ہویاں ٹونے ہاریاں نی
وارثشاہ جھبیل تے گڑاوڈھا ہتھیں چابکاں دیاں ہتھیایاں نی

پرسیدن ہیر لڈن ملاح راکہ پلنگ کے خراب کرد

دس لڈنا کالیا گڈھناوے ساڈے پلنگ نوں کہنیں خراب کیتا
کجھ خوف خدا نہ مُول کیتا میری جان تے تدھ عذاب کیتا
وے اماں زباں نہ کسے کہیئے پاک لوکاں نے بیٹھ حساب کیتا
ساڈی سیج تے کون سوالیوئی میر کجھ نہ ادب آداب کیتا
تیریاں کرساں سارا ملک جانے جیہا پلنگ نوں تدھ لے آپ کیتا
وارث کسے دا ناہ زبان کہیئے رب حکم قرآن کتاب کیتا

آمدن ہیر نزد پلنگ وخشم گرفتن برملاح

طرف بیڑی دی سن سبھے دوڑ آیاں وال پلنگ دے انہاں دھیان کیتے
آن پلنگ تے کون سوالیا جے میرے پیر دے تُساں سامان کیتے
کڑیئے مارنہ اساں بیدوسیاں نوں کوئی نہ ایہ مہمان کیتے
ڈِٹھا سوہنا اک جوان سُتا اُتے لال دو شالیاں تان کیتے
پکڑ لے جھبیل تے بنھ مُشکاں مار چھمکاں لہولہان کیتے
ایہ آن بیٹھا لوے راگ سوہنے سر لوکاندے ایس احسان کیتے

لے چھاؤنی کا بازار ۲ے جوئے کا داو۔ اکثر ایک نہ ایک تو ہار جاتا ہے۔ کبھی کبھی برابر بھی رہ سکتا ہے لیکن شاعر مصرعہ میں یہ ظاہر کرتا ہے کہ عشق کے جوئے میں دونوں میں سے کوئی بھی نہیں جیتتا اور آنکھوں کا داؤ لگانے کے لیے ہار تسلیم شدہ امر ہے ۳ے اڑنے والے پرندے ۴ے پرندے گر جاویں ۵ے کانیاں، درختوں کی سبز لکڑیاں جن کو چھمک بھی کہتے ہیں۔
۶ے اولوں کی بارش ہوئی یعنی غضب بھڑکا ۷ے امانت میں خیانت نہ کرنا چاہیئے۔

ہیر دا آکھنا
لڈن نوں ہیر دی جھڑک
ہیر دا پلنگ کول آکے لڈن نوں غصہ ہونا

زلیخا وانگ جلدوں ثابت رہینگی نی تاہیں جانساں تدوں[1] دہیان کیتے — پچھر ہاریئے رہتوں ڈریں ہوئیے اگے کسے نہ ایڈ طوفان کیتے
کیہی کیتوئی لساں دینال ہیرے تیری مارنے چا حیران کیتے — تیرے جہیاں صورتاں کئی ہویاں اوہناں حسندے نہ گمان کیتے
اسیں بہت بیدوس بے عذرہاں نی تیرے عشق میتنے چا بے شان کیتے — ایس عشقدے نشے تے نڈھیئے نی وارثشاہ ہوری پریشان کیتے

رنجیدہ شدن ہوی ہیر

جوانی کملی راج ہے جو چکیدا اوے کسے دی کی پرواہ مینوں — میں تے دھروہ کے پلنگ توں چا سٹاں آیا کدھروں ایہ بادشاہ مینوں
ناہیں پلنگ تے الیسنوں ٹکن دینا لارہیگا لکھ جے واہ مینوں — ناڈو[2] شاہ دا پتر کہ شیر ہاتھی پاس ڈھکیاں لئیگا ڈھاہ مینوں
اہدے جیہے ہزار غلام میتھے اتے الیسدی نہیں جے چاہ مینوں — ایہ لودلا[3] پیر لغداد گگا میلے آن بیٹھا وارث شاہ مینوں

کلام کردن ہیر با رانجھا

اٹھیں ستیا سیج اسادڑی توں ملاں ستسری وانگ کی پیا ہیں وے — سکھیں لدّہیا مینڈڑی سیج اتے توں تاں کون کوئی آن پیا ہیں وے
میں تاں سٹھ سہیلیاں نال کھڑی مینوں پہر ہویا گذر گیا ہیں وے — اوے اٹھ کے دے جواب مینوں کہیا گھڑا بوڑ ہو گیا ہیں وے
برے دناں دیاں تیریاں پھیریاں نی دس سوٹیاں دے پے گیا ہیں وے — کوئی لمڑا پیندھے ہے تدھ کیتا پینڈے ٹردیاں ای تھک گیا ہیں وے
راتیں کتے اونیندرا کیتوئی ایڈی نیند دا لاڑھ گیا ہیں وے — سنجی ویکھ نخصمڑی سیج میری اتے آہلکی آن ڈھیہر پیا ہیں وے
اکے تاپ چڑھیا جن بھوت لگو اکے ڈائن کسے بھک لیا ہیں وے — وارثشاہ توں جیوندا گھوک ستوں اکے موت آئی مر گیا ہیں وے

مہربان شدن ہیر

کوکے مارہی مارتے پکڑ چھمک پری آدمی تے قہروان ہوئی — رانجھے اٹھ کے آکھیا واہ سجن ہیر ہسکے تے مہربان ہوئی
کچھے ونجھلی کن دے وچہ والے زلف مکھ تے پریشان ہوئی — بھنے وال چمبے بلینی چند رانجھے نین کجلے دی گھمسان ہوئی
صورت یوسفدی ویکھ طیموس بیٹی سنے مالکے بہت حیران ہوئی — نین مست کلیجڑے وچہ دھانے ہیر گھول گھتی قربان ہوئی

[1] جب ہوش میں رہے گی تب ہی جائیں گے [2] کسی فخر والے کا بیٹا [3] یعنی کیا ہے یہ وارث شاہ یا پیر لودلا یا پیر لغداد ہے جو میرے پاس میلا لے کر آیا ہے ۔

ادہنوں ویکھدیاں ہیر جو خوشی ہوئی عقل بھل گئی پریشان ہوئی	ردپ جٹڈا ویکھ کے جاگ لدھی ہیر وار گھتی سرگردان ہوئی
بھلا ہویا میں تینوں نہ مار بیٹھی کائی نہیں سی گل بیشان ہوئی	وارثشاہ نہ تھاں دم مارنیدی چار چشم دی جدوں گھمسان ہوئی

جواب رانجھا باہیر سیال

رانجھا آکھدا ایہ جہان سفنہ مرجاونائیں متوالیئے نی	تساں جیہاں پیاریاں ایہ لازم آئے گئے مسافراں پالئے نی
ایڈا حسن دانہ گمان کیجے ایہ پلنگ تے سنے نہالئے نی	اساں ربدا آسرا رکھیائی اُٹھ جاونائیں نیناں والیئے نی
عجز نال مسافراں گل کیجے کر دلبری ساتھ نوالیئے نی	وارثشاہ دے مگر نہ پویں مویئے ایس جھڑ فدی گل نوں ٹالئے نی

جواب ہیر سیال بارانجھا

اوے پلنگ تے ہیر سہ تھاں تیری گھول گھتیاں جیوڑا واریائی	ناہیں گال کڈھی ہتھ جوڑنی ہاں ہتھ لاناہیں تینوں ماریائی
اساں ہسکے آن سلام کیتا آکھ کاہنوں مکر پساریائی	ایس ہتاں کراں تے پیر پکڑاں تیتھوں گھولیاں کوٹاں ساریائی
سنجیں پھراں تر بخنیں چین نہیں سی اللہ والیاں نے ساں نوں تاریائی	وارثشاہ ہے کون شریک اسدا جس دارب نے کم سواریائی

جواب رانجھا باہیر سیال

مان متیئے روپ گمان بھریئے اٹھکھیلیئے چھیل چھبیلیئے نی	عاشق بھور فقیر تے ناتگ کالے باہجہ منتروں مول نہ کیلیئے نی
ایہ جوبناں ٹھگ بازار دائے لٹنے ہاریئے رنگ رنگیلیئے نی	تیرے پلنگ دا رنگ نہ روپ گھٹیا نہ کر شہدیاں نال بخیلیئے نی
اسیں تساں نوں ویکھ کے مست ہوئے ہیں تسیں ہو گئے وانگ تحصیلیئے نی	وارثشاہ بن کاردوں ذبح کریئے بول نال زبان رسیلیئے نی

جواب ہیر سیال بارانجھا

گھول گھول گھتی تینڈی واٹ اتوں بیلی دس ویکھاں کدوں آونائیں	کسے ماں متی گھروں کڈھیائیں جس واسطے پھیریاں پاؤنائیں

لے جو تیری شان کے لائق نہ ہو ۲ے تنبیہ اور شوخی کی بات ع پ۳ ع۱۱ الآیہ۔ اور دنیا کی زندگی کی پونجی تو یہی ہے دنیا کی جنس سے محبت کرنا ۳ے محصول لینے والا بدلحاظ ۱۲

کی نام تے ذات دا کون ہیں توں اتے کس دا پت کہاوناہیں
تیری صورت بہت پسند آوے سانوں جیو دے وچہ توں بھاوناہیں
کیہڑا وطن تے نام کی سایاں دا تے جد دا کون سداوناہیں
منگو بابلے دا تے توں چاک میرا ایہ فند لگے جیتوں لاوناہیں

کون چھڈ آیوں پچھے گھر والی جس واسطے توں پھوٹا وناہیں
نین مست تے بھولڑا مکھ تیرا گلاں مٹھیاں نال ہساوناہیں
تیرے وارنے وارنے چو کھنے ہاں منگو بابلدا چار لیاوناہیں
وارث شاہ چھیک[1] جے نویں چوپین سبھے بھل جانین جھڑیاں گاوناہیں

جواب رانجھا با ہیر

رانجھا ذات دا جٹ ہاں نڈھیئے نی پنڈ تخت ہزارہ ہزاریئے نی
بھایاں زمیں مینوں اوہ ونڈ دتی[2] پانی دی بوند نہ کھاریئے نی

ہو جو چوہدری دا پت لاڈلا ساں پیا وخت تقدیر جاں ہاریئے نی
طعنے دین شریک تے لوک سبھے جھلے کون ایڈی شرمساریئے نی

کلام رانجھا

تساں جیہے معشوق بے بھیں راضی منگو نیناں دی دھار[3] وچہ چاریئے نی
خوشی نال گمان نہ رجھ رہیئے کیتے قول[4] نہ مول وساریئے نی
گل گھت[5] جنجال کنگال ماریں جاترنجنیں وڑیں کواریئے نی

نیناں تیریاندے اسیں چاک ہوئے جویں جیو[6] منے تویں ساریئے نی
رکھوں گل یکجے نت نال تساں کوئی بیٹھ وچار وچاریئے نی
وارث شاہ اس جگ[7] توں اٹھ جاناں دلوں کبر ہنکار نوں ماریئے نی

جواب ہیر با رانجھا

ہتھ بدھڑی رہاں غلام تیری سنے ترنجنیں نال سہیلیاں دے
سانوں رب نے چاک ملا دتا بھل گئے نے پیار ارسیلیاں دے
اساں سکدیاں نوں رب جگ[8] دتا نروں ہٹیاں اساں اکیلیاں دے

ہوسن نت بہارے تے رنگ گھنے وچہ بیلیاں دے نال بیلیاں دے
دیکھ بیلیاں دے وچہ کراں موجاں راتیں کھیڈساں وچہ حویلیاں دے
اساں شوق پیار دیدار دا اے ہور شوق نہ رنگ ہتھیلیاں دے

---

[1] ایہ ایک کھیل ہے۔ جس میں چار گنے مٹھا بنا کر دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اور مروڑ کر دوسرے کے منہ میں رسا نچوڑ کر ڈالی جاتی ہے۔ اور بار کے گاؤں میں جوان لڑکے اور لڑکیاں عام طور پر کھیلتے ہیں [2] یعنی بھائیوں نے ایسی بنجر زمین مجھے دی تھی جس پر بارش ہوتے پر بھی پانی نہ چڑھتا تھا۔ بالکل بیکار تھی۔
[3] نیناں دی دھار، آنکھوں کے ڈورے میں گاؤ میشوں کا گلہ چراؤں [4] یعنی جیسا تمہاری مرضی ہو اس قول کو پورا کرو اور مکمل کر ڈالو۔
[5] مجھ کو عشق کی مصیبت میں ڈال کر تو اپنی سہیلیوں میں جا گھسے [6] جنگل میں دوستوں کے ساتھ [7] جگ موقعہ اور اتفاق۔ ۱۲

خوش پوش ہو شناک گوانڈ ہووے کس کم گوانڈھ پڑتیلیاں دے ... وارثشاہ میاں اللہ مہر کیتی اساں لبھ لئے ہٹ پھلیلیاں دے

جواب رانجھا

رانجھے دا جواب

نال نڈھیاں گھن کے چرکھڑیوں تساں بیٹھنا وچہ بھنڈار ہیرے ... اسیں آن کے رُلاں گے وچ ویہڑے ساڈی کوئی نہ لے گا سار ہیرے

ٹکی دے کے ویہڑلوں کڈھ چھڈیں سانوں ٹھگ کے مول نہ مار ہیرے ... اساں نال جے توڑنا ہوئی ایں سچا دیہہ کھاں قول قرار ہیرے

آور دیکھے آئے غریب تائیں بھیر مول نہ کریں وگار ہیرے ... وارثشاہ دور کن ایمان دے نی منیں قول زبان اقرار ہیرے

قسم خوردن ہیر پیش رانجھا

ہیر دا قسم چکنا رانجھے اگے

مینوں ما بلدی قسم رانجھیا دے مرے ماں جے تدھ تھیں مکھ موڑاں ... تیرے باہجھ طعام حرام مینوں تدھ باہجھ نہ نین نہ انگ جوڑاں

خواجہ خضر تے بیٹھ کے قسم کھادی بھٹوں خول جے پریتدی ریت لوڑاں ... کوہڑی ہو ٹیکے نین پران جاون تیرے باہجھ میں کونت جے ہور لوڑاں

ایہ قول نہ توڑساں ماہیا وے وچہ دوزخاں دے دھاویں جان ہوڑاں ... مدد نال خدائے دے میاں وارث دلوں غیر دلیلاں نوں چاہوڑاں

جواب رانجھا

رانجھے دا جواب

چھیا معاملے ہین تے نس جائیں عشق جالنا کھڑا دوہیلڑا ئی ... سچ آکھنائیں ہنیں آکھ مینوں ایہو سچ تے جھوٹھ دا ویلڑا ئی

دہشت عشق دی بری ہے تیغ کولوں برچھی سانگ تے سپ جو شیلڑائی ... ایتھوں چھڈ ایمان جے نس جائیں انت روز قیامت نوں میلڑائی

تاب عشق دی جھلنی بڑی اوکھی عشق گور تے جگ سبھ چیلڑائی ... وارثشاہ آس تد ہوئی پوری ملے ہیر تاں کم سوہیلڑائی

جواب ہیر با رانجھا

ہیر دا جواب

تیرے نام توں ہیر قربان کیتی مال جان تیرے اتوں وار یائی ... پاسا چاند اسیں ہیں لا بازی تساں جتیا تے اساں ہار یائی

رانجھا جیو دلو چہ یقین کر کے مہر چوچک دے پاس سدلیائی ... اگے پینچنی ہو کے ہیر چلی کول رانجھے نوں آن کھلایائی

[1] چرخہ کاتنے کی جگہ [2] ظاہری خوشامد اور چاپلوسی [3] پینچ کی مؤنث۔

کرکے قسم سوگندا قرار سچا اہیو قول زبان پکار دیا ئی
وارثشاہ ہن ویکھ لے ہیر جٹی کیہا عشق دا مکر پسار یا ئی

تعریف کردن ہیر خاصیتِ رانجھا پیش پدر

ہیر آکھدی جائکے بابلا وے تیرے نام توں گھول گھمایاں میں
لاسال پٹیاں پائکے باغ کلے پینگاں شوق دے نال پنگھایاں میں
میری جاں بابل جویں ڈھول راجہ ماہی مہیں دا ڈھونڈ لیایاں میں
جس اپنے راج دے حکم اندر سانداں اہاردے وچہ کھڈایاں میں
جیتاں ناز دے نال میں نیند کیتی تاں بھی کسے نہ مول جگایاں میں
وارثشاہ پیارڑا سو ہدا آندا گلاں بھوڑیاں چامکایاں میں

پرسیدن چوچک از ہیر خاصیت رانجھا

باپ ہس کے پچھدا کون ہندا ایہہ منڈڑا کت سرکار دائے
سکڑ چیڑ اتے عقل دا کوٹ نڈھا مہیں بہت سنبھال کے چار دائے
مال اپنا جان کے سانبھ لیاوے کوئی کم نہ کرے وگاڑ دائے
وچہ کار ہوشیار دن رات لبھنداری گئی نہ مول دسار دائے
نالے صورت دا بہت ملوک دسے نالے بہت ہی عقل وچار دائے
ہتھ لایاں ہنڈے تے داغ پیندا ایہہ مہیں دے نہیں درکار دائے
ہکے نال پیار دے ہونگ دے کے سوٹا سنگ تے مول نہ مار دائے
دسے نور اللہ دا مکھڑے تے پیارا ای رب جبار دائے
بھاہیاں روہنیاں کھبیاں نوں کڈھ کھوبھیوں پھیر مڑ تار دائے
وارث جنہاں نوں ہوڑ تا ہنگ کوئی کم تنہاں دے آپ سوار دائے

کلام چوچک

کیہڑے چوہدری دا پت کون ذاتوں کیہا عقل شعور دا کوٹ ہے نی
فوجدار وانگوں کر کے کوچ دہاناجویں مارنقارے دی چوٹ ہے نی
وطن ایس دا ذات تحقیق کرنی ایہہ گل نہ سٹنی سوٹ ہے نی
طبع ایس دی بہت حلیم دسے نیناں نال کردا لوٹ پوٹ ہے نی
کیکوں رزق تے آن اداس کیتا اسنوں کیہڑے پیر دی اوٹ ہے نی
کہناں جٹاں دا پتر ہے کون کوئی کیہڑی گل دی ایس نوں تروٹ ہے نی
سیرت شکل فرشتیاں وانگ اہیدی مندا جاپدا ایہہ عمر چھوٹ ہے نی
دس پاس جنگی اجے ہے جاتک منڈا جاپدا سوگ گبھروٹ ہے نی ۱۰۸

۱؎ ثابت قدم اور بردبار ۲؎ گاؤ میشوں کو چرانے والا ۳؎ ڈھونڈ لائی ہوں ۴؎ ہاتھ لگانے سے اس کے جسم پر داغ پڑتا ہے یعنی نازک بدن ۱۲
۵؎ بیگار کی طرح کام نہ کریگا ۶؎ تمام گمشدہ گاؤ میشوں کو کیچڑ سے نکال کر وہ پس لا دے گا ۷؎ اس بات کو ضائع نہ کرنا ۱۲
۸؎ شکل صورت اچھی ہے۔ ابھی تو لڑکا ہے ۱۲

ماں باپ بھراواں دے نال اسد اکیہڑی گل توں لے گیا چھوٹ ہے نی

وارثشاہ کیوں چھڈیا دیس اس نے کیہا جیوچہ الیس دے کھوٹ ہے نی

جواب ہیر باپدر خود چوچک

پتر تخت ہزارے دے چوہدری دا رانجھا ذات دا جٹ اصیل ہے جی

متھا الیس دا چمکدا نور بھریا سخی جیو دا نہیں بخیل ہے جی

جیکر وچہ مقدمے جا بہے نال عقل دے کرے سبیل ہے جی

ستیں پیڑھیں ایہ طالع مند رانجھا اصل نسل تھیں حسب دلیل ہے جی

ایہدا بو پڑا اکھہ تے نین نمھے وڈی سوہنی الیس دی ڈیل ہے جی

گل سوہنی پر ہیدے وچہ کردا کھوج لائے تے نیاوں وکیل ہے جی

لکھاں جھگڑیاں دی ایہ اتاں الکھہ لاہے ساؤ ذات دا نہیں رذیل ہے جی

وارثشاہ وچہ مجلساں سوہندا ئی عقل بخت دی نری تمثیل ہے جی

بازجواب دا دن پدر ہیر را

کئی ڈوگراں جٹاں دی نیاوں جانے پھرے وچہ دلاوری لایاں دے

ہیرے بسنے الیس توں نفع کوئی جس ویر پایا نال بھایاں دے

کس گل توں رس کے اٹھ آیا اڑیا کاسنوں نال بھرجایاں دے

پاڑ چیر کرجان دا کڈھ دلیسوں لڑیا کاسنوں نال ایہ بھایاں دے

ایس لڑکے دی عقل ہے بہت چنگی کیکوں چھڈ آیا وگ گایاں دے

وارثشاہ دانا ایہ بہت دسدا قصے جوڑ دا گلاں سنایاں دے

جواب ہیر و مقولہ شاعر

لائی ہوے کے معاملے دس دیندا منصف ہو وڈے بھیڑیاں دے

مُہر مہر دی دہار دیوا ونداۓ ٹھنڈ پاوندا وچہ بکھیڑیاں دے

سیان جواناں دا بھلا ہے چاک رانجھا جتھے نت پوندے لکھ بھیڑیاں دے

سانوں رب نے آن ملایا ئے میں تاں پار کھاں وچہ دھیریاں دے

ہن خوشی دے نال توں آکھنی ئیں انت وسبین ساک سہیڑیاں دے

واہوں کڈھ کے کنڈھے دے پار لائے تھوں کڈھ دا کھوج چھڑیاں دے

بھارہی روتی نوں سانبھ لیاوے اکھیں وچہ رکھے وانگ دھیریاں دے

وچہ مال دے رہے دلیر کھڑا پہلوان جیوں وچہ اکھیڑیاں دے

وچہ کم دے بہت ہشیار رہندا اکھیں میٹ دا نہ وانگ ہیریاں دے

۱۱۵ وارثشاہ ہے شیر جوان رانجھا پچھے پوندا ئے دہاڑیاں پیڑیاں دے

۱؎ مصیبت اور بلا دور کرتا ہے۔ ۲؎ سات پشتوں سے بخت والا۔

۳؎ داؤ پیچ اچھے جانتا ہے۔ ۴؎ دریا سے نکال کر کنارے پر لے آتا ہے۔

۵؎ قدمات کے کھوج گھروں سے نکال دیتا ہے ۶؎ کشتی لڑنے کی جگہ۔ ۱۲

منظور کردن پدر ہیر شابانی رانجھا

تیرا آکھناں اساں منظور کیتا مجھیں دیہ سمہال کے ساریاں نی
رلا کرے نہیں وچہ کھنڈیا ندے الیس کدی نہیں مجھیں چاریاں نی
ایہ طبع دا بہت ملوک چنچل مہینوال ہونا گلاں بھاریاں نی
تیرے کہے ہیرے کاماں رکھیائے جیویں پین توں نشاں زاریاں نی

خبردار رہے مجھیں وچہ کھڑا بیلے وچہ مصیبتاں بھاریاں نی
متکھیڈ رہے جھے کھڑیاں جا مجھیں ہون پنڈ دلو چہ خواریاں نی
دینہہ رات پھرنا وچہ بیلیاں دے مگر مجھیاں نہت خواریاں نی
وارث نیک نصیب نے عاشقاں دے گلاں وگڑیاں رب سوایاں نی

آمدن ہیر پیش مادر مہربان

پاس ماں دے ہیر نے گل کیتی ماہی مہیں دا آن کے چھیڑیا میں
سنجاں نت رلے منگو وچہ بیلے ماہی سگھڑ ہی آن سہیڑیا میں
پہلوں دے لاسٹرا پچھیاسی گلاں مٹھیاں نال کھہیڑیا میں
شیریں نال کلام حکائیتاں دے اوہدا جیوڑا اگرڑ لویڑیا میں

نت پنڈ دے وچہ پچار لوندی ایہ جھگڑا اچا نبیڑیا میں
مائے کرم جاگے ساڈے منگواں دے ساوا صل جٹیٹرا گھیریا میں
اوہدی ذات صفات تحقیق کر کے انجھاٹ دا فرق نکھیڑیا میں
وارثشاہ ہن رب نے مہر کیتی بوٹا دکھ دا پکڑ ادکھیریا میں

بازآمدن ہیر پیش رانجھا

پھیر ہیر رانجھیٹے دے کول آئی ہوئی بہت اہین دلا سٹرے تے
ہن گھبر ویرانجھیا جان بھائی گذر آوسی دودھ دے کاسٹرے تے
میں تاں سٹھ سہیلیاں نال لے کے کیٹر رکھساں شاہ ابھاسٹرے تے

مکھن کھنڈ پراوٹھے کھامیاں مجھیں چھیڑدے رب دے آسرے تے
ہیر آکھیا رب رزاق تیرا میاں جائیں نہ لوکاں دے ہاسرے تے
تیرے نال رفیق شفیق ہو کے نظر پاساں کھوج دے گھاسٹرے تے

مجھیں چھیڑدے جھل دیوچہ دلبر آپ ہو ہیں اک پاسٹرے تے
وارث رب نے کم بنا دتا پر عمر ہے نقش پتاسٹرے تے

۱ے آلودہ کیا بمعنے محبت سے ۲ے تیرے حال کی خبر دمبدم رکھوں گی ۳ے یعنے جہاں جہاں تو جائے گا تیرے قدموں کے نشان دیکھتی ہوئی تجھے ملوں گی ۴ے یعنی جس طرح پتاشہ ٹوٹ کر نابود ہو جاتا ہے - ۱۲

مقولہ قسمہائے گیاہ

۱۱۳ ربّ کرم کیتا وسی بار ساری ہویا گھاہ پٹھار ماں مار یار و

۱۱۵ ڈلھی کھیری مرالتے گرجھ پھڑ ڈل سیر کاہی وچ یار یار و

گرمنڈ ہانا لنہاک سوانک پلوا نھ وبھ سر کرٹے برو ہزار یار و

۱۱۷ ٹریاں ہو اگر پچھر ٹینڈ بدھی دوروں دسدیاں جیوں کالی دھار یار و

۱۱۴ پھنی کھوئی کنھی ڈیلا مرک بھابڑ دھامن کھبلاں با ہجہ شمار یار و

۱۱۶ ڈھڈن کھویں دہر آنی چراں لونک تھر مار جمیں اکا کار یار و

آہر اپنے نال رنجھیٹرے نے پنڈوں ہکیاں مہیں پچکار یار و

۱۱۸ وارثشاہ ہزارے دے چوہدری نے کا مگتی دی چک لئی کار یار و

رفتن رانجھا برائے چرانیدن گاؤمیشان

بیلے رب دا نام لے جا وڑیا ہویا دھپ دے نال ظہیر میاں

رانجھا ویکھ کے طبع فرشتیاں دی پنجاں پیراں دی پکڑا ادھیر میاں

۱۱۹ رب کاج سوار سی آپ تیرے کوئی تدھ ہووسی بھیٹر میاں

آکھے نڈیٹڑی سوہنی کرو بخشش نال رب دے تساں ہے سیر میاں

حاصل ہووسن سبھ مقصود تیرے پوسی ٹھیک نشانے تے تیر میاں

چھاویں رکھ دے بیٹھ کے شوق سیتی سدا ونداوانگ فقیر میاں

بخشی ہیر درگاہ بھیں تدھ تائیں سانوں یاد کریں پوے بھیڑ میاں

تیرے ڈیٹھیاں باہجہ نہ پلک رہسی آسی جھل بیلا ندھی چیر میاں

اوہدی نیک ساعت رجوع آن ہوئی آملے جاندے پنج پیر میاں

بچہ کھا چوری چو مجھ لوری جی وچ نہ ہو دلگیر میاں

تساں ترٹھیاں کل جہاں تردا میرے تسیں ہو دستگیر میاں

کیتی عرض بھرست سلام کر کے مینوں چونپ ہے وچ شریر میاں

بیڑا پار تھیسی فضل رب کرسی کیوں ہونا ہیں ایڈ ظہیر میاں

مینوں ہیر دا عشق ہے ہیر بخشو اوس رب دے تسیں امیر میاں

مہر نال پنجاں پیراں بخش دتی خادم ہو گئی جٹی ہیر میاں

وارثشاہ جاں نیک نصیب ہودن مددپیر فقیر امیر میاں

نامہائے پیران وعنائیت کردن اشیاء

خواجہ خضر تے شکر گنج نور گوہری ملتان دا ذکریا پیر نوری

طرہ خضر رومال شکر گنج دتا اتے مندرا لال شہباز پوری

۱۲۱ مہربان ہو کے کرن بہت شفقت کوئی کمی نہ تدھ تے مول زوری

ہور سیّد جلال بخاریا سی اتے لال شہباز بہشت حوری

خنجر سیّد جلال بخاری دتا کھونڈی ذکمیئے پیر تے اک بھوری

۱۲۲ مالک منگوں دا کیتا رب تینوں دودھ پی بچہ چو مجھ لوری

۱؎ پ ۱۷ ع۹ (ترجمہ آیت) اور تو دیکھتا ہے زمین دبی پڑی پھر جہاں ہم نے اتارا اس پر پانی تازی ہوئی اور ابھری اور اگائیں ہر بھانت بھانت رونق کی چیزیں ۲؎ تمہارے مہربان ہونے سے تمام جہان کامیاب ہو جاتا ہے۔

تینوں بھیڑ یوپے کریں یاد جٹا ناہیں جانتا اساں نوں پلک دوری		وارثشاہ جدوں سانوں یاد کریں اسیں آوانگے چھڈ کے ترت حضوری

در تعریف گاؤمیشاں

بیلا باغ سہایا مجھیاں نے رنگا رنگدیاں رنگ رنگیلیاں نی		ڈاراں کونجاں دے وانگ وچہ پھرن بیلے اک دوجی دی سنگ سنگیلیاں نی
اک ڈھیلیاں موہیاں بوڑیاں سن اک کیلیاں تے اک نیلیاں نی		اک گنڈھیاں سنگ ولدار سوہن اک دودھاں دے مست مٹیلیاں نی
اک لنڈیاں بریاں بلیاں سن اک مٹھیاں اک کرٹلیاں نی	۱۲۴	اک گھیپلاں اک کھریڑے کھلاں اک مینیاں سنگ سہیلیاں نی
اک ہر در بابیاں سول بھرڑاں اک سنڈھ تے موٹیاں ڈیلیاں نی	۱۲۶	سجر سوتے گبھناں کھانگڑاں نے اک ڈوکلاں اک ہتھیلیاں نی
بوری مار کے اک اڈار ہویاں اک نال پیار رسیلیاں نی		اک وانگ مرغابیاں چال چلن اک بولیاں چھیل چھبیلیاں نی
اک کرن اگالیاں وچہ ڈمھاں اک ڈھڈلاں اک پتیلیاں نی		اک ڈردیاں سدر انجھیٹڑے توں اک ہوک رانجھیٹیدی کیلیاں نی
اک رج کے کھائے کے مست ہویاں آ وڑمے دیوچہ وصیلیاں نی		اک کرن اگالیاں مست ہو کے مرکاں کھائیکے سادیاں پیلیاں نی
اک ابلقاں سیاہ سفید سوہن پوچھل چوریاں بگیاں پیلیاں نی		وارث ماہی دی سدنہ سنی جنہاں رک تیلیاں تے برے جلیاں نی

دیگر

مال وچہ جو ہیر دے آن چھڑیا مہر وگوکیاں نال خوشحالیاں نی	۱۲۸	ساہن مار برٹہکاں گائیں مگر لگے دھنیاں جھوٹیاں سنڈ ہیاں پالیاں نی
گائیں مہیں ولائیکے میں رانجھے ہتھ چھیر پیار سمہالیاں نی	۱۳۰	دم دم رانجھیٹے دی کیڑ رکھن جویں نال محبتاں پالیاں نی
رانجھا ہیر دا تے ہیر رانجھنے دی مجھیں ہیر دیاں ہسیاں والیاں نی	۱۳۲	وارث تخت ہزارے نوں چھڈ آیا پچھے ہیر دے تریٹیاں گالیاں نی

دیگر شمار گاؤمیشاں و مادہ گاواں

رانجھے پکڑ کھونڈی منگو ہوک دتا مجھیں جھل دیوچہ جا واڑیاں نی	۱۳۴	کٹے کٹیاں ہور دھناپناں نی وچھے وچھیاں دین کداڑیاں نی
وگ گایاں تے ویہڑیاں ویہڑیاں دے اک لانبھ کر کے رنجھیتاڑیاں نی	۱۳۶	ہونڈریل تے اسراں دودھ لیڑاں تہناں منہ کنڈالیاں چاہڑیاں نی
اک بھجدیاں رنگدیاں کھان موڑے اک دہندیاں چا بھجاڑیاں نی	۱۳۸	اک سنجیاں بھر دیاں دین چاہنگاں اک جوڑیاں سنکھڑاں ناٹیاں نی
اک شوہ دریا وچہ لین للاں اک چکڑیں پھاتیاں ساڑیاں نی	۱۴۰	اک مونڈھے منہ مونڈھا پڑیاں رانجھے کڈھ کے کھوہیوں تاڑیاں نی

۱۴۱ کھرک ہاریاں تے سڑن والیاں نی کجھ موکھراں نال دباڑیاں نی

۱۴۲ چچر ڑکھادیاں انھیاں کھڈے لیاں رانجھے گھیر کے چھیڑیں واڑیاں نی

۱۴۳ اک ہٹ تے ہلاں دیاں ہاریاں نی پڑے پئے تے کھنہ متراڑیاں نی

۱۴۴ اک اُچیاں لمیاں ویلدیاں نی ولہا ہنڈراں اک گواڑیاں نی

۱۴۵ اک لیہڑکے تے نکانک ہویاں اکناں ہاڑیا پیا بھکھیاڑیاں نی

۱۴۶ اک ڈگدیاں ڈھیندیاں وگ لیاں اک واڑے کاوانتے پاڑیاں نی

۱۴۷ اک ماردوڑ نگیاں ملہے پٹن اک کھنڈیاں بھندیاں جھاڑیاں نی

۱۴۸ نیلی نیں دیاں مہیں سن نائیاں دیاں مٹھی دسکے اڈنکھاڑیاں نی

۱۴۹ کیاں معہراں دا منگو وچہ سیالاں رانجھے پکڑ کھونڈی سبھے چاریاں نی

۱۵۰ وارثشاہ رانجھیٹڑے ہیر پچھے چوہدرایاں سبھ اجاڑیاں نی

آمدن ہیر نزد رانجھا

۱۵۱ ٹری جھنگ سیال توں ہیر جٹی آیا روح قلبوت جگاونے نوں

۱۵۲ چڑھیا خلد توں حسن دا ابر رحمت سایہ مندل یار دا ملک وساونے نوں

۱۵۳ رانجھے یار دے پیار دا چاء چڑھیا آئی ہیر دل دی ڈنجھ لاونے نوں

۱۵۴ وارثشاہ جیوں وچہ جہان بندے آون نیک اعمال کماونے نوں

آمدن ہیر نزد رانجھا در چراگاہ

ہیر چائی بھتا کھنڈ کھیر مکھن مٹیں رانجھے دے پاس لیاوندیئے

ڈھونڈھ بھال کے جوہ بجھ جھل بیلا بندی پاس رانجھیٹے دے آوندیئے

خدمت گاری پیار دے نال کر دی ادب اک نہ مول بھلاوندیئے

تیرے واسطے جوہ میں بھال تھکی بہہ کے اپنا حال سناوندیئے

ہتھیں اپنے رانجھے نے ہیر جٹی چوری مہر دے نال کھواوندیئے

وارثشاہ جو حال احوال سارا کل پڑتنے کھول وکھاوندیئے

جواب رانجھا با ہیر

شرع وچہ منظور نہ قول رناں رانجھا ہیر نوں آکھ سناوندائے

مرشد جن تے رن دا پچھے شیطان جیہڑا افترا مکر پڑھاوندائے

مکر رن دے جیڈ نہ مکر کوئی رب وچہ قرآن فرماوندائے

رناں سچیاں نوں کرن چا جھوٹھے مرد آن دے وچہ سماوندائے

رناں منڈیاں پوستیاں بھنگیاں دا اعتبار زبان نہ آوندائے

وارثشاہ جے قول تے دین پہرہ پت مہر دا چاک سداوندائے

ا۔ میٹھے کو گڑ کر پودوں کو خراب کرتی تھیں ۲۔ دل کا ارمان نکلنے کو ۳۔ کھانا اٹھا کر لائی ہے ۴۔ پ سورۂ مائدہ اے ایمان والو پورا کرو اقرار ۱۲

جواب ہیر بار انجھا

ہیر آکھدی رناں نوں نندنا ہیں رن چجنہ تے آپ نوں جالدی اے
لیلیٰ مجنوں دے تن وچہ ڈبھ اُگی سوہنی اپنے آپ نوں گالدی اے
پیکے ساہورے سکیاں دین پچھا بھی کرن نہ دولتاں مالدی اے
ولی غوث ایہ رناں تھیں ہوئے پیدا حوا سمجھ لے آدم دے نالدی اے

رن جیڈ نہ کسے بے ہٹھ کرنا رن مال تے ملک نہ بھالدی اے
زلیخا چھڈ سرداریاں ہوئی عاجز جھگی پائیکے ہٹھ سمہالدی اے
سسی ہو شہید وچہ تھلاں ہوئی شیریں سمجھ لے وسیلے نالدی اے
ہٹھ رن دے جیڈ نہ مرد کردا وارثشاہ نوں خبر اس حالدی اے

ایضاً

اللہ سچ تے نبی برحق میاں میں تاں اپنا دیاں اقرار تینوں
تینوں بھلیاں نی ہور سبھ گلاں تیرے درد دی لبس ہے کار مینوں
تیرے نام دا ذکر دن رات ہے جی ایہہ مہر دے نال دیدار مینوں
تیرے نال ہی قول بنا ہونائیں بھاویں جیت آوے بھاویں ہار مینوں

تیری بندی ہاں چچر ہے جان میری کھڑ وچ لے ہٹ بازار مینوں
تیرے دامن میں لگڑی رہاں میاں جویں جانائیں پار اتار مینوں
آپ کٹساں جویں جو ہوگ لکھی توں تاں دلوں نہ مول وسار مینوں
ہن جیوندی مکھ نہ موڑساں میں وارثشاہ دینال اقرار مینوں

نصیحت کردن ہیر میاں رانجھا

ہیر کرے تسلیاں رانجھنے نیاں میری گل دیول دہیان کرناں
ایس عشق دے بحر دی لہر مار دا اکے تر جاسی اکے ڈب مرناں
بیڑا عاشقاں دا نت پار لگسی سچ ثابتی داتساں قدم دھرناں
خلقت جاگ لاہم لڑے بہت دلیسی نہیں احمقاں تھیں کجھ ہور سرناں
میاں رانجھنا کوڑ ایہ دور ہوسی انت سچدا سچ ای آ ترناں
اہل عاشقاں نوں انہوں دین طعنے جویں کلب کملے لگے مگر ہرناں

۱۵۶

دوتی دشمناں وچہ ہے اس ساڈا صابر ہوئیکے دکھاں نوں چاجرناں
دوجا کیدو ہے شکل شیطان دی جی چارہ ہندیاں اوس نہ فرق کرناں
ایس عشق دے کھیت دی کار ایہا نال تہتاں معاملہ پیا دھرناں
دنیا جانکے سیئں وچہ اُکھلی دے اُتے دھسکلاں توں پھیر کی ڈرناں
جان سوئی محبوب توں فدا ہووے نہیں عاقبت نوں اک روز مرناں
وارثشاہ اک ربدی مہر باجھوں نہیں عاشقاں آسرا ہور پرناں

ے پ ۱۴ ع ۱ (ترجمہ آیۃ، اور پورا کرو اقرار اللہ کا جب آپس میں اقرار دو اور نہ توڑو قسمیں پکی پیچھے اور کرکے اللہ کو اپنا ضامن ۱۲
ے کہاوت مشہور ہے کہ اوکھلی میں سر دیا تو دہمکیوں کا کیا ڈر ۱۲ ۳ ے کتے ۱۲

نامہ نوشتن برادران بطرف رانجھا

جدوں رانجھنا جا لکے چاک لگا مہیں سانبھیاں چوچک سیالدیاں نی
بھایاں رانجھیدیاں سیالاں نوں ایہ لکھیا ذاتاں محرم ذات دے مالدیاں نی
ساتھوں رس آیا تسیں موڑ گھلو اوہنوں واہراں راتدن بھالدیاں نی
ساتھوں واہیاں بیجیاں لے دانے بانیاں پچھلے سالدیاں نی
سلڈے آکھیاں جے تسیں گھل دیہو ایہ تاں خوبیاں نیک خصالدیاں نی
مہیں کنک نوں دیکے کھسک جاسی ساڈا نہیں ذمہ پھر وبھالدیاں نی

لوکاں تخت ہزار یوچہ جا کہیا کھونیاں اوس اگے بڑے مالدیاں
موجو چوہدری دا پت چاک لائیو ایہ بھی قدرتاں ذوالجلال دیاں
جنہاں بھوئیں توں رُس کے اُٹھ آیا کیاریاں بنیاں اس لالدیاں
ساتھوں گھڑی نہ وسر دے ویر پیارا روون بھابیاں الیسے نالدیاں
مہیں چار کے وڑ ھیو سونک ساڈا ساتھے کھونیاں الیسے نالدیاں
ایہ صورتاں تھگ جو ویکھدے ہو وارثشاہ فقیر دے نالدیاں

ایضاً

تسیں گھل دیہو تاں احسان ہووے نہیں چل میلا اسیں آوندے ہاں
ماں باپ جایا ویر رُس آیا اگے تساں دے منصفی پاوندے ہاں
اساں آیاں نوں تسیں جے نہ موڑ وبٹے پٹے پکا پکاوندے ہاں

گل پلوڑا پا کے ویر سبھے اسیں رُٹھڑا ویر مناوندے ہاں
ساڈے نال لوڑ و انصاف کرکے عرض عاجزی نال سناوندے ہاں
نال بھایاں پنڈ دے پینچ سارے وارثشاہ نوں نال لے آوندے ہاں

جواب نوشتن مہر چوچک برادران رانجھا

چوچک سیال نے لکھیا رانجھیاں نوں نڈھی ہیر دا چاک اوہ ہنڈڑا جے
سارا پنڈ ڈرے اوس چاک کولوں سر ماہیا ندے اوہدا کنڈڑا جے
سر سوہندیاں لوڈیاں نڈہرڑے دے کنیں لاڈرے ڈبنے بنڈڑا جے

اساں جیٹھ سے جانکے چاک لایا دیئے تراہ جے جانیئے گنڈڑا جے
ایڈا گھبرو گھروں کیوں کڈھیا جے لنگا نہیں کمچور نہ ٹنڈڑا جے
وارثشاہ نہ کسے نوں جاندا ئے پاس ہیر دے راتدن ہنڈڑا جے

ایضاً

گھر آیاں دولتاں کون دیندا کسے بنھ پنڈوں نہیں ٹوریا ئی
کسے چٹھیاں خط سنیہاں تے مال لٹیا ناہیوں موڑیا ئی
وچلے حال دی کجھ نہیں خبر سانوں کیہڑی گل توں رُسا دوڑیا ئی

اساں جیوندیاں نہیں جواب دینا ساڈا رب نے جوڑنا جوڑیا ئی
جائے بھایاں تے بھابیاں پاس جم جم کسے ہٹکیا تے نہیں ہوڑیا ئی
منگو نال ہار دے سانبھدا ئے اساں ڈھونڈھ کے چاک ایہ لوڑیا ئی

ساڈینال رہے دِنے رات ہسدا اک گھڑی نہ اساں وِچھوڑیائی
وارثشاہ ہزارے دے باغ وچوں اساں پُھل گلاب دا توڑیائی

خط رنگہ صاحبہ بطرف ہیر

بھرجایاں رانجھیدیاں تنگ ہو کے خط ہیر سیال نوں لکھیائی
دیور چند ساڈا ساتھوں رُس آیا بول بول کے گھروں اُٹھیں سکھیائی
جھٹ کیتیاں لال نہ ہتھ آون سوئی ملے جو توڑ دا لکھیائی
کرِیئے سانبھ نہ مال توں رانجھیاں دا کرسار دا دیدڑا تکھیائی

ساتھوں چھیل سوادھ ونڈ لئے لوک یاریاں کدھروں سکھیائی
ساڈا لال موڑ دساں نوں ہیر پاؤ جانوں کمیاں نوں پایا بھکھیائی
کوئی ڈھونڈ ودیرڑا کم جوگا اجے ایہ نہ یاریاں سکھیائی
وارثشاہ لے چٹھیاں دوڑیائی کم قاصداں دامیاں سکھیائی

آمدن خط نزد ہیر

جدوں خط دتا لیا قاصدے نے ڈٹھی ہیر نے ترت پڑھایائی
اٹھو پہر روون سبھو ویر ادہدے ایہ لکھیا چا بتایائی
ہیر سد کے لب رانجھنے یار تائیں سارا معاملہ کھول سنایائی

سارے معاملے اتے وجواب جیہڑے گلہ لکھیا وچ سنایائی
گھلو موڑ کے دیور اساڈڑے نوں مُنڈا رُس ہزاریوں آیائی
وارثشاہ رانجھے سنی گل ساری کہیا بھائیاں جھگڑا لایائی

شکائت رانجھا از برادران

بھائیاں بھابیاں[1] لے چا جواب دِتا میں نوں وطن بھٹیں چا ترا ہیو جے
مینوں مار کے بولیاں بھابیاں نے کوئی سچد اقول نہ بھایو جے
مینوں دے جواب چا کڈھیو جے ہل جوکیا رڑا واہیو جے
نت بولیاں ماردیاں جاہ سیالیں ہیر اکڈھنا دیس تھیں چاہیو جے
ہُن چٹھیاں لکھ کے گھلیاں جے جدوں کھیتری دا رکھا چاہیو جے

بھوئیں[2] کھوہ کے باپ دا لیا ورثہ مینوں اپنے گلوں چا لاہیو جے
گھٹھے دے طعنے میرا ساڈا اندر اتے کالجہ چا تپائیو جے
رل رن خصماں مینوں پھیٹھ کیتا[3] میرا عرش دا کنگرہ ڈھائیو جے
ایس ہیر سیال دے چاک لگے جتی مہر[4] دے نال چا ہیو جے
وارثشاہ سمجھا جٹیاں نوں ساڈے نال کیہا متھا ڈاہیو جے

---

[1] پ۴ ع (ترجمہ) اور ڈرتے رہو اللہ سے واسطے دیتے ہو آپس میں اور خبردار ہو تحقیق یہ ہے اللہ پر مطلع اور دے ڈالو یتیموں کو مال ان کے اور بدل نہ لو گندا ستھرے سے اور نہ کھاؤ انکا مال اپنے مالوں کے ساتھ یہ ہے بڑا وبال

[2] یعنی بھائیوں نے میری زمین اور باپ کا تمام ورثہ لے لیا اور مجھ کو گھر سے نکالدیا۔ یتیموں کا مال کھانے والے آگ کھاتے ہیں

[3] میرے ساتھ سہلنی کرکے مجھے ذلیل کیا جس سے میرے دل کو سخت صدمہ ہوا اور لاچار ہو کر گھر سے نکل گیا

[4] محبت کے ساتھ دل پھنسا لیا ۱۲

خط دا جواب

جواب خط هذا

ہیر پچھ کے ماہیڑے اپنے نوں لکھوا جواب چپا ٹوریائی
اساں ہیدونوں چا مہینوال کیتا کدی ٹورنا تے نہیں ٹوریائی
گنگا ہڈیاں گیاں نہ مڑدیاں نی گئے وقت نوں کسنے موڑیائی

تساں لکھیا تے اساں واچیائی سانوں واچدیاں ای لگا جھوریائی
کدی پان نہ ول تے پھیر پہنچے شیشہ چور ہویا کس جوڑیائی
ہتھوں چھٹڑے واہڑے نہیں ملدے وارث چھڈناں تے نہیں چھوڑیائی

ہیر نوں لکھے رانجھے دیاں بھرجائیاں دا جواب

جواب نوشتن بینگہ صاحبہ رانجھا بطرف ہیر

جے توں سوہنی ہوکے پویں سوکن اسیں اکتھیں اک چھٹیندیاں ہاں
اوہ اساں دینال ہے چند بندا اسیں کھتیاں نال سوہنیدیاں ہاں
اسیں الیں دے مگر دیوانیاں ہاں بھاویں چنگیاں تے بھاویں منیاں ہاں
جے توں الیں دے کھاہڑ لوئے لیں موہیے ساری عمر دی لاونان ہندیاں ہاں

رب جاندائے بھیناں عمر ساری اسیں الیں محبوب دیاں بندیاں ہاں
اوہ ماردا گالیاں دسانوں اسیں پھیر مڑ چوکھنے ہندیاں ہاں
جس ویلڑے دا ساتھوں رس آیا اسیں سنجھ ورت دیاں رونیاں ہاں
وارث بہت لاچار خوار ہویاں رانجھا نظر آوے اسیں جیندیاں ہاں

دوجا جواب

دیگر

بھرجایاں رانجھے دیاں پھیر لکھیا ہیر تیریاں مہنیاں مہنیاں ہاں
اوہدی بھاں غلام ہو رہیو ساتھوں ممنون احسان دیاں ہنیاں ہاں
جوگی لوکاں نوں منگے کرن چلے اسیں الیسدے عشق نے مٹیاں ہاں

ایہ اساں دینال تاں سوہنائے بھاویں چھیل ہاں تے بھاویں لھونیاں ہاں
رانجھے یار با ہجوں اسیں خوار ہویاں کونجاں ڈار تھیں اسیں وچھنیاں ہاں
وارث شاہ رانجھے اگے ہتھ جوڑیں تیرے پریم دی اگ نے بھنیاں ہاں

ہیر دا خط

نامہ نوشتن ہیر

چوچک سیال توں لکھ کے نال چوری ہیر سیالنی کہے تپیت ہے نی
ہور رانجھے دی بات جو لکھیا جے ایہ تاں گل بڑی انا ئیت ہے نی
تسیں نگر کیوں الیں دے اٹھ پیو اہدی اساں دینال پریت ہے نی

ساڈی خیر ہے چاہندی خیر تساں جیہی خط دے لکھندی ریت ہے نی
رکھیا چا قرآن مصحف الیس نوں قسم کھا کے وچہ میت ہے نی
اساں جاترنجاں وچہ بہنا سانوں گاونا الیس دا گیت ہے نی

[1] تو اگر اس کا پیچھا چھوڑ دے ۱۲ [2] اس کی جگہ ادر غلام لو تو ہم احسان مند رہیں گے ۱۲

دبیں چھیڑ مجھیں وڑے وچہ بیلے الیس منڈے دی ایہا ریت ہے نی
راتیں الا اللہ نوں یاد کر دا وارث شاہ دے نال سیت ہے نی

ایضاً

نی میں گھول گھتی اوہدے مکھڑے توں پا دودھ چوری اوہد قوت ہے نی
نہیں بھابیاں تے کرتوت کائی سبھے لڑن نوں ہو مضبوط ہے نی
ماریا تساں دیاں مہنیاں گالیاں دا ایہ تاں سک کے ہویا تابوت ہے نی
رانجھیا بخشیا رب بہشت میوہ رس بھنڑا جویں شہتوت ہے نی
جس وقت آوے میوں چین چڑھدا رانجھا سدا وانگ ملکوت ہے نی
الا اللہ دیاں جلیاں پاوندائے ذکر حیّ تے لاموت ہے نی
سونپ پیراں نوں جھل وچہ چھیڑنی ہاں اوہدی مددنوں خضر توں ہے نی
جدوں تساں نے سی گالیں دنیدیاں سا ہوا ایہ تاں اوتنی دا کوئی اوت ہے نی
بیلے وچہ مجھیں نت چار دائے رانجھے یار دا انھاں لاہوت ہے نی
وارث شاہ پھراں اوہدے مگر لگی اجے تیک اوہ رہیا انچھوت ہے نی

جواب خط ہیر از طرف اینگہ بطرف ہیر

ساڈا مال سی سو تیرا ہو گیا دزا ویکھناں برا خدایاں دا
شاہو کار ہو بیٹھی ہیں مار ٹھیلی کھوہ لیا ئی مال توں سایاں دا
اگ لین آئی گھر سانبھیوئی ایہ تیرا سی ویرنہ بھایاں دا
توہیں جمیاں تے توہیں پالیائی نہ ایہ باپ دا تے نہ ایہ بھایاں دا
گنڈا اہتھ آیا تساں گنڈیاندے مٹھاں چوہا جیوں تھوتھیاں وھایاں دا
وارث شاہ دی مار ہی وگی ہیرے جیہا کھوہیوئی دیور بھرجایاں دا

جواب ہیر

تسیں الس دے خیال نہ پو وارثو نہیں گھٹ کجھ الیس پیار اتوں
میں تے ایہ ویا بھج لیا سودا کیتا ہے اُڑد بازار اتوں
جھلاں بیلیاں وچہ ایہ پھیرے بھوندا سر دیچدا میں گنہگار اتوں
نندوں بھابیاں ساک بندیاں سن جدوں سٹیا پکڑ پہاڑ اتوں
نا امید ہو وطن نوں چھڈ ٹریا موتی ٹٹے جوں ہٹ دی تار اتوں
بناں محنتاں گدیاں لکھ پھیرو نہیں مور چا جائے تلوار اتوں
نڈھی آکھسن جھگڑدی نال لوکاں اوس سوہنے بھنڑے یار اتوں
نی میں جیوندی الیں بن رہاں کیوں گھول گھول گھتی رانجھے یار اتوں
میرے آکھنے تے مہیں چار دائے لوک کھڈے کسب روزگار اتوں
ہیر لو اسطے کار کماوندائے میری جند گھولی اوہدی کار اتوں
گھروں بھابیاں چا جواب دتا اینہاں ہوئیں دپٹیاں چار اتوں
ایہ آکھدا میں نہیں جاونا جے بھاویں لاو زور سرکار اتوں
ایہ مہناں لہیگا کدی ناہیں الیس سیالاندے سب سردار اتوں
وارث شاہ سمجھا دیو بھابیاں نوں ہن مرطے نہ لکھ ہزار اتوں

ا؎ پ ۳ ع ۴ (ترجمہ) وہ یقین لائے اور چین پکڑتے ہیں ان کے دل اللہ کی یاد سے ۱۲ ۲؎ کہاوت ہے جب کسی کے مال کو کوئی جبرًا چھین لیتا ہے تو کہتے ہیں میرا مال تیرا ہو گیا اب براہ خدا دکھلا تو سہی ۳؎ اس پیار سے کچھ سود نہیں ۱۲

مشغول شدن ہیر در عشق رانجھا

ہیر دی محبت رانجھے نال

چھناچوری دا کُٹ کے ہیر جٹی مئیں رانجھے نوں ترت پہنچاوندی سی
کتن تمّن چھڈیا سارا ہیر جٹی ہردقت رانجھیٹے تے جاوندی سی
خلق ویکھ کے دسدی چال بھیڑی پنجے انگلیاں منہ وچہ پاوندی سی
کرکے قسم سوگندتے قول سچّا مڑکے گھراندے ول اوہ آوندی سی
لوئی شرمدی لاہ کے سنّے سیّاں نال شوق دے گلے لگاوندی سی
وارثشاہ وچہ دوزخاں ساڑینگے برے عملاں توں شرع فرماوندی سی

رسواشدن ہیر درخلقت

ہیر دی بدنامی

نشر ہوئی ایہ گل وچہ جھنگ سارے ہیر دوستی چاک دے نال لائی
گھر آوندی رانجھے توں وداع ہوکے ماں آکھدی کریں حیا کائی
مار ڈکرے کرنگے وڈھ تیرے چوچک باپ سلطان تے سکا بھائی
مرجاہ رانجھیٹے توں ڈاریئے نی ٹل جاہ آکھے میرے لگ جائی
ساڈی گل دی لوک وچار کردے وچہ جھنگ سیال دے بھین بھائی
بیلے وچ نجدی یار ہنڈاونے نوں موہوں شرم حیا دی لج لاہی
مینوں ساڑیا لوکاندے طعنیاں نے برے لیکھ نوں گھر ساڈے ہیر جائی
آڈاریئے چنچر ہاریئے نی سر ساڈڑے وچہ تیں خاک پائی
پئی ماں سمجھاوندی ہیر تائیں کیوں چاک دے نال پریت لائی
وارثشاہ تنہاں لوڑی پیا جنہاں پیاندی جند جان[2] تائی

جواب ہیر با مادر

ہیر دا جواب ماں نوں

سن ملکئے انبڑیئے میریئے نی چھڑ جان رانجھیٹے توں نہ ٹلساں
عاشق ہوئے جو عشق دے وچہ ثابت جیکر رب میلے انہاں نال ملساں
بھاویں وڈھ کے ڈکرے کرن میرے ونج کربلا ہو شہید مرساں
وارثشاہ جے جیوندی مرانگی میں لیلی مجنوں دینال میں جا رلساں

جواب مادر با ہیر

ملکی دا جواب ہیر نوں

ملکی آکھدی بھیڑیئے تتیئے نی گلاں چھڈ ایہ بھیڑیاں وادیاں نی
چوری کٹ کے اٹھ کے نت بیلے جاویں رانجھیدے پاس جو وادیاں نی
کتن تمن دا نہیں ہے چا تینوں اساں بکیاں تے تساں کھادیاں نی
دھیّاں ہو نہ جھیڑیاں لگن آکھے جانوں دھیّاں نہ اوہ مالزادیاں نی

[1] پ ۴ ع ۱ (ترجمہ) تو نہ سمجھ کہ لوگ خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور تعریف چاہتے ہیں اپنے کئے پر سو نہ جان کہ وہ خلاص ہیں عذاب سے اور ان کو دکھ کی مار ہے
[2] والدین کو ناراض کرکے غضب کی آگ میں نہ جلانا یعنے غضب ایک آگ ہوتی ہے جو دل کو ناراض کرنے سے پیدا ہوتی ہے ۱۲۔

پھل بیجیا سی کنڈے اُگ پئے واہ واہ ایہ قسمتاں ساڈیاں نی
وارثشاہ نہ اچھیاں لگدیاں نی سانوں ایہ جو تیریاں وادیاں نی

گاہ گاہ آمدن ہیر نزد رانجھا

چوری ہاں توں اٹھ کے کسے ویلے ہیر رانجھیدے پاس بھی آوندی اے
کسے وقت ہیو قت بھی ہیر جٹی چھنا چوری دا اُکٹ لے جاوندی اے
رہناں قول اقرار تے تساں ثابت نال عاجزی آکھ سناوندی اے
وارثشاہ میاں جیہڑا قول کیتا اوہو گل سانوں بھلی بھاوندی اے

دیگر

کیدو لنگاں چا چا جیہڑا ہیر سندا اوہدا طور براد سیاوندا ئے
داۓ تکدا کھڑا اوہ ویکھدا ئے وانگ سوہیاں پھیریاں پاوندا ئے
چوچک ملکی نوں رات دن مت دیندا نڈھی مار کے نہیں سمجھاوندا ئے
۱۵۷ نڈھی نال رانجھے پھرے وچہ بیلے کیدو سر وسر پا کر لاوندا ئے
کرگ وچہ سنسار خوار سارے ماہی مہیں دا مول نہ بھاوندا ئے
مقصود درآیا ای میاں وارث جیہڑی گل نوں نت چھپاوندا ئے

ایضاً

کیدو ڈھونڈ دا کھوجنوں پھرے بھوندا بانس چوری دی بیلیوں آوندی اے
مگر لگ ہیر دے اُٹھ ٹریا جس راہ رانجھیٹے دے آوندی اے
سب چھپ گئی گل لنگڑیدی جس بات نوں ہیر کر لاوندی اے
مقصود ہویا کیدو لنگڑے دا جیندی گل نوں ہیر پرتاوندی اے
ہیر کول نہیں رانجھا ہے بیٹھا ٹنگ کیدو دی تیز ہو جاوندی اے
۱۵۸ سوال پائیکے منگدا چٹک چوری جدوں ہیر ندی ول آوندی اے
رانجھا آکھدا آؤ فقیر سائیں تہاڈی طبع سوہنی دس آوندی اے
وارثشاہ رانجھیٹے نوں ہیر جٹی سبھ نعمتاں روز کھواوندی اے

سوال کیدو پیش رانجھا

کیدو سہلیاں ٹوپیاں پاگل وچہ وانگ فقر دے رنگ وٹاوندا اے
اسیں بھکھ نے مار حیران کیتے آن سوال خدائیدا پاوندا اے
ہیر گئی جاں ندی ول لین پانی کیدو آن کے مکھ دکھاوندا اے
رانجھا ویکھ کے صورت اوسدی نوں مہربانگی نال بولاوندا اے
کیدو سُن احوال خوشحال ہویا طرف رانجھے دی دوڑیا آوندا اے
۱۵۹ ایتھے خیر دیویں اگے ملک تینوں کیدو ایہ سوال سناوندا اے

لہ پ ۱ع (ترجمہ) اور چھوڑ دو کھلا گناہ اور چھپا اور جو لوگ گناہ کرتے ہیں سزا پا دیں گے اپنے کئے کی ۲ے پ ۲ع (ترجمہ) اور جو لوگ برائیوں میں ہیں انکو سخت مار ہے ۳ے پ ۲۲ ۱۳ع (ترجمہ) وہ دغاباز تحقیق شیطان تمہارا دشمن ہے ۴ے چٹک مخفف چٹکی یعنی تھوڑی سی چوری (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ٹوپی پہن کے شیخدی بنے صورت ابلیس دے مکر بناوندا اے
رانجھے رگ بھر کے چوری چاوتی بیکے ترت او وہ پنڈول ہاوندا اے
رانجھا آکھدا اک فقیر عاجز آن واسطہ ربّ دا پاوندا اے
رانجھے پچھیا ہیر نوں ایہ لنگا ہیرے کون فقیر کس تھاوندا اے
تیویں مردو چہ رانجھیا لیئے پاڑے ماواں دھیاں نوں پاڑ وکھاوندا اے
ایہ بُرا بخیل بد اصل فاسق کوئی ایس نوں بھلا نہ بھاوندا اے
دا تکدا کھلا اُڈیک دا سی وانگ سوہیاں پھیریاں پاوندا اے
پنجیں کپڑیں ہیر نوں اگ لگی جدوں رانجھا سخن الاوندا اے
ہیر بولدی کیتوئی بُرا ماہیا تیری مت نوں کون لیجاوندا اے
سخن چین جہان دا چغل لنگاں ماواں دھیاں دے ویر پواوندا اے

حاضر پچھیا حب توفیق مولا رنگ زنگدیاں سداں سناوندا اے
ہیر چھڈ دی آن کے رانجھنے نوں ادھی چوری نوں کون لیجاوندا اے
دتی ربّ دے نام تے چا چوری کہی بہت مجذوب بناوندا اے
ہیر آکھدی میرا چنڈال چاچا بھیتیں لاوندا پیریں کھجاوندا اے
ایہنوں ذاتوں خیر نہ پاوناسی لکھ وار سوال جے پاوندا اے
دوئی تھاں شیطان ایہ جھنگ اندر کھنڈا مردا ایہ وڈا سداوندا اے
ایہا گل چوٹی نوں کھا گیا جویں زخم تلوار دا کھاوندا اے
جویں زخم تائیں پھیر چھکے تے کوئی اوسنوں لون چا لاوندا اے
دیسی ستیاں کلاں جگا لنگاں اک دودھ دیوچہ چواوندا اے
وارث شاہ میاں ویکھ ٹنگ لنگی ایہ شیطان دی کلا جگاوندا اے

جواب ہیر با رانجھا

ہیر آکھدی رانجھیا بُرا کیتو تیں تاں پچھناں سی ٹھیر ایکے تے
ایہ تاں وچہ سنسار خوار کرسی ساڈے بھیج نوں کوڑ بنا ئیکے تے
نیر لبندائی پچھیاں نوں ترت نٹھا اٹھ وگیا کنڈ وکھا ئیکے تے
ہیر مگر نٹھی جا کھلا کیتا او ہنوں نال آواز بولا ئیکے تے

میرے آون تے ٹیک اڈیکنا سی گلیں لائیکے کویں اڈا ئیکے تے
میں تاں جاندا نہیں سال ایہ سوہیاں خیر منگیو سو میتھوں آئیکے تے
ینڑے جاندا ئی رنڈ ہیئے جاہل نی جاہ پچھ لے گل سمجھا ئیکے تے
وارث شاہ میاں ستھوں گل پچھی ڈوڈن اڈیاں ہک وچہ لائیکے تے

جواب رانجھا با ہیر

ہیرے عاشقاں لکھ ملامتاں نی نال صبر دے شکر گذار دے نی
شیطان بخیل مکار کتا جیہڑا کردائے کم بیگار دے نی

سخی سائلاں مول نہ رد کردے خیر دیوندے نال پیار دے نی
دنیا داراں تے فاضلاں ٹھگ لیندا عاشق صالح چادر کار دے نی

(بقیہ حاشیہ) مجھے دے کیونکہ میں بہت بھوکا ہوں ۵ پ ۲۹ ع ۱۲ اور جو آگے بھیجو گے اپنے واسطے کوئی نیکی اس کو پاؤ گے اللہ کے پاس بہتر اور ثواب زیادہ ۱۲
لے پ ۳ ع ۳ (ترجمہ) شیطان وعدہ دیتا ہے تم کو تنگی کا اور حکم کرتا ہے بے حیائی کا اور اللہ وعدہ دیتا ہے اپنی بخشش کا اور فضل کا اللہ کشائش والا ہے سب
جانتا ہے ۲ ے پ ۱۴ ع ۳ (ترجمہ) اے رب جیسا تو نے مجھ کو کھویا میں ان کو بہاریں دکھاؤں گا زمین اور راہ سے کھوؤں گا ان سب کو مگر جو تیرے بندے ہیں ۱۲

یہ دیلائی اج سمہال ہیرے ہووین خوار نہ وچہ سنسار دے نی
وارثشاہ میاں کم سوئی گیے ہوئے حکم جو پروردگار دے نی

جواب ہیر بار انجھا

ہیر آکھدی رانجھیا برا کیتو ساڈا کم سی نال ویرایاں دے
سلڈے کھوج نوں تک کے کرے چغلی دن رات ہے وچہ بریایاں دے
ہلے سراں نوں یہ وچھوڑدیندا بھنگ گھت دا وچہ کرٹایاں دے
بابل انبڑی جاکے ٹھٹھ کرسی اتے آکھسی پاس بھرجایاں دے
جھوٹھیاں سچیاں گلاں نوں میلدائے وانگ لاگیاں کوڑیاں نایاں دے
دولت دین تے دھرم ایمان سبھے وارثشاہ ہے نال کمایاں دے ۱۶۲

گرفتن ہیر کیدورا

ملی راہ وچہ دوڑ کے جاندھی پہلے نال فریب دے چٹیا سو
نیڑے آن کے شہنی دے وانگ جی اکھیں رہ وہ دا نیر پلٹیا سو
سر دن لاہ لوٹی گلوں توڑ سہلی نکوں چائیکے زمیں تے سٹیا سو
پھیر زمیں تے ماریا نال غصے دھوبی پڑپڑے تے کھیس نوں چھٹیا سو
کیدو لنگے نوں پکڑ کے چور وانگوں مار مار کے تے چا پھٹیا سو
وارثشاہ فرشتیاں عرش اتوں شیطانوں زمین تے سٹیا سو

ترسانیدن کیدورا

ہیر ڈھا کے آکھیا میاں چاچا چوری دیہ جے جیونا لوڑنا ئیں
نہیں تے مار کے جند گوادلیاں منیوں کسے نہٹکنا ہوڑنا ئیں
بنھ منتھ تے پیر لٹکادلیساں لڑ لڑ کیاں نال کی جوڑنا ئیں
چوری دیہ کھاں نال حیا آپے کاہ اساں دے نال اجوڑنا ئیں
داہڑی پٹ کے دبر وچہ دیونگی میں کیوں شرم دی لج نوں توڑنا ئیں
وارثشاہ گناہ دی ندی اندر اینویں رائیگاں عمر نوں بوڑنا ئیں ۱۶۴

گریختہ شدن کیدوپیش مہر چوچک

ادّھی ڈلھ پئی ادّھی کھوہ لئی چن میلکے پرھے لیاوندائے
کہیا منداانہیں ساڈا مول میرا چوری پلیوں کھول کھاوندائے
نہیں چوچکے نوں کوئی مت دیندا انڈھی مار کے نہیں سمجھاوندائے
چاک نال اکلڑی جائے بیلے اج کل کوئی لیک لاوندائے

؎ بدنام کرنا ۱۲

۱۶۵ ایہ گل جہان جے کھنڈ جاسی ڈھونڈھے ویلڑے نوں پچھوں تاؤنداۓ ۱۶۶ گل آکھی سوئی آکھ چھڈی ڈھولی ڈھول نوں جویں وجاؤنداۓ

جس ویلڑے مہر نے چاک رکھیا اس ویلڑے نوں پچھوتاؤنداۓ ۱۶۷ نڈھی ہیر نوں نہیں سمجھاؤندا لے اتے چاک نوں نہیں ترا ہونداۓ

۱۶۸ اج اڈ گئی مت بے چوچکے دی جہیڑا چاک نوں نہیں ہٹاؤنداۓ ۱۶۹ وارثشاہ جو عیب نے کج دا لے رب اوسدا نہیں چھپاؤنداۓ

انکار کردن چوچک پیش کیدو

چوچک آکھدا کوڑیاں کریں گلاں ہیر کھیڈ دی وچ سہیلیاں دے
پینگاں پائیکے سیاں دے نال جھوٹے ترنجن جوڑ دی وچ حویلیاں دے

ایہ چغل جہان دا مگر لگا فقر جان دے ہو نال سہیلیاں دے
کدی نال مداریاں بھگ گھوٹے کدی جا نچے نال چیلیاں دے

نہیں چوہڑے دا پت ہووے سید گھوڑے ہون نہیں پت لیلیاں دے
وارثشاہ فقیر نہ ہون ہرگز پتر جٹاں تے موچیاں تیلیاں دے

طعنہ زدن زناں مادر ہیر را

ماں ہیر دی تے لوک کرن چغلی تیری ملکئے دھی خراب ہے نی
اسیں مامیاں پھپھیاں لج مویاں ساڈا اندروں جی کباب ہے نی

۱۷۰ ایہ تاں ندی جھناں تے نشر ہوئی ایس دکھ دا اساں عذاب ہے نی ۱۷۱ اسیں منع کریئے سگوں شوخ ہوندی دیندی ٹھوک کے وکت جواب ہے نی

۱۷۲ دھیاں ساڈیاں ڈسانوں فکر ہویا تیری دھی دا ہور خطاب ہے نی ۱۷۳ نال چاک دے نیوں لگایا سو اٹھے پہر ہی رہے غرقاب ہے نی

۱۷۴ بیلے جاندی میست دانی لیکے کچھے مار قرآن کتاب ہے نی ۱۷۵ لوکاں بھانے میست دے وچ پڑھدی اوہدے سبق دا اوکھڑا باب ہے نی

چاک نال اکلیاں جائے بیلے ہویا مایاں دھروں جواب ہے نی
شمس الدین قاضی نت کرے مسئلے شوخ دھی دا ویاہ ثواب ہے نی

تیری کڑی دا مغز ہے بیگماں دا ویکھو چاک جیوں پھرے نواب ہے نی
وارثشاہ منہ انگلیاں لوک گھتن چڑھی ہیر نوں لوہڑے دی آب ہے نی

غمازی کیدو پیش مادر ہیر

کیدو آکھدا دھی ویاہ ملکی دھروئی رب دی من لے ڈائیے نی
اکے مار کے وڈھ کے کریں بیرے منہ سر بھن چوداں نال سائیے نی

ویکھ دھی دے لاڈ کی دند کڈھیں انت جھورسیں رن قصائیے نی
اکے بھن کے تے بھورے چاگھتو لنب وانگ بھڑولے دے آئیے نی

لے بھیڑ کا بچہ گھوڑا نہیں بن جاتا۔ اسی طرح کیدو ممکا دلی نہیں بن سکتا ۲ے عاسے مرگئے ۳ے شوخی سے نقد جواب دیتی ہے ۴ے غضب کی آگ گویا ہیر ایک تلوار ہے اور اس کو آب دی گئی ہے۔ جو شرم و حیا کو کاٹتی چلی جاتی ہے ۵ے اس کے ٹکڑے کر ڈال۔ اور منہ سر اس کا جلتی ہوئی لکڑیوں سے توڑ کیونکہ تو اس کی مالک ہے ۶ے عقل دور ہو گئی۔ مست معنی نصیحت ۱۲ ۷ے اسکے لاڈ دیکھ کر کیوں ہنستی ہے ۸ے آخر غم کرے گی اور ظالم عورت ۹ے یا بند کر کے غلہ ڈالنے والے بھڑولی میں بند کر دو۔ اور اس کا دروازہ لیپ دو ۱۲

غصے نال ملکی تپ لال ہوئی جھب دوڑ توں مٹھئے نائیئے نی
سد لیا توں ہیر نوں ڈھونڈ کے تے تینوں ماں سدیندیئے ڈلیئے نی

کھڑ ڈبیئے موہنیئے پاٹڑیئے نی مشٹنڈیئے یار دی واہنے نی
وارث شاہ وانگوں کتے ڈب موئیں گھر آیا لپے دی اے نائیئے نی

غصہ ملکی مادر ہیر باہیر

ہیر آکھدی آئیکے ہسکے تے انی جہات نی انبڑی امیری اے نی
تینوں ڈوہنگرے کھوہ وچہ چا بوڑاں گل بیٹوئی لچی امیری اے نی

۱۷۶ غصے نال آکھے ملکی ہیر تائیں سانوں پٹیا ای چاکدی آچیری اے نی | ۱۷۷ | دھی جوان جے نکلے گھروں باہر لگے دس تاں کھوہ نگھیری اے نی

۱۷۱ کوتل وانگ کھلی پھریں وچہ بیلے آ ٹھہر چا کدو چھیری اے نی | ۱۷۹ | جیوں جیوں وڈی نچیا تیوں تیوں سرے چڑھیں بھقی ہوئیں شوخ دوہیری اے نی

دھی جوان جے کیدی ہری ہووے چپ کیتڑی چا بنیڑی اے نی | ۱۸۰ | تینوں وڈا ادڑا جا گیا ئے تیرے واسطے منس سہیڑی اے نی

۱۸۱ لوکا نوچہ پوشاک توں پاک رکھیں دامن نال آلودہ لویڑی اے نی | ۱۸۲ | وارث جیوندے ہون جے بھین بھائی چاک چوبرانہ سہیڑی اے نی

جواب ہیر

ہیر کڑک کے آکھدی ماں تائیں مینوں شوق نہ چاء ویاہ دے نی
رانجھے نال ہوئی جند جان اکو لکھے لیکھ ایہ دھر دل درگاہ دے نی

دل و جان بھیں میں حاضر گولڑی ہاں اگے میڈے رانجھے بادشاہ دے نی
چاک میرا تے میں بندی چاکدی ہاں وعدے حشر دے توڑ نباہ دے نی

سچ آکھنوں ذرا نہ سنگنا ئیں بھاویں ڈریاؤ مار بچھاہ دے نی
صدی تیرہویں وانگ نہ پکڑی ہاں نال حکم رسول اللہ دے نی

منہ جھوٹھیاں تے جیبھ لوٹھیاں دی قول نہیں اعتبار وساہ دے نی
حکم رب دے توں کر سن سخن سچے جیہڑے نویں وارث اگے شاہ دے نی

لے زبردست نیل گائے۔ جنگلی بینڈھے کی مادہ، یار کی خبر گیر اور اس پر مست شدہ، اس مصرعہ میں شاعر نے کمال کر دیا ہے فصاحت ٹپکتی ہے ۲ے تو اس طرح گھر سے گم ہو گئی۔ اور گھر نہیں آتی۔ جس طرح ماتم والے گھر جا کر حجام عورت واپس نہیں آتی اور اسی جگہ رات دن رہتی ہے کیونکہ اس نے وہاں کھانا پکانا اور مہمانوں کی خبر گیری کرتی ہوتی ۳ے مقولہ۔ مادر ہیر یعنی تجھے عمیق کنوئیں میں غرق کروں۔ کیونکہ تو نے ہماری جڑ اکھاڑ دی ۴ے تو نے ہم کو برباد کر دیا۔ چاک کی کنیزک۔ یعنی رانجھے کی غلام ۵ے کوتل گھوڑے کی طرح بھر مست ۶ے بڑی اہم بات تیرے دل میں اٹھی اب تیرے واسطے خاوند تلاش کرنا ضروری ہے۔

۷ے وارث! جنہوں نے بادشاہ کے آگے سر جھکایا ۱۲

ماں دی نصیحت ہیر نوں

کلام مادرِ ہیر

بلکی ہیر نوں آکھدی سمجھ کڑیئے گلاں کرنئیں زور دھگانیاں نی — کرن ماپیاں نال جواب اسا ہویں دھیّاں ہون نہ اوہ سیانیاں نی
ساوڑا دیاں دا چالا پکڑ ڈھیا توبہ کرن تیتھوں کمن آنیاں نی — ہیرے سمجھ نہ ہونا دان بچی لجاں ساڈیاں رکھ وکھانیاں نی
شرع نبی رسول دا ویکھ مسلہ عاقاں دوزخاں وچہ جھلکانیاں نی — کریں نت مطالعہ علم داتوں گلاں جاہلاں نوں سمجھانیاں نی
تیرے طور وچوں ایہو سدلئے لیکاں جھنگ سیال نوں لانیاں نی — متیں دتیاں باز نہ آوندیاں نی وارثشاہ نے جہیڑیاں رانیاں نی

ہیر دا جواب

جواب ہیر

پہلوں رب نوں یار دا شوق ہویا نبی پاک دا کرن جمال مائے — آیا وحی لیکے ہویا ترت حاضر لیا یار نے یار نوں بھال مائے
آہمنوں ساہمنا رج کے ویکھیو نے گلاں کیتیاں فرق نہ وال مائے — ہور دلاں دیاں لیاں تے دتیو نے ذات اک ہوئی ذات نال مائے
تویں تخت ہزاریوں لوڑ رانجھا رب میلیا جھنگ سیال مائے — پنجاں پیراں دتا رانجھا رب کولوں جھولی ہیر پایا خوشی نال مائے
سدا یار دا خاص معراج میرا بیلے وچہ ہوندا چاک نال مائے — بیلے جاؤ نوں موڑ نہ مڑانگی میں توڑے کھوہ اندر گھت گال مائے
حج کعبے دا کرن نوں جانیاں میں میرے مڑندی نہیں مجال مائے — رب آوار نی تدوں حکم کیتا جد ہویا سی شوق کمال مائے
میل یار دا نام معراج ہویا کھول ویکھ قرآن دی فال مائے — رانجھے ہیر دیوچہ نہیں وتھ کوئی ایس گلنوں سوچ سمہال مائے
رُخ یار دا آیت تطہیر[1] دسدا کراں دید تے ہوواں نہال مائے — رب ذوق تے شوق دی چاہ دیوے لس غماندے دلوں جنجال مائے
پچھے چاک دے مرن قبول کرساں کراں ہور نہ غیر خیال ملائے — تاہئیں جگ تے وارثا سید مانگی رانجھے یار دی ہیر سیال مائے

ماں دا ہیر نوں جھڑکنا

سرزنش کردن مادر ہیر

تیرے ویر سلطان نوں خبر دے فکر کرے اوہ تیرے مکا دیندا — چوچک باپ دے راج توں لیک لائیا کیہا فائدہ ماپیاں تا دیندا[2]
نک وڈھ کے کوڑماں گالیوئی ہویا فائدہ لاڈ لڈا دیندا — راتیں چاک نوں چا جواب دیساں نہیں شوق ہے مہیں چرا ونیدا

[1] اِنما یرید اللہ (الایۃ) بحق اہلبیت آنخضرت [2] والدین کو رنجیدہ کرنے سے کیا فائدہ ۱۲

تیرا خیال کو پتے نت ایہو ماں باپ نوں سدا ستا دیندا
آ مٹھے لاہ دے سبھ ٹونیاں کیہا فائدہ گہنیاں پا دیندا

زانی دوزخاں دیوچ ساڑنی گے بدلہ عاقبت عمل کما دیندا
وارثشاہ میاں ایس چھوہری دا جی ہو یائی لنگ ٹا دیندا

جواب ہیر

مائے رب نے چاک گھر گھلیا سی تیرے ہون نصیب جے دسدن چنگے
جیہڑے رب کیتے کم ہو رہے سانوں ماں کیوں عیب دے دے پنگے
نہ چھیڑیئے رب دیاں پوریاں نوں جنہاں کپڑے خاک دے وچہ رنگے

ایہو جیہے جے آدمی ہتھ آون سارا ملک ای رب توں دعا منگے
کل سیانیاں ملک نوں مت دتی تیغ مہریاں عشق نہ کردنگے
جنہاں عشق دے معاملے سر پئے چائے وارثشاہ کیتوں رہن سنگے

شکوہ کردن ملکی پیش مہر چوچک

ملکی ویکھ کے ہیر دا شوخ دیدہ چا مہر تے حال اظہار کیتا
طعنہ دین شریک تے لوک سارے چوطرفیوں خوار سنسار کیتا
ویکھو لج سیالاں دی لاہ سٹی ندھی ہیر نے چاک نوں یار کیتا
کڈھ چاک نوں کھوہ لے سیں سبھے اساں چاکتوں جیو بیزار کیتا
جھب ویاہ کے دھی نوں کڈھ دیسوں سانوں ٹھٹھ ہے ایس مردار کیتا

اتے آکھدی چوچکا بنی ادکھی سانوں ہیر دیاں مہنیاں خوار کیتا
ایس سوتروں اوتر رہن چنگا جنہاں ماپیاں نال پتار کیتا
جاں میں مت دتی اگوں لڑن لگی لج لاہ کے چشماں نوں چار کیتا
اکے دھی نوں چا گڑھے ڈوب کریئے جانوں رب نے چا گنہگار کیتا
وارثشاہ نوں ہیر خوار کیتا ماہی رب صاحب سردار کیتا

غصہ شدن مہر چوچک

راتیں رانجھے نے مہیں جاں آن ڈہویاں چوچک سیال متھے وٹ پایائی
بھائی چھڈ مہیں اُٹھ جاہ گھریں نیر اطور نہ اسانوں بھایائی
ٹھٹھے نال لوکاں سانوں ٹھٹھ کیتا اتے مہنیاں بہت اکایائی
جیا جھوردا سی اوس ویلڑے نوں کا ملاں رکھ کے تے پچھوں تایائی

مئیں رانجھے نوں پاس بولایائی سارا شہر برا آکھن دھایائی
سیالو کہو بھائی ساڈے کم ناہیں جائے اودھرے جدھروں آیائی
سانوں مہنا ایس دا آیائی ٹھٹھے نال جہان تے تایائی
بھلا کیتا سی ہن مندا پیش آیا کیتا اپنائی اساں پایائی

سورہ پ ۲۰ ع (ترجمہ) اور تم کو پورے بدلے ملیں گے دن قیامت کے ۱۲

اساں ساہن نہ رکھیا ایہ نڈھا دھیاں چارنا نہیں بنایائی
اتقوا من مواقع التہم وارثشاہ ایہ دھروں لکھایائی[1]

جواب رانجھا

ولو بسط اللہ الرزق بعبادہ رزق کھاکے مستیاں چایاں نی
اچھا کھایئے پہنیئے جگ بھاناں نہیں خوایاں کرنیاں آیاں نی
الا علی اللہ رزقہا ایہ لے سانبھ مجھیں گھر یر آیاں نی
کلوا واشربوا رب نے حکم کیتا لاتسرفوا منع فرمایاں نی
کتھوں چکن ایہناں مشٹنڈیاں نوں جنہاں کھادیاں دودھ ملایاں نی
سچا رب ہے رزق دے دین ہارا وارثشاہ گلاں سمجھایاں نی

رفتن رانجھا از خانہ مہر چوچک

رانجھا سٹ کھونڈی اتوں لاہ بھورا چھڈ چلیا سبھ منگوا ڑمیاں
دل چایا دیس تے ملک اتوں اودے بھاء دا بولیا ہا ڑمیاں
تیری دھی نوں اسیں کی جانیے ہاں تینوں آؤندی نظر پہا ڑمیاں
منگو مگر میرے سبھو آؤندا ئے میں اپنیاں مہر جی تا ڑمیاں
گھٹ بہویں جڑیاں ماہیاں دیاں صحی کیتائی کوئی کرا ڑمیاں
دھی کھتری دی رہی کھتری تے لیکھا گیا ہے ہو پہا ڑمیاں
ہٹ بھرے بھکنے نوں سانبھ لیو کڈھ چھڈ یونگ کرا ڑمیاں[2]
جیہا چور نوں کھرید اکھڑ کپ بنہے چھڈ ٹرے دائے سنھ دا پا ڑمیاں
تیریاں کھولیاں چوراں دے ملن سبھے کھڑے کیتا نوں کائی دھا ڑمیاں
مینوں مہیں دی کجھ پرواہ نہیں نڈھی پئی سی ایس رہا ڑمیاں
تیریاں مجھیں دے کارنے رات ادھی پھراں بھند اتھرے جھا ڑمیاں
مہیں چاریاں نوں برس گئے باراں اج اکھیوانددوں سا ڑمیاں
تیری دھی رہی تیرے گھر بیٹھی جھا ڑا مفت دا لیائی جھا ڑمیاں
وارثشاہ میاں پوری ناہ پیا پچھوں آیا سیں پڑتنے پا ڑمیاں

حیرانگی رانجھا

رانجھا ہو دلگیر حیران بیٹھا ملیا صاف جواب جہاں کا ردائی
پکے انب انار تے دھک ملیا رکھا رہیا جو باغ بہار دائی
جٹ دے پیار تے ٹھگ لیا طمع دیکے ساک دی لار دائی
کھجل رات دن ہوئے برس باراں وچ بیلیاں دے مجھیں چاردائی
کیتی کتری کار برباد ہوئی دکھ محنتی نوں مارے خاردائی
لوک آکھ رہے چاکا الوا آوے جہر مفت پیا ڈھوئی ماردائی[3] ۱۸۴

[1] یعنی تہمتوں کی جگہ سے بچو اور نہ ایسے کام کرو کہ جس سے بدنام ہو جاؤ جو لوگ دنیا میں برے خیالوں سے بچتے ہیں وہی اللہ تعالیٰ کے نیک بندے کہلاتے ہیں اور اس کے مقرب ہوتے ہیں اور بدنام آدمی ہمیشہ دنیا میں ذلیل وخوار اور بے اعتبار اور کبیرہ گناہوں پر اعتبار کرنے سے کافر ہو کر داخل فی النار ہوتے ہیں وقنا ربنا عذاب النار
[2] بڑے بڑے ڈاہوں کی اجرت ہضم کر جاہم کو کوئی پرواہ نہیں کیا ہم بقال ہیں کہ حساب یہی نکالیں گے [3] دوکان بھرا ہوا مال کا صحیح وسالم تونے قبضہ کر لیا اور دوکاندار کو گھر سے نکال دیا [4] یعنی لوگ رانجھے کو کہہ رہے تھے کہ چوہدری تم سے مفت میں کام لیتا ہے امید نہیں کچھ دے یا تمہاری امید کو پورا کرے مگر اسے عشق میں سرگرداں ہو کر کسی کی کچھ

ایس نفس شیطان مردود پچھے جگ جان کے حق وسار دائی
وارث جھس دُنیا دیاں لالچاں دا جویں کُتیاں ہک مُردار دائی

بیان افسوس خوردن چوچک از رفتن رانجھا

نہیں چھیڑن نہ باجھہ رانجھیٹڑے دے ماہی ہور سبھے جھکھ مار رہے
کائی رُلے پھرے وچہ جھل بیلے کائی چھپ کے اندرے وار رہے
سیّال پکڑ ہتھیار تے ہوکو سماں مگر لگ کے کھولیاں چار رہے

کائی گھس جائے کائی ڈب جائے کائی شینہ پاڑے کائی پار رہے
نہیں چریاں باجھہ نہ رانجھنے دے کر لوک تیرڑا پیار رہے
وارث شاہ چوچک پچھوں تا وندائے منگو نہ چھیڑے ایں ہار رہے

بیان کلام کردن ہیر با مادر خود از اندوہ

مائے چاک تراہیا چا بالے ایس گل اُتے خلقت ہسی اونی
آکھن دانیاں ماہی نوں ڈھونڈ ملکی خاک اُڈی دھمی جے نسی اونی
ماہی منسی تاں گل بھلی تھیسی سیناں ہیر اوہدے پچھے رُسی اونی

رب اوسنوں رزق ہے دینہار اکوئی اودے لیے نہ تسی اونی
نہیں پھرن خراب وچہ بیلیاں دے اندر کھو بیاندے پھسا پھسی اونی
وارث شاہ اولاد نہ مال رہی اوہدا صبر جدھی محنت کھسی اونی

حمایت کردن ملکی پیش چوچک برائے آوردن رانجھا

ملکی گل سناؤندی چوچکے نوں لوک بہت دیندے بددعامیّاں
حق کھوہ کے چا جواب دتا میں چھڈ کے گھراں نوں جامیّاں
پیریں لگ کے جامنا اسنوں آہ فقر دی بری ہے جامیّاں
آکھیں ہیر تیرے بن رہے ناہیں جیویں جانسیں توں لیامیّاں

باراں برس میں اوس چاریاں نی کیتی نہیں سو چوں چرامیّاں
لیکھا منگدا[1] اپنی چاکری دا تھیلی دماں دی دیونی آمیّاں
جویں جانسیں توں لیا اسنوں آکھیں ہیر دا ہو خیر خواہ میّاں
وارث شاہ فقیر نے چپ کیتی اوہدی چپ ہی دیگ اڈامیّاں

جواب چوچک با مادر ہیر

چوچک آکھیا جاہ منا اسنوں دیاہ تیک تاں میں چرائی اے
مکھن دہیں دیہوا ودے چونڈیاں[2] نوں اُتے کھنڈ دینوں شام چڑھائی اے

اج روز دا کجھ وساہ ناہیں نال خوشی دے وقت لنگھائی اے
ٹپکا چکن دوزی ہتھ چھیل چھلے نال ونجھلی رنگ لگائی اے

[1] اگر وہ اُجرت مانگتا تو بہت رقم دینی پڑتی [2] زلفوں کے واسطے مکھن دہی اور اس کے عصا کو خوبصورت بنوا دینا
پکڑا ہاتھ میں چھلے بانسری رنگ دار مطلب یہ کہ خوشامد سے کام نکال لو ۱۲

ایس جگ مکار دا کم ایہو کوئی مکر فریب بنائی اے
ساڈی دھی دا کجھ نہ لاہ لیندا سب ٹہل ٹکور کرائی اے
جدوں ہیر ڈولی پا ٹور دیئے رُس پئے جواب سنائی اے
وارث شاہ ایہیں جیٹ سدا کھوٹے اک جھٹکا فنڈ بھی لائی اے

پرسیدن ملکی رانجھا را

ملکی جا دیہڑے وچہ پُچھدی اے جیہڑا ویہڑا سی بھایاں بھادیاں دا
ساڈے ماہی دی خبر ہے کتے اڑیو کدھر ماریا گیا پچھوتایاں دا
ذرا ہیر کُڑی اوہنوں سد دیئے رنگ دھووے پلنگ دیاں پایاں دا
ملکی نال نہ بولیا سیاں رانجھا جویں چور نوں خوف کڑاریاں دا
رانجھا بولیا سُتھروں بھن آکڑ ایہ بیٹھا اے سردار نتھادیاں دا
کھیت والیاں کھیت سمہال لیا کی زور ہے کیریاں لادیاں دا
سر پٹے صفا کر ہو رہیا جیہا بالکاں منیاں بادیاں دا
وارث شاہ جوں چور نوں ملے واہر اوہ بھے ساہ لیند اماریاں ہائیاں دا

دلاسہ دادن ملکی رانجھا را

ملکی آکھدی لڑیوں جے نال چوچک کوئی سخن نہ جیوتے لاونائیں
کیہا ماپیاں پتراں لٹن ہوندا تساں کھٹناں تے اساں کھاونائیں
چھڑ مال دے نال میں گھول گھتی مال سانجھ راتیں گھر آونائیں
توہیں چوئیکے دودھ جماونائیں توہیں ہیر دا پلنگ وچھاونائیں
کُڑی کل دی تیرے توں رُس بیٹھی توہیں اوسنوں آمناونائیں
منگو مال سیال تے ہیر تیری نالے گھورنا تے نالے کھاونائیں
گھتھا ٹولنا کس ولاونائیں سنجی ڈھاک نوں کس رلاونائیں
میں رانجھے نوں عرض سنائیکے جی داغ ہجر دا چا گوائنائیں
تیرے نام توں ہیر قربان کیتی منگو ساتھ کے چار لیاونائیں
منگو چھیڑ دے جھل وچہ میاں وارث اساں تخت ہزارئیوں جائنائیں

دربیان کلام رانجھا با ہیر سیال گوید

رانجھا ہیر نوں آکھدا ماں تیری سانوں پھیر مڑ رات دی چمڑی اے
میاں من لے اوسدے آکھنے نوں تیری ہیر پیار دی امبڑی اے
۱۷۷ چھڑ مال دینال میں ہیر صدقے رُس عاشقاں گل نکمڑی اے
۱۷۸ ہسّن کھیڈنید ا ایہو وقت ساڈا جے عمر نہیں کوئی لمڑی اے
۱۷۹ نسبت کرندی کتے صلاح کائی ہیرے ملیاں نہیں امبڑی اے
۱۸۰ گھوڑے دلاندے انت منہ زور ہوندے دس شوق دی واگ کس تھمڑی اے
۱۸۱ قصے ہول جہان تے عاشقاں دے گلاں سندیاں دی جند کمبڑی اے
۱۸۲ کوئی سارنا ہیں دکھاں کھٹریاں نوں گھر ماپیاں دے ہیر چمڑی اے

کی جانیے اُٹھ کس کروٹ بہسی اجے بیاہ دی بات تے لمبڑی اے
وارثشاہ اس عشق دے ونج وچوں کسے پلّے نہ بدھڑی دمڑی اے

منظور کردن رانجھا حکم ملکی

رانجھا ہیر دی ماں دے لگ آکھے چھیڑ مجھیاں جھلنوں آوندا اے
بخشنہار رنا ہے نام تیرا بخش ہیر ایہ شغل کماؤندا اے
ہیر ستّواں دا مگر گھول چھناں ویکھو رزق رانجھیٹے دا آوندا اے
میرا مرن جیون تیرے نال میّاں سُنجا لوک پیا بھس پاوندا اے
رانجھا جھوّڑے وچ دلگیر ہو کے پنجاں پیراں دا نام دھیاوندا اے
رانجھا ہیر دونویں ہوئے آن حاضر اگوں پیر ہُن ایہ فرماؤندا اے
منگوا اڑ دتا وچ جھانگڑی دے آپ نہائیکے رب دھیاؤندا اے
صورت وچ محبوب دے محو ہو کے اگے نظر دے آن بہاوندا اے
گل پا پلّہ پیریں جا پوندی مئیں رانجھے نوں عشق مناؤندا اے
پیر اپنے یاد کرا لیس ویلے سانوں آسرا جہناں دے ناں نوندا اے
پنجاں پیراں دی آمدن تُرت ہوئی ہتھ بنھ کے سیس نواؤندا اے
وارثشاہ میاں تساں دوہاں تاہیں پیر ثابتی نال بولاوندا اے

پند دادن پیران ہیر و رانجھا را

بچہ دوہاں نے رب نوں یاد کرنا نہیں عشق نوں مہنا لاؤنا ایں
اُٹھے پہر خدا دی یاد اندر تساں ذکر تے خیر کماونا ایں
رانجھے ہیر دوہاں رل عرض کیتی اگوں پیراں دا ایہ فرماؤنا ایں
رانجھا ہیر دونویں رہسن بہت خوشی موتی لعل دیاں پراونا ایں
رانجھا ہیر تیری تے توں ہیر دا ہیں الیس عشق اکھاڑڑا پاؤنا ایں
توہانوں مہنا جگ نے لاونا ئیں پر عشق بھیں نس نہ جاؤنا ایں
ایس عشق دا ونج بیوپار ایہو جیو جان تے سیس گواؤنا ایں
وارثشاہ پنجاں پیراں حکم کیتا بچہ عشق نوں نہیں ڈولاونا ایں

آمدن قاضی برائے فہمائش ہیر

ہیر وکتے بیلیوں گھر آئی ماں باپ قاضی سد لیاوندے نی
بچہ ہیر تینوں اسیں مت دیندے مٹھی نال زبان سمجھاوندے نی
دونویں آپ بیٹھے اتے وچہ قاضی اتے سامنے ہیر بہاوندے نی
چاک چوبراں نال نہ گل کیجے ایہ محنتی کیہڑے تھاوندے نی

لے اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا۔ یعنی خدا جانے انجام کیا ہوگا ۱۲ ٢ے شادی کا عرصہ لمبا ہے ۱۲ ٣ے عشق کے بیوپار میں کسی نے کچھ کمایا نہیں، ہمیشہ نقصان ہی ہوتا ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں کبھی نقصان نہیں ہوتا۔ فائدہ ہوتا ہے ۱۲ ۴ے بڑے لوگ بے فائدہ کوشش کرتے ہیں ۱۲

ترنجن جوڑ کے اپنی گھریں بہیئے سگڑ گاونکے جی پرچاوندے نی
نیویں نظر حیادے نال رہیئے تینوں سب سیانے فرماوندے نی
شرم ماپیاں دیوں دھیان کیجے شاندار ایہ جٹ سداوندے نی
ایتھے دیاہ دے سبھ سامان ہوئے کھیڑے پئے بنا بناوندے نی

لال چرکھڑا ڈاہ کے چوپ پلیئے کسے سوہنے گیت جھناوندے نی
چوچک سیال ہوری ہیرے جانی ئیں سردا سے تے پنچ گراوندے نی
باہر پھرن نہ سوہندا کواریاں نوں اج کل لاگی گھر آوندے نی
وارثشاہ میاں چند روز اندر کھیڑے جوڑ کے جنج لیاوندے نی

جواب ہیر باپدر خود

ہیر آکھدی بابلا املیاں توں نہیں عمل ہٹایا جا میاں
شینھ جترے ہن نہ ماس باجھوں جھٹ نال ایہ رزق کمامیاں
ہور سبھ گلاں منظور کراں اِک چاک توں نہ ہٹا میاں
میں تاں منگ درگاہ توں لیا رانجھا چاک بخشیا آپ خدا میاں
ایس عشق دے روگ دی گل ایویں سر جائے تے ایہ نہ جا میاں

جیہڑیاں وادیاں عادتاں جان ناہیں رانجھے چاک توں رہیا نہ جا میاں
داغ انب دی رسا دا لہے ناہیں داغ عشق دا کبھی نہیں جا میاں
جتھے قلم تقدیر دی وگ چکی کون جمیا دے ہٹا میاں
اِک چاک دی گل نہ کرو مُولے بناں چاک دے نہیں ٹکا میاں
وارثشاہ میاں جویں گنج سر دا باراں برس پٹن نہیں جا میاں

کلام چوچک با ملکی مادر ہیر

جیہی دھی تدھ لاڈلی پالیائی کیہا فائدہ ایس توں لوڑیئے نی
سُنجی چاک توں ایہ نہ مڑے موڑے اسیں ور جیئے تے نِت موڑیئے نی
اہدا دا ترینال چاڈھِڈپاڑ وسوئے اکھیاں دلوچہ پوڑیئے نی
ایس چاک توں ایہ نہ مڑے موڑے اسیں نِت بہیترا موڑیئے نی

اہدے ڈھ لڑ کے کھوہ جنڈیاں نوں گل گھٹکے ڈھینگرے بوڑیئے نی
ادہدے جیوتے اکٹ آوندیئے بھاویں لکھ نصیحتاں لوڑیئے نی
سر بھن سونال مدہانیاں دے ڈھوئی نال گھڑ تھنی توڑیئے نی
وارثشاہ پھٹے دل نہیں ملدے ٹٹا موتی تے کِدا جوڑیئے نی

جواب ملکی مادر ہیر

۱۸۳ ملکی آکھدی مہر جی سنوں میتھوں حق امر دا اساں وچار یائی
۱۸۵ چوچک آکھدا ملکئے جمدی نوں گل گھٹ کے بہاہ نہ ماریائی

۱۸۴ حکم وچہ قرآن دے خون مندا اللہ پاک تے نبی پکاریائی
۱۸۶ گڑ ہتی زہر دی گھول نہ دیتوئی اوہ دا اج ثواب نتاریائی

لے پ۳ ع (ترجمہ) قرار پکڑ واپنے گھروں میں اور دکھاتے نہ پھرو جیسے دکھانا دستور تھا پہلے پہل وقت نادانی کے ۱۲ ۲ے لاگی بمعنے مستحق۔ یہ لفظ ان اشخاص کے واسطے منسوب کیا گیا ہے جو گھر کے معتبر خدمت گار ہوں اور خاص شخصوں پر محاورہ زیادہ استعمال کیا جاتا ہے جیسے میراثی، برہمن، نائی، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کر کے لاڈ انو کھڑے پالکے تے کواری دھی دا بچ سوا ریائی
مجھو ڈو ہنگڑے ندھی نہ روہڑ لوئی ماسہ زہر دا دے نہ ماریائی ۱۸۸

ایہنوں کتنے نہ ڈوہنگڑے بوڑ لوئی وہین لوہڑکے مار نہ ڈار یائی
وارثشاہ خدا دا خوف کیتو قاروں وانگ نہ زمیں نگھاریائی ۱۹۰

کلام ہیر با پدر و مادر و قاضی

بنی کٹنی بندیاں سمجھ مائے لگی درد جوالیس وجود ہے نی
جنہاں گلاں دا توں ہیں نام لیندی انہیں گلیں نہ کجھ بہبود ہے نی

رانجھے نال ہے قول قرار میرا توں پھراں تے ہوواں مردود ہے نی
ہیر کھوہ کے رانجھے توں دئیں کھیڑے سنے قاضی دے توں خوشنود ہے نی

میں تاں رانجھے نوں چھڈاں نہ مول مائے جچر تن وچہ جان موجود ہے نی
وچہ دوزخاں پلیگے ساڑیائی اوہ تاں کافر وڈا یہود ہے نی

دعویٰ نال خدا دے بھنداسی اوپر بندگی دے نمرود ہے نی
جنہاں قول تے دھرم ایمان چھڈے وارثشاہ وچہ حشر نابود ہے نی

کلام قاضی شمس الدین با ہیر پُر تدبیر

قاضی آکھدا اجنہ تے ستی چڑھدے کہیا کسنے من دے مول میاں
ایس مرن تے لک ہے بنھ لیا سولی سار فرہاد قبول میاں

سوہنی وچہ دریا دے ڈب موئی جدوں لگو سو عشق دا سول میاں
روڈہ وڈھ کے ڈکرے لے وہڑ دتا ایس عشق دا ایڈا دھمول میاں

سسی تھلاں دے وچہ شہید ہوئی جان کیتی سو عشق رنجول میاں
وارثشاہ جے جان گوا دنی آں کر بن عشق دا حرف قبول میاں

جواب ہیر با قاضی

ناہ مُڑاں میں قول زبان دے تھیں بھاویں دے نصیحتاں لکھ واری
مسلے جا سنا توں انہاں تائیں جیہڑیاں سندیاں نی تیری گل واری ۱۹۲

جیہڑی لکھی رضا سو نہیں مڑدی کون جمیا میٹ دا ہونہاری
وارثشاہ میاں ہن عاصیاں نتے فضل رب باہجوں کون کرے کاری ۱۹۴

جواب قاضی با ہیر

جویں عمر خطابؓ نے عدل کیتا نوشیرواں پُت کہاؤندے نی
نہ رکھیئے کدی اولاد ایہی جس توں روز الاہمبڑے آؤندے نی

سر بیٹیاں دے چا جُدا کمدے باپ غصاں تے جدوں آؤندے نی
سر وڈھ کے نیں وچہ روہڑ دیندے ماس کاں کُتے بلّے کھاؤندے نی

(بقیہ حاشیہ) یہ تین قوم کے آدمی زمینداروں میں بیٹی اور بیٹے کا رشتہ کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ چنانچہ زمانہ حال میں یہ رسوم اکثر کم ہوتی جاتی ہیں۔ ۲؎ ڈھوئی کمر۔ لک، ۱؎ جو درد آدمی پر آتا ہے اسے کاٹنا ہی پڑتا ہے ۲؎ تقدیر کو کون مٹا سکتا ہے ۱۲

سسّی جام جلالی نے روہڑ دتی کُٹی ڈوم ڈھاڈی پئے گاؤندے نی
جدوں تھہرتے آؤندے باپ ظالم بجھ بیٹیاں بھوراڑے پاؤندے نی
ایس کم بھتیں جیکر مڑیں ناہیں تیری گردنوں خون کڈھاؤندے نی

اولاد جیہڑی کہے نہ لگے ماپیاں اوس نوں مار مکاؤندے نی
جس وقت اسی موہوں آکھ دیئے اوسے وقت تینوں مار چاؤندے نی
وارثشاہ جے ماپئے بدان تائیں ذمے خون دیو نے آؤندے نی

جواب ہیر با مادر و قاضی

ہیر دا جواب ماں تے قاضی نال

پوے ہتیا قوم اوہ نشٹ ہووے دھیاں ماریاں خون گواہ میاں
جنہاں بیٹیاں ماریاں روز قیامت سر تنہاندے وڈا گناہ میاں
کہے ماں تے باپ دے اساں منّے گل پلڑا تے منہ کھاہ میاں
جیکر خوشی جہان دی چاہوندے ہو دیہو رانجھے نوں ہیر ویاہ میاں
گلاں کریناں بہت سو کھالیاں نی او کھا عشق دے چلنا راہ میاں

منہ الگھات اولاد دے نال کرناں لا تقتلوا حکم اللہ میاں
ملن کھانیاں تنہاں بہاڑ کرکے جویں ماریاں جے تویں کھاہ میاں
اک چاک دی گل نہ کرو مولے وہدا ہیر دے نال بناہ میاں
اساں عشق دے معاملے چک لئے رب چاہے تے توڑ نباہ میاں
وارثشاہ رب ذوق تے شوق دیوے جیہی ہیر نوں چاک دی چاہ میاں

کلام مادر با ہیر و قاضی

ہیر دی ماں تے قاضی دیاں ہیر نال گلاں

ہیرے مہنا لوک شریک دیندے تیرا ویکھ کے منڈڑا راہ دھیا
بیٹھی رات دن کُتڑے انگ بھونکیں منہ منڈڑا تدھ سیاہ دھیا
سانوں مہنے لوک شریک دیندے ویکھ تدھ دا منڈڑا راہ دھیا
اک چاک دا رات دن ذکر رکھیں منگیں رب توں سنج صباح دھیا
موہوں بول ترکھڑے لوکے تے کیتا بابیاں دا نک ساہ دھیا

کیلے مڈھ کریر دا واس جیہا میں نوں ساڑیا الیسدے داہ دھیا
قربان کمہ دی اوہدے نام اتوں کل خویش قبیلڑا جاہ دھیا
میں تاں بول نہ سکدی نال تیرے لوئی شرم دی لئی آلاہ دھیا
کہے دل نہ مڑن انموڑ مہر گنہ بھاویں ندی گھتو بھاویں چاہ دھیا
وارثشاہ نوں پُچھ لے دکھ ساڈے باہجھ رب نہیں پناہ دھیا

فہمائش سلطان برادر ہیر

ہیر دے بھرا سلطان دی دھمکی

سلطان بھائی آیا ہیر سندا آکھے ماں نوں ہیر نوں تاڑ اماں
اسدے گھیاں مہنیاں ڈوب دتا اسیں جگ سنسار خوار اماں

جیکر پھیر ہیں باہر ایہہ ڈھٹھیائی پھیراں الیسدی دھون تلوار اماں
ایڈی دھی برباد نہ رکھ مائے موہرا دیکے ایس نوں مار اماں

لہ بدوں کے قتل کا قصاص نہیں ہوتا ۱۲

تیرے اکھیاں ستر جے نہ بیٹھی سٹاں الیس نوں جان تھیں ماراں اللہ
جیکر دھی نہ حکم وچہ رکھیائی بسھ ساڑ سٹاں گھر بار اماں

چاک وڑنے ناہیں ساڈے وچہ ویہڑے نہیں ڈکمے کرانگا چار اماں
وارثشاہ جیکر دھی بری ہووے دیئے روہڑ سمندروں پار اماں

جواب ہیر با برادر

اکھیاں لگیاں مڑن نہ ویر میرے بیبا دار گھتی بلہاریاں وے
بدی لکھی ہے ایہ نصیب میرے بھاویں وڈھ توں نال تلواریاں وے
لہو کیونکر نکلے نہ بھائی جھتے لگیاں تیز کٹاریاں وے
لوح قلم پئی سجدے عشق اگے بندی ہیر میں کون وچاریاں وے
دیر امنگ دعا توں رب اگے بی بی ہیر جہیاں ہون کواریاں وے
خوشیاں نال قربان کر عشق اتوں بھیناں ہون جے لکھ ہزاریاں وے
لگے دست اکوار نہ بند کیجن دید لکھدے وید گیاں ساریاں وے

ویہن پئے دریا نہیں کدی مڑدے وڈے لاہنے ورنزاریاں وے
اوّل روز دا لکھیا آن ملیا ہیر گھول گھتی وارو واریاں وے
سر دتیاں باہجہ نہ عشق پکے ایہ نہیں سوکھالیاں یاریاں وے
۱۹۸ رانجھے چاک توں جھنگ سیال دیاں گھول گھتیان جٹیاں ساریاں وے
۲۰۰ کیریں کوڑ نہ تیتھوں میں بھین گھولی گلاں سچیاں ہون کراریاں وے
۲۰۲ لکھاں داروں نال نہ ہون چنگے جنہاں لگیاں عشق بیماریاں وے
وارثشاہ میاں بھائی ورجدے نی ویکھو عشق بنایاں خواریاں وے

کلام قاضی با ہیر

قاضی آکھدا خوف خدا ئید اکر ماپے ضد چڑھے چا مارنیں گے
زوراوراں دے نال نہ ضد چلدی تیرے چاک چو برسبھ مارنیں گے
منکر ہون جو پیر استاد کولوں اوہنوں ڈہنگرے کھو نگھارنیں گے
جس وقت دتا اساں چا فتوی اوسے وقت ہی مار اتارنیں گے

تیریوں کیاڑیوں جیبھ کڈھا سٹن مارے شرع دے خون گذارنیں گے
تلعی قدر قضا دی روز قیامت تیریاں اکھیاں وچہ پکھارنیں گے
ماں باپ دے کہے توں عاق جیہڑے اوہ تاں روز قیامتے ہارنیں گے
تیری ذرہ نہ ہوندی اٹھے نظر نیویں وانگ باز دے اکھیا پاڑنیں گے

ماں آکھدی لوہڑ خدا دا جے تکھے شوخ دیدے تیرے پاڑنیں گے
وارثشاہ توں چھڈ بریایاں نوں نہیں اگ دیو چہ پا ساڑنیں گے

ا؎ خون کس طرح باہر نہ آوے جس جگہ تیز چھریاں چل جاویں ۲؎ لاکھ دوا کرو اچھے نہیں ہوتے ۳؎ گہرے کنوئیں میں ڈبو دیں
۴؎ پ۱۸ ع۷ (ترجمہ) مرد کو مارو ایک ایک کو دونوں میں سے سو سو چوٹ قمچی کی اور نہ اوے تم کو ان پر ترس اللہ کے حکم چلانے میں اگر تم یقین رکھتے ہو ۵؎ پ۲۸ ع۹ (ترجمہ) کہہ دے ایمان والوں کو نیچے رکھیں اپنی آنکھیں ۱۲

کلام ہیر با قاضی

قاضی عاشقاں سراں توں پنڈ سُٹی میں تاں شرع دی بھار نہ لدیانگی
بُھلجاں جے دلوں رنجھیٹڑے نوں کتے ڈھونڈڑے آپ نہ لدھیانگی
شہرت جگ جہان دی خوشی مینوں جیتاں رانجھنے دے عشقوں ودیانگی

کھیڑیں جان نہ کدی قبول کرساں توڑے مار سے سنگل بدھیاں گی
اج مکھ موڑاں بھلکے حشر نوں میں صف عاشقاں دی وچوں ردیاں گی
مجلس فاطمہؓ دے وچ میاں وارث رانجھے چاک والی ہیر سدیاں گی

نا اُمید شدن قاضی از ہیر

قاضی دے جواب ایہ اُٹھ ٹریا کھہڑے پونا ہیں کالے ہارنی دے
جھب ایس نوں کتے پرناہ دیہو ویکھو کم ایس بھول گوارنی دے
ماں کہے ہینیر خدا اجے ویکھو برے چالے ایس یارنی دے

ماں باپ قاضی سب نے درلادن پینچ مگر اوہدے لوہٹے مارنی دے
اہدا مغز نہ پایا جاوندا ئے بیٹھی پلنگ تے واہنگ تسکدارنی دے
وارث شاہ سبھے اُٹھ گھریں گئے قصے سُن سُن خون گدارنی دے

مقولہ شاعر

۲۰۳	مستاں کن سرودساں کیہا تویں شرع تے عشق تمثیل یارو	۲۰۴	عشق بادشاہی اگے شرع ہوئی ٹھانہ کوتوالی جیوں تحصیل یارو
۲۰۵	عاشق عشق دے جا حضور ہوئے جھیڑے چھڈ کے طول طویل یارو	۲۰۶	لنگھے مار چھالیں جدوں پار ہوئے کوٹ ٹپ گئے جاناں فصیل یارو
۲۰۷	سر تے سولیاں جھلیاں عشق پچھے چڑھے چخہ تے نبی خلیلؑ یارو	۲۰۸	عاشق کُٹھڑے نی کاتی عشق دی تے ہوئے ذبح حضرت اسمٰعیلؑ یارو
۲۰۹	کیتی شرع ثبوت ہے عاشقاں نے قاضی غفلتاں وچ ذلیل یارو	۲۱۰	عاشق باز نہ آوندے عشق دلوں بھاویں لکھ ہووے قال وقیل یارو
۲۱۱	کارن یار دے پاک دیدار پچھے منگ کھاوندے پکڑ زنبیل یارو	۲۱۲	وقت نزع دے بھی عاشق دید منگن کڈھے جان جدوں عزرائیل یارو
۲۱۳	روز حشر نوں بھی اوسے حال اٹھن جدوں صور پھوکے اسرافیل یارو	۲۱۴	وارث پنتھ نیارڑا عاشقاں دا قائم جہاں دی ٹھیک دلیل یارو

جلیس فرستان ہیر نزد رانجھا

ہیر سد کے اک سہیلڑی نوں مینوں رانجھے تے ترت پہنچاوندی اے
میرے ماہی نوں آکھنا جا اڑیئے تینوں ہیر ایہ عرض سناوندی اے

۱ بدفعل آدمی کے پیچھے مت پڑو ۲ جلدی شادی کردو ۳ اس کی مغروری حد سے زیادہ ہے ۴ یاروالی عورت ۵ جانوں سے ہاتھ دھوکر ۱۲

ہیر دی گل قاضی نال

قاضی دا ہیر ولوں نا امید ہونا

شاعر دا کہن

ہیر نے سہیلی نوں رانجھے ول گھلنا

ماں باپ قاضی سانوں تنگ کیتا جان وِچ شکنجیاں آئوندی اے
کائی کرو دعا جناب اندر جیہڑی دُکھ تے درد ہٹائوندی اے

تسیں بیٹھے او خوشی دنیاں ماہیا فوج غماندی اسانتے دہائوندی اے
وارثشاہ دی عرض قبول ہووے جان تلخیوں پئی گھبرائوندی اے

رسیدن پیغام ہیر نزد رانجھا

کڑی سمجھ کے ہیر دی بات ساری رانجھے یار نوں چا سنایا سُو
رانجھا سُندیاں بہت دلگیر ہویا پیر سدنے دی نیت چایا سُو

تیری ہیر نوں لوک خراب کردے چا اگ پریم دی لایا سُو
وارثشاہ دریا وِچ نہائے کے تے شبد ونجھلی چا وجایا سُو

یاد کردن پیراں را میاںؐ رانجھا

پنجاں پیراں نوں رانجھے نے یاد کیتا جدوں ہیر سنیہوڑا گھلیا اے
پنجاں پیراں اگے ہتھ جوڑ کھلا نیر روندیاں مول نہ ٹھلیا اے
میری ہیر نوں ویر حیران کیتا قاضی ماں تے باپ پتھلیا اے
پنج پیر شتاب ہو آن پہنچے جدوں رانجھید اجیوڑا ہلیا اے
تیرا درد مصیبتاں ویکھ کے تے ساڈا شوق توں جیو اتھلیا اے
بہت پیار دلاسڑے نال پیراں مئیں رانجھے دا جیو تسیا اے
دو تن سد سناکھاں ونجھلی دے ساڈا اگا ونے تے چِت چلیا اے
محرم عشق دا کہن سرود ہوندا جہناں راہ سلوک دا ملیا اے

ماں باپ قاضی سبھ گرد ہوئے گلہ ساریاں دا اساں جھلیا اے
بچہ کون مصیبتاں پیش آیاں وچوں جی ساڈا اتھر تھلیا اے
مدد کرو خدا دا واسطا جے میرا عشق خراب ہو چلیا اے
اساں وِچ مراقبے جا ڈٹھا تیرا عشق میدان کر ملیا اے
خورش روح دی راگ ایہ کہن عاشق روح راگ قلبوت وِچ سلیا اے
تیری ہیر دی مدد تے میاں رانجھا مخدوم جہانیاں گھلیا اے
پنجاں پیراں اگے جٹ گائوندا اے وکھو راگ سُنکے جیو ہلیا اے
وارثشاہ ہن جٹ تیار ہویا لیکے ونجھلی راگ وِچ رلیا اے

سرود کردن میاںؐ رانجھا پیش پیراں

۲۰۳ آہا جٹ ڈھولے سداں والا حضرت عشق استاد سکھائوندا اے
۲۰۵ ستیں سُریں رلائیکے ونجھلی نوں انگل پور گرام تے لائوندا اے
۲۰۶ اوڑشٹ کھرب شنور تے تیوراں نوں آپو اپنے پنتھ تے لائوندا اے

۲۰۴ سر تے پیراں دا حکم پروان کرکے رانجھا راگ ولے چِت لائوندا اے
۲۰۶ کھرج رکھب گندھار تے مدھم پنجم ہیوت اتے نکھاد لائوندا اے
۲۰۸ ڈھنگ سوہدے کے تے باجاں پتراں دا وکھو وکھ کر شکل وکھائوندا اے

۲۰۹ برٹہت تگت سمھال الاپ کرے دھ گھٹ نہ ماترے لاوندا اے

۲۱۰ ڈھاڈوں گھور وچہ توریاں نال چلنے نگہ تال تے خوب لگاوندا اے

۲۱۱ چنچل تال دھمار قوال ڈھیا گدھی دنب دی چال وکھاوندا اے

۲۱۲ تان لے وچہ آوندا محو ہو کے کرکے وضع سم سمجھاوندا اے

۲۱۳ تان سین بھی آن سلام کیتا بیجو باورا بیس نواوندا اے

۲۱۴ بین کار بھی ویکھ الاپ چارے ہتھ چم قربان ہو جاوندا اے

۲۱۵ جلت زنگدا کدی آواز کرے کدی لہر سر بین دی چاوندا اے

۲۱۶ ققنس سندیاں سوز گداز ہویا عاشق راگ دا انگ چلاوندا اے

شوق نال وجایکے وجھلی نوں پنجاں پیراں اگے کھڑا گاوندا اے

کدی اودھلے کاہن تے لشن پیے کدی مجھ پہاڑی تے لاوندا اے

کدی ڈھول تے مارون چھوہ دیندا کدی لونیاں چاسناوندا اے

ملکی نال جلالی دے خوب گانویں وچہ جھیوری تے کلی چالاوندا اے

کدی سوہنی تے مہینوال والے نال شوق دے سدسناوندا اے

کدی دھرتاں نال کبت گانویں کدی سوہلے نال رلاوندا اے

سارنگ نال تلنگ سہانیاندے راگ سوہنیدا بھوگ پاوندا اے

سورٹھ گجریاں پوربی للت بھیرویں دیپک راگ دی ذیل بناوندا اے

گاویں بھیرویں نال دھناسری دے روپ جوگ دے وچہ الاوندا اے

مالکونس دے وچہ پھر گیت چھوہے کدی وچہ آساوری آوندا اے

لوڈی میگھ ملہار تے گوند لائے سری چیت ہی نال رلاوندا اے

مالسری تے برج دا راگ بولے اتے تاوڑا وچہ وجاوندا اے

کدارا تے بہاگ دا راگ مارو نالے کاہنڑے دی سُر لاوندا اے

بھیرو نال بلاسیاں بھیم بولے اتے جنگلا پیا سناوندا اے

کلیاں دے نال برہنس بولے نت راگ دی ذیل بتاوندا اے

بروے نال پہاڑی جھنجھوٹیاندے ہوری نال آسا کھڑا گاوندا اے

راگ بسنت ہنڈول تے رام کلیاں بدلونے دیاں سُراں لاوندا اے

پلاسیاں نال ترانیاں دے وارثؔ شاہ نوں کھڑا سناوندا اے

خوش شُدن پیران بر رانجھا

راضی ہو پنجاں پیراں حکم کیتا بچہ منگ دُعا جو منگنی اے

اج ہیر جٹی مینوں بخش اٹھو زنگن شوق دے نال جے رنگنی اے

مینوں کرو منگ بھبوت لاؤ بچہ اوہ بھی تیری ملنگنی اے

نہ سویں نہ چھڈ اوہال جاویں گھر ماپیاندے نہیں منگنی اے

جیہے نال رلئے تیہے ہو جلیئے[1] ننگاں نال رلئے اوہ بھی ننگنی اے

وارثؔ رانجھے تے مہربان ہوئے پیراں آکھیا نہیں ایہ نگتی اے

دُعا پیران در حق رانجھا

رانجھے پیراں نوں بہت خوشحال کیتا دعا دتو نے جا ہیر تیری

تیرے سبھ مقصود ہو رہے حاصل مدد ہو گئے پنجے پیر تیری

[1] جیسے کے ساتھ ملیں ویسے ہو جائیں۔ یعنے جیسے دوسرا آدمی سلوک کرے اس کے ساتھ ویسا ہی کرنا چاہیئے ۱۲

جتھے بنے بھاری کریں یاد سانوں مشکل ہوگ آسان اخیر تیری
جاہ گو نج توں وچہ منگوار بیٹا تجنش لئی ہے سبھ تقصیر تیری

ہور غیر توں جی اٹھا لینا ہوسی ہیر دے سنگ کھلیر تیری
وارثشاہ میاں پیراں کاملاں نے کر چھڈی ہے نیک تدبیر تیری

دریافت نمودن رانجھا حقیقت عشق از مٹھی حجام زادی

رانجھا پچھدا آئیکے نائنے نی دیہیں دل کوئی عشقدے گھات دانی
بحر عشق دیو چہ غرقاب ہویا ہور خوف نہ رنج آفات دانی ۲۱۷
نال عقل وچار وچار کے تے دیہیں ذات صفات عورات دانی
گھر دس توں مٹھیے نیک بختے جتھے واس ہووے دن رات دانی
نیک بخت جیہی نظر آونی ایں مینوں دس کوئی راہ نجات دانی

مٹھا پھل بہشت دیاں میویاں دا مزا اڈھے یا دے وات دانی
عشق ہیر دیو چہ میں رجھ رہیا لٹھے پہر جھورا بھات بھات دانی ۲۱۸
نالے آل تے نسل شریف ہووے کیہڑا چنگا ہے صفت صفات دانی
کتے جا گھنو یکلی کنج گوشے قطع وقت ہووے ملاقات دانی
وارثشاہ پچھانکے دس جائیں عشق چنگا ہے کیہڑی ذات دانی

جواب مٹھی نائن میاں رانجھارا

مٹھی بولدی جیو تدبیر کر کے تینوں دسنیاں رانجھنا چھوہرا دے
پندھ عشقدا چلنا بہت اوکھا راہ عشق دا اوہرا سوہرا دے
کالے عشقدے حرف جیوں ناگ بیٹھے کنڈل گھت تیر اجوہر دے
اینویں عشق غدا گھمیاریاں دا گے تیلن دا کھرڑا انموہرا دے
چڑھیا عشق مچھیانی نوں چھک واگاں نہیں نہوں لیندا چنگا گھوہرا دے
اوڈھ چمڑے عشق رُوں پنجناں دا جیں پچھیاں دیو چہ گوہڑا دے
لٹ پٹلے ہے عشق بنگالناں دا ہندوستاناں ندا جھنجھو ہرا دے
توڑے کسد اعشق کواریاں دا دیندا سجرانت نہو ہرا دے
ڈھول مار کے تے ڈھاناں جھنگ اُتے نہیوں ہٹدا ہا ٹھڈا موہرا دے
بھات بھات دا دسنیاں عشق تینوں جیہڑا ہووے اکیہرا تے دوہرا دے

حال عشقدا کھول سناونی ہاں جیہڑا اور تیا بھورا بھورا دے ۲۲۰
مزہ عشقدا کوڑا ئے زہر وانگوں تلی گھت کے پھکنا موہرا دے ۲۲۲
بھیت عشقدے نوں سوئی جاندا ے مرد رند جو عقلدا گوہرا دے ۲۲۴
کچا عشق جولاہیاں دا پان وانگوں پچھے رہیا لوہاری تے تھوہرا دے
عشق ترق نکھیار ٹیاں لیاں دا شہزادیاں دا زور وہرا دے
دھایا ماچھیوں عشق سی سکھنی دا اوہنوں پیا جھناندا روہڑا دے ۲۲۶
عشق بار وچہ گجیا شیر وانگوں بھرڑی ڈرپ دا کیر تے کوہرا دے ۲۲۸
گیا ہٹھ چماؤ دیاہیاں دا ساری عمر والا ئیکے جھوہرا دے ۲۳۰
بھنگ گھوٹواں عشق سند ہٹیاں دا دیندا عمل سوایا دوہرا دے ۲۳۲
وارثشاہ رانجھیٹے نوں عشق دساں عشق جویں تھور دا بھوڑا دے

ا؎ مولشیوں کے بیٹھنے کی جگہ ۱۲

باز کیفیّت نمُودن از عشق مِٹھی پیش رانجھا

تینوں ہور بھی کھول کے دسنی آں سب ذات کذات دا عشق بھائی
گڑھتی وانگ کھلیا عشق دا ایا تدامنہ لگدیا ئین ہڈیں رچ جائی
نیڑے ڈھکدا عشق نہ کنجریاندے لگے مہیونیاندا کھڑا جال پائی
چلے چڑہیا سی عشق لمکڑانیاں دا صقلی گر یندا پھرے تلوار چائی
عشق داتری دا ہڈ داں چوہڑیاں دا اگے توجیاندے کھڑا ہٹ جائی
چڑھیا و نجھ تے عشق سی پیرنی دا بازیگرندے پٹڑی چھال لائی
قزلباش ہے عشق سی پیرنی دا چڑھیا عضبدا کٹک تے فوج دہائی
پیرزادیاں دا عشق سرس ہوندا ہتیا نیاندا یہ کچھ تجھ جائی
کھلا عشق توں ویکھ پہاڑناں دا تے لشپورناں دا پردے وچ پائی
لیہنگا پایا ای عشق ونجاریاں دے تے مہانیاں دا پھرے نقش لائی
وضو سازیا عشق سیّدزادیاں دے لگے کھڑا ارائیں دا پھل جائی
لوہڑے مار دا عشق منہاریاندا چوڑی گرنی دا چھڈے نہ سدھ کائی
رام جنی دے عشق دی گل کیہے ہتے پت لاہ کے سٹیا وچہ کھائی
کولا پٹ ہے عشق پٹھولنا ندا لچھے ریشمی وانگ نہ کنجھ کائی
رولے دا نگ ہے عشق پٹ پھریاندا جسنے وچہ دریا تھر تھل پائی
لے بھوڑا عشق بکھی وزناں دا پنڈ پنڈ بھاجڑ سر تے پھرے چائی
لچھی وانگ ہے عشق کھترانیاندا اگے باہمنی ویکھڑا کھیر کھائی
ادسیاں پاوندا عشق ستھونیاندا اگے کھڑا دھر وٹیندا خرچ کھائی
نس بھناں سی عشق لبانیانوں اگے کہے بھڑ بھونچیدا موئے بھائی

مستحب سی عشق درویشنی دا وڑیا ڈومنی دے اگے تجھ پائی
متھے رنج لگے عشق خانگی دا جویں پھٹک حضور دی وگ جائی
بہاری ہو بنجوں عشق ماہتمانیاندا وچہ جنگڑی دا گھت گور جائی
تنگ پھرے جے عشق کلالنی دا بھٹھ جھیوریدے بھلی جھوک لائی
سولی چڑہیا سی عشق جوگیانیاں دا جہنوں قہر سیالدی رات آئی
زیور سوہنے نے منشیانیاندے تے بزارتاں دا رنگ رنگ آئی
کنڈل ماریا عشق سپاہنا ندے گھتے شوکراں تے ملکڑے ڈانگ چائی
صاف عشق ہے لاجناں ڈلیاں دا گھم وٹیاندا لچھی وانگ بھائی
راگ سندر لولدا کھیوڑیدا اگے بھٹنی دا کھلا گیت گائی
نفع منگدا عشق دلالنی دا اگے کھلا محصولن دا سول پائی
دھڑ تھ منگدا عشق دھڑ وائتاندا لگے کھڑا اتینن دا نفس چائی
کھنڈ بوریاں عشق ارو ڑیاندا نفعے واسطے بیٹھا سی ہٹ پائی
کتراں کیہاں کتر دادر زنی دا اگے گنڈیاں دا کھڑا گنڈ لائی
ککے زائیاں دا عشق عمر ساری انہیں لڑدیاں بھڑ دیاں بیت جائی
گالے ڈھولوں ہے عشق بد دانیاں دا ئر تے ٹوکری تے پھرے گند چائی
عشق ہتیار اجڑ ٹھی مارنا ندا راہ جاندیا نوں مارے گھت جائی
لڑ جوڑواں عشق پروہتنی دا اگے نٹنی دا آوے مانگ چائی
عشق ساہنیا نیاندا سے گھٹ کالی اگے کہے بھرپن دا دھاڑ آئی
چھپ پیا سی عشق کشمیرنے دا اگے پہاڑنی دبرڈے قید لائی

لہ پشاور کی عورتیں   ۲ ہ اڈانک ایک جنگی قوم ہے اور برد ے قید کے معنی جنگل کی قید ۱۲

بدبو کیتی سی عشق سراجنی دے اگے گجری دے سی بھلی بانجھ پائی
رنگ رتا سی عشق لیلاں رناں دا بھٹے گر یندی بھٹی سی چاٹ لائی
عاجز عشق رناں بنڈاں والیاں دا سدھ پدھر اچا ورنہ چکرڑ کائی
پکڑ لئے ڈھانگے عشق مہریاں دے اگے سنگدا آوندا ڈانگ چائی
لتھا پامندوں سمیاں دا مارے بُٹیاں تے کھڑا ہاتھ لائی
تار کشتی دا پایسی کر ہلا جویں گھت مہم سرکار آئی!
سینتی[۳] مناں سی عشق صرافنی دا جتھے مُہر محمد[۱] شاہ لائی
کونج وانگ کرلاوے سپاہنی دا جنہاں کونت پردیس نہ خبر کائی
حکم کرے تے عشق بروالیاں دا منجی چالیسے جتھے ڈیرہ پائی
چڑھیا کھنب تے عشق جودھیاں دا کھڑا پھڑ یاندے دل تے سک جائی
وٹنے پھر دا رہے سی وٹنیاں دا ڈبگرنیاں دا چم گال جائی
تلے وانگ جے بھڑک موچیانیاں دے ب دبیر دی کھل جائی
کلے بھوکراں عشق ترکھانیاں دا اگے ماکن دا کھڑا مشک چائی
عشق سگھڑ تے چتر ہے پدمنی دا عزت آبرو دی جس خبر پائی
سانگ پھڑی سی عشق مہرسیٹیاں دے اگے کھڑا فرنگدا تیغ چائی
تینوں دساں میں عشق کی رانجھیا وے نائین بھٹ بھمن نہ ایہ ڈوم نائی
عشق جمیاں وطن سیالیاں دے جھنگ باپ تے ندی جھناں مائی
آتے محل تے ماڑیاں گھت ہیا باہر جھونپڑی رانجھنے آن لائی

چھٹا بیراں دا عشق پھر ماروانگوں مہانیاں ویکھ کے ڈنڈ پائی
بھوروں پکڑیا عشق سر لیناندے چھیارنی دے نال بانجھ پائی
چسکے خور ہے شہرناں تھرناں دا مٹھی لوکری توں بن ڈدل جائی
کھسا کھس ہے مار دا الگڑیاندا اگے موتی دے کھڑی رکھ پائی
آتش عشق ہے آتشبازاں دا کھے خون جیندے نگر لگ جائی
پڑ ماریا عشق اچارنیاں دے جیہڑا اتر ادھاں کو دہاں کھائی
چڑھ اُوبھڑے تے عشق بلوچنیاندا مارے پاسنی تے پھر سانگ لائی
بدل وانگ گجے بھڑانیاں دا کومل بیٹھیاں دا پیا کن کھائی
پاپڑ وانگ جے عشق کمونیاں دا ایویں لیسن جو ماہاں دی دال بھائی
اگے عشق توں ویکھ قصائیاندا یاری لاکے ماسنوں دڈھ کھائی
چاول وانگ چھڑ دا جندر رکتاندا چھج چھانٹی گھت کے چھٹ جائی
تارے توڑ دا عشق سنیاریاندا اُتوں صاف تے اندروں کھوٹ سائی
عشق استرے وانگ سی نائناں دا ملوانیاں دا بیٹھا سترلائی
مانخور ہے ہستنی سنکھنی[۲] دا چک مار کے گلہ تے دند لائی
ترے سَے سٹھ[۳۶۰] سہیلی دا عشق ترٹھا رلی اکدے نال نہ اک کائی
عشق سِرّ ہے قدرت رب دی دا جنہدے لیکھ لکھیا جھولی وچ پائی
پڑلیا عشق سلیٹیاں دے کھڑا وچ میدان دے تنبو لائی
وارث شاہ بختاور گھر ایہو ہور نہیں رانجھیٹیا جا کائی

احوالِ عاشقانِ سلف

حال ویکھ توں عاشقاں ساریاں دا رب نبی دا عشق چتار پائی
آدم حوا بہشت تھیں کڈھ باہر وڈا قہر تے خون گذار پائی

۱ے یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کی تصنیف کے وقت محمد شاہ دہلی کا بادشاہ تھا ۲ے گوشت نوچ لیتا تھا ۳ے رخسار کو دانت سے کاٹ لیتی ہے۔

بھُل ذکر ہئیے لئی پناہ ہیز م آری نال اوہ چیر کے پھاڑیا ئی
سیلمان تے پلک دے وچہ قہر ہویا سٹ تخت توں حبا اجاڑیا ئی
دنیا داراں دے عشق دا حال دساں مرزا گھت گکھا نوچہ ساڑیا ئی
کامروپ تے دوسری کام لٹاں گوراں حبام دا عشق نتاریا ئی
سسی پنوں سے زبہن غرق ہوئی وچہ تھلاں دے خون گذاریا ئی
شمس ڈھول جھلکے بھاڑ ماچھیاں دے بائی سنے مصری پکڑایا ئی
حضرت شیخ صنعان نے عشق پچھے سانھ نیا ندے سعرانوں چاریا ئی
نقر بادشاہ ملک حضور جاسن رنگ رنگ دا محل اساریا ئی

اسمٰعیل نوں باپ نے ذبح کیتا چھنہ چاخیل نوں چپا ہڑیا ئی
مارے حسنؓ حسینؓ یزیدیاں نے اگے رب دے حال پکاریا ئی
چندر بدن معیار فرہاد شیریں جدوں موئے تاں شکر گذاریا ئی
روڈا اوڈھ کے ڈکمے ندی پایا سولی چا منصور نوں چاہڑیا ئی
لیلیٰ مجنوں دے تن وچہ دیھ سوئی قارون بیٹھ زمین نگھاریا ئی
سوہنی ڈُب موئی مہینوال پچھے یوسف کھوہ دے وچہ اتاریا ئی
عشق بائی امیر دا خوب ہویا دوہاں کھلیاں ای دم گذاریا ئی
وارثشاہ کیمے ملکی وخت ڈِٹھا دچھے بنھ کے چا کھلاریا ئی

طلبیدن ہیر میاں رانجھا

رانجھے آکھیا آکھاں بیٹھ ہیرے کوئی ہور تدبیر بنائیے نی
مِٹھی نائن نوں سد کے گل کیجے جیتوں کہیں تیرے گھر آئیے نی
سدِ مٹھی نوں ایہ اصلاح کیجے ساڈا دوہاں دا بھیت چھپائیے نی
دیہہ رات تیرے گھر میل ساڈا ساڈے سر ایہ احسان چڑھائیے نی
کمڑیاں پاس نہ کھولنا بھیت مولے سبھا جیو دے وچہ لوکائیے نی

تیری ماں تے باپ دلگیر ہوندے کویں انہاں توں بات چھپائیے نی
ہیں سیالاں دے ویہڑے وڑاں ناہیں میتھے ہیر نوں نت پہنچائیے نی
اکھیں ویکھتے تے لیے کج اکھیں پردہ کسیدا مول نہ چلیئے نی
ہیر پنج مہراں ہتھ دتیاں تی کویں مٹھے ڈول بنائیے نی
وارثشاہ چھپائیے خلق کولوں بھاویں اپنائی گڑ کھائیے نی

تجویز نمودن درخانہ مِٹھی

مایا دیکھ کے مٹھی نوں شرم آئی خوشی ہوئی سو بہت دھیاں میاں
مایا باہجھ نہ کوئی ہے بانھ بیلی مایا باہجھ نہ پنڈ گراں میاں
مایا باہجھ ڈبے عقل ہوش سبھے کسے فکر نہ لے وساں میاں
دانشمند تے عقل دے کوٹ پورے مایا باہجھ اوہ ہون حیران میاں

مایا عیب چھپاوندی ناقصاں دے مایا لاج رکھے سر بھتاں میاں
مایا دار دی آدر کرے خلقت مایا باہجھ نہ لیندائی ناں میاں
مایا واسطے دین ایمان ڈوبن جہاں احمقاں نہ کوئی آن میاں
وارثشاہ جے ذکر توں کریں خالق جو کجھ لکھیا ویکھ دیوان میاں

ؔ کہاوت ہے کہ راز کو پوشیدہ رکھنا بہتر ہے ۱۲

نشان دادن خانہ حجاماں

پھلے کول منگو جتھے بیٹھدا سی اِدھے کول بیسی گھرنایاں دا
گھرنایاں دے حکم سی رانجھنے دا جیہا ساہورے قدم جوایاں دا
مٹھی سیج وچھائیکے پھل پورے اُتے آوندا قدم خدایاں دا
گھڑی رات رہندی گھر ہیر جائے رانجھا وگ چھیڑے مجیں گایاں دا

مٹھی نائن گھراندی خصمنی سی نائی کم کردے پھرن سایاں دا
چاں بھاں مٹھی پھرن والیاں دی جا راکھلدا الیف تلایاں دا
دونویں ہیر رانجھا اتے کرن موجاں کھڑیاں کھاں مجیں سرایاں دا
وارث اپنے کاروچہ جا جھن لوہا پھیر نہ ویکھدے نایاں دا

شناوری کردن ہیر رانجھا معہ جلبسیاں دریائے چناب

دہیں ہوندے دوپہر تے آوے رانجھا اتے روہڑ دی ہیر بھی آوندی اے
پنج سہاوینداکمرکے وزنجی نِت ول جھناندے آوندی اے
اُتے آدریا جھناں دے تے رل ہوا کٹھڑی نہاوندی اے
اوہ وجھلی نال سر وکردا اوہ نال سہیلیاں گاوندی اے
کائی چمڑی لک نوں مشک بھرے کائی مکھ نوں مکھ چھوہاوندی اے
کائی آکھدی ایہے ہو رانجھا وے ریا ہولی یار نوں ہاوندی اے
کائی آکھدی ماہیا ماہیا وے تیری مجھ کٹی کٹا جاوندی اے
کتے تاریاں ترن جوا کرکے اک نول نسل رہڑدی آوندی اے
اک پین تے مہنگھ چتر انگ بنکے سرخاب تے کونج بن آوندی اے
اک ڈھینگ بنے اک بنے بگلہ اک سنگھ جل کاوتی آوندی اے
اک لدھر ہوکے کڑک آوے اک ہو سنسار سر لاوندی اے
ہیر تیرے چوطرف ہی رانجھنے دے موٹی مچھلی بن بن آوندی اے
اوس تخت ہزارے دے ڈُنبھرے نوں رنگ رنگیاں جالیاں پاوندی اے

ایہہ مہیں لیا بہاوندا ئے اوہ نال سہیلیاں دھاوندی اے
رانجھے نال سہیلیاں ہیر نڈی مزہ عشق دا خوب کھاوندی اے
نالے نہاوندی تے نالے کرے خوشیاں دن رات ایہ کھیڈ مچاوندی اے
کائی زلف نچوڑدی رانجھنے تے کائی آن گلے نال لاوندی اے
کائی میریاں آکھ کے بجھ جاندی نگر پوے تے بٹیاں لاوندی اے
مردے تاریاں ترن جوا کرکے اک چھال گھڑم دی لاوندی اے
کائی کھڑیدے خربوزیاں ہو کوڑے ہسکے جپا بناوندی اے
اک شرط بدھی ٹبی مار جائے تے پتال دی مٹی لیاوندی اے
اک وانگ کگوہیاں سنگھ کڈھ ہن اک اوگت وانگ بلاوندی اے
اک اوگت بنے ٹٹیہری ہو اک کلکلا ہو وکھاوندی اے
اک دے پلیٹیاں ہو بلہن مشک وانگراں ڈھڈ بھکاوندی اے
آپ بنے مچھلی نال چادڑاندے مئیں رانجھے نوں کول بناوندی اے
وارث شاہ جٹی ناز نیاز کرکے نِت یار داجی پرچاوندی اے

غمازی کردن کیدو نزد ملکی

وکیھ ماہیاں پالیاں حال اوہناں کیدو لنگے نوں جا سنایا ئی
کیدو آکھدا ملکئے بھڑئیے نی تیری دھی وڈا چنچر چایا ئی
ماں باپ قاضی سبھ ہار تھکے ایس اک نہ جی تے لایائی
سنگھ گھٹ رہے جھیاں پٹ رہے انت ہٹ رہے مینوں تایائی
متیں دے رہے دل بھو رہے ہیر سیئوں رہے لوہڑا آئیا ئی

کیدو سند ای گل نوں بھال داسی موہڈے پا مرگا نڑی آیا ئی
جائیں تے چاک دینال گھلدی ایں ملک دار تھ گوائیا ئی
منہ گھٹ رہے وال پٹ رہے لنگ جٹ رہے لٹکائیا ئی
گھنڈیاں ٹرپٹ رہے تے نکھٹ رہے انت ہٹ رہے غیب چایا ئی
وارثشاہ میاں سنتے معاملے نوں لنگے پچھنے آن جگایا ئی

جواب ملکی با کیدو شیطان

ملکی آکھدی سدتوں ہیر تائیں جھب ہوتوں اولیا نائیا وے
۲۲۳ نھو چھینیا رلد واپنیحیاوے کھری کر دیر دوالیا گاہیا وے
ویکھو نڈھڑی وڈ ھکے کدھڑنیوں میں اک کے گال سنایا وے
۲۲۵ جمن نیچ ایہو جیہاں گھرین دھیاں جنہاں جگدی ریت بھلائیا وے
پچھے چاک دے آپ رولاک ہوئی سر پایا دے کھیہ پائیا وے
اچھل جاوندی ہیں جمن ویر ایدے کسے گھڑی تتی سر جائیا وے
کھیڈن گئی مہابنکلے گھروں نکلی تماں شام پئی نہیں آئیا وے

الفو چیا موجیاواگیا وے ڈھڈو ماچھیا بھج توں بھائیا وے
۲۲۴ صدقی پاولیا لکھنی تیلیاوے بہلی ڈھولیا رلک توں ماجیا وے
لائق ایس اولاد میں کجھ نہاں دھی آتشی تہماتاں لائیا وے
۲۲۶ دھیاں ہوندیاں آیانیے ملک اتے ہیر لیک سیالا نوں لائیا وے
مہنے مار شریک تے نک وڈھن میری بھویاں مت گوائیا وے
بیلے وگدیئے نت چاک پچھے گھر بار دی ہوش بھلائیا وے
وارثشاہ ماہی ہیر نہیں آئی مہر منگواں دی گھرین آئیا وے

رفتن مرد ماں بطلب ہیر

جھلکھڑ ڈوم تے فتو کلال دوڑے سلیہ جوہر اتے جھنڈ و چاک میاں
تیری ماں تیرے اتے بہت غصے جانوں ماردیسی جو چک راک میاں

جا ہیر اگے دھم گھتیا نے بچہ کیہی اڈائی آ خاک میاں
رانجھا جا تیرے سر آبنی نال آکھدی ماریئے چاک میاں

اے جگدی ریت بھوائی یعنی جہان کی رسم یعنی شرم و حیا جو کنواری عورتوں کو ہونا چاہیئے اسکو بدل ڈالا اور برخلاف اسکے کام کیا ۲ے اندیشوں نے میر اعقل کم کردیا ہے ۳ے یعنی تیرا باپ بھینسوں کے چرواہے یعنی رانجھے کو جان سے مار ڈالے گا۔

کیدو سے ملکی کا ہیر کی شکایت کرنا
ملکی کا جواب کیدو شیطان کو
لوگ ہیر کو بلانے گئے

طوطا انب دی ڈالی تے کرے موجاں تے گولیلڑا اوہ پٹاک میاں	چلھیں سیالا ننے اج نہ اگ گھتی سارا کوڑماں بہت غمناک میاں
سیالاں فکر کیتا تیرے مارنے دا گئے آپنوں بہت چالاک میاں	وارث شاہ یتیم دے مارنے نوں جوڑی سب جھناں دی ڈھاک میاں

آمدن ہیر نزد مادر

ہیر ماں نوں آن سلام کیتا ماں آکھدی آئی نہری اے نی		اڑد بیگنے تے مالزادی اے نی غصے ماری آئی زہر دی آزہری آئی نی
ہڑ لولی اے گولی اے بے حیائے گھنڈ وٹی اے گل دوپہری آئی نی		اُدھلا گنے بٹنی ایں گرم ٹھٹی ایں نی چھیل چھبلے چھٹی ایں چھپری نی
توں اکائیکے ساڈے کے لوہڑ دتا لنگ گھڑونگی نال مطہری اے نی		سن آکھنی اُدوں ٹل جا ساتھوں مہر انجھے دے نال دی آ مہری آئی نی
چاک نال جا کے بیلے بھسیں کنڈھیں مشک گھتی اے کٹی اے ہری آئی نی	۲۴۲	جھکھڑ جھلی اے تے گھرک بلی اے نی گلوں ساڈلوں لہو گلہڑی اے نی
کن گلیٹھی اے تے چکر پھیرتے نی چیتر موتی اے آگدہری آئی نی	۲۴۴	اکھیں گھڑنی ایں تے سنکھ گھونی ایں تھلب گلہٹی ایں تے دھکر دھہری آئی نی
موت پئی اے تے سندھر ہٹی اے نی مونہہ پاٹی اے تے ناساں چہری اے نی	۲۴۶	یاراں والی اے لنڈی اے گنڈی اے نی آسامنے چاک کھہٹری اے نی
نی ہولی اے شوخ پٹولی اے نی عشق بلانے خانگی اے شہری اے نی	۲۴۸	ان نتھی اے وگدی اے موہریئے نی ٹھگ ٹہلی اے چھوٹی اے ٹھہری آئی نی
کوڑ کند تے زہر دی اے رنگنے نی دیہڑ کھوٹی اے کٹک کہری اے نی	۲۵۰	بھڑ بلوتھی اے تے کوہڑ کیلی اے نی سر بھنساں نال اکوہڑی اے نی
کپتی اے خوار سنسار ہوئی این ناہ توں شرم حیا تے ٹھہری اے نی	۲۵۲	چپڑ نکھ ڈھائدی آ ڈھلاردی اے گھر ادا ہن دی ڈونگھی اے لہری نی
ساہنیاں نال رہیں دن رات کھہندی آٹلیں کپتی اے دہری اے نی		اج رات تینوں مجھو واہ ڈوباں تیری شامت پئی آوندی قہری اے نی
ایس کم تھیں باز جے نہ آئیوں تیری شامت آ دسی کہری اے نی		وارث شاہ جدوں کپڑ دھڑی ہو سی ویکھیں نیل ڈانناں تے لہری آئی نی

عذر بیوی ہیر

گند بہت بلوک منہ جھوٹھڑی دا ایڈا جھوٹھ پہاڑ کیوں تولنی ایں	اماں چاک بیلے اسیں پینگھ جھوٹاں کہے غیب دے طوطے بولنی ایں
شعلہ نال گلاب تیار کیتا وچہ پیاز کیوں جھوٹ دا گھولنی ایں	گداں کسیدی نہیں چڑا آندی دانی ہو ئیکے غیب کیوں تولنی ایں

۱ے غیروں کے ساتھ جانیوالی ۲ے حمل دار ہونے والی ۳ے کتی کی طرح جماع کی خواہشمند ۴ے موٹے چوتڑ والی، نوعمر گائے ۵ے آنکھوں سے گھورنے والی ۶ے موٹے رخسار ۷ے چاک کھدیڑی، ملازم کی رگڑی ہوئی ۸ے نوعمر گائے میش جو سانڈ کے نیچے ٹھہر جائے ۹ے بدکار، بدنام ۱۰ے گھرل داہن جس جگہ سے پانی زور سے پڑتا ہے آگے سے زمین کی مٹی اڑ جاتی ہے ۱۱ے سانڈوں کے ساتھ راندن ۱۲ ۔

ان سنیاں نوں حیا سنایا ئی موئے ناگ وانگوں وس گھولنی ئیں	وارث شاہ گناہ کی اساں کیتا اڈے غیبے کورڑ کیوں تولنی ئیں

کلام مادر ہیر

سٹرے لیکھ ساڈے لج پئی تینوں وڈی سونی دھی توں لیک لگی	رنت کریں یاری نت کریں تو رنت کریں پکھنڈ تے وڈی ٹھگی
ایس منع کرے ہے ماں مرین ناہیں تینوں کسے فقیر دی کہی وگی	وارث شاہ ایہ کھنڈ تے دودھ کھاندی یاری پھکڑی گئی جے ہو

جواب ہیر

اماں بس کر گالیاں دے نائیں گالیں دتیاں وڈا اسراپ آوے	بنا بدی ٹٹنی بہت اوکھی دھیاں ماریاں وڈڑا پاپ آوے
لے جائے میں بجھیڑا بیٹی نوں کوئی عیب تے سول دا ماپے آوے	وارث شاہ نہ مڑا لگی رانجھنے توں بھاویں باپ دے بدا باپ آوے

خاموش شدن ملکی

ملکی ویکھ کے ہیر دا شوخ دیدہ چپ کر رہی ہوں نہ بولدی اے	سبھو خویش قبیلڑے اپنے نوں رانجھے یار دے نام توں گھولدی اے
دم مار نیدی جاگہ رہنے ناہیں اوہ تاں وڈے پہاڑ نوں تولدی اے	لک بدھا سو آپ تے مرن اُتے وارث شاہ دیوانگ نہ ڈولدی اے

مخاطب شدن کیدو باسیالاں

کیدو آکھدے آکھدا سوہر لوادے میتھوں کون چنگا مت دلیا اوئے	میں مٹھیاں تے نال سیال مٹھے اجکل وگاڑ کر لیسیا اوئے
ایہ نت دا پاڑ نہ جائے خالی پنج گڈ دا پاس نہ ویسیا اوئے	ہتھوں مار سیالاں نے گل ٹالی پر ہاں چھڈ بھیڑا بہو بھیسیا اوئے
اک رگ و دھیک سہے لنگیا ندی کرت گھن فریج ملکھیسیا اوئے	وارث شاہ ایہ پچ مشنڈڑاے اکھیں میرٹ بہے ہے چیسیا اوئے

باز کلام کیدو

کسے وزنوں ملک مشہور ہوسی چوری یاری جو عیب کواریاں نوں	جنہاں مان ہے پنجنے کدنے داکون رکھے ناں ہریاریاں نوں

کلام ملکی — جواب ہیر — ملکی دا چپ ہونا — کیدو دا سیالاں نال گلاں — کیدو نے سیالاں نوں آگاہ کرنا

۱؎ نہ سننے والوں کو سنا دیا ۲؎ مرے ہوئے سانپ کی طرح زہر گھولتی ہے ۳؎ کسی ولی کی بددعا نے تاثیر کی ۴؎ لعنت کی ماری ہوئی سفید رنگ یعنی لاغر بے رونق چہرہ والی ہو گئی ۵؎ بھائی کے ماتم پر پیٹنے والی یا اپنے آپ کو بددعا ہے جو عورتیں غصے میں اپنے حق میں کہتی ہیں ۶؎ مجھے غضب سے درد والا تپ چڑھے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

دن رات خراب وچ بیلیاں دے انجھے نال رہے نبھ دھاریاں نوں
جدوں چاک ادھال لیجاگ نڈھی تدوں جھورسو بازیاں ہاریاں نوں
اوس پا بھلا ڈرے ٹھیک لئے کم پہنچیا بہت خواریاں نوں
وارث شاہ میاں جنہاں لایاں نی سوئی جاندے یاریاں واریاں نوں

خبر یافتن ہیر از شکایت کیدو

قصہ ہیر نوں ترت سہیلیاں نے جا کن دے وچ سنایا ئی
ڈھول وانگ حرام شیطان دے جی ڈنکا وچ بازار دے لایا ئی
کر چھڈ ایس دینال الیسی سُنے دیس جو کیت ترا پایا ئی
تینوں مہنا چاک دا دے کیدو اس پرھے وچ شور مچایا ئی
ایہ گل جے جا دسی اج خالی توں ہیر کیوں نام دھرایا ئی
وارث شاہ ایہ ادیاں سن ناہیں لنگے رچھ تے معاملہ چایا ئی

تجویز نمودن ہیر با ہمنشینان

لو ملو کھاں تسی سہیلیو نی لنگے لچ دی بھگت سوارئیے نی
نال ٹکیاں ہو کیاں کھل کھتو مار کے زمیں پٹکا رئیے نی
انہوں مار کے چلئے پرھے اندر چلو حال ہی حال پکار ئیے نی
مار کتکے گدھن پا چھیاندے انہوں جان بھیں چالگذار ئیے نی
ہولاں گجھیاں بھراں دے وچہ پا روتا لوجتیاں نال ابھار ئیے نی
وارث شاہ سہیلیاں آہندیاں نی ایہ چال توں سکھے ڈار ئیے نی

کلام ہیر با ہمنشینان

ہیر آکھیا واٹ کے پھلے اندر گل پا رسہ منہ گھٹ گھتو
گھوں پکڑ گھسیٹ کے پاچھی کسے ٹوٹرے دے وچ پٹ گھتو
نال جتیاں دے کرو خوب جھاڑ ا لنگ پیر سبھ اوسدے جٹ گھتو
لیکے گدھن تے کتکے پا چھیاندے دھڑا دھڑ سی مار کے کٹ گھتو
مار و ایس نوں لا کے اگ جھگی ساڑ بال کے چیز سبھ لٹ گھتو
وارث شاہ میاں داڑھی بھنڑی دا جو کوٹی وال دسے سبھ پٹ گھتو

گرفتن جلیسان ہیر کیدو را

سیاں نال ملکے ہیر متا کیتا کھنڈ پھٹ کے گلیاں ملیاں نی
کیدو آن وڑیا جدوں پھلے اندر خبراں ترت دے ہیر نوں گھلیاں نی

حاشیہ: ۱ے یعنی اگرچہ دادے کا باپ نصیحت کرنے کو آئے ۲ے بڑے پہاڑ کا وزن کرنا، ناممکن کام کا آمادہ ۹ے موہرا خسر کو کہتے ہیں اور بطور دشنام بھی بولا جاتا ہے ۱ے بہلی کا پہیہ اس سے نہ گزار جائے ۲ے یعنی تمہارے سر پر سے گذر کر چور کرے گا۔ مطلب یہ کہ ایک بھاری نقصان ہونے والا ہے۔
۵ے بڑی بات کی افواہ پھیلانے والے آدمی کے بارہ میں اللہ صاحب نے فرمایا کہ جو تہمت لگاوے (ترجمہ) پھٹکارے ہوئے جہاں ملے پکڑو اور مار کے ٹکڑے اڑا دو ۱۲

ہتھیں پکڑ کے کاناں شاہ پریاں غصہ[1] کھائیکے ساریاں چلیاں نی
گھاڑ گھڑن بھٹھیار جیوں دھمکاں دیائیں چھڑیاں مہلیاں چلیاں نی

کیدو گھیر جیوں گدھا گھمیار پکڑے لاہ سہلیاں پکڑ پتھلیاں نی
وارثشاہ ہودان لوہار پوندے دھمکاں نال جویں بھوئیں ہلیاں نی

زدو کوب کردن جلیسان کیدو را

گل پاکے سہلیاں لاہ ٹوپی پکڑ جُلیوں سنگھ نوں گھُٹیا نے
جھنجھوڑ کے کٹکے توڑ موڈھا لانگڑ پاڑ دھڑا دھڑ کُٹیا نے
نالے مار کے مکیاں چور کیتا وانگ اوٹھ دے ڈھاہ کے جُٹیا نے

بھن دور تے کتکے چھڑن لتیں وہڑ وچہ کھڑل دے سٹیا نے
مُچھاں پٹ کے تے نالے پٹ داہڑی مار مار کے تے چاسٹیا نے
وارثشاہ میاں کھچی پاڑ لانگڑ ایہ تاں بُرا اکھتڑا گھُٹیا نے

ایضاً

اِک مارلتاں دوئی مار چھمک تریئی نال چٹاکیاں ماردی اے
کائی ہسکے چھبیاں دے گلھیں کائی پُٹ پٹے اگ ساڑدی اے
کوئی پُٹ داہڑی دُبر وچہ دیندی کوئی ڈنڈ کاوچہ گذاردی اے
اوتھے کوک فریاد نہ سنے کوئی رہی واہ نہ حال پکاردی اے

کوئی اِٹ وٹا جُتی ڈھیم پتھر کوئی پکڑ کے دھون مُٹھ ماردی اے
رو رو عاجزی کرے تے پوے پیریں کھاوے قسم جبار قہاردی اے
کائی گھول کالکھ منہ سر کرے کالا پیا وانگ میت گنہگاردی اے
چور ماری دا اوکھیں چلو ساہدوارثشاہ ایہ ضبط سرکاردی اے

ایضاً

کیدو کھائیکے مار آمچیا[2] اے گھُر کے کلے تے باندر سٹ[3] خور وانگوں
پاڑ چُنیاں ستھناں کُڑتیاں نوں چک ڈھہ کے چیکدا چور وانگوں
ساہو کار دامال جیوں وچہ کوٹھاں دوالے چوکیاں بھرن لہو وانگوں

نالے مار کھائے نالے مارے اوہناں سٹاں جھلدائے گِدڑ کور[4] وانگوں
دتے پھرن پرواز جیوں چند دوالے گِرد پائلاں پاندیاں مور وانگوں
وارثشاہ انگیاں بھکھدیاں نی اہدی بیت تے چند چکور وانگوں

ویران کردن دختران خانہ کیدو را

اوہ پھاٹکے کٹ[6] چکچور کیتا سیالیں لائیکے پاساں دھایاں نی

ہتھیں مال موا تڑے کاہ کانی وڈے بھانبڑ جھال لے آیاں نی

[1] زلفیں اکھاڑ جلاتی ہے [2] یعنی مارنے کیلئے تیار ہوا [3] بندر مار کھانیوالے کی طرح [4] اندھے گیدڑ کی طرح
[5] دانتوں سے کاٹتا اور شور کرتا [6] کوٹ کر چکنا چور کیا ہوا ۱۲

جھگی ساڑ کے بھانڈڑے بھن سارے ککڑ کتیاں جا بھجایاں نی
کی لڑکیاں دی کرتوت دساں گلاں اک بھیں اک سوایاں نی

جل پاڑ کے ساڑ کے فتح پائی نگیاں ہیر نوں ملن ودھایاں نی
فوجاں شاہ دیاں وارثؔ شاہ مار متھرا مڑ پھیر لاہور تے آیاں نی

گریہ زاری کردن کیدو

کیدو لتھڑا اپھڑا خون وہندے کوکے باہوڑی تے فریادیاں
کفنی پاڑ بادشاہ تے جا کوکاں میں تاں پٹ سٹاں بنیادیاں
چلو جھگڑیئے چلکے پاس قاضی ایہ گل نہ جائے بربادیاں

مینوں مار کے ہیر نے خوار کیتا پنج پنڈ لو دیکھو کھاں دادیاں
مینوں بولنوں ماریا سچ پچھے شیریں ماریا جویں فرہادیاں
وارث احمقاں نوں بناں پھاٹ کھادے نہیں آوندا عشق سوادیاں

زجر دادن چوچک کیدو را

چوچک آکھیا لنگیا جاہ ساتھوں تینوں دل ہے جھگڑیاں جھیڑیاں دا
تیرے وسب معلوم ہین سب سانوں لاہڑی ڈاہیں لگ لویڑیاں دا
تینوں صلح سلوک دا ول ناہیں ول آوندا دکھ نکھیسڑیاں دا
آپ چھیڑ کے تے پچھوں بھریں ہھنڈا ایہو پج جے ماہنوں بھیڑیاں دا
بھیریں چھیڑ دا لڑیاں اپنیاں نوں لتے رونا ہیں روں کھہیڑیاں دا
ملے سراں نوں جا وچھوڑنا ہیں تینوں ماں ہے پان دو بھیڑیاں دا

سر دار ہے چوراں اچکیاں دا سوہا بیٹھا ہیں ساہویاں پیڑیاں دا
آپ چوہڑ تے آپ مرکھت ہوویں کھوج تاڑنا ہیں دور تے نیڑیاں دا
کھوہ کل جہان سبھ راس گیڑ تے تینوں ول ہے الٹیاں گیڑیاں دا
تینوں ویر ہے نال اپنیاں دے اتے دل ہے رب وریڑیاں دا!
پہلوں چھیڑ کے اپنی وار رونا کم بھیڑیاں چپڑ کھدیڑیاں دا
وارث شاہ ابلیس دی شکل کیدو ایہو مول ہے سبھ بکھیڑیاں دا

جواب کیدو پیش چوچک

مینوں مار کے ادھلاں منج کیتا جھگی لاہو ترڑ اساڑیا نے
بھنگ گھوٹنے دور سبھ بھن سٹے نالے باگھ بلی چا ماریا نے

۲۵۵ ککڑ کتیاں بھنگ افیم لٹی میری باؤلی چا اجاڑیا نے
۲۵۶ دور بھنگے کتکے چھرٹ لتیں ہیوند جلیاں پھول کے پاڑیا نے

ا رہنے کی جگہ جو کانوں کے چھیڑ نکی بنی ہوتی ہے ۲ اشارہ جو سلطان محمود غزنوی ۲ جلدی جلدی بے حواس ہو کر ۴ کوٹنے کے سوا عشق کا مزہ نہیں آتا ۵ سوہان جاسوس بیڑے مقابل فوج کے گوے لئے اور تجھے الٹا چلانے کا طریقہ یاد ہے ۷ پ ۲ ۹ اور بعض آدمی ہے کہ خوش آوے تم کو بات اس کی دنیا کی زندگی میں اور گواہ پکڑتا ہے۔ اللہ کو اپنے دل کی اس پر بخت جھگڑا ہے شہ یاروں کے ساتھ نکل جانے والی عورتوں نے ۱۲

۲۵۷ دھڑویل دھاڑے ملک مال لٹے میرا دیس تے دیس چا ہاریا نے
۲۵۸ دھروئی رب دی جو چوچکا عشق پچھے میں غریب نوں بنھ کے ماریا نے
۲۵۹ مار اڈیاں جتیاں ڈھیم پتھر نال ٹھمکاں دے جسم اتاریا نے
۲۶۰ وارث شاہ غریب دا غضب پوسی دین دنی دا خوف وساریا نے

چوچک ملامت کیدو نال گلاں

کلام چوچک با کیدو

۲۶۱ جھوٹھیاں سچیاں چغلیاں میلکے تے گھر گھری توں لوتیاں لاؤنا ایں
۲۶۲ پیو پتراں نوں یار یار کولوں ماواں دھیاں نوں پاڑ دکھاؤنا ایں
۲۶۳ تینوں مان ہے بُرا کماونیدا انہویں ٹکراں ہیپا لڑاؤنا ایں
۲۶۴ پرہاں جاہ جٹا پچھا چھڈ ساڈا اساں نوں کاسنوں پیا اکاؤنا ایں
۲۶۵ چالاں بھیڑیاں تیریاں لنگیا اوے محل چا ہٹر کے پوڑیاں چاؤنا ایں
۲۶۶ وارث شاہ کم چھڈ بریاں دے جتیاں ذات سادات سداؤنا ایں

کیدو دی پھر دوں اگے فریاد

فریاد کردن کیدو پیش برادران

۲۶۷ دھروئی رب دی نیاؤں کماؤ پینچو بھرے دیس وچہ بھا ٹیا کٹیا ہاں
۲۶۸ مرشد بخشیا سی ٹھوٹھہ بھنیا نے دھڑوں جڑہاں تھیں لایں پٹیا ہاں
۲۶۹ میں ماریا ویکھدے ملک سارے دھروہ کر ننگ موئے وانگ سٹیا ہاں
۲۷۰ ہڈ گوڈڑے بھن کے چور کیتے اڈی دار گدوں وانگ کٹیا ہاں
۲۷۱ میری مار کے کڑیاں مجھ کڈھی کتے ہلکے دیلوانگ میں ہٹیا ہاں
۲۷۲ وارث شاہ میاں وڈا غضب ہویا رو رو کے بہت نکھٹیا ہاں

پنچاں غیر ہیر دیاں سہیلیاں کولوں پچھ گچھ کرنی

پرسیدن رئیسان از جلیسان ہیر

کڑیاں سد کے پینچاں نے پچھ کیتی لنگا کاسنوں ڈھا کے ماریا جے
اِکے باہجھ تقصیر دے ماریا جے اِکے کوئی گناہ نتاریا جے
حال حال کردا پرھے وچہ آیا وڈا قہر تے خون گذاریا جے
جھگی ساڑ کے مار کے بھن بھانڈے ایس فقر نوں چا اجاڑیا جے
ایہ رچھ فقیر کیوں چھیڑیا جے اوس پرھے وچہ شور کھلاریا جے
سانتھے سچ بولو کیہڑی گل پچھے کر تنگ فقیر کھلاریا جے
کھو دکون تقصیر اندر پھڑ چور وانگوں کٹ ماریا جے
پرھے وچہ میاں پچھو چھوہریاں نوں اگ لا فقیر کیوں ساڑیا جے

کیدو آکھدا دھیاں دی رد کر کے دلوں رب تے نبی وساریا جے
وارث شاہ فقیر غریب کیدو کتے وانگ کیوں مار درکاریا جے

اے پچھلے پاؤں کا پچھلا حصہ جس کو فارسی میں ماشنہ کہتے ہیں اور پاپوش یعنی جوتی اور کلوخ یعنی ڈھیلا اور پتھر اور لاٹھی سے مجھ کو سخت مارا اور چمڑا اتار ڈالا ۱۲

جواب دختران پیش رئیسان

منہ انگلاں گھِن کے کہن سبھو کالے کرن بھیں ایہ نہ سنگدا اے
سانوں کٹیاں کرے تے آپ بچھوں ساہن ہویکے ٹِپدار نگدا اے
تیرڈں لاہ گھائی ڈالے پھرے بھوندا بھوں بھوں کے موتدا رنگدا اے
ساڈیاں ہکاں دلول دہیاں کردا پچھوں ہوئیکے سُتھناں سنگھدا اے
نالے کھولکے جوگ نوں جو دیندا اگتاں بنھ کے کھچدا ٹنگدا اے
وارثشاہ اجاڑ دچہ جائیکے تے پھُل کناں اساڈیاں سنگھدا اے

فریاد کیدو بار دوم پیش انہا

اوہ آکھدا مارگوادتا ہڈ گوڈڑے بھن کے چور کیتے
نادرشاہ پنجاب فتور پلئے میرے باب دے انہاں فتور کیتے
سنگھوں پکڑ گھسیٹ ٹکے دچہ کھائی تاں مار کے قلق حضور کیتے
جھگی سار بھلانڈے بھن کھوہ داہڑی لاہ بھاگ پٹے پٹ دور کیتے
میری حال پکار نہ سنی کوئی شاہد حال دے اہل قبور کیتے
وارثشاہ گناہ بھیں پکڑ کافر ڈبیر ملائکاں چور کیتے

جواب ہیر جلیسان او باپد رہیر

وار گھتیاں کون بلا کُتا درکار کے پرہاں نہ مار دے ہو
اساں نیاؤں تسا ڈڑا ڈھونڈ ھ لدھا دھیاں سدکے پرھے کھلارد ے ہو
فرنیجیاں بکریاں ٹھکریاں نوں منہ لاکے حپادگار دے ہو
ایہ لچ مشٹنڈڑا اسیں کڑیاں اتے سچ تے جھوٹھ نتار دے ہو
پھلے ملّا ردانال دگاڑ کردا تسیں دے پیار سوار دے ہو
اساں بھیّا پٹیاں نہیں ہتھ لایا تسیں ایتنی گل نہ سار دے ہو
بھولو باندرے انگ کو پترڑے نوں مار چٹکیاں تے پچکار دے ہو
مٹھی مٹھی ہاں ایڈا پراہد پیندا دھیاں سدکے پرھے دچہ مار دے ہو
پرس ہوکے نڈھیاں نال گھُلدا تسیں گل کی چا نکھار دے ہو
وارثشاہ میاں مرد سدا اچھو ٹھے رناں سچیاں سچ نتار دے ہو

فریاد کردن کیدو بارِ سوم

کیدو باہوڑی تے فریاد کوکے دھیّاں والیو کرونیاں میّاں،
میرا ہٹ پساری دا الٹیا لے کول ویکھدا پنڈ گراں میّاں

لے دختروں کے ساتھ کشتی کرتا ہے۔ تم بات ڈبو دیتے ہو۔ یعنی انصاف نہیں کرتے ۱۲

میرا بھنگ افیم تے پوست سڑیا ہور نعمتاں[1] دا کیہا ناں میاں — طوطے باغ اجاڑ دے[2] میویاں دے اتے پھاہ لیاوندے کاں میاں
مینوں تساں تے بُرا بنا دتا ہُن سچ میں کیہا سُناں میاں — کی کہاں میرے حق بُری ہوئی ہویا میرے ہی حق ایاں میاں
میری تساں دینال نہ ساعنجھ[3] کائی پن ٹکڑے پنڈ دے کھاں میاں — کئی دولتاں نے ڈڈے مال لٹے کھڑی کھڑی دالواں میں ناں میاں
پیہے وچ میں آن پکار کیتی دسو باہجہ پنچاں کدھر جاں میاں — وارثشاہ نہ وسئے[4] مول اوتھے جتھے ہون ایدھرے تھاں میاں

کیدو دی پنچاں اگے فریاد

ایضاً

۲۷۳ اینہاں کواریاں نوں کوئی جا آکھو نندی جوبناں دی سدا گسی نہ — ۲۷۴ جویں ٹھگیا انہاں ایمان تائیں ابلیس بھی اس طرح ٹھگسی نہ
۲۷۵ جدوں عزتاں کل برباد ہوسن کوئی منہ تسا ڈڑے لگسی نہ — ۲۷۶ وارث رونڈڑے رہو گے عمر ساری نک وڈھیا کا نکڑے لگسی نہ

پنچاں دا کیدو نوں دلاسا دینا

تشفی دادن رئیساں کیدورا

پنچاں آکھیا کیدو توں صبر کر توں تینوں ماریا تے جھکھ ماریا نے — ہائے ہائے فقیر تے قہر ہویا کوئی وڈائی خون گذاریا نے
بہت دے لاسڑے پونجھ اکھیں کیدو لنگے نوں ٹھگ کے ٹھاریا نے — سبھ لڑکیاں نوں جھڑک جھنب دے کے کول کیدو دے کوڑ پساریا نے
تیری جھگی نوں پھیر بنا دیساں جیہڑی لاہ کے دلوں او ہناں ساڑیا نے — تینوں پوست افیم تے بھنگ دیساں ہور جو کچھ چاوگا ڑیا نے
کیدو آکھدا دھیاں دے وَل ہو کے ویکھو دین ایمان نگھاریا نے — وارث اٹھ راجہ تے بیداد نگری جھوٹھا دے لاسڑا ماریا نے

مہر چوچک دا کیدو نوں دھمکانا

تنبیہ دادن مہر چوچک کیدورا

چوچک آکھیا اکھیں دکھانیوں منڈی لاہ ساں منڈے منڈیاں دی — اکے دیاں تراہ میں ترت ماہی ساڈے دلیں نہ تھاں ہے گنڈیاں دی
سر دھیاں دے چھک کے اکھاڑاں اسیں سبھ نہ پرھے ہاں لنڈیاں دی — کیدو آکھیا ویکھ پھڑاوناں ہاں بھلا ماں کیہڑی اینہاں لنڈیاں دی
کیدو گل سنکے خبردار ہویا کمر بدھی سو پگڑ نے منڈیاں دی — الیس ہیر دے بُرچھے دی بھنگ لیہاں سہلی وٹساں چاک دے جنڈیاں دی
اکھیں ویکھ کے پھیر پئے نہ ماروتدوں جانساں پرھے دوبنڈیاں دی — وارثشاہ میاں ایتھے کھیڈ پوندی ویکھو ڈہیاں دی اتے منڈیاں دی

[1] دوسری نعمتوں کا تو نام ہی نہ لو ۱۲ [2] باغ تو طوطے اجاڑیں اور کوّے پکڑے جاویں عجب زمانے کی بات ہے مثل مشہور ہے، کرے کوئی بھرے کوئی
[3] میری تمہارے ساتھ کیا شراکت ہے میں گاؤں سے گدا کر کے کھاتا ہوں اور تم دولت مند اور امیر ہو اس لیے انصاف نہیں ہوتا
[4] اس شہر میں سکونت نہ کرنی چاہیئے جس کے مقامات ناہموار ہوں ۱۲

آمدن کیدو نزد ہیر

کیدو مہر توں بجواب ٹریا مڑ بھونکدا ہیر تے آیا ای
سبھ رخت تے مال متاع میرا وچہ جھگی دے چا جلایا ای
اک بج کے کسے نہ انب کھاہدے پھر دا انہہ شہتوت نہ لایا ای

ایڈا قہر کیتو نال شہد یا ندے تیر جیوتے ترس نہ آیا ای
ہیر آکھیا کیدو نوں پاس تیرے چا اپنا پھیڑیا آئیا ای
جیہا بیجئے وارثا وڈھ لئی اے حرف وچہ حدیث دے آیا ای

مقولہ شاعر

بولے جھوٹھ تے چغلیاں کرے غیبت راہ فقر دی وچہ نہ آیائی
شاہی دوہاں جہاناں دی فقر سیگا نبی وچہ حدیث فرمایائی
لولاک لما خلقت الافلاک شان نبی دے رب فرمایائی

ترنج تت مارے سوئی فقر ہووے نہیں گدھے نے گودڑا پایائی
اَلفَقرُ فَخرِی وَ الفَقرُ مِنِّیْ حق فقر دے قول جو آیائی
وارث مگر پویں گلیں وچہ دوزخ تینوں آکھ کھاں کس پڑھایائی

کلام ہیر با کیدو

ہیر آکھدی قول ایہ حق اوہناں جیہڑے مرد میدان دیدار دے وے
ہر ہر دم دنیال اللہ آکھن اوہ جیوندے جگ نوں تار دے وے
تیرے جیہے بھکھے ملکھ پھرن بھوندے خوار خجل تاں وچہ سنسار دے وے

دن روزے تے رات نوں جاگدے نی وچہ بندگی ہین غفار دے وے
جنہاں حرص ہوا دے وچہ جالی اوہ آدمی کسے نہ کار دے وے
وارثشاہ فقیر بن پھرن جیہڑے وچہ روز قیامت دے ہار دے وے

جواب کیدو

جیہڑیاں وادیاں عادتاں نہ جاون بھاویں قید رکھو بھاویں چھڈ دیہو
ایہنوں ڈونہگے بوڑ وچہ بوڑ سٹو ڈونگھا وچہ زمین تر ڈ دیہو
بیلے جاونوں نہیں جے ہیر رہندی دونویں پیر جے ادسرے وڈھ دیہو

اوددوں گلوں المو ڑ نہ مڑن ہرگز بھاویں وچہ زمین دے گڈ دیہو
میں تاں پہلے ای گل سنائی نی میں میں چپ چکے نوں تسیں سد دیہو
وارثشاہ بدعاتاں نہیں جادن بھاویں بھنڈ کے ڈھ کے کڈھ دیہو

کلام کیدو

کیدو آکھیا جیو تدبیر کرکے وچہ جوہ دے جا کے کھیڈدے نی
اکھیں دیکھ پرایاں جھگیاں نوں اگ لانگے ہوری تریڈ دے نی

میرے آکھیاں دھیاں نوں کون مارے پنڈ کون ساڑے خون بھیڈو نے نی
اُچا ویکھ کے محل نہ ڈگ مریئے چھیڑ چھیڑئیے اپنے جیڈ دے نی

چھئیں تک کے جنگلے وچ بیٹھا ویکھ بوبے چاڑے ٹنگ ڈیڈھ دے نی

وارث اہل بہشت دے لوک سبھے شوق چھپیاں نوں بانک ٹیٹرے نی

جستجو کردن کیدو ہیر و رانجھا

ڈڈی ہوئی اہیر جا چھپیا ای لوہ مانگھ کُتا وچ کنوداں دے

وچ بیلے دے دغے تے چھپ رہیا گھیس وٹکے انگ گھسنوں دے

بیلا لاوہی لال پکار داسی کیدو ہو رہیا دانگ کھُنوں دے

ہویا چھاہ ویلا تدوں وچ بیلے پھرے آن پئے سسّی پنوں دے

پوٹا بنھ کے رانجھے دے ہتھ ملیا ڈھیر آن لگے رتے چھنوں دے

وارثشاہ فسادی اگ پاون کم ایہ نی صوتاں رنوں دے

باہم خفتن ہیر و رانجھا در چراگاہ

جدوں لعل کچور نیوں کھیڈ سیاں سبھے گھر گھری اُٹھ چلیاں نے

پئے دیکھ کے دوہاں اکلیاں نوں ٹنگاں لنگے دیاں تیز ہو چلیاں نے

لنگے رچھ بلا کو ناتی اے نے وکھو سُتیاں کلاں اتھلیاں نے

رانجھا ہیر نیارڑے ہو سُتے کند ہاندی دیاں مہیں نے ملیاں نے

پیہے وچ کیدو آن ٹپک مارے چلو ویکھ لو گلاں اولیاں نے

وارثشاہ میاں جنہاں نیت مندی گلاں تنہاں دیاں سداں گلیاں نے

رفتن چوچک در چراگاہ و دیدن ہیر و رانجھا

پیہے وچ بعزتی گل ہوئی چونبھ وچ کلیجے دے چسکدی اے

چوچک گھوڑے تے ترت سوار ہویا ہتھ سانگ جیون بجلی لشکدی ئے

اُٹھ رانجھیا بابل آوندائی نالے گل کردی نالے بھسکدی اے

میں پھیر نہ آدساں کدی ایتھے بخشو تسی مینوں پئی ڈسکدی اے

بیشرم ہی ٹپکے سرے چڑھدا بھلے آدمی دی جان دھسکدی اے

سُنب گھوڑے دے کاڑہی کاڑو جن ہیر سندیاں رانجھے نوں کھسکدی اے

مینوں چھڈ سہیلیاں نس گیاں مکر نال ہولی ہولی رسکدی اے

وارثشاہ جیوں موت چوہے بیٹھ بلی ساہ گھٹ جاندی نہیں کسکدی اے

دیدن مہر چوچک ہیر و رانجھا

مہر ویکھ کے دوہاں اکلیاں نوں غصہ کھائیکے ہویائی رتوں ناں

ایہ ویکھو اپر اہد خدائے دا اے بیلے وچ اکلیاں پھرن رناں

لے چُپ چاپ دمباز لوگوں کی طرح ۱۲

۲ے چھوٹے کپڑے میں کچھ نپٹا ہوا ہونا۔

۳ے جیسے چوہے کے بل پر بیٹھ کر بلی دم گھٹ لیتی ہے اور نہ کچھ حرکت کرتی اور نہ بولتی ہے اس طرح ہیر بھی دم گھٹ کر بیٹھ رہی ۱۲

اکھیں نیویاں رکھ کے ٹرک چلی کچھے مار کے چوری دا تھال چھناں
غیرت گئی سو کھا کلیجڑے نوں نال غضب دے کانپنے وچ سنھاں
مار کرانگا چابکاں سایندی مشکاں جوڑ کے ٹھمیاں نال بنھاں
چوچک آکھیا رکھ توں جمع خاطر تیرے سوٹیاں دیناں نال لنگ بھناں
سر وڈھ تیرا کر کھون دیساں ایس شور دا پوے گا تد بناں
وارثشاہ تیرے نال کراں ایسی نت روندڑی کرینگی یاراساں

عذر کردن ہیر پیش پدر

نہیں چھیڑ ماہی اٹھ جا گھریں اوہدے کھاندی خبر نہ کسے لیتی
ہوئی ہوائی توں کر معاف مینوں تیری جائی ہاں بابلا دھی بیتی
مست ہوئیکے مہر بیہوش کھڑا جیں کسے بدال نہ جھنگ بیتی
کر چپ نہ بول توں بابلا وے جائے کھنڈ جہان وچہ گل کیتی
بھتا پھیر نہ کسے لیا ونائیں اوہدوں بچھلی بابلا ہو بیتی
موہوں کلا کھے آپ بدنام ہوناں نہیں مہر جی ساوان وچہ ریتی
کتے ایس نوں جھب ویاہ دیئے ایہو مہر نے جیو دیو چہ سیتی
وارثشاہ دعا قبول تیری جیناں نقص نہیں وچہ نیک نیتی

مصلحت نمودن چوچک با برادران

چوچک سد بھائی پرہے لا بیٹھا کتے ہیر نوں چا پرنائیے جی
ہتھیں اپنی کتے سامان کیجے جان بجھ کے لیک نہ لائیے جی
ساڈا آکھیا جیکر من لئیں اسیں کھول کے چا سنائیے جی
آکھو رانجھے دینال ویاہ دیواں اکے امبڑے چا منگائیے جی
بھایاں آکھیا چوچکا ایہ مصلحت اسیں آکھدے شرمائیے جی
وارثشاہ فقیر پریم شاہی ہیر اوس توں پچھ منگائیے جی

جواب دادن برادران

رانجھیاں نال نہ کدی ہے ساک کیتا نہیں دتیاں اساں کڑمایاں او
نال کھیڑیاں دے ایہ ساک کیجے دتی مصلحت سبھناں بھائیاں او
کھوں رلدیاں گولیاں آیاں نوں رلن ایہ سیالاندیاں جائیاں او
بھلیاں ساکاندیناں چا ساک کیجے دھروں ایہے ہوندیاں آئیاں او
کھیڑا ساک چنگا کیہا من ساڈا پچھوں پھرینگا ڈھونڈا جایاں او
وارثشاہ انگیاریاں بھکھدیاں ای کسے وچہ بارود چا پائیاں او

لے نوکر۔ ملازم پنجابی کاماں یعنی کام کرنے والا ۱۲

ایضاً

کھیڑیاں بھیجیا اسانتے اک نائی کرن منتاں چا احسان کیجے
بھلے جٹ لبھے اُتے آن بیٹھے ایہ چھوکری انہانوں دان کیجے

اساں بھایاں ایہ صلاح دِتی کہیا اساندا سبھ پروان کیجے
ایہناں دیاں دا اکجھ وساہ ناہیں اتے باہاں دا نہ گمان کیجے

جتھے رب دے نام دا ذکر آوے لکھ بیٹیاں چا قربان کیجے
وارثشاہ میاں نہیں کرو آکڑ فرعون جیہا دل دہیان کیجے

مجلس آراستہ کردن چوچک برائے شادی ہیر

۲۷۸ چوچک کھیر کے گنڈھ سد اگھلے آ۔ ن چوہدری بیاں چکراں دے
۲۷۹ سندہو یا جوئے کھرل سیال آئے چنگے جٹ جو تارڑاں تے گوراں دے

۲۸۰ پتھمے چھٹے سیال تے بادرے نی ملک آئے نی کھوکھر اڈگراں دے
۲۸۱ سدہو ونیس ہنجرا اور آئے چدہڑ ہیچ چدہڑاں دا ہلیاں کھکراں دے

۲۸۲ مان باگڑی گل تے ورک لائے سادست بیا ننگ جوڑے وگڑاں دے
۲۸۳ ساہیاں گوندلاں ڈوگراں اولکھاں دے بیٹھے پنجگرایاں گگڑاں دے

۲۸۴ ہور بھائی جہیڑے ساہنجے نبیاں دے ڈٹلے مسیتی جو باہریاں نگراں دے
ہتھ دے وپیہ پلے پا شکر سوال پا وندے چھوہراں بکراں دے

کہیا لاگیاں سن توں سن بلیا تیرا ساک ہویا نال ٹھکراں دے
دھرپا ڈھول جٹیاں دین ویلاں چھنے لیاوندیاں دانیاں شکراں دے

اک آ وندیاں گاندیاں نال خوشی بھڑ تھوماریاں نی نال سگھراں دے
رانجھے ہیر سنیاں دلگیر ہوئے دودیں دین گالیں نال اکراں دے

۲۸۵ اک جوڑیاں جٹ اک نڑ رہوندے ڈھوڈھکے نے لکھیاں اکھراں دے
۲۸۶ کھیڑے سیال کرتوت دے دھنی دونویں وارث جوڑ سرناویں ٹکراں دے

مژدہ دادن کھیڑیاں وخوشنود شدن آں ہا

ملی جا دہائی جاں کھیڑیاں نوں لُٹی مار کے گبھراں گھتدے نی
چھالاں لان اپٹھیاں خوشی ہو کے لا مجلساں کھیڈ دے دیتدے نی

بولن راگ سہاگ دے نال خوشی ہور ناچ پچن گتا گتدے نی
اکدوجے نوں دین مُبارکاں جی ہور کم جو سون سو تپدے نی

بھلے کرم ہے ملے سانوں شرم والے رجے جٹ وڈے اہل پت نے نی
وارثشاہ دی شیرنی ونڈیا نے وڈے دیگچے وُدھ تے بھتدے نی

ا ے پ ۲۶ س ۴۹ (ترجمہ) اے آدمیو ہم نے تم کو بنایا ایک ایک مادہ سے اور رکھیں تمہاری ذاتیں اور گوتیں تاکہ آپکی پہچان ہو۔ مقرر عزت اللہ کے ہاں اسکو بڑی جسکو ادب بڑا۔ اللہ سب جانتا ہے ۲ے ٹڑے سیتی۔ اچھی حیثیت والے دولتمند ۳ے جوڑیاں، جٹ ہو وڑ دولہا اور دلہن کی مرضی کیخلاف ناطہ کرنا جسطرح دو ستوں کو آپسمیں خلاف مرضی رسی باندھا جاتا ہے، نڑدنا کہتے ہیں اور ڈھو ڈھکنا دونکا آپسمیں پیار سے نکاح ہوتا کھیا یعنی اُن تقدیر کا لکھا ہوا پیش آنا ۴ے یعنی لڑکے اور لڑکی کے والدین آپسمیں کرم ہوتے ہیں ۱۲

غصہ شدن ہیر با مادر خود

ہیر ماں دے نال آ لڑن لگی تساں ساک کیتا نال زوریاں دے
کدوں منگیا منس میں آکھ تینوں دیر کدہیوں تے نال گھوریاں دے
جیہڑے ہون بے عقل چا لاوندے نی اٹاں ماڑیاں دیاں وچہ موریاں دے
چا چغد نوں کونج دا ساک دتو پری بدھیا ای گل ڈھوریاں دے

میں تاں نہیں جاناں نال کھیڑیاں دے بھاویں لالے زور حضوریاں دے
ہن کریں دلا کیوں اساں کولوں ایہ کم نہ ہوندے نی چوریاں دے
پہلاں ماڑکے پچھوں پیار کرنا چپ کرن نائیں نال لوریاں دے
وارثشاہ میاں گنا چکھ سارا مزے وکھ تے پوریاں پوریاں دے

صلاح نمودن ہیر با رانجھا

ہیر آکھیا رانجھیا قہر ہویا ایتھوں چل بے اٹھ کے چلنا ئیں
جدوں جھگڑے وڑی میں کھیڑیاں دے کسے اساں نوں مول نہ گھلنا ئیں
اسیں عشق دے آن میدان رجھے براسو رمے نوں رنوں ہلنا ئیں

دو نویں اٹھ کے ٹرے راہ پئیے کوئی اساں نے دیس نہ ملنا ئیں
ماں باپ نے جدوں ویاہ دتا کوئی اساں دا زور نہ چلنا ئیں
وارثشاہ جے عشق قزاق دوڑے ایہ کٹک پھر آکھ کس ٹھلنا ئیں

جواب رانجھا

ہیرے عشق نہ مول سواد دیندا نال چوریاں اتے اُدھالیاں دے
معلوم ہویا تیرے سخن اتوں چالے دینی ئیں منہ کالیاں دے
ٹھگی نال تیں مہیں چرالیاں ایہ راہ نی زناں دے چالیاں دے

کڑاں پوندیاں نٹھیاں دلیس وچوں قصے سنے نی کھونیاں گالیاں دے
سر جان قربان توں وارجنی ئیں پتر ڈٹھے نی کنعان والیاں دے
وارثشاہ صراف سبھ جاندے نی عیب کھوٹیاں ٹھپیاں والیاں دے

تیاری کردن مہر چوچک

چوچک سیال نے قول وسار دتے جدوں ہیر نوں پایاں مایاں نے
ہن تیری رانجھیٹیا گل کیکوں توں بھی راتدن مہیں چرایاں نے
آدے موڑ کھا پچھ توں نڈھڑی نوں میرے نال کہیاں ہن چایاں نے

کڑیاں جھنگ سیالیاں دھنلا ہو سبھے پاس رانجھیٹے دے آیاں نے
ادہے ویاہ دے سارا زسامان ہو گئے گنڈھیں پھیریاں دیس تے نایاں نے
ہیرے قہر کیتا تیرے پیاں نے سبھے کلو کل چا گوایاں نے

۱ چغد ایک جانور کا نام ہے جس کو اُلو کہتے ہیں اسکو بہت منحوس کہا جاتا ہے ۲ کونج ایک پرندہ کا نام ہے ۳ اگلے زمانے کے قصے کہانیاں میں بڑی قومیں فناہ ہو گئیں ۴
یعنی مجھ کو اپنا سر قربان کرنے سے روکتی ہے کیا مجھے کوئی کمینہ آدمی خیال کیا ہے ۱۲

جیتوں انت ایہو پچھا دیوناسی ایڈیاں محنتاں کاہ کرایاں نے
تینوں ویاہ دے ہار سنگار ہوئے اتے کھیڑیاں گھریں ودھایاں نے
اعتبار کرناں قول رن دے تے نہیں کجھ وساہ جہناں جایاں نے
رانجھے سد کے ہیر نوں چا گوشے گلاں سچدیاں چا سنایاں تے
اساں گل تیری لڑے لبھ لئی پٹ سٹیاں سبھ کمایاں نے
باہوں پکڑ کے ٹور دے کڈھ دیسوں انہوں توڑنیناں جوڑیں لایاں تے
اساں کہیا آس ہے نڈھیئے نی جتھے کھیڑیاں زراں وکھایاں نے

ایہا حد ہیرے تیریاں ساڈی محل چاہڑ کے پوڑیاں چایاں نے
کھاہ قسم سد گند تیں گھول پیتی ڈوب سٹیاں پوریاں پایاں نے
سانوں ٹھگیوئی ہیرے دغا دے کے جہیاں کیتیاں سو اساں پایاں نے
گڈیاں بولیاں پھیر اکٹھ کر کے جیبھاں سان تے پکڑ چڑھایاں نے
تیریاں نیتاں ہو دیاں ہور ہویاں گلاں آس امید مکایاں نے
یار یار تھیں جدا کر دور ہوئے میرے باپ تقدیر لکھایاں نے
وارثشاہ ویاہ دی خوشی چڑھی اکھیں سدیے دیاں لال سوایاں نے

جواب رانجھا باہیر

رانجھے آکھیا ہو بہوں کی بولنائیں گھٹ وٹ کے دکھڑا پیوناائیں
یَوۡمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالۡغَمَامِ سارے دیس دیوچ ایہ بھسوُ نائیں
صبر دلاں دے مار جہان پٹن اچی کاہنوں اساں بکیوںائیں
اساں صبر تھیں کم جو پاؤ نائیں انبر پاٹ پوے صبر سیونائیں

میرے صبر دی داد جے رب دتی کھیڑیں ہیر سیال نہ جیونائیں
یَوۡمَ تُبَدَّلُ الۡاَرۡضُ زمیں پاٹڑی نوں کس سیونائیں
تسیں کملیاں عشق تھیں نہیں واقف نیوں لاونا نم دپیونائیں
وارثشاہ چپ کیتیاں گنج پائیے اچا بول کے کاہ بولیونائیں

آمدن جلیساں نزد ہیر

رل ہیر تے آیاں فیر سبھے رانجھے یار تیرے سانوں گھلیا ئی
جیتوں نت اوہنوں پچھا دیوناسی اوہدا کالجہ کاسنوں سلیائی
بیصدق ہو لویں صدق ہار یوئی تیرا صدق یقین ہن ہلیا ئی
دغا باز نے دغا کما ئیکے تے جیو جان تھیں چا اتھلیائی
ہیرے لبھ لئی اساں گل تیری تیرا دھرم تے نیم ہن چلیا ئی

سوٹا کملی ونجھلی سٹ کے تے اٹھ دیس پردیس نوں چلیائی
اساں اینتی گل معلوم کیتی تیرا نکل ایمان ہن چلیائی
اوہدا ویکھ کے حال احوال سارا ساڈا روندیاں نیر نہ ٹھلیائی
جیتوں اوسنوں ہیسی جواب دینا عشق اوسدا کاسنوں ملیائی
ہیرے قہر کیتو میوں ٹھگنیئے نی کدی دھروہ نہ کسینوں پھلیائی

جواب رانجھا

ہیر کول سہیلیاں دا آونا

لے زبان کو تیز کرنا اور خوب باتیں کرنا عہ جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادل کے ساتھ عہ جس دن بدل جائے گی زمین عہ آسمان سمٹ جائے گا تو صبر سے سیا جاسکتا ہے ۳ے پ ۳ ع (ترجمہ) یہ بات ملتی ہے اس کو جس کی بڑی قسمت ہے۔ ۱۲

جے تدھ انت ایہ گھولنا گھولنا سی کاہنوں اُس دا ایہو اوڈلیا ئی
دن رات ہیر دے تیرے عشق پچھے مہناں کل جہاں دا جھلیا ئی
تر اس دی راس لیئے عشق کولوں ثقلا تیاں بیاں نوں چلیائی
وارث حق دے تون جدوں حق کُھتھا عرش بدا تدوں تھر تھلیائی

جواب دادن ہیر

ہیر آکھیا اوسنوں کُڑی کر کے بُکل وچ رُکا لیا یا جے
آہموں سامنے بیٹھ کے کراں گلاں تسیں منصف ہو رُکایا جے
میں آکھ تھکی اوس کملڑے نوں لیکے اُٹھ چل وقت گھسایا جے
اجے ہے ویلا آکھے لگ جائے تسیں اوس نوں جا سمجھایا جے
میری ماں تے باپ توں کر دو پردہ گل کسے نہ مول سنایا جے
جیہڑے ہون سچے سوئی چھٹ جاسن رل جھوٹیاں نوں مہنا لایا جے
میرا آکھنا اوس نہ کن کیتا ہن کاستوں ڈسکنا لائیا جے
وارث شاہ میاں ایہ وقت گھتھا کسے پیر نوں ہتھ نہ آیا جے

آوردن دختران رانجھا را نزد ہیر

راتیں وچ رلا ئیکے ماہیڑ نیوں کڑیاں ہیر دے پاس لے آیاں نی
لوکاں آکھیا ہیر دا ویاہ ہوندا ایس ویکھنے آیاں مایاں نی
جنہاں میں دا چاک سال سنے نڈھی سوئی کھیڑیاں دے ہتھ آیاں نی
ایہ سہیلیاں ساک تے سین تیرے سبھے ملیاں بھچپیاں تایاں نی
اساں کہی ہن آس ہے نڈھی اے نی جیتھے کھیڑیاں نہ راں وکھایاں نی
ہیر آکھیا آوندے نوں بسم اللہ اج دولتاں میں گھر آیاں نی
سورج چڑھیگا مغربوں ورز قیامت توبہ ترک کر کل بریایاں نی
اوس وقت جواب ہے مالکا نوں ہک دھاڑ دیاں دے اگے لایاں نی
تساں و ہٹیاں بن دی نیت بدھی لیکاں صدتے پچکے لایاں نی
وارث شاہ اللہ نوں سونپیوں توں سانوں چھڈ کے ہور دے لیاں نی

جواب ہیر با رانجھا

نیوں لا کے بج لبے لج ہوئی ملیتھوں کیتیڑی نہ کوئی گل جائی
اک بھاہ بھڑکی تیرے عشق والی دوجی دُتیلنے میری جان جائی
جیہڑی ہووَنی سی سوئی ہو چکی ایہو خلق ساری سر بھس پائی
وڈے دھم دھاری سبھ خاک ہوئے راں دن تیک رہ گئی اک رائی
جدوں دھڑ وہ سی آن اداس ہویا تدوں رب نے اوس دی داد پائی
ماں دے لاسڑے بہت سارے ہودے جھڑکا نڈھی نج جائی
ہوئی لکھی رضا دینال ساڈے نہیں وچ پریت دے شبہ کائی
الیس ہوونی شاہ فقیر کیتے راجے بھوج دے مکھ لگام پائی
جدوں شمس تبریز نے شرع منی رب اُس دی کھل سی جالاہی
وارث شاہ پیر پلا دے نال ہوئی سوئی منی تساں رضا آئی

لے عورتوں کے لباس میں ۲ے اب کس واسطے رونا شروع کیا ۳ے ہانک کر چوروں کے حوالے کر دیں ۴ے ہم کو چھوڑ کر دوسری طرف محبت لگائی ۵ے مجھ سے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

جواب رانجھا باہیر

۲۹۷ ہیرے ماریا میں تیرے عشق دانی مینوں مار کے پگسڑ نوایا ئی

۲۹۸ ڈِٹھے بابجھ نہ رجدے نین میرے گھائے سجر اجھیر پہنچایا ئی

۲۹۹ دُکھ سکھ میں جھولڑی پالئے کیہا مٹھڑی چاٹ لگایا ئی

۳۰۰ وارث عشق دا ماریا کملیئے نی ایتھے آئے کے چاک سدایائی

جواب ہیر با رانجھا

۳۰۱ مینوں قسم خدائیدی رانجھیا وے تدھ بابجھ نہ لگ دا جی میرا

۳۰۲ نت پئی حیران میں پھرنیاں وے کجھ ہتھ نہ آوندا مول تیرا

۳۰۳ سکھ نال گھڑی نہ مین جالیک وے دُکھ آپنے مینوں پا گھیرا

۳۰۴ وارث اک تساڈڑی سک ساڑے دوجا خیال نہ چھڈ دا مول کھیڑا

جواب رانجھا باہیر

۳۰۵ ہیرے کدوں میں مہین چراں یاں سن ایہ دکھ فضیحڑے کدوں جالے

۳۰۶ ہُن نت بیلے وچہ جان میری شیہنہ کوکدے شوکدے ناگ کالے

۳۰۷ سڑ بل کے کوئلہ ہو گیا اندر برہوں النبڑے آن بالے

۳۰۸ وارث لا کے نیوں حیران ہویا وچ نت الاہمڑے ہیر والے

جواب ہیر با رانجھا

۳۰۹ ہیر آکھدی رانجھیا قہر ہویا رہی شرم دی لج نہ کا مینوں

۳۱۰ جوگن ہو بھبوت میں لا بیٹھی بھورا مہر نہ آوندی ذرا مینوں

۳۱۱ کوہی دا نگ دن رات کرلاوندی وے لگا مُڈھ کلیجڑے گھا مینوں

۳۱۲ وارث نہیں محرم کوئی حال دا اے رانجھا حال سنا دساں جا کینوں

مقرر کردن روز شادی

کھیڑیاں ساہ کڈھایا بہمناں توں بھلا متھ مہورت وار میاں	ناؤیں ساونوں رات سی ویروالی لکھ گھلیا ایہ نروار میاں
پھیر رات نوں آن نکاح لینا کر چھڈیا ایہ اقرار میاں	اوتھے کھیڑیاں سبھ سامان کیتے ایدھر سیال بھی ہور تیار میاں
رانجھا ویکھ کے ساز سامان سارا ہو بیٹھائی بے قرار میاں	خط لکھیا اجو دا آن پہتا چوچک لاگیاں نوں ٹورے دھار میاں
رانجھے دُعا کیتی جنج آوندی نوں لوے غیب دا کٹک تے دھاڑ میاں	وارث شاہ سر بابلڑا نال ہویا ہتھ تیر گانا تلوار میاں

بیان خورشہائے شیریں

گگے نگدیاں تے شکرپارے تلن ڈھیر لادتے وڈے کھیوراندے	تلے خوب جلیب تے گل بہشت لوندی لڈوٹکیاں پیڑے سیوراندے

(بقیہ حاشیہ) کوئی بات نہیں کی جاتی ۱؎ بے فائدہ کوشش کی ۲؎ دھر بھگت ایک سادھو کا نام ہے ۳؎ پرہلاد بھگت بھی ایک سادھو کا نام ہے۔
۱؎ جگر پر زخم ہو گیا کس کو حال سناؤں گی ۲؎ یعنی ایک تو تمہاری آس جلاتی ہے اور دوسرے تمہارا خیال پیچھا نہیں چھوڑتا اس سبب سے میں بہت حیران ہوں اور رات دن بے چین اور بیقرار رہتی ہوں ۱۲ ۳؎ نگدیاں شکرپارے کھیورے از قسم مٹھائی یہ کھانوں کے نام ہیں ۱۲

میدہ کھیڈٹے گھیوپارے نے چھپی بھابی لاڈلی نال جس دیور اندے
ہور جو جہان دی رسم آہی سبھ جمع ہوئے نال ہیور اندے
قلاقند مکھانیاں سواد مٹھے پکوان کیتے تال تیور اندے
ٹکاوالیاں نتھ حمیل جھانجر بازوبند مالا نال تیور اندے

ایضاً

مٹھی ہور کھجور پراکڑی بھی بھرے خوانچے نال سمو سیاندے
پیڑے نال خطائیاں گول گپے تے بیدانیاں نال بلوسیاندے
اسیں چپ کر کے پرہاں ہو بیٹھے دس ملدے نہیں سن رو سیاندے
اندرسے کچوریاں لچی وڑی اتے کھنڈ دے کھرنیال کھوسیاندے
رانجھا جوڑ کے پھرے فریاد کر دا دیکھو کھسدے ساک بیدوسیاندے
وارثشاہ نصیب ہن لون جھولی کرم ڈھیٹھن نائیں نال جھوسیاندے

بیان پختن طعام

منڈے ماس چاول دال دہیں دکھ ابھ ماہیاں پالیاں راہیاں نوں
آخنی زردے تے ہور پلاؤ قلیے اشرف امیر سپاہیاں نوں
دال شوربا تے نال مٹھا منڈا ڈوماں راولاں کنجراں نائیاں نوں
سبھ چوہڑے چیڑے رج رہے راکھے جیہڑے سانبھدے کوکاں دیاں داہیاں نوں
کامے چاک چوبر سیر ہوئے ڈنگراں نوں دہی مکھ جو ہن بلایاں نوں
وارثشاہ سبھ نعمتاں جمع ہویاں لوک کھاندے بے پرواہیاں نوں

مقولہ شاعر

ساک ماڑیاں دے کھوہ لین ڈاہڈے ان پجدے اوہ نہ بولدے نی
کدی آکھدے ملے نئے آپ مریئے پئے اندروں باہر ڈولدے نی
شاندار نوں کرے کوئی جھوٹھا کنگال جھوٹھا کر ڈالدے نی
نہیں چلدا وس لاچار ہو کے موئے سپ وانگوں وس گھولدے نی
گن ماڑیاں دے سبھے رہن وچے ماڑے ماڑیاں تے دکھ پھولدے نی
وارثشاہ لتاڑدے پئے ماڑے مارے خوف دے موہوں نہ بولدے نی

اقسام برنجہا

مشکی چاولاں دے بھرے آن کوٹھے سوئن پتی تے جھونڑے چھڑیدے نی
باریک سفید کشمیر چاول خورش جیہڑے حور تے پری دے نی
کل بنڈیار توا خوب چاول سکھداس نالے بئے چھڑی دے نی
اتے زیوراں دا کجھ انت ناہیں رنگ رنگ دے گہنے گھڑی دے نی
باسپتی مسافری بیگمی سن ہرچند اتے زردے دھڑی دے نی
سٹھی کر چکا سیولا کرت کھل میوا پاکے بھال وچہ دھری دے نی
گلاں سچیاں نال ہتھوڑیاں دے موتی چون لنبوہیاں جڑی دے نی
وارثشاہ ایہ زیوراں گھڑن تائیں پنڈ پنڈ سنیارڑے پھڑی دے نی

۱؎ زبردستی اقبال نہیں مل سکتا ۲؎ ڈھونڈ کر جھوٹا کرتے ہیں ۳؎ مسکین لتاڑے جاتے ہیں ۴؎ زیور بنانے کیواسطے ہر ایک گاؤں کے زرگر کپڑے جاتے ہیں ۵؎ یعنی چھینے جاتے ہیں۔ غریبوں بے گناہوں کے ناطے ۱۲

تعریف زیورات

کنگن نال زنجیریاں پنج منیاں ہار نال لونگیر پُرایو نے
پہنچی جگنیاں نال حمیل مالا عطر دان بھی نال گھڑایو نے
گور کھ دھندا انگوٹھی تے چونپ کلیاں کانپھول تے ہس بنایو نے
تر گا نال کپور اندے جٹ سجے توڑے پاونٹے گجریاں پھایو نے
سوہنیاں الیاں نال پازیب پھبے گھنگھر الڑے گھنگھر ولایو نے
وارثشاہ گہنا ٹھیک چاک آہا سوئی کھنڈے چالوایو نے

ایضاً

سکندری نبھڑی بیر بلیاں پپل وتڑے جھمکے ساریا نے
چنن ہار لوگا سنڈیاں نال لوہلاں وڈی ڈول میانڑے ہاریا نے
لاگ لاگیاں دے جیہڑے نقد آہے گن گٹ کے چاو چاریا نے
ونگاں چوڑیاں جو ہے دندیاں سن نال مچھلیانو لڑے ساریا نے
جیہڑے نیور سبھ تیار ہوے انگ لاونے ہار سنگاریا نے
ہس جھڑے گنگناں جگنی ٹکے نال ہی چا سواریا نے
چھلے کھپلاں نال تیار ہوئے نال داؤنی چا سواریا نے
داج گھت کے ٹوک صندوق بدھے کئی رنگ دا داج رنگاریا نے
بندے آرسی نال انگوٹھیاں دے مہر بچھوئی نال نتاریا نے
وارثشاہ میّاں اصل داج رانجھا اک اوہ بدرنگ کر ماریا نے

شمار پارچات جہیز ہیر

لال لنگیاں اتے متاع لاچے کھن کھیس تے ریشم سلاریاں نی
چوب چھائلاں تے نالے چا سوہے چندن ہار اُڈے باہمنوں بھاریاں نی
سالو بنھڑے چادراں بافتے دیاں نال بھوچھنا ندے پھلکاریاں نی
مانگ چوے ٹنگ پٹا گلاں ڈورئیے سن لوندا ہو پنجابیاں ساریاں نی
رنگ رنگ دے داج تیار ہوئے سبھ جوڑ کے چا سواریاں نی
وارثشاہ چنگے سرو پا خاصے لوشاکیاں بلدیاں بھاریاں نی

ایضاً

لال گھگرے کاہڈویں نال مشرد مشکے پگاندینال نسیلڑے نے
دریائی دیاں چولیاں نال پھمن کیمخواب تے چنیاں پیلڑے نے
الاہ تے جالیاں جھمیاں سن شیر شکر گلبدن رسیلڑے نے
نینول خاصہ تے کمرخاں بھتاں سارے اک گوہڑے اک پتیلڑے نے
بوک بند تے انبڑی باولاسی ندی خاصے چوتار رسیلڑے نے
چار خانیئے ڈوریئے ململاں سن چوب چھائلاں بنت سکھیلڑے نے
داج سرخ سفید تے زرد پیلے ہرے اطلسی تے نال نیلڑے نے
وارثشاہ دو واو دھنی ہیر رانجھا سکے تیلڑے تے بڑے جیلڑے[۲] نے

---

[۱] پ ج (ترجمہ) اے بنی آدم ہم نے تمہارے لیے (ایسا) لباس اتارا ہے جو تمہارے پردہ کی چیزوں کو چھپاتے اور (موجب) زینت (بھی ہے) اور پرہیزگاری کا لباس یہ (سب لباسوں سے) بہتر ہے [۲] نام اقسام پارچات [۳] دوسرے کا لباس [۳] ان دونوں کا بُرا حال تھا ۱۲

شمار ظروف ہائے جہیز

سرمیدانیاں تھالیاں تھال چھنے لوہ کڑچھ تے نال کڑاہیاں دے
چمچے بلوئے وہنی تے دیگچے سن نال خوانچے طاس بادشاہیاں دے
گھمیاراں نے مٹاں دے ڈھیر لائے ڈھکے بہت بالن نال کاہیاں دے
خلقت جڑی ہے وٹیاں کھان والی کوئی وار نہ آوندے نایاں دے
لیا جس وچہ جگدے مہر چوچک خلقت جوڑدی سبھ دعایاں دے
رانجھا چھڈ کے مہین بیفکر ہویا جا بیٹھائی وچہ سرایاں دے

کول گڈوے پتیلے تے طبلباز ان تے کاب پرات پڑدایاں دے
بے حساب لے انت سن داج رتے چنگیرے پاٹ گئے ویکھ پڑایاں دے
مشکاں شکی بھرن آنا دے ہو لو کے سیکڑے کھوہ وچہ بایاں دے
کوہن بکرے کرن پلا قلیہ کدے چھٹنے بہت قصایاں دے
دیگاں کھچدے گھت زنجیر رسے توپاں کھچدے کٹک بادشاہیاں دے
وارثشاہ میاں چاہ ویاہ دا ئے سبھے بھرن کھندے منگوہیاں دے

آمدن مرد مان برشادی کتخدائی ہیر

ڈاراں خوباں دمیلاں دے میل آئے حور پری دے ہوش گوا ندیاں نی
باراں ذات تے ست سنات ڈھکی رنگ رنگیاں صورتاں آندیاں نی
لکھ سٹھنیاں دین تے لین گالیں واہ واہ اکے سہرا گاندیاں نی
نال آرسی مکھڑا ویکھ سندر کول عاشقاں نوں ترساندیاں نی
اک وانگ لباتیاں کڈھ لاٹو دیرا راہ دے نال سناندیاں نی
اک گاٹو کے کوئلاں کانگ ہویاں اک راہ وچہ دوہڑے لاندیاں نی

لکھ جٹیاں مشک پلیٹیاں نی تن پدمنیاں وانگ سوہاندیاں نی
اتے بھوچھن سن پنجتونیئے دے اتے لنگیاں تیڑ جھناندیاں نی
پری زادجٹیاں نین خونی نال ہیک مہین دے گاندیاں نی
اک لاہ کے چادراں کڈھ چھاتی اوپر واریون جھاتیاں پاندیاں نی
اک تاوڑی ماردیاں نچدیاں نی اک شوہدیاں گھوڑیاں گاندیاں نی
اک آکھدی موئنہ مار میرا اک وچہ مولڑا اگاندیاں نی

اک عاشقاندے گیت گاندیاں نی جنہے کھنے نوں بیان سناندیاں نی
وارثشاہ جیوں شیر گڑھ پٹن تکے لکھ سنگتاں زیارتیں جاندیاں نی

متفق شدن مردمان ہر جنس برشادی ہیر

جویں بیر بنگاہے تے رتن بھتمن بھبھر بھوما رکے ترنگ لاندیاں نی
جیہڑیاں صدق دینال چل آوندیاں نی قدم چم مراد بجھ پاندیاں نی

۱ جیسے بادشاہی لشکر توپوں کو کھینچتے ہیں ۱۲ ۲ کمرے باندھی ہوئی لک چناب کی گفیاں ۱۲
۳ ایک گیت ہوتا ہے جس میں دولہا کے گھوڑے پر چڑھنے کی تعریف اور دعا ہوتی ہے ۱۲

کڑیاں جھنگ سیالدیاں میل بنیاں کامن انگ سہاگ دے گاندیاں نی
گلیاں جھنگدیاں میل سہایاں نے تے انداز بستاندیاں نی
اک عطر امیر پھلیل لادن اک وٹنا انگ ملاندیاں نی
بھر ٹھوٹھو مار کے پھمنیاں گھتدیاں نی اک آوندیاں تے اک جاندیاں نی

جوڑے زری تے بادلے دیاں پاندے ویکھ کواریاں کول شرماندیاں نی
مطرب زادیاں ڈھول وجائیکے تے نال چاوڑاں قدم اٹھاندیاں نی
خونی پٹیاں تے دل پائیکے تے دندا سڑے رنگ رنگاندیاں نی
وارث شاہ دا چور ماکٹ کے تے دے فاتحہ ونڈ ونڈاندیاں نی

آمدن برات

ڈہاڈی بھگتے کنجریاں نقلیئے سن ڈوم اتے سرود وجائیکے جی
بیا آن ہنکاریسی گھوڑیاں دا اڈی دھرت دی دھوڑ دھمائیکے جی
مشکی چمبے کمیت عراقیئے سن سبزے چینیاں رنگ چمکائیکے جی
ہک نرم گرمے عود رنگ سوہن ہکناں رنگ حلوان سہائیکے جی
ہک تیج بھوٹیاں وانگ رتے دروں آوندے رنگ چلکائیکے جی
ہوئے گھوڑیاں تے اسوار کھیڑے چڑھے گبھرو جنج بنائیکے جی
وانگ موردے پائلاں پاندیاں نی ناچ نچدیاں پیر بنائیکے جی
گھوڑی سہرا اگ مراساں دا گاون ڈھولکاں نال سمجھائیکے جی
کیسر بھنبڑے بگاں دے پیچ آہے گھوڑے ہول حمیل نال سجائیکے جی
پھلاں سہریاں طریاں نال ٹلکن ٹمکے دتے نی لکھ لٹائیکے جی
مجلس لا بیٹھے وچہ دائرے دے پیا دین شربت صاف چھنائیکے جی
پیچوان چمکائے خوب نیچے سچے تلے دے بند لوائیکے جی

کشمیریاں دکھنی نال دے بھیڑاں تریاں چھنا چھنائیکے جی
نیلی شربتی پنچکلیان کلے چھپے چھمنیاں نال سجائیکے جی
نقری تیلیئے کگے سمند چوہے چلن چال کنوتیاں چائیکے جی
برڑے ہک بگے شاہ پسندی جیہڑے چلدے دھرت ہلائیکے جی
ہک رنگ مرجان عقیق سوسن پادن گج ہنکار سنائیکے جی
گاون کنجریاں خوب آواز کرکے اتے سدیاں ہتھ بنائیکے جی
سپیر وار کبت سن بہت پڑھدے دیندے نوک زبان سنائیکے جی
سونے روپے بلوریاں ٹھوٹھیاں لا پوست پیوندے بھنگ چھنائیکے جی
کاٹھیاں سرخ بنات دیاں ہتھ نیزے داروپی کے دہرگ وجائیکے جی
وچہ چونک دے جنج اتار کیتا صفاں لوریئے دین وچھائیکے جی
سونے روپے تے چرم دے لاحقے بدرے[1] بھر تدے چمک چمکائیکے جی
وارث شاہ دے مکھ تے بنھ مکٹ سوہن[2] سہرے بنھ بہائیکے جی

دشنام دادن دختران مردمان برات

ویکھو جھنگ سیال بہشت بنیاں کڑیاں میلدیاں خوب سہایائی
پہلاں چھتیاں موہنیاں گندکے تے اکو جیڈیاں متاپکایائی

[1] بدری فرشی ہیچوپان حقّے کی اقسام ہیں ۱۲
[2] سونے کے سہرے دولہے کے سر باندھے جاتے ہیں ۱۲

کائی آکھدی اماں مرادیا وے تیری بھین دا برت بھنایا ئی
آ وے سلاڑیا چاک مچیک کیہی ایتھے ماں دا ایک چکایا ئی !
کائی دے گالیں کائی پاہے کائی من آپوا پسنا ڈھول وجایا ئی
جنج کھیڑیاں دی جدوں آن ڈھکی کڑیاں کا مناں تے نور پایا ئی

اماں تیری دا سیدیا کھیڑیا وے نال چاک دے عقد نبھایا ئی
بھاتوں بن بھین بھینویں نوں وچ کھاں دے دیکھا ایہوں ول پایا ئی
پوچھک مہر دیاں گھر دیاں بلیاں توں ٹبر کھیڑیاں دا پڑ وایا ئی
جنج بھندی کرن تیاریاں جی نال سوتراں چا دلایا ئی

آ وے سیدیا سنے سیالیاں دے کیوں ہیجڑا امام دھرایا ئی
وارثشاہ میاں پہلوں سمجھنا سی کیوں جان کے بھار اٹھایا ئی

آمدن برات وغمگین شدن رانجھا

جنج آوندی ویکھ کے کھیڑیاں دی رانجھا بھجکے وانگ کباب ہویا
اج کون پچھے رانجھے چاک تائیں سیگم ہیر تے کھیڑا نواب ہویا
لوک آکھدے چوچک نے ظلم کیتا ہارے قول ایمان خراب ہویا
کیتا جدوں سوال سی کھیڑیاں نے رانجھے سمجھیا ساںوں جواب ہویا

خوشی ہیر دے ویاہ دی سیدڑے نوں مست پیتیاں باجھ شراب ہویا
بھلی موت آکھے رانجھا زندگی توں جیون یار دے باجھ عذاب ہویا
رانجھا ہیر پچھے ہیں چار دا سی مشہور رسی وچ پنجاب ہویا
وارثشاہ معلوم کریں آپے روز حشر دے جدوں حساب ہویا

آمدن برات درجھنگ

۳۲۱ چڑھی نگیوں جنج کھیڑیاں دی ڈھکی شہر سیالاں دے آمیاں
۳۲۲ شطرنجیاں گھت وچ سَتھ بیٹھے جوڑے ڈاہڈیاندے کھلے آمیاں

۳۲۳ لاگی لکھ خوشامدی آکھلے ہتھیں دتے نے سہرے بگڑ امیاں
۳۲۴ وارثشاہ ڈاہڈی کھلے گاوندے نی کتی کھیڑیاں نیک [illegible]میاں

ملاقی شدن سیالاں باکھیڑیاں

۳۲۵ جانجی کمراں کسکے آن کھلے تدوں تیلیاں آن مشال پھڑی
۳۲۶ بھرادا دیکھ سیالاں دلخوشی ہوئے کنیں سُندے سوندے سس کڑی

۳۲۶ لکھ لکھ گذار دے تسکرانہ جدوں جنج دروازیوں آن وڑی
۳۲۸ وارثشاہ کی پچھنا ہیر تائیں دا جنج چلی جہان توں ہیر کڑی

لے پ ۲۲ ع (ترجمہ) ہم نے دکھائی امانت آسمان اور زمین اور پہاڑوں کو پھر سب نے قبول نہ کیا کہ اسکو اٹھادیں اور اس سے ڈر گئے اور اٹھالیا اسکو انسان نے یہ ہے بڑا بے ترس نادان سے روز اوّل خود فضولی کردہ، داں فضولی خود جھولی کردہ ۱۲

لے پ ۲۲ ع (ترجمہ) تو کہہ جمع کرے گا ہم سب کو رب ہمارا پھر فیصلہ کرے گا ہم سب کے انصاف کا اور وہی ہے فیصلہ کرنے والا ۱۲

ایضاً

۳۲۹ نائی چاکے تھال بتاسیاں دا دھریا کھیڑیاں دے اگے آمیاں

۳۳۰ پنج روک روپئیے تے اک لنگی دھریا کھیڑیاں دا سر وپا میاں

۳۳۱ ملنی کر ماندی ہو گئی پچھاں چلے لاڑا گھوڑی تے لیا چڑھا میاں

۳۳۲ وارثشاہ سا ہلڑا نال چڑھیا چنگے کم دے گا کم خدا میاں

روشن شدن آتشبازی برات

آتشباں چھڈیاں پھلجھڑیاں پھوئیں چھٹے تے باغ ہو لمیاں

ساون بھادروں بجیاں چھڈیاں ٹی ٹنڈ چوسیاندی کمرتے تامیاں

ہوائیں چڑھدیاں طرف اسماندے جی رنگ دے ہون شعامیاں

مغل دیکھے بھوہار انار کر دے بوہڑاں چھٹیاں ہرن نسامیاں

ہرٹ وگن تے ویلنے لکھ پھردے اتے چکیاں پھردیاں تامیاں

دوروں نیڑیوں ویاہ دے ویکھنے نوں آئی پرتھمی ہم ہما میاں

لکھ آدملدے خلق آ ڈھکی رہیا پنڈ نہ وچہ سما میاں

ہاتھی مور تے چکیاں جھاڑ چھٹے تاڑو تاڑ پٹاکیاں پا میاں

مہتابیاں ٹوٹکے چلوراں سن دین چکیاں وڈے رسا میاں

تخت جو آنداسی کھیڑیاں نتے وانگ باغ بہشت بنا میاں

اک لاکڑی آوندے کھیس لے کے تسبیح ذکر دی بہت پھرا میاں

کو کباں چلن زمین کنبدی سی برج چڑھدے سن طرف سما میاں

شیر ہرن پنے چھڈے نال خوشی مغل سوٹیاں تے بھرٹھوپا میاں

وارثشاہ آتشبازی چھٹ گئی ہن اگلی گل سنا میاں

کلام تمسخر نمودن مطربانی

۳۳۳ ڈومنی کا من پلیکے چھند آکھے دے سٹھنیاں تے کھیڑے سدے نی

۳۳۴ ویلاں دین ان گنیاں نہ سدھ کائی کھیڑے پیئے اُتے وڈے گندے نی

۳۳۵ بھاون کہ پر بیٹھے وچہ کھیڑیاندے چاول تھالیاں دے وچہ رکھدے نی

۳۳۶ کجھ گھیو تے شکراں سڈناہیں کھنڈ چاولاں دے اُتے سٹ دے نی

۳۳۷ لاگی دین پچھاوڑیاں لاگیاں نوں اتے ہور جو رسم سوپت دے نی

۳۳۸ وارثشاہ میاں کھیڑے کھان کھانا بہت جیں ہوے چوچک جٹ دے نی

آوردن برات اندرون و رسمہا بدعت کردن باشوہ

میل میل سیالاں نے جنج آندی لگیاں شگن سبب کراونے نوں

منہ کھور کے چھانی توڑیا نے سٹھن سینیوں پاڑ لگھاونے نوں

بنھ تلیاں ہیٹھری وچہ بال دلوا آیاں نوشوہ دی نندر ٹکاونے نوں

گھت سُرم سلایاں دین گالیں اتے کھڈکتنے نال کھڈاونے نوں

آبیٹھ کھڈ سکتے کھیڈ ملاجعفل لونگ سپاریاں پاونے نوں

کائی آکھدی اماں مرادیاوے نکی آندیا نال بہاونے نوں

تیرے نکے سر ماہلیدی لیاں ماری سدیلو اوسنوں پاس سادنے نوں
اک سدیاں کھیڈیاں دین موساں پاس بہندیاں لاڈ لڈادنے نوں
دئیں ترت حساب کتاب سانوں چھڈ بیٹھیاں دہلکے لادنے نوں
موئی نال چا کھیچیا گبھرو توں وڑی لگیاں آن کھوادنے نوں
گرداں ہویاں دوالے سیدڑے دے تیاری کریاں چھنڈ چھپاونے نوں

کائی دے گلتھ تے دے چھپی اک جھڑک دی دی ہٹادنے نوں
چھناں بھال دلوچہ چار کھوتے پگڑ زد دینال دبادنے نوں
پیچی نال انگوٹھے دے کھول چھناں سالیاں کریاں پیار رلادنے نوں
بھری گھڑا گھڑولی تے کڑی نہاتی آیاں پھیر نکاح پڑھادنے نوں
وارثشاہ توں بیٹھ کے کچھ گلاں جادو کردیاں سحرلوادنے نوں

گفتگو کردن خسراچیاں باسید الپراجو

بیٹھ منگدیاں سالیاں بیچ چھلا دُدھ دے کنوارڑی چڑی داوے
لونگاں منجھ ریدلوچہ کوٹ کرکے گھت گھت چھلّے کڑی چڑی داوے
اک کوارھدی گانا ہتھ دا لا پیریں نوشہ لال دی تری داوے
تنبوتاں دکھا سانوں باہجہ تھماں لوپچا دیکھاں سوئیدی چڑی داوے
چنیاں نکاں تے جویں تیل تھنداد یکھاں ڈہل پیا کین چنی داوے
کواری کڑی نے بافتہ کتیائی جیہڑا شہر تساڈرے انی داوے
ساڈے پنڈدے چاک نوں دیاماں سکھانال ہیرا لویں دلریداوے

دُدھ دے توں گھوڑی داہوجٹاں نال دہنا گھنڈ دی پڑی داوے
بناں بلداں دے کھوہ دے گیڑسانوں اڈھ کھڑ کنا کا ٹھد اکڑی داوے
سیج پھلاندی تے ٹیوا لونگاں والا دئیں ریت بنی کیکوں وڑی داوے
اک منس کسیر یدا کھڑی منگے ہاتھی پاکھے وچہ بھڑی داوے
انودھ موتی ہار سیاں دا گل انگلیاں پائیے کے بھڑی داوے
جیہڑی ماؤں تے بھین تے سو تیرا اودہ نام اجیہڑا سنی داوے
سیدیا ہسکے بول توں نال ساڈے غزل ریختہ کوئی جوں پڑھی داوے

بدھی جنج چھڑالوں اپنی دے دینا بیگدی قید توں چھڑی داوے
وارثشاہ جیا اکھڑیا وانگ پھلاں جویں پھل گلاب کھڑی داوے

کلام سیدا

انی سوہنی ایں چھیل ملوک کڑی آکیھتوں ایتیا چھیڑنہ چھڑدانی
چڑھیا ساون تے باغ بہار ہوئی دبھ گھاہ سرکڑا کھڑی دانی

تن سوسٹھ دلوچہ بلقیس[۳] رانی ایھ لے بیچ چھلا اہدی پڑی دانی
نگین پارسہ دوسنی پور کڈھی ایھ لے دُدھ کنوارڑی چڑیدانی

[۱] لڑکیاں ایک قسم کا گیت گاکر اس کا جواب مانگتی ہیں ۱۲ [۲] اگلے زمانے کے ایک عالم بادشاہ کا نام ہے ۱۲ [۳] بلقیس شہر صبا کی ایک ملکہ کا نام ہے جس کی طرف حضرت سلیمان علیہ السلام نے خط لکھا تھا اور وہ مسلمان ہوکر ان کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کا تخت بھی ایک ساعت میں منگوالیا۔ جس کا قصہ قرآن شریف میں ہے۔ ۱۲

چینا کنگنی چوگ چمونیاندی جھیڑا نت گھمیاراں دے چھڑی دانی
سوہیاں ساویاں نال بہار تیری مشک آوندا لونگاندی دھڑی دانی
کس گل توں جیو متلاونی ہیں مزہ چکھ بادام تے گری دانی
تنبو تان دتا اساں ہاہیجہ تھماں میلہ ویکھ کے دھو گل تے چھڑیدانی
جھب بھال لے بک بھر چھیل کڑی اے چک کھوہ داناں لے گڑیدانی
اساں بھال کیہڑے دا منس آندا ٹپ جھیڑا اتے چڑھیدانی
آکنج کوارئیے ڈریں موئیے چھپا پانہ کنجی دی جھری دانی
اک منگیو ایھ انڈھ کڑیئے پونچا سونے داکتے نہ گھڑی دانی
اک گل بھلی میرے یاد آئی روٹ سکھیا ہیر دی بھتڑی دانی
اینان لونگاں دے کوٹھاں دینال منجیا تیرے مونہہ نوں کول لے وڑی دانی
چولی مشک دی لے توں گھرک تر گا مشک سبھ سر پیر وچہ وڑی دانی

دودھ لیا ہے گھوڑی دا جو کٹیئے ایہ لے پی جے باپ نہ لڑی دانی
کھنڈ لوڑی دا چھنڈیاں تینوں ٹکہ لال وچہ اوسدے دھری دانی
ایتھے اک دلیل کر بیٹھ کڑیئے ہن چار چو فیر نہ پھری دانی
بنان بلداں دے کھوہ بھجا دتا اڈھ کھڑکنا کاٹھ دگھڑی دانی
ہور کون ہے جیھڑی نس منگے اساں منس آندا جوڑ جڑی دانی
چکھا بودا تے ہندوستان اندر ایسی حکمت ہیر دی جڑی دانی
جوڑی ہاتھیاندی کجھے وچہ پائی ایھ ٹے دا ریئے بھیڑے بھریدانی
ہتھیں اپنی لئیں سنبھال کڑئیے ایھ لے گھرک بلا کڑی جڑی دانی
چال چلن مرغائیاں تن تاری بولیاں پھل گلاب دا جھڑی دانی
سرمہ سرخی تے لئیں دندا سڑا توں شیشہ صاف وچہ آرسی جڑی دانی
اساں بھال کیہڑے دا منس ندا جیہڑا اسایاں مول نہ سڑی دانی

اک چاک دی بھین تے تسی سبھو چلو نال میرے جوڑ جڑی دانی
وارثشاہ گھر اکاہنوں گھیا جے جیکوں چندر پر وار وچہ وڑی دانی

دربیان تشریف آوری قاضی شمس الدین برائے نکاح ہیر

قاضی سدبہالیا فرش اتے آیا اوہ جو عقد پڑھاونے نوں
مسلمانی دے پنج بنا دسے کلمہ صفت ایمان پڑھاونے نوں
چھ کلمے تے پنج نمازاں کہیاں مسئلے ہور بنا سمجھاونے نوں

دو شاہد تے اک وکیل کیتا نیت خیر دے ہتھ اٹھاونے نوں
لا الٰہ الا اللہ پاک کلمہ اوکہیا شریعت بتاونے نوں
دلوں شک مٹائیکے کہیں بی بی تال ایجاب قبول کراونے نوں

غصہ کھائیکے ہیر سیال کہندی نا کر جھگڑا اجی کھپاونے نوں
میں تاں مکھ نہ موڑساں رانجھے توں وارثشاہ کی قول بھڑاونے نوں

قاضی شمس الدین دا ہیر دا نکاح پڑھن آونا

ا؎ تیرا باپ تجھ سے نہ لڑے گا ۲؎ دھڑی وہ جو شادی پر عورتیں اپنی گوندھی ہوئی زلفوں پر صندل اور زعفران اور قرنفل کا لیپ کرتی ہیں ۳؎ سرخ پیسہ مراد طلائی مہر ۴؎ یہ ایک جگہ ہے جہاں میلہ لگتا ہے اور قماربازی حد سے زیادہ ہوتی ہے جس کی مثل مشہور ہے چھڑی مت پھری ۵؎ جو جلانے سے جلتا نہیں ۶؎ یعنی ہر تک دل و جان سے عورت اور مرد ایمان نہ لاویں نکاح نہیں ہو سکتا ۱۲۔

کلام ہیر با قاضی صاحب

پڑھے علم جو عمل نہ کمے بھورا وچہ ہاویہ دوزخ سٹنائیں
وڈا کھوہ دوہنگا وچہ نرگ ہیگا رب قاضیاں نوں اوتھے سٹنائیں
میں تاں وچہ ایمان دے رہاں ثابت بھلا قاضیا تدھ کی وٹنائیں

جیہڑا حق نوں کرے ناحق میاں ایں جگتوں اوس کی کھٹنائیں
زہد بندگی رات دن کرن ناہیں وچہ اگ بریاں دے گھتنائیں
وارث شاہ جو قاضیاں برا کیتا ڈڈے ڈوہنگرے کھوہ وچہ سٹنائیں

رنجیدہ شدن ہیر

قاضی سدیا پڑھن نکاح نوں جی ہیر ویہڑ بیٹھی نہیں بولدی اے
نزع وقت شیطان جے دے پانی پئی جان غریب دی ڈولدی اے
مکھن نظر رانجھیٹے دی اساں کیتا سنجی ہاں کیوں چھاہ نوں رولدی اے
دیکھو محکمے عشق دے اساں کیتے سانوں ہاں کیوں افترا بولدی اے

میں تاں منگ رانجھیٹے دی ہو چکی ماں کفر تے غیب کیوں تولدی اے
اساں منگ درگاہ تھیں لیا رانجھا صدق سچ زبان پئی بولدی اے
اساں جان رانجھیٹے دے پیش کیتی لکھ کھیڑیاں نوں پیا گھولدی اے
انھی میوں نی دیوانگ میاں وارث پئی موت وچہ مچھیاں ٹولدی اے

کلام قاضی با ہیر

قاضی محکمے وچہ ارشاد کیتا من شرع دا حکم جے جیونائیں
نال ذوق تے شوق دے نور شربت وچہ جنت العدن دے پیونائیں
چادر نال حیا دے ستر کیجے کاہی درز حرام دی سیونائیں

بعد موت دے نال ایمان ہیرے داخل وچہ بہشت دے تھیونائیں
وچہ شرم حیا دے ہیں ثابت اتے خوشی دے نال دہیونائیں
وارث شاہ خوشی ہوسی جگ سارا عمر خوشی دے نال کٹیونائیں

کلام ہیر با قاضی شمس الدین صاحب

ہیر آکھیا جیونا بھلا سوئی جیہڑا ہووے بھی نال ایمان میاں
قول توڑیا ماں اقرار کر کے کوکاں رب دے جا دیوان میاں

سبھو جگ فانی اکو رب باقی حکم کیتا ئی آپ رحمان میاں
ایتھے سدا نہ رہسیا مول کوئی اوڑک جاونا چھڈ جہان میاں

۱ صف پ ۲۶ سورہ ۲۷ (ترجمہ) اے ایمان والو حکم پر چلو اللہ کے اور اس کے رسول کے اور ضائع مت کرو کئے اپنے کو ۱۲ ۲ ے (ترجمہ) وعدہ دیا اللہ نے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتوں کو بہشتی نیچے ان کے نہریں اور مکان ستھرے رہنے کو باغوں میں اور رضامندی اللہ کی سب سے بڑی ہے یہی مراد ملنی ہے ۳ ے دنیا سب فنا ہو جائے گی مگر اللہ تعالیٰ کی ذات ہمیشہ باقی رہے گی۔ اس لیے چاہیے کہ انسان نیک اعمال میں کوشش کرے اور خلوص نیت سے کام کرے ۱۲

کل شَیءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجہہٗ حکم آیا ہے وچہ قرآن میاں
رانجھا چھڈ کے نظر نہ غیر کرساں بھاویں چلکے آدے جہان میاں
میں تاں رانجھنا رانجھنا کوک سانگی جچر جان دے وِچہ تران میاں

میرے عشق نوں جان دا ڈھول باشک لوح قلم تے زمین اسمان میاں
میں تاں کدی نہ چھڈساں رانجھنے نوں بھاویں دور کرن میری جان میاں
وارثشاہ اس زندگی کوڑدی تے کیوں دیجئے مفت ایمان میاں

جواب قاضی صاحب باہیر

جوبن روپ دا کجھ وساہ ناہیں مان تیئے مشک پلٹے نی
کدی دین اسلام دے راہ ٹریئے جڑ کفر دی دے توں پٹے نی
کہیا من توں ساریاں بھایاں دا قاضی آکھدا روپ پلٹے نی

نبی حکم نکاح فرمادتا رب فانکحوامن ے جٹے نی
جیہڑے چھڈ حلال حرام تکن وچہ ہاویئے دوزخ دے سٹے نی
کھیڑا حق حلال قبول کرتوں وارثشاہ بن پٹے ڈیٹے نی

کلام ہیر باقاضی

ہیر آکھدی قاضیا کریں توبہ راہ سچ بناں کوئی راہ نائیں
جتھے رانجھے دے عشق مقام کیتا اوتھے کھیڑیاں دی کوئی واہ نائیں
جے میں جیوندی کاج ایمان دیجاں ایہا کون جوانت فنا ہیں
جیہا رنگڑاں وچہ نہ پیر کوئی اتے ادھراں وچہ بادشاہ ناہیں

قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ قاضی عرش اللہ دا ڈھا ناہیں
آپڑھی گویلرمیں عشق والے اوتھے ہور کوئی چارہ لاناہیں
جیکر بھیراں میں اج رانجھیڑے توں روز حشر دے وچہ پناہ ناہیں
وارثشاہ میاں قاضی شرعدے نوں نال اہل طریق دے راہ ناہیں

کلام قاضی

۲۳۹ کرن عالماں نال جواب ساہواں نامعقول مجہول مرتد ہیرے
۲۴۱ اچا کوٹ ہے شرع محمدی دا لنگ توڑسیں ٹپنے حد ہیرے
۲۴۳ جنہاں نص حدیث توں ترک کیتی اوہ خاص مردود اشد ہیرے
۲۴۵ شرع نبی دی توں جنہاں منہ پھیرے روز حشر ہوسن شکل بد ہیرے

۲۴۰ وکھن عالماں دا زیارت نبی دی اے جیہڑے ہون منکر سوئی رد ہیرے
۲۴۲ آپ غفلتاں دے وچہ ڈبیوں توں کھوہ گھت کے گالیو جد ہیرے
۲۴۴ شرع نبی توں جان قربان کیتی سیس کٹیا شاہ سرمد ہیرے
۲۴۶ وارثشاہ کی عمل وکھادیسیں توں لوسی جد دل حضور توں سد ہیرے

کلام ہیر باقاضی

۲۴۷ حکم ربدے تے عمل عاشقاندے نافرمانیاں قاضیاں سامدیاں دے
۲۴۸ رب کدی نہ اہناں نوں توڑ چاہڑے جنہاں نیاں بے مرادیاں دے

ہیر دی گل قاضی نال

قاضی صاحب دیاں گلاں

ہیر دیاں گلاں

جدوں جگ جہان تے سوگ ہووے تدوں قاضیاں دے گھریں شادیاں وے
اوہ محرم ہوئے حرمت بدی توں جنہاں ڈھیاں چیریاں کھادیاں وے ۲۵۰

شکل مومناں دی کم موذیاں دے لے یہ تاں اصل شیطان دیاں دادیاں وے
جس دغے فریب تے لک بدھا مڈھوں لا سبھ آد جگادیاں وے ۲۵۲

چوری پڑھن نکاح تے زبردستی کدوں لکھیا حکم ایہ ہادیاں وے
وارث عاشقاں نوں کون قید کردا جنہاں بخشیاں رب آزادیاں وے ۲۵۴

کلام قاضی با ہیر

روز ازل دے جہاں دے کرم چنگے من لین فرمایا رب ہیرے
فرقان وچہ فانکحوا رب کہیا نازل ہویائی شان سبب ہیرے
من حکم فرمان رسول دا نی ابولہب دے چھڈ کسب ہیرے
جیہڑے فقہ اصول دے راہ چلن جنت ملے گا انہاں نوں جھب ہیرے
جھٹے ماں تے باپ تے اسیں راضی اوسے تھاں دا کریں تعلب ہیرے

راہ دین اسلام دے ٹرن سدھے کرن شرع دا بہت ادب ہیرے
ٹرنا آیا ہے پیروی نبیؐ دی تے چھڈ راہ شیطانی کرتب ہیرے
حکم مانو تے باپ دیو چہ ٹرناں دین دنی دا ایہ درتب ہیرے
ماں باپ استاد دے عاق جیہڑے سڑن دوزخاں وچہ غضب ہیرے
وارث شاہ دا آکھیا من جائیں نہیں ہووینگی ابولہب ہیرے

کلام ہیر با قاضی

ہیر روئکے اٹھ کھلوتیا ئی سن کھاں گل توں نال ایمان قاضی
اک دیروے قول توں پھیر پھرناں کدوں ہویا سی ایہ فرمان قاضی
اک ماں تے باپ اجوڑ کردے دوجا توں ہیں وچہ شیطان قاضی
رانجھے یار توں مکھ نہ موڑساں میں چیر مڈاں دیو چہ ہے جان قاضی

ماں پیو ایہو سی قول اقرار کیتا ہیر رانجھے دی ہے امان قاضی
پہلا قول ہی تول کے بولنا سی ہویا کس نوں ایہ نقصان قاضی
ایہ شور کس آکھ سمٹینا ئیں جیہڑا اکھنڈیا وچہ جہان قاضی
وارث شاہ پناہ ہور ڈھاہ بیٹھی اکو تکیہ رب رحمان قاضی

کلام قاضی با ہیر بے نظیر

قاضی آکھدا اپھیر لاچار ہو کے پیر رکھ توں ویکھ کے تھاں ہیرے
درے شرع دے مار ادھیڑ دلیساں کراں عمر خطابؓ دانیاں ہیرے
کھیڑے کریں قبول جے خیر چاہیں چھڈ چاک رانجھٹے داناں ہیرے

کراں خوف خدا ئید اڈراں موئیے نہیں ڈکرے ڈھ کے کھاں ہیرے
گھت لکھاں دے وچہ میں ساڑستاں تینوں وکھیسی پنڈ گراں ہیرے
اکھیں میٹ کے وقت لنگھا موئیے ایہ جوبناں بدلاں چھاں ہیرے

میرا آکھنا جے قبول کریں شاباہو سیا جگ وچہ تاں ہیرے
وارث شاہ ہن آسرا رب دا اے جدوں وٹے باپ تے ماں ہیرے

ا؎ سورہ محمد (ترجمہ) اور یقین لائے اور کئے بھلے کام اور مانا جو اترا محمدؐ پر اور وہی ہے سچا دین ان کے رب کی طرف سے اس تے اتاریں ان کی برایاں اور سوارے ان کے حال ۱۲

۲؎ سورہ محمد (ترجمہ) اور جو لوگ منکر ہوئے انکو لگی ٹھوکر اور کھو دیئے ان کے عمل یہ اس پر کہ انہوں نے پسند نہ کیا جو اتارا اللہ نے پھر کھو دیئے ان کے ہیں ۱۲

کلام ہیر با قاضی

ہیر آکھدی سی میاں قاضیا وے کیوں چھیڑنا ایں شرک شراریاں نوں
رلے دلاں نوں پکڑ وچھوڑ دیندے بری بان ہے تہاں ستھاریاں نوں
راہ سچ دے نوں کر کے ترک قاضی کریں کوڑ دے ایڈ پساریاں نوں
نت شہر دے فکر غلطان رہندے ایہو شامت ہے رب دیاں ماریاں نوں
رب دوزخاں نوں بھرے پا بالن کیا دس ہے تہاں بیچاریاں نوں

درس عشق دی واقفی نہیں تینوں مُلاں[۱] خبر کی پا سپاریاں نوں
کھادن وڈھیاں نت ایمان ویچن ایہو مار ہے قاضیاں ساریاں نوں
جھوٹھ ساڑ دا چا ایمان نوں جے جیہی اگ ساڑے گکھاں ساریاں نوں
جس توں لیوندے دس دی گل کردے رب ماریا اہناں ستھاریاں نوں
وارث شاہ میاں بنی بہت اوکھی نہیں جاندی سال انہاں کاریاں نوں

کلام قاضی با ہیر

جیہڑے شرع دے حکم تے رہن ثابت گھت وچ بہشت دے پاہینگے
جنہاں روکیتا قول شرع تائیں اوہ دوزخاں دے وچ ڈاہینگے

جیہڑے ماؤں تے باپ دا حکم منن اٹھ بہشت بھی انہاں نوں چاہینگے
وارث من توں آکھیا اساں دا نی نہیں کھل الٹی تیری لاہینگے

ایضاً

نزع وقت نہ کسے دے ساتھ رلنا خالی ہتھ تے جیب ہی جھاڑ نگے
قبر وچ بہا کے مار گرزاں اوتھے پاپ تے پُن نتارنگے
روز حشر دے ایہ گنہگار سبھے گھت اگ دے وچ نگھارنیں گے

جیہڑے چھڈ کے راہ حلال دے نوں تکن نظر حرام دی مارینگے
دنیا اتے بھی روسیاہ اسدا عاقبت نوں خوک سوارنیں گے
وارث شاہ ایہ عمر دے لال مہرے اک روز نوں عاقبت ہارنیں گے

کلام ہیر با قاضی

جیہڑے جاہل پُر تقصیر قاضی انہاں اسرار رب دا رکھنا ئیں
جیہڑے سچیاں نوں کرن چا جھوٹھے تہاں دوزخاں دا دکھ چکھنا ئیں
[illegible] اکجھ سوادنا ہیں اینویں خاک دا ہک کیوں پھکنا ئیں

پڑھن علم تے عمل نہ کرن جیہڑے وانگ ڈھول دے بول جو سکھنا ئیں
کھوہ دے ویل دے وچ اوہ لاہینگے وڈھ سپ اٹھوسیاں بھکنا ئیں
وارث شاہ ایس جگ جہان اتوں اساں عشق دے حرف نوں لکھنا ئیں

کلام ہیر با قاضی

مینوں دس کس بدھا نکاح تیرا کون شاہد تے کون وکیل ہے نی

بناں شاہداں دو انکاح ناہیں ایہ تاں شرع دی خاص دلیل ہے نی

۱ے تھوڑا پڑھا ہوا قرآن مجید کی خبر کیا جانتا ہے ۲ے ترجمہ (بلیٰ من) کیوں نہیں جس نے کمایا گناہ اور گھیر لیا اسکو اسکے گناہ نے سو وہی ہیں لوگ دوزخ کے اور اس میں رہیں گے ۲ے ان کاموں اور معاملات کو نہیں جانتی تھی ۳ے اگر تو ہمارا کہنا نہ مانے گی تو تیری کھال الٹی اتاریں گے یعنی سخت سزا دیں گے ۴ے ایندھن ڈال کر دوزخ کو بھرنا ۵ے خالی ڈھول کی طرح ان کی آواز ہی آواز ہے ۶ے خاک پھانکنا بے عزتی اور خواری کا کام کرنا ۱۲

ویں جھوٹھ دی خبر اگم و ہیں نص فقہ دے وچہ دلیل ہے نی
شرع پکڑ چڑھایا چا سولی منصور جو مرد اصیل ہے نی
جیہڑا راہ خدا تیدا ناہ جانے لوک اوس نوں کہن بخیل ہے نی
ایہ تاں شرع سرپوش ہے سبھ فرقہ رد ہوئے نفی نال سبیل ہے نی
رانجھا باہجہ نکاح دے بدسیاندے کون کہے ست تمثیل ہے نی
وارث شاہ کس بدھا نکاح تیرا وچہ شرع دے جھوٹھ قلیل ہے نی

کلام ہیر با قاضی

اگوں ہیر بولی میاں قاضیا وے تینوں کس اُستاد پڑھایا ئی
موجب شرع دے بھلی منصور سولی شاہ شمس نے چم لہایا ئی
سن قاضیا پتہ نکاح داجی اساں سچ داسخن الایا ئی
عین شین تے قاف ضیبت میرے جنہاں ہیر ایمان دیوایا ئی
قطب ہو وکیل وچہ آبیٹھا حکم رب نے آپ کرایا ئی
اگلا توڑ کے ہور نکاح پڑھنا آکھ رب نے کدوں فرمایا ئی
تینوں شرع شریف دی خبر نائیں سچ آکھ کیوں سب بھلایا ئی
قاضی مسلیاں توں توں تاں ہیں جھوٹھا تینوں کھول کے آکھ سنایا ئی
۳۵۹ نیت عین حلال ہے عاشقاں دی نقطہ غین داجنہاں اڈایا ئی
قَالُوا بَلٰی[1] دے دن نکاح بدھا روح نبی دے آن پڑھایا ئی
جبرائیلؑ میکائیلؑ گواہ چارے عزرائیل اسرافیلؑ آیا ئی
۳۶۰ وارث شاہ حقیقت دی خبر ناہیں قاضی دنیا دا نام دھرایا ئی

کلام قاضی با ہیر

جنہاں اللہ تے نبی تحقیق جاتا اوہ ذوق دی نال وسینیں گے
شرع نال انموڑا جوڑ کر دے بھاہ نرگ دے وچہ وسینیں گے
توبہ قسم قرآن چواں تینوں تیرا ماں تے باپ بتینیں گے
جنہاں ناہ منیاں پھپھوں تاں نیں گے ہڈ گور دے وچہ کوٹینیں گے
حکم نص حدیث دا من ہیرے ساں ہور بھی کم لُٹھ کینیں گے
وارث شاہ جہاندے کھیت اندر تسے وڈھینگے جیہے بینیں گے

کلام ہیر با قاضی

جیہڑے عشق دی اگ دے تاتے تے انہاں خوف نہ نرگ دی لاسدائے
آخر صدق یقین تے کم پوسی موت چرخ ایہ پیلا ماسدائے
جھوٹ بولنا کفر تھیں بہت مندا حکم حق فرمایا راسدائے
جنہاں اک دے نام دا ورد کیتا انہاں فکر اندیشڑا کاسدائے
دوزخ موریاں ملن بے صدق جھوٹے جنہاں مال کیتا آس پاسدائے
وارث جدھے تے رب دا قہر ہویا اوہ تاں جھوٹھ[2] دے وچہ آپھاسدائے

[1] پ ۹ ع ۱۱ (ترجمہ) اور جسوقت نکالی تیرے سب نے آدم کے بیٹوں سے ان کی پیٹھ میں سے اور ان کی اولاد اور اقرار کرایا انسے ان کی جان پر کیا میں نہیں ہوں رب تمہارا بولے البتہ قابل ہیں کہیں گے قیامت کے دن ہم کو اس کی خبر نہ تھی
[2] ایسے ہی کاٹیں گے جیسے بوئیں گے [3] پ ۲۰ ع ۳ (ترجمہ) اور کام نہیں ایماندار مرد کا اور عورت کا جب ٹھہرا دے اللہ اور رسول اس کا کچھ کام کہ رہے انکو اختیار اپنے رب کے کام میں [4] جس پر خدا کا قہر ہوتا ہے وہ جھوٹ میں آکر پھنس جاتا ہے

جواب قاضی

کلام قاضی باہیر

قاضی آکھدا ہیر نوں ایہ مسئلے من لے جے تدھ نوں لوڑ ہے نی
لکھیا وچہ قرآن کتاب دے جی گنہگار خدا دا چور ہے نی
جو کجھ ماں تے باپ تے اسیں کریئے اوتھے تدھ دا کجھ نہ زور ہے نی
کریں ترک حرام حلال کھائیں ایہو راہ شریعت دا تور ہے نی

منے صدق یقین[1] ایمان والا جہڑا نہ منے سوا نموڑ ہے نی
حکم ماں تے باپ دا من لینا ایہا راہ طریق دی تور ہے نی
جنہاں نہ منیاں پچھوں تا دینگے پیر ویکھ کے جھوڑا ہوڑ[1] ہے نی
ان[2] دھن تے پھمی رب دیسی وارث شاہ کاسدی لوڑ ہے نی

جواب ہیر

کلام ہیر باقاضی

ہیر عرض کیتی ہتھ بنھ کے جی گل سنے جے اصل دی چاہنی ہیں
قاضی ماں تے باپ اقرار کیتا ہیر رانجھے دے نال ویاہنی ہیں
انت رانجھے نوں ہیر پرناہ دینی کسے رزدی ایھ پراہنی ہیں

جیتاں ہے ایمان تاں چھڈ پچھا اگروں لہوے سا ہیول لاہنی ہیں
اساں اوسدے نال ہے قول کیتا لب گور دے تیک نباہنی ہیں
وارث شاہ نہ جاندی میں کملی خورش شیر دی گدھے[3] نے کھاہنی ہیں

جواب قاضی

کلام قاضی باہیر

قرب وچہ درگاہ دے تہاں نوں جے جیہڑے حق دینال نکاحنیں گے
جیہڑے چھڈ[4] کے حکم بے حکم ہوئے وچہ ہاویہ دوزخ ڈاہنیں گے
ٹرن فقہ تے پڑہن قرآن جیہڑے گناہ اوسدے ذمیوں لاہنیں گے
نالے دور گناہ بھی ہون سارے حق نال جیہڑے رغبت چاہنیں گے
تن پالکے جنہاں خودردی کیتی اگے اگ دے عاقبت ڈاہنیں گے

ماں باپ دے حکم دیوچہ چلن نال شوق دے اوہ ویاہنیں گے
جیہڑے حق دینال پیار دنڈن اٹھ بہشت بھی انہاں نوں چاہنیں گے
کرن عکس جو شرع محمدی دا وانگ چکیاں دوزخوں راہنیں گے
جیہڑے نال تکبری کرن آکڑ وانگ عید دے بکرے ڈاہنیں[5] گے
وارث شاہ میاں جیہڑے بہت سیانے کانگ وانگ[6] اوہ پلک وچہ پھاہنیں گے

جواب ہیر

کلام ہیر باقاضی

ہیر پھیر بولی میاں قاضیا وے توں سنیں نعرے میری آہ دے وے
جنہاں صدق یقین تحقیق کیتا مقبول درگاہ اللہ دے وے
مشکل راہ ہے عشق دا قاضیا وے نکھے دیدڑے جانیے چاہ دے وے

جیہڑے رب دے نام تے محو ہوئے منظور خدا ئیدے راہ دے دے
جنہاں اک دا راہ درست کیتا انہاں نکر اندیشڑے کاہ دے وے
جنہاں نام محبوب دا ور دکیتا اوہ تاں صاحب مرتبے جاہ دے وے

---

[1] پاؤں دیکھ کر مور افسوس کرتا ہے [2] طعام دولت خوش قسمتی [3] شیر کی خوراک گدھا کھاویگا یعنی رانجھے کی عورت کھیڑا لے جائیگا [4] پ۱۰ ع۲ (ترجمہ) وہی ہیں جنہوں نے خریدی گمراہی بدلے راہ کے اور مار بدلے مہر کے سو کیا سہارا ہے انکو آگ کی [5] عید کے بکرے کی طرح ذبح کئے جائیں گے [6] تیز چشماں ولدار چاندکی کے پ۱ ع۱۲ (ترجمہ) ہاں جس نے تابع کیا منہ اپنا اللہ کی طرف اور وہ نیکی پر ہے اسی کو ہے مزدوری اپنے رب کے پاس اور نہ ڈر ہے ان پر اور نہ ان کو غم ۱۲

ایس دم دا پتہ کی جیونے دا ایہ پتلے تابع ساہ دے وے — رب بخش دیسی اونہاں بندیاں نوں جیہڑے حکم منن بارگاہ دے وے
جیہڑے ڈاہیاں کھلئیکے حق روہڑن اوہ چور اچکڑے راہ دے وے — ایہ قرآن مجید دے معنے نی جیہڑے قول مئیں وارثشاہ دے وے

کلام قاضی با ہیر

غیر شرع دے جھگڑے نئیں موہون لول توں سخن سمہال ہیرے — پنجوقت نماز گذار دی سیں تیرے کپڑے پئی رول ہیرے
ایس پڑھاں نماز پرتدھ کوہاں لاہ کپڑے سبھ کنگال ہیرے — رانجھا باہجہ نکاح دے بدھیاندے تینوں کیونکر ہوگ حلال ہیرے
وچہ دوزخاں پائیکے ساڑنیں گے اوتھے چھٹناں ہوگ محال ہیرے — وارثشاہ دا آکھیا من لئیں ہوسیں عاقبت وچہ نہال ہیرے

کلام ہیر با قاضی

کرنہار کرتار توں یاد کریئے جیندا نام ہے پاک اللہ قاضی — دو جا نبی دے نام دا آسرا ئے جیہڑا امتاں دا خیر خواہ قاضی
رضا حق دی عاشقاں من لئی تکی ہور نہ کتے پناہ قاضی — اکھر لیکھ دے لکھے نہ مڑن ہرگز کیوں ہونائیں سمجھ گمراہ قاضی
دس کون ثانی جیہڑا موڑ دیوے کیتے کم اللہ بادشاہ قاضی — جوڑا لکھیا سی میرا دھر ماما دنیا وچہ ملیا نال چاہ قاضی
عین شین تے قاف دی چڑھی رنگن جنہاں سنگ دتا واہ واہ قاضی — ساتوں آسرا رب رحیم دا ئے کہندا کوک کے تے وارثشاہ قاضی

کلام قاضی با ہیر

قاضی ہیر نوں آکھدا سنی میتھوں گل عشق دی مار لنگھا جاوے ۳۶۷ لیکھا کن دے روز دا ہووناسی فیکون ہو درفنا جاوے
جنہاں شرع رسول دی من لئی راضی تنہاں تے آپ خدا جاوے ۳۶۹ جنہاں اپنے حق توں کنڈ دتی کالا منہ تے رنگ سیاہ جاوے
جنہاں ماں تے باپ دی ہک تائی عالی مرتبہ حق داڈھا جاوے ۳۷۱ لکھی قلم تقدیر دی کون میٹے حکم رب دا کون ہٹا جاوے
رب آپ سبہاں نوں جوڑ دائی ایویں ہووندی دے متھے لا جاوے ۳۷۳ حضرت آدم بہشت تھیں کڈھیوسو کیہ حوا نوں لیو رہنا جاوے
صم بکم بہشت دے وچہ ہوئے عمی حکم درگاہ فرما جاوے ۳۷۵ لکھیا مٹے نہ مول پیغمبراں تھیں جیہڑا الم کرتار نوں بھا جاوے
امام حسن حسین شہید ہوئے وچہ کربلا جنگ مچا جاوے ۳۷۷ ابراہیم نوں چخہ تے چاہڑیو اسمعیل قربانی تے آ جاوے
حضرت عیسیٰ آسمان تے چاہڑیو سو موسیٰ سنے کوہ طور اڈا جاوے ۳۷۹ آرا رکھ چرایا ذکریئے نوں کیڑے صابر دے تن وچہ پا جاوے
منصور سولی انا الحق پچھے عشق آپ دی حد پہنچا جاوے ۳۸۱ قدرت نال طوفان دا حکم ہویا کشتی نوح دی نوں دھکا آ جاوے
عزازیل سجود تھیں سٹیو سو یونس مچھیاں دے مکھ آ جاوے ۳۸۳ یعقوب نوں حشر وکھالیو سو یوسف اتی توں مل وکا جاوے

۳۸۵ نہیں بھوریں اوہ اپنیاں دستاں تھیں جیہی کرے کوئی تیہی پا جاوے

۳۸۶ شاہ شرف نے عشق قبولیا سی وانگر گھوڑیاں دوڑ دوڑا جاوے

۳۸۷ کھل لہیگی شمس تبریز وانگوں دنیہہ نیزے برابر تے آ جاوے

۳۸۸ ابوشحمہ نوں عشق رنگین کیتا نال دُریاں جان کوہا جاوے

۳۸۹ گھمن گھیر وہیر وچہ پون ٹھاٹھاں بیڑا پتن نہ کیدا لا جاوے

۳۹۰ سلیماںؑ نوں تخت توں سٹیو سوا اوہنوں اپنا آپ وکھا جاوے

۳۹۱ عشق شیخ صنعان بے دین کیتا اوہنوں رب رحیم رکھا جاوے

۳۹۲ ابراہیمؑ ادہم فقیر ہویا پیالہ شوق دا عشق پلوا جاوے

۳۹۳ ہووے عدل جے نوشیرواں والا تینوں عشق دا لون چکھا جاوے

۳۹۴ ناڈھو شاہ دی نہیں توں پوتری نی جگ آکھدا گل شرما جاوے

۳۹۵ نہیں جام جمشید دی رانیئے توں لوک خوف تھیں اکھ چرا جاوے

۳۹۶ جیہی گل صنوبر دے نال ہوئی دھاماں تینوں بھی عشق چنگھا جاوے

۳۹۷ انی ہیر کڑیئے متے لگ میرے سر کے دے خون نہ آ جاوے

۳۹۸ شیریں لئی فرہاد نے جت بازی سر دے کے گل ویاہ جاوے

۳۹۹ سسّی پنّوں نوں عشق خوار کیتا مار تھلاں دے وچہ رُلا جاوے

۴۰۰ ایس عشق دی بان انو کھڑیئے لیلا مجنوں نوں گھت سندھا جاوے

۴۰۱ سوہنی ڈُب موئی مہینوال پچھے گھت لبڑے ہن لوڑھا جاوے

۴۰۲ مرزا گھت گکھاں وچہ ساڑ لوسو صاحباں سولیاں دے منہ آ جاوے

۴۰۳ کی جانے توں عشق دے معاملے نوں چندر بدن دے رنگ رُلا جاوے

۴۰۴ عشق بڑا اولڑا بھوتنا ئیں ہڈیں وانگ زلیخا دے دہا جاوے

۴۰۵ ایس عشق دا سانگ اولڑائی کائی نویں آئین ٹھہرا جاوے

۴۰۶ عشق پا کمند تے بند کر دا نگ گھت نیل جھوکھا جاوے

۴۰۷ عشق سنگ کو سنگ نہ دیکھدائی تیرے کن وچہ بانگ سنا جاوے

۴۰۸ دھندو کار اندھیر غبار تینوں خونی شینہہ ہیرے متاں کھا جاوے

۴۰۹ سودے عشق دینوں ہتھ پاؤ نا ئیں منڈ روڑھے جلالی دی آ جاوے

۴۱۰ ایہ عشق لوہار دو کان ہیرے کھلاں پھوک کے تاو دہا جاوے

۴۱۱ گُنڈی گھت زنبور فراق والی سول سینیوں ماس توڑا جاوے

۴۱۲ ورمے وانگ کلیجڑا اسل جاسی سراہرن وداں کوٹا جاوے

۴۱۳ گُنڈی یاد والے دی چھک لیسی وانگر لونیاں انگ نہ لا جاوے

۴۱۴ تیر اویر سلطان پٹھان وانگر گل گھٹ کے پار لنگھا جاوے

۴۱۵ ملکی ماں تیری ہیرے لج مرسی چو چک باپ تیرا غم کھا جاوے

۴۱۶ اجو ویکھ شریکاں نوں من جاسی تیرا کونت بھی مجھ مُنا جاوے

۴۱۷ بیٹھی جنج تیری بوہیوں اٹھ جاسی ٹٹ کھیڑیاں دا ہکوا جاوے

۴۱۸ سبھو جھنگ سیالاں دا دیس تیرا سارے ٹک دا اٹھ جیا جاوے

۴۱۹ ٹکا میتھوں ٹٹ سہاگ پوسی مہناں کڑمنی دے مگر لا جاوے

۴۲۰ جوڑا پیر تے ہار حمیل تیرے گہناں ہور نہ کوئی ہنڈا جاوے

۴۲۱ چوڑا انتھ بوٹے تے ہس کڑیاں والے مُرکیاں سبھ سنبھا جاوے

۴۲۲ سوہے ساوے تے باہنوں پھلکاری تیرا رنگیا داج پھوکا جاوے

۴۲۳ پگاں مشک لاوے تے لوند اودی سالو آنچلا سبھ وکا جاوے

۴۲۴ لاگی نک وڈھن تیریاں ماپیاں دا چیمے چھٹے دا نام لوٹھا جاوے

۴۲۵ لاگ کمیاں آس امید ٹٹے ڈوم بھناں رنگ وٹا جاوے

۴۲۶ تیری ورا سوئی سار سٹن ساری پلنگ پیڑیاں نوں اگ لا جاوے

دھوتا داغ نہ لہے کواریاں دا سچے موتی دی آپ گوا جاوے
وارث شاہ وانگوں پریشان ہوسیں متے ستیاں رین وہا جاوے

کلام ہیر با قاضی

ہیر آکھیا عشق دے راہ پوناں نہیں کم ملوانیاں قاضیاں دا
ترت وچہ درگاہ قبول ہووے سجدہ عاشقاں پاک نمازیاں دا
کرکے قول زبان تھیں ہار جاناں کم بے ایماناں دہوکے بازیاں دا
رانجھا نال ایمان قبولیا میں قصہ تم کر دور درازیاں دا
جدّوں کدّوں کر داترس عاشقاں تے مالک رب غریب نوازیاں دا

ایس عشق میدان دیاں کٹھیاں نوں رتبہ کربلا دیاں غازیاں دا
راہ حق دے جان قربان کرنا ایہ کم نہ جھوٹھیاں پاجیاں دا
عشق سر ہے ذات خدادی دا عاشق شان وکھن کارسازیاں دا
رانجھا چھڈ کے انگنے لال کھیڑا ہوندا اگدہے نوں حق نہ تازیاں دا
وارثشاہ حقیقی دی لین لذت پہلاں چکھ کے لون مجازیاں دا

کلام قاضی با ہیر

اتمام تحصیل تفسیریاں ہیں جنہیں سنے اصول قرآن ہے نی
جنہاں غیر دلیل تے قدم رکھے بخت نصر تے ہور شیطان ہے نی
ماں باپ دے سامنے بولنی ہیں کسے گھتیا تینوں مسان ہے نی

نامعقول زبان تھیں حرف بولیں رجل کتے دی وڈی نادان ہے نی
شرع نبی دینال نہ بجھ جھیڑا انج کرے نہ کوئی مسلمان ہے نی
وارثشاہ استادنوں نیندنی ہیں تینوں لگے کی جن طوفان ہے نی

کلام ہیر

اتمام تحصیل جہان اندر ابو شحمہ تے ڈوم شیطان ہے وے
مینوں نص حدیث دی خبر ناہیں جھگڑے واسطے بڑا حیوان ہیں وے

انہاں دوہاں نوچوں توں تاں نہیں قاضی کوئی جن تے بھوت طوفان ہیں وے
وارثشاہ شکار نوں پھرین بھوندا وچہ دولتاں بڑا امستان ہیں وے

ایضاً

قاضی گل سمہال کے بول موہوں جیگ جان نہ رانجھے توں مڑاں وار ی
جیوندی جان نہ کراں قبول کھیڑا بھاویں دیہ نصیحتاں لکھ وار ی
جیوّن مرن دا خوف نہ عاشقاں نوں جنہاں منی رضا جو ہونہاری

مسئلہ جا سنا توں انہاں تائیں جیہڑیاں سندیاں تے تیری گل وار ی
لے پرواہیاں بدیاں دیکھ میاں کرے لکھ اتوں جا لکھ وار ی
خالی ہتھ آیا اتے جائے خالی وارثشاہ جو عمل تھیں مڑے وار ی

کلام چوچک با قاضی

چوچک آکھدا قاضیا سنیں مینوں تسیں تھیں کون وڈیک میاں
کھڑا اچھ داجگ جہان سارا اتے باہر دے کل شریک میاں

جنج کھیڑیاں دی لوہے آن بیٹھی لگی بہت مینوں ایہ تاں لیک میاں
وارث دیاں تینوں جو کجھ منگیں گا کریں گل میری سن ٹھیک میاں

کلام قاضی باچوچک

قاضی آکھدا چوچکا سنی میتھوں دغے باہجہ نہ ہودسی کم تیرا
زبردست دارہ نیارڑائی کر دا خوف ہے پیر فقیر جیہڑا
جھوٹھ موٹھ دا قول اقرار کرکے نہیں عقد توں چکیا جائے بیڑا
کرن خوف خدا دا مول ناہیں قاضی کھان حرام دا لون بیڑا

ایہ تاں جانڈی پیچ در پیچ جڑہاں کوئی کہے ناہیں سخن دم میرا
چوری چوری سمجھا وکیل تائیں دغے بازیاں نال جا بھرے بیڑا
بناں پچھیاں پڑھنے نکاح قاضی دسو ہیر نمانی دا دوس کیہڑا[۱۵]
وارثشاہ نہ روا نماز روزہ حق دار نوں کرے ناحق جیہڑا

کلام ہیر باقاضی

ہیر آکھیا قاضیا دغا کیتو کی ڈٹھاں ایس جہاں توں جی
لیکے رشوتاں کریں خوشامداں توں نہیں ننگ دا رب برہان توں جی
جیہا کیتوئی ہک سزا تینوں پاویں بدلہ ربّ رحمان توں جی

بناں پچھیاں پڑھیں نکاح میرا ایہ فتوے انہیں قرآن توں جی
جھوٹھی دنیا تے شان گمان جھوٹھا کیوں بھرنا ئیں آپ ایمان توں جی
وارثشاہ کجھ عمل کما چنگا اوتر جائیں گا ایس جہان توں جی

کلام قاضی باچوچک

قاضی آکھدا چوچکا جب ہوتوں سد خویش قبیلڑا الیاو نائیں
ڈنگی لکڑی دینال ڈنگ ساڈا اساں ڈنگ توں ڈنگ کڈھاونائیں
رانجھا نال تقدیر تغیر ہویا ایتھے نواں فوجدار بہاؤ نائیں
جنج ترت تیار چا وداع کرنی ڈوم ڈلڑا پھیر پر چاونائیں
رانجھا چاک جے کرے خر دکوئی اونہوں غضب دے نال جلاونائیں

لے سد گواہ وکیل تائیں اساں شرع دا عقد نبھاؤ نائیں!
گھڑی ڈھل نہ لاونی پھیر ایتھے اساں ترت نکاح پڑھاؤنائیں
فجر ہوندی نوں تخت دیوا دنیا ڈولی گھت کہار ٹرانائیں
جویں مال ویرایاں دے نظر آوے ہک ہاڑیاں نے اگے لاونائیں
چھوہری موڑ نہ گھلنی پھیر ایتھے وارثشاہ نوں چا سمجھاؤنائیں

کلام ہیر باقاضی

غصہ کھائیکے ہیر جواب دتا تینوں رب رحیم کریم پٹے
چلے نس گواہ وکیل سبھے جویں شیر نوں ویکھ کے اٹھ نٹھے

مہندی گھولکے ہتھ نہ لاونیئں اج بہئیں سہاگناں سرپ گھٹے
وارث ہیر دے آن جواب چھٹے جیہے تیر کمان دے تیز چھٹے

لے پ ع (ترجمہ) اور جب اللہ نے اقرار کیا کتاب والوں سے کہ اسکو بیان کروگے لوگوں کے پاس اور نہ چھپاؤ گے پھر پھینکدیا وہ اقرار اپنی پیٹھ کے پیچھے اور خرید کیا اس کے بدلے دل تھوڑا سو کیا بری خرید کرتے ہیں ۲؎ خوف نہیں کرتا خدا کے برہان یعنی قرآن سے ۳؎ جیسے تیر کمان سے چھوڑتے ہیں ۱۲

کلام قاضی با ہیر

مینوں دس ہیرے کیہڑی گل پچھے نال چاک محبتاں لایاں نی
موہڈے گھت بھوراہتھ ڈانگ پھڑکے مجھیں کامیاں ہو چرایاں نی
وڈاادب استاد دا سجھ ہیرے اتے باپیاں من رضایاں نی
کیہڑی آیت حدیث دینال تینوں ردا چاک ہے دس صفایاں نی

گھر بار نا ہیں کوئی کھوہ کھلاڑ کتے پنڈ نہ پیہڑنہ جایاں نی
تیچھے چاک رولاک بدید ہو میں لاہ سٹیاں شرم حیایاں نی
حکم شرع شریف محمدی تے اتھونیاں منع فرمایاں نی
وارثشاہ دینال توں گوڈھ کرکے کیوں قہرنے ایڈیاں جایاں نی

کلام ہیر با قاضی

۴۲۹ پوے قہر خدا ئید اجھوٹیاں تے لعنت رب دی اے کاذبین[3] قاضی
۴۳۰ موہوں بول اُلٹے بولنا ئیں دے توں ر دہوویں مشرکین قاضی
۴۳۱ قدر عشق دا عاشقاں صادقاں نوں جھکھ مار دے نے جاہلین قاضی
۴۳۲ سچ آکھنے توں عاشق نہیں مڑدے قول اِن کُنتم صادِقین قاضی
۴۳۳ رانجھے رب دے وچ جے دِتھ جاناں درجے عشق دے کویں ڈھین قاضی
۴۳۴ حسن چاک دا اتے جلوہ ذات ربی ہیر دیکھیا نال یقین قاضی
۴۳۵ نقش پاک دے حرف تبارک اللہ خوشخط لکھے خالقین قاضی
۴۳۶ رُخ یار دا صفحہ قرآن دائی نور نبی ختم المرسلین قاضی
۴۳۷ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ پڑھ کے کیتا ر د شیطان لعین قاضی
۴۳۸ عقد ے بسم اللہ الرحمن الرحیم کھولے الرحیم تھیں میں ساجدین قاضی
۴۳۹ پوے نظر آکھاں اَلحَمدُ لِلّٰہ آوے یادرب العٰلمین قاضی
۴۴۰ بخش الرحمن الرحیم اللہ دروز حشر مالک یوم الدین قاضی
۴۴۱ پوچاں صدق توں اِیَّاکَ نَعبُدُ وَاِیَّاکَ نَستَعِینُ ۔ قاضی
۴۴۲ اِھدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیم سدھے ڑے راہ صراط الذین قاضی
۴۴۳ لکھ نعمتاں اَنعَمتَ عَلَیہِم اوپر اہناں جو اہل صفین قاضی
۴۴۴ من حکم غیر المغضوب علیہم ہوئی امر دی ہیر تلقین قاضی
۴۴۵ جنہاں شک کیتا اوہ گمراہ ہوے پڑھ کے دیکھ وَلَا الضَّآلِّین قاضی
۴۴۶ اک وار جے رانجھا دید پوے آکھاں لکھ تھیں لکھ آمین قاضی
۴۴۷ موہڈے کملی دھری مرلی دی کھونڈی رانگلی ہتھ یٰسین قاضی
۴۴۸ نبی پاک ہویا چھیڑ دا متاں دا را نجھے با ہجہ نہ مہیں چرین قاضی
۴۴۹ رانجھا دید شہید حسینؓ مینوں کھیڑا اشمر یزید لعین قاضی
۴۵۰ متھا چاک دا خاص محراب مسجد سجدے پئی ہاں نال یقین قاضی!
۴۵۱ آوے ریہہ سر دتیاں لکھ وٹاں ہووے عشق ولوں آفرین قاضی
۴۵۲ تیچھے عشق دے موت شہید مینوں حاجت نہیں تجہیز تکفین قاضی
۴۵۳ جیوندی جان بے کراں قبول کھیڑا انگھر جاں میں وچہ زمین قاضی
۴۵۴ دہو کے بندیاں دے رب جاندا ئے نال خیر خیر الماکرین قاضی

---

[1] پ ۲۹ ترجمہ اے ایمان والو آگے نہ بڑھو نہ اللہ سے اور اس کے رسولؐ سے اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ خالق ہے جانتا ۱۲ [2] اے قہر کے لائق کیوں اس قدر فساد برپا کئے ۱۲ [3] لعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲ [4] سے عزت رہ جائے گی تو لاکھ حاصل ہوگا

مُٹوُلی چڑہنا تے ذرا نہ فکر کرناں ڈھوں عشق دی رمز آئین قاضی
وارث قول زبان توں ہار جاناں نہیں عاشقاں مذہب دین قاضی

کلام قاضی صاحب با رُوسا

قاضی پنڈ دے پینچ سدا سارے شطرنجیاں صفاں وچھا بیٹھے
ایس نکاح دا شور فساد پوسی جیہا محکمہ پوندائی وچہ سٹھے
لئے سد گواہ وکیل سارے جھبدے ہوئے نی آنکے سبھ کٹھے
وارث ہیر نہ مڑدی اے رانجھنے توں بھاویں چا پہنائیے زری لٹھے[2]

کلام ہیر با قاضی

ہیر آکھدی دس کھاں قاضیاں ے کیہا نال ساڈے متھا ڈاہیا ئی
دھی اپنی نوں پا دیہہ وچہ ڈولی جیکر ترس تیرے من آیائی!
مَیں تاں کدی نہ کھیڑیاں نال جاواں ایس کرکے شور مچایائی
وارث شاہ توں قاضیا باز آویں ہیر آکھدی رب فرمایائی

کلام قاضی با ہیر

غصہ کھائیکے قاضی جواب دتا ہوئی بہت ہی جاہ انموڑیئے نی
بھورے کمبلاں چا جواب دیئے ریشم نال دوشالیاں جوڑیئے نی
چولسی کھدّاں تھاں تریاندے پٹڑے نال نہ مول جموڑیئے نی
زری بادلہ خوب پچھان لیے سر صاف دے بھوچھن جوڑیئے نی
قدم ویکھ کے زمیں تے رکھنے نی چکر ویکھ کے پیر سنگوڑیئے نی
بھاویں لکھ شناس بیراگ ہووے سید مغل پٹھان بی لوڑیئے نی
اوڑک ذات صفات تے اصل ہوندا گدھے مچھراں لین نہ گھوڑیئے نی
چھڈ شیخ مشائخ لنگوٹیاں نے وارثشاہ دی واگ نہ موڑیئے نی

کلام ہیر با قاضی

اِک ہیر نے پھیر جواب دتا تینوں رب دی مار ہے قاضیا وے
آوے ٹرین ربدیا ماریا وے ساڈے نال کیہا متھا سازیا وے
کھائیں ڈھیاں جھوٹھ حرام بولیں تینوں نبی دی مار ہے قاضیا وے
وارثشاہ خدا توں لین بدلہ جیہا نال ساڈے پھندے سازیا وے

کلام قاضی با چوچک

قاضی آکھدا ایہہ جے ڈر پکا ہیر جھگڑیاں نال نہ ہاردی اے
لیاؤ پڑھو نکاح منہ بجھ اسدا قصہ کوئی فساد گذاردی اے

---

۱ جیسے حضرت منصورؒ نے محبت الٰہی میں سولی منظور کی ۲ پ ۸ ع (ترجمہ) اے اولاد بنی آدم کی اتاری ہمنے تم پر پوشاک کہ ڈھانکے تمہارے عیب اور رونق کپڑے پرہیزگاری کے ہیں ۳ کینہ سے ہٹ کر باعزت کو ملنا چاہیے ۴ کیسا مقابلہ شروع کیا ۵ ہمارے ساتھ کیا فریب کیا ۶ کپڑا دیکھ کر پاؤں پھیلانے چاہئیں۔

نالے لوکاں تے ماپیاں قاضیاں نوں نالے پنڈ ایہہ سارے نوں مار دی اے
چھڈ مسجداں داریاں وچہ وڑدی چھڈ بکریاں سوئیاں چار دی اے
سانوں فکر فساد سمیٹنے دا ایہہ ہور کھلار کھلار دی اے

گالیں دیندی اے پکیاں ساہوریاں نوں رانجھے یار دا نام چتار دی اے
اینہوں باہجہ ایجاب دے بنھ ٹوردا ایہہ تاں نٹھ بڑی کسے کار دی اے
وارثشاہ مدہانی اے ہیر جٹی عشق وہیڑے دا گھیو نتار دی اے

جواب ہیر

ہیر آکھیا قاضیا پا زیادہ دے دھکو دھکی نہ پڑھیں نکاح میرا
روح چاک دے نوں جھی ماریا میں جانے رب رسول گواہ میرا

پہلے روز میں عشق دے لڑ لگی رب بخشیا کل گناہ میرا
میری گل دی نہیں پریت تینوں شاہد حال دا اے وارثشاہ میرا

نکاح خواندن قاضی ہیر با سید ابنا راضی ہیر

قاضی بنھ نکاح تے گھت ڈولی نال کھیڑیاں دے دتی ٹور میاں
ٹمک مہیں اتے نال اوٹھ گھوڑے گہنا کپڑا تے ڈنگر ڈور میاں
اوہ تاں ہیر نوں لیکے وگ ٹُرے نال مال پرائے نہ زور میاں
شاہ رکن عالم منت دار ہویا ہور لاتھکے سبھے زور میاں
کھیڑے ہیر نوں گھنکے رواں ہوئے جویں مال نوں لے وگے چور میاں

تیور بہوراں نال جڑاؤ گہنے دم دولتاں نعمتاں ہور میاں
زوراوری حرامیاں ظالماں نے ہیر بنھ ٹوری وانگ ڈور میاں
ہیر کھیڑیاں نال نہ ٹرے مولے پیا پنڈ دے وچہ ایہہ شور میاں
ہیر روندڑی دھونڈری چڑھی ڈولی ٹری پیر فقیر نوں سور میاں
وارثشاہ میاں حق رانجھنے دے کھیڑے لیگئے زور زور میاں

زار نالیدن و فریاد کردن ہیر بوقت سواری ہودج

۴۵۰ ڈولی چڑھدیاں ماریاں ہیر چیکاں ہیں گھمائی رانجھیٹیا سائیاں وے	۴۵۸ بناں اجل اپھٹڑی چھری کٹھی انہاں قاضیاں ڈتصاباں[۱] دے
۴۵۱ رہی سدھ نہ کجھ سہیلیاں دی ٹردی وار نہ گلیں ملایاں وے	۴۶۰ رکھیں اج اجو کڑی رات بابل گاون ماسیاں پھپھیاں تایاں دے
۴۶۲ بناں روح دے جویں قلبوت ٹریا میرے باب تقدیر لکھایاں دے	۴۶۲ ادہناں بگیاں لانیاں سکیاں نے نال دھکیاں ڈولڑی پایاں دے
۴۶۳ اج دولتاں تیریاں لٹ لیاں کمر کے کھیڑیاں دشمناں دھایاں وے	۴۶۴ ہویا تخت ہزارہ تے جھنگ سنجاں بن زنگور وچہ دوہایاں دے
۴۶۱ تینوں اج سیالاں دغے بازاں ٹنگکے دتیاں سبھ جڑایاں دے	۴۶۶ میرے یا ہجہ لیسی کون خبر تیری رسیں وچہ ادڑیاں کھایاں دے
۴۶۰ ایہہ سہیلیاں بھی سوبھا کردیاں سن سراں نال ہی ہون سرایاں دے	۴۶۸ کیتی جدا قضا نے ڈار وچوں کونج وانگ میں ہیر کرلایاں دے

[۱] عشق کی دوہی سے گھی نکالتی ہے [۲] الٹی چھری سے ذبح کیا [۳] گائے ذبح کرنیوالے ظالموں نے مجھ کو بیرحمی سے ذبح کر ڈالا ۱۲

جاندی پیش نہ ڈاہڈیاں نال کوئی کوک دتیاں لکھ دہایاں دے
لیائی لہنیاں لب سی جھٹ جھیڑا ساری عمر ن دینیاں آیاں دے
تیرے نام توں رانجھیا لکھ واری بندی ہیر میں گھول گھمایاں دے
پھل ڈال دینال سہاوندی ساں ٹٹی گجھیوں کلی کرمایاں دے
بندی ہیر کملی مہربان رانجھا شرماں تدھ نوں ساریاں سایاں دے
میرے بھار دے پیر فقیر سوں گئے گیاں رانجھیا الٹ خدایاں دے
داتاں لمیاں لمیاں میلے جیوندیاں دے حرصاں ساریاں دلوں گوایاں دے
ڈاہڈے رب وچھوڑ کے سجناں توں وس ویریاں دتیاں پایاں دے
رہی چاہ کنعان دی وچہ دل دے رب مصر دے دل دھکایاں دے
شالا صبر پوے اینہاں کملیاں نوں دنیا دولتاں جنہاں کمایاں دے
اگے وچہ سر ہجرے سجدیاں نی پچھاڑ کیاں بہت سختایاں دے
انہاں نائناں ڈائناں لوبھ پچھے دے دے ملنیاں خوب نوہایاں دے
ویکھ رانجھیا ہار سنگار میرا زلفاں کھلیاں ہس تے آیاں دے
جوڑے بنر سوہے ساوے ہٹیاں نوں میرا انگ سفیدیاں لایاں دے
زوراوراں سپاہیاں ڈھک بدھی کسے آن نہ بول چھڈایاں دے
جی وچہ دہر واس سی رحمتاں دا گھٹاں قہر دیاں رب وسایاں دے
لقمے کھان کارن اینہاں جانجیاں نے کلمے مٹھیاں پڑھے وچہ پایاں دے
اوتھے رب دے باہجہ نہ کوئی ساتھی ہاپیاں ویکھے داج دیاہیاں دے

رج ویکھیا نہ تتی مکھ تیرا اکھیں رجھ دے نال سن لایاں دے
ڈھکا ڈھونہ کوئی تقدیرا گے داہیں ہیر بہتیریاں لایاں دے
اک گھڑی نہ تدھ توں نکھڑی ساں پیاں لمیاں ایہ جدایاں دے
وگی وار وچھوڑے دی ڈولیاں میں تپلی تکر دے انگ جھبلایاں دے
مینوں ہور امید سی ہور ہوئی رب کیتیاں بے پرواہیاں دے
سنی گئی نہ کوک فریاد میری گلاں رب رسول تے پایاں دے
اگے پوا نگی وس بیگانیاں دے دیس اوپرے واہنڈیاں جایاں دے
جویں آب فرات توں کوفیاں نے کھڑیاں بیبیاں بنھ ترہایاں دے
تدوں پلک دی نہیں کھلیر ہوندی جدوں قسمتاں رب اٹھایاں دے
ادہلے اکھیاندے ہوئی محرماں توں اگے دسدیاں سبھ پرایاں دے
موہوں ڈردیاں بول نہ سکیاں میں چپ کراں گی نال شرمایاں دے
باہجوں ٹکیاں داویاں منہ میرے گھیرے گھت کے نردیاں آیاں دے
باشک نانگ زمین آسمان جلے دالاں لمیاں کیتیاں دھایاں دے
رکھیں قدم رانجھیٹیا سچ اتے خاطر شوہ دی ہون وچھایاں دے
دس الیش ویلے مدد کرن کیہڑے جنہاں منیاں آپ رضایاں دے
منگاں رب توں رانجھیا خیر تیری رد آفتاں ہون بلایاں دے
ڈولی چا کہار اولاڑے لڑی چکیدی یر کدیاں باہیاں دے
میاں اک اکلڑی وداع کیتی کلمہ نبی دے نال ہمراہیاں دے

گلاں دلاں دیاں دلاں دے وچہ رہیاں ہویاں سوئی جور توں بھایاں دے
وارث ہیر تے رانجھنے سوگ ہویا خوشیاں کھڑیاں لاگیاں نایاں دے

۱؎ جو مزہ آنا تھا اڑایا ۲؎ تمام عمر اس کا بدلہ دینا پڑا ۱۲ ۳؎ آگے بیگانے نظر آتے ہیں ۱۲
۴؎ آنکھوں سے اوجھل محرموں سے ہو جاؤں گی ۱۲ ۵؎ یعنی دلی شہید جنہوں نے خود راضی بتقدیر ہو کر صبر کیا وہ ہماری مدد اس وقت
۶؎ کمیاں مراد موچی، حجام وغیرہ ۱۲

مقولہ شاعر

نہیں ٹرن نہ باہجہ رانجھیٹڑے دے بھوئے ہوئیکے پنڈ پہنچایونے
مار چنگیاں لوکاں نوں ڈھڈ مارن بھانڈے بھنکے شور گھتایونے
چشمہ پیر دی خاک والا متھے وانگ سیوکاں سخی منایونے
پکوان تے پنیاں رکھ اگے بھولو رام نوں خوشی کرایونے
واہ واہ چلے راتو رات کھیڑے دارے جائیکے دینہہ چڑھایونے
توڑ جائیکے بوتھیاں اتاں کرکے شوہ گھاٹ تے دھنبلایونے
لوکاں آکھیا رانجھے دی کرومنت پیر ٹنب کے آن جگایونے
بھڑ تھو ماریونے دوالے رانجھنے دے لال بگ دا تھڑ اپجایونے
مگر مہیں دے چھیڑ کے نال شفقت سر سمک چا چوایونے
وارث شاہ کھیڑے بہت خوش ہوئے ڈولا ہیر دا جاں سیتھ آیونے

آرام کردن برات در راہ

کھیڑے ویکھ کے بہت مکان چنگا اتر گھوڑیاں توں ڈیرہ لایونے
چھاویں بیٹھ سر دایاں گھوڑیاں نے اک دوئے نوں چاپوایونے
بہت خوشی ہو کے لڈی ماردے نی نال شوق دے مجرا کرایونے
وارث شاہ رانجھا پریشان بیٹھا اوہنوں آنہ مول منایونے

صید نمودن کھیڑیاں از روئے خوشی کتخدائی

کھیڑے پہنچ اوتھے بہت خوش ہوئے نیت صید شکار دی دھاریونے
مگر ہرناں دے گھوڑے دوڑایونے آپو اپنا زور نتاریونے
ہرن پاہڑے تے بہت شکار کیتے نالے لونبڑ دو تن ماریونے
اکدوئے نوں دسدے رزشاں تے ترکش تیر کمان سواریونے
اک مارن بندوق نشانیاں نوں اک چلے کمان چا چاہڑیونے
وارث شاہ کباب بھن کھاوندے نے حصہ ہیر دا ترت نتاریونے

ملاقی شدن ہیر رانجھا در قحافہ

ہیر ویکھ کے جا مکان خالی مینڈے رانجھے نوں ترت بلاوندی اے
کھیڑے ویکھ تے قہر وان ہوئے ہیر ہار نوں توڑ وکھاوندی اے
رانجھے یار نوں وچہ بہا ڈولی نال شوق دے انگ لگاوندی اے
منکے چکنے نوں کول سدیا سی ایہ افترا چا بناوندی اے

لائی پھلدی چھٹی جے کسے اسنوں زہر کھا مراں ایہ سناوندی اے
وارث کھیڑیاں نے ویکھ چپ کیتی جنج کوچ دا حکم فرماوندی اے

[1] قرباں ہو کر زور سے واپس آئیں ۱۲ [2] پاؤں سے ہلا کر بیدار کیا ۱۲ [3] سردائیاں بمعنے گھوڑے ۱۲ [4] منکے چننے کے واسطے بلایا تھا ۱۲
[5] اگر کسی نے اس کو ذرا بھی دھمکایا تو زہر کھا کر مر جاؤں گی ۱۲

باز گفتگو کردن

۵۰۷	ہیر آکھیا آکھاں رانجھیا وے گلیں لگ مِلیئے جاندی وار دونویں	۵۰۸	نین تر سدے رہنگے عمر ساری کریئے ویدنا آخری وار دونویں
۵۰۹	جیوندے رہے تے ملانگے نال قسمت پھیر رب میلے اک وار دونویں	۵۱۰	ملے ہیر رانجھا وچہ ڈولڑی دے چھپی گھت کے بانہہ اولار دونویں
۵۱۱	جویں نہ عدے قت جدائی کردے وچ ٹُٹ روندے بھیاں مار دونویں	۵۱۲	ہیر کھول بیٹھی دُکھاں پچھلیاں نوں رکھن وچہ دل دے یادگار دونویں
۵۱۳	ہویا جدوں الست دا حکم نازل اسی روز میثاق دے یار دونویں	۵۱۴	رُوحاں قالوا بلیٰ پکاریا سی کردے آپ وچہ بہت پیار دونویں
۵۱۵	آدم حوّا دا انگوں اسیں دکھ ہوئے کر کے ٹرے سال قول قرار دونویں	۵۱۶	ڈاہڈے نال تقدیر نکھیڑ دتا اسیں رون لگے زار زار دونویں
۵۱۷	دُکھ درد اندوہ مصیبتاں نوں کٹ جانگے وچہ سنسار دونویں	۵۱۸	میرا یار ہیں تاں ملیں آپ مینوں رکے پھیر ہوساں ملنہار دونویں
۵۱۹	نہیں تے روز نشور دے چل ملساں کرساں رب دا پاک دیدار دونویں	۵۲۰	دتا ہیر پیغام الوداع وارث اکھیں رانجھیدیاں ہویاں بیدار دونویں

روانہ شدن برات کھیڑیاں

	جنج رواں ہو کے اوتھوں اُٹھ ٹری ڈولا جا ئیکے پنڈ لہایو نے		اگوں لین آیاں سیاں وہٹڑی نوں جے تدھ آندڑی وے ملّا گایو نے
	ڈولا جا بیٹھا جدکول بوہے گوہڑے رُوں دے ترت انوایو نے		منگے پنج پیسے روک لاگیاں نے تلی ہیر دی ہیٹھ ٹکایو نے
	آکھن لیف تلایاں ٹنگنے بھی مُنڈے پنڈ دے منگنے چایو نے		کڑیاں وہٹی نوں ڈولیوں کڈھ آندا تیل وچہ دہلیز ڈلہایو نے
	پانی وار پیتا سس ہیر دی نے شکر رب دا موہوں اکھایو نے	۵۲۱	اگے رکھ قرآن تے پنج مُہراں ترت ہیر دا گھنڈ کھلایو نے
۵۲۲	کڑیاں وہٹی نوں کڑے تے لے آیاں دوالے ہیر دے جھرمٹ پایو نے	۵۲۳	پھیر گوت کنالیدا آہر ہویا ترت چوری نوں کٹ بنایو نے
۵۲۴	وچہ گھت پرات دے گھیو چوری اگے ہیر دے آن دھرایو نے	۵۲۵	دے کھچڑی تے چوری دیاں برکیاں ست نڈھا دیور گود بہایو نے
	پنج مہراں بھی ہیر دے ہتھ دیکے ترت وہٹی دا گھنڈ لہایو نے		ہسّیاں سس تے سہتی ننان دونویں نالے دائی نوں کول بہایو نے
۵۲۶	دائی لاگیاں دی کر ٹہل خدمت دل رانجھیدا خیال جاں آیو نے	۵۲۷	سرُوں لاہ ٹمک بھورا کھس لیا آدم بہشت تھیں چا ترا ہیو نے
	ماں سیدے دی پاس گواہنڈناں نے جھرمٹ آن مبارکاں پایو نے	۵۲۸	دھن بھاگ تیرے داج پلنگ پیڑا سنے وہٹڑی دیکھ صلاحیو نے
	جیہا پُت سی رب نے نوہ دتی بوہا اجّھ دا خوب سہایو نے	۵۲۹	گلاں ہیر دے دل دیاں ہیر جانے کجھ اوسدا بھیت نہ پایو نے

لے اگر تو میرا یار ہے تو ایک دفعہ مجھے آکر وہاں ملنا پھر نکل چلیں گے ۱۲ ۔ ے ایک گیت ہے جو دلہن کی آمدن کے وقت گاتے ہیں۔

ے ساس ڈولی سے پھرا کر پانی پیتی ہے یہ ایک رسم ہے ۱۲ ۔ کے بڑے برتن میں گھی کی چوری ۔ رسم ہے ۱۲

رانجھا رونڈڑا پچھاں نوں رواں ہویا کوئی وس نہ چلدا لالیو نے
کھیڑے آکھدے پھیر نہ ملن دیہو ہیر رانجھے توں چا اٹکایو نے

دیکھو ایہہ بھی قدرتاں رب دیاں نے بھکھا جنتوں روح کڈھایو نے
وارثشاہ قبیلڑا خوشی سارا رانجھا ہیر دلگیر کرایو نے

کلام ہیر بار انجھا

رے وے رانجھیا واہ میں لا تھکی میرے وس تھیں گل بے وس ہوئی
گھر کھیڑیاں دے نہیں وسناں میں ساڈے نال انہاں خرخس ہوئی
میں رونڈڑی رہانگی عمر ساری ساڈے وتیاں دے سر بھس ہوئی
کیہے چندرے وقت سی تہیوں لگا سبھ سدی بات بیرس ہوئی

قاضی ماپیاں لاگیاں بنھ ٹوری مینڈی تینڈری دوستی بس ہوئی
جان جیوانگی ملانگی رب میلے حال سال ناں دوستی بس ہوئی
قسمت نال ملیاں تینوں رانجھیا وے بھا اساندے حال گھر ہس ہوئی
وارثشاہ توں پچھے لیکھ میرے ہونی ہیر نمانی دی سس ہوئی

جواب رانجھا باہیر

جو کجھ وچ قضا دے لکھ چھڈیا موہوں لس نہ آکھئے بھیڑیئے نی
جے تاں منتر کیل دا نہ آوے ایویں ستڑے ناگ نہ چھیڑیئے نی
جے ناہ اُتریئے یار دے نال پورے اڈے پٹنے نہ سہیڑیئے نی
اس دے نال نہ ہرگز گل کریئے غصے نال چا دلوں نکھیڑیئے نی

سُنجاں سکھناں چاک نوں رکھیائی متھے بھوریئے چندریئے بھیڑیئے نی
اِکے یار دے نام توں فدا ہوئیے مہار دیکے اِکے نبیڑیئے نی
دغا دیونا ہووے جس آدمی نوں پہلے وڑ ہی چا کھدیڑیئے نی
وارثشاہ پیاس نہ ہووے اندر شیشے شربتاں دے نہ چھیڑیئے نی

کلام ہیر بار انجھا

مائیں[۳] پئی ساں ہجر دلوچہ تیرے تینوں رانجھیا پاس بلاوندی میں
لاواں لینڈڑی شوق دینال تیرے مہندی گھولکے سیس گنداوندی میں
باہیں لال چوڑا باز و بندٹاڈاں دھڑی نال بندہو ورے لاوندی میں

مکھن کھنڈ ملائی تے دُدھ چوری ستھیں اپنی کُٹ کھواندی میں
چھلے کڑے پنجانگلا پا چونکی مہندی گھولکے رانگلی لاوندی میں
ٹکا بندلی پھبدے نال لوہلاں وانگر موردے پائلاں پاوندی میں

تیرے شوق دینال رانجھیاوے نک نتھ سہاگ دی پاوندی میں
دن عید تے رات شبرات ہوندی وارثشاہ پھر عیش مناوندی میں

[۱] کیسے منحوس وقت یاری لگی ۱۲ [۲] لذت کی بات بے لذت ہو گئی ۱۲

[۳] مائیں ایک رسم ہے جو شادی سے پہلے دو چار روز لڑکی لڑکے کو کپڑے پہناتی ہیں اور سہیلیاں اس کے ہمراہ رہتی ہیں ۱۲

رانجھے دی گل ہیر نال

کلام رانجھا با ہیر

۵۳۳ کرکے قول زبان جے ہار یوئی تار عشق دی دلوں نہ توڑ ہیرے
۵۳۴ پہلوں نال پیار دے ٹھگیوئی ہن کوڑ کہانی نہ جوڑ ہیرے

۵۳۵ جھاک دیکھے باغ بہشت والی سانوں چلیئیں کلریں چھوڑ ہیرے
۵۳۶ کمر بئیے ساتھ تے پار اتار دیئے ہا ہو وچہ نہ سٹیئے بوڑ ہیرے

۵۳۷ بیڑو یلنے وچہ کماد وانگوں میرا چلی ئیں رسا نچوڑ ہیرے
۵۳۸ آپ پری بن کے اُڈ نہار ہوئیں سانوں عشق دا جن جموڑ ہیرے

۵۳۹ جاکے مانسیں پلنگ وچھایاں توں ساڈے لئی نوں کنڈڑے روڑ ہیرے
۵۴۰ پہلاں نال محبتاں گلیں لالیو پچھوں کیتوئی مکھ مروڑ ہیرے

۵۴۱ آپ جا بہیں ڈولڑی وچہ بہکے کرکے اساندے نال اجوڑ ہیرے
۵۴۲ ہن کیتوئی سنگ کو سنگیاں دا اول ونجدے سنگ نوں توڑ ہیرے

۵۴۳ پھڑکے بانہہ نہ پار اتاریوئی نہوں لانہ چاہڑ لیو توڑ ہیرے
۵۴۴ ہیراں وچہ جہاندے لکھ ہوسن اتے رانجھیاندی نہیں تھوڑ ہیرے

۵۴۵ کردے فرق نہ جان گواونے توں جنہاں یار دے ہلندی لوڑ ہیرے
۵۴۶ کارن یار دے پاک دیدار پچھے عاشق موئے نی سرانوں پھوڑ ہیرے

۵۴۷ بوہے عشق دربار دے سدا کھلے نہیں عاشقاں نوں کدی موڑ ہیرے
۵۴۸ وارثشاہ تیرے ساڈے حشر میلے انت وحات تے قالباں جوڑ ہیرے

ہیر دی گل

کلام ہیر با رانجھا

میاں رانجھیا عمر دے پئے جھیڑے دکھ درد میرا کس ونڈ نائیں
کھیڑے نال نہیں ہوونا جوڑ میرا کرے طلب تے جھاڑنا چھنڈ نائیں
تنج پیر تیرے میرے وچہ ضامن جنہاں بنھ کے سیدڑا پھنڈ نائیں
وارثشاہ فقیر دا پکڑ پلہ جس نے ٹٹیاں نوں پھیر گنڈھنائیں

رانجھے دی گل

کلام رانجھا با ہیر

ہیرے حکمتاں نال نہ ہون مٹھے کرئیے جتن جے تمیاں کوڑیاں نوں
انت کن لپیٹ کے نسیوں توں حاصل کجھ نہیں پچھوں دوڑیاں نوں
اوڑک اپنا آپ سمھالیوئی چھڈ جھیڑیاں لمیاں چوڑیاں نوں
وارثشاہ وانگر سنے خادماں دے ٹریوں چھڈ جنڈیلیاں جوڑیاں نوں

ہیر دی گل

کلام ہیر با رانجھا

تینوں حال دی گل میں لکھ گھلاں تُرت ہو فقیر تیں آونائیں
کسے جوگی تے جاکے بنیں چیلا سواہ لاکے کن پڑاونائیں
سبھو ذات صفات برباد کرکے اتے ٹھیک تیں سیس مناونائیں
توہیں جیوندیاں دئیں دیدار سانوں اساں وت نہ جیوندیاں آونائیں
جلدی آوندی کرنی تساں تیاری کوئی بھیس ہی خوب وٹاونائیں
وارثشاہ تساں ساڈی خبر لینی نہیں تاں اساں نے روح گواونائیں

شاعر دا قول

مقولہ شاعر

یار وجٹ دا قول منظور ناہیں گوز شتر دا قول رستایاں دا
پتاں ہون اکی جس جٹ تائیں سوئی اصل بھرلے بھایاں دا

جدوں بہن اڑوری تے عقل آوے جویں کترا ہووے قصایاں دا
اکبر شاہ توں زور آور جٹ آہے جنہاں کٹھا سی بیربل شاہیاں دا
کھچر دندیاں گھتکلاں جٹ جانے پیشوا فساد بریاتیاں دا
جٹ غرض دے واسطے بنے متر بھائی بنے ہر قوم تے نائیاں دا
جتی جٹ دے سانگ تے ہون راضی پھر مغل تے دیس کی للیاں دا
جھے تیرہوں دے پنڈوں ہون مالک وٹنڈ چھترس ادھ ترہایاں دا
موہوں آکھ کرٹانیاں کھوہ لیندے منہ کرن کالا بھیرنایاں دا

سروں لاہ کے چھترلاں ہیٹھ دیندے مزہ آوندا تدوں صفایاں دا
جٹ کرے اپرادھ تے پھڑے کوئی مار سیٹے پت قصایاں دا
کلا کار تے جھاگڑو جٹ وڈے کھوہندے مال نی جاندیاں راہیاں دا
جٹ جیڈ نہ کوئی گوار ڈٹھا جویں یار نہ کوئی سپاہیاں دا
دھیاں دینیاں کرن مسافراں نوں وکن ہوڑ دے مال جوایاں دا
جٹ چوہے دا کھوہ بنالبندے چلے وس نہ مالکاں ساہیاں دا
وارث شاہ میاں ترتے ہی جھوٹھا نو قول جٹ سینار قصایاں دا

کلام رانجھا باہیر

رانجھے آکھیا سیال گل گئے سارے اتے ہیر بھی چھڈ ایمان چلی
دھیاں ویچکے قول زبان ہارن تے محراب متھے اتے دہون ڈھلی
دچوں کھوٹے تے باہروں صاف دسن گلاں کرنتے جلنیے کرم بلی

سر سٹھاں نوں کر گیا پھیر چوچک جدوں ستھ وچہ آن کے گل ہلی
یار دے سیالاں دیاں داہڑیاں وکھدے ہو جیہی ہنگ منگواڑ دی میر ملی
وارث شاہ میاں دھی سوہنی نوں گل وچہ چاپاوندے ہین ٹلی

ایضاً

پینچاں پنڈ دیاں سچ توں ترک کیتی قاضی رشوتاں مار کے چور کیتے
گل کرن ایمان دی کڈھ چھڈن پینچ پنڈ دے ٹھگ تے چور کیتے
عالم اہل ایمان دے چپ سارے جاہل مسٔلیاں وچہ لاہور کیتے
تدوں فوج ایمان دی نس چلی جدوں حرص تے طمع نے زور کیتے
پھیر اماس تے ہویا شکاریاں دا لکھے بندیاں دے آدم خور کیتے
سرسٹ کے غازیاں گھاس وٹی اچی ہینگ کے کھوتیاں شور کیتے
زور اوری دیاہ لے گئے کھیڑے اساں وہتیرے شور کیتے

پہلے ہورناں نال قرار کرکے طمع ویکھ داماد چا ہور کیتے
اشراف دی بات منظور ناہیں چوہر چوہڑی اتے لنڈور کیتے
دنوں دن کجھ ہور دا ہور ہویا گئے وقت زمانیاں ہور کیتے
کاں باغ دلوچہ کلول کردے کوڑا بھولنے دے اتے مور کیتے
بھونڈ بہت ہوئے پھلواڑیاں تے گوہالد گھن اتے مور کیتے
وڈے شیر خدا دے وچہ گھریاں بل بیلیاں دے گڈر کور کیتے
وارث شاہ جو اہل ایمان آہے تنہاں چا ڈیرے وچہ گور کیتے

جواب ہیر بار رانجھا

پچھوں ہیر نے اک جواب لکھیا دغے باز جہان ہے ہو رہیا
کہن ہور تے ہور کماوندے نی کئی لوک اس کم وچہ ہو رہیا

۱ گرفتاری کسی دوسرے کی ہو ۲ ناطہ کرکے چھین لیتے ہیں اور بدنام بھی حجاموں کو کرتے ہیں ۳ جھوٹے یعنی بے اعتبار ہو گئے ۴ فریب کھیت مونگ مسور کے جاتے ہیں ۱۲

دغے دار چا چوراں نوں کرن سچے حقدار ہے انت نوں رو رہیا
سچ سخن نوں خلق چا ترک کیتا کوڑ سچ دے نال سمو رہیا
اوڑک ویکھ کے دم دھی ویچیا جے رانجھا میل شاہدے ڈھو رہیا
سیالاں سچ دے کھیت نہ آب دتا رانجھا حقدی جوگ نوں جو رہیا
وچ مجلساں کوڑ دی فوج دہانی پھیرا سچ دا اک ناں ہو رہیا
وارثشاہ کی فائدہ جیونے دا جو کجھ ہو وناسی سوئی ہو رہیا

کلام رانجھا

یارو ٹھگ سیال تحقیق جانو دھیاں ٹھگنیاں سبھ سکھاوندے نے
قول ہار زبان دا ساک کھوہن چا پیوندہن ہور دے لاوندے نے
جٹ چوڑ تے یار دا راہ مارن رنڈیاں موہندے تے راہ لاوندے نے
پُت ویکھ سرداراں دے موہ لیندے انہوں نہیں دا چاک بناوندے نے
داہڑی شیخ دی چھڑ اقصایاں دا بیٹھ پڑھے وچ پنچ سداوندے نے
وارثشاہ ایہ جٹ نی سبھ کھوٹے وڈے ٹھگ ایہ جٹ جھناوندے نے

مقولہ شاعر

ڈوگر جٹ ایمان نوں ویچ کھاندے سنھاں مار دے تے پاڑ لاوندے نی
جیہے آپ ہوون تیہے عورتاں نے بیٹے بیٹیاں چوریاں لاوندے نی
موہوں آکھ کڑمایاں کھوہ لیندے ویکھو موت تے رب بھلاوندے نی
وچ جگ دے اوہ خوار ہوندے جیہڑے دھیاں توں رزق کھاوندے نی
ترک قول حدیث دی نت کردے چوری یاری بیاج کماوندے نی
جیہڑا چوڑ تے راہزن ہووے کوئی اوہدی بڑی تعریف سناوندے نی
جیہڑا پڑھے نماز حلال کھاوے اوہنوں مہنے متقرڑے لاوندے نی
وارثشاہ میاں دو دو خصم دیندے نال بیٹیاں ویر کماوندے نی

آمدن دختران برائے کشادن دستیارہ ہیر و سیدا

جدوں گانڑے دے دن پچھلے لسی مندری کھیڈن آیاں نی
ہویا سد آواز جیٹیاں نوں کڑیاں ہُم ہُما کے آیاں نی
ہکناں جعفل لونگ پچور پائے اک گھت چھبیلڑی آیاں نی
چھٹی آ خوشبو بہار دی جی رنگو رنگ دے مشک سہایاں نی
بلن وانگ مشال دیوار اُتے جیوں چراغیاں بال ٹکایاں نی
پئی دھم کہا اج گانڑے دی پھرن خوشی دے نال سوایاں نی
موتی برگ گلاب روپیل چنبہ سریں عطر پھلیل مل آیاں نی
نواں وقت دیا ہند اسجراسی خوشبوئیاں روز کھنڈایاں نی
گیاں مہک تھیلیاں ساریاں نی شالامار دا باغ ہوائیاں نی
مان حُسن دی آب دو چند ہو کے کھنیاں دھوبیاں کھنب چڑھایاں نی

لے یخدعون اللہ (ترجمہ) دھوکا دیتے ہیں اللہ کو اور ایمان والوں کو اور نہیں دھوکا دیتے مگر جانوں اپنی پر اور نہیں سمجھتے بیچ دلوں انکے بیماری ہے اللہ زیادہ کرتا ہے بیماری انکو واسطے انکے عذاب ہے درد دینے والا ۲ے پ۱ ع۲ جنسے قول اقرار کیا ہے اسکو پھر وہ توڑتے ہیں اپنا اقرار ہر بار اور نہیں ڈرتے ۲ے پ ۱۰ ع یہ اسپر کہا کہ اللہ بدلنے والا نہیں نعمت کا جو دی تھی ایک قوم کی جبتک وہ نہ بدلیں اپنے جیء کی بات ۴ے پ۱۸ ع (ترجمہ) اور نہ زور کرو اپنی بیٹیوں پر بدکاری کے واسطے اگر وہ چاہیں قید سے رہنا کہ کھانا چاہو اسباب دنیا کی زندگی کا ۱۲

کی کجھ کراں تعریف جٹیٹیاں دی جیوں خرادیاں ڈبیاں لاہیاں نی
صوبے دار جو وانگ لاہور دے جی سیدے ایہ فوجداریاں پایاں نی
دوالے ہیر نوں گھیرے بیٹھیاں نی کڑیاں چا پرات لے آیاں نی
ہتھوں ہٹیاں شوخ ودھیک ہوون ہیر کرے نہ مول ادایاں نی
دہٹی گبھر دکھولدے گانڑے نوں وانگ لکڑاں کرن لڑایاں نی
پکڑ ہیر دے ہتھ پرات مائے باہاں مردیاں وانگ پلمایاں نی
کڑیاں آکھدیاں کھول توں گانڑے نوں دل وہٹی دے ہور خفایاں نی
مینوں قسم ہے ہیر دے پیر دی جی کنہاں جادواں گھول سکایاں نی
گانا کھولیا اینہاں جٹیٹیاں نے جہیڑیاں خوشی دینال ویاہیاں نی
رہی سون سپٹ جٹیٹیاں دی لسی ڈوہل پرات لے آیاں نی
سبھے اٹھ ٹریاں آوازار ہو کے کسے پھیر نہ مول بہایاں نی
کجھ شوق نہ سی اسنوں نال سیدے جیو وچہ کلیلیاں کھایاں نی

نہیں خوشی جہان دی ہور کوئی وہٹیاں گبھراں نال کھڈایاں نی
سیدالال پیہڑے اتے آن بیٹھا کڑیاں وہٹڑی پاس بہایاں نی
لسی وچہ چا پاندیاں مندری نوں ہتھ ماردیاں نال ادایاں نی
سگوں سیدیوں ویکھ رنجور ہوئی بزاں بدھیاں پاس قصایاں نی
کھڑیاں وانگ روڑیل چنبیل سبھے پھریاں ہیر دے منہ زردایاں نی
مندری نہ جٹیٹی دے ہتھ آوے دل ہیر دے ناہ صفایاں نی
گانے ایس بھی مول نہ کھلنا جے باہاں چھولیاں مارگوایاں نی
پانی کسے بھی مول نہ ہٹکنائیں نہراں دھروں پہاڑوں جے آیاں نی
سنیاں سخن جٹیٹیاں ہیر توں جی اوسیوقت ہی اٹھ سدھایاں نی
سانوں آس امید برسات دی سی گھٹاں گڑیدیاں رب وسایاں نی
لگے غم اندوہ فراق بہتے کوڑیاں مار ڈہایاں گھریں آیاں نی
متھی ہور سی ہور دی ہور ہوئی شکر کرے جو رب رضایاں نی

چلیاں اٹھ سوانیاں اک گھریں کرن سون سپٹ نہ آیاں نی
وارثشاہ میاں نیناں ہیر دیاں نے وانگ بدلاں دے جھڑیاں لایاں نی

گفتگوئے قاضی با مہر چوچک

قاضی آکھیا چوچکا بھلا بچیوں لتھے اج تگادڑے گلوں تیرے
وچہ سیالاں دے اج چپ چنگ ہوئی اتے خوشی ہو پھر دنی بھکھیڑے
وچہ تخت ہزارے دے ہون گلاں اتے بھابیاں رانجھیدیاں کرن جھیڑے
تیرے دکھ نے رانجھیا ماریٹیاں نت چمکدی بگڑے گھا تیرے
دن رات آرام نہ رانجھنے نوں جے توں درد فراق دے پائے جھیڑے

گھر کھیڑیاں دے جدوں ہیر آئی چک گئے تگادڑے اتے جھیڑے
فوجدار تغیر ہو آن بیٹھا کوئی رانجھے دے پاس نہ پائے پھیڑے
چٹھی لکھ کے ہیر دی عذرخواہی جویں موئے نوں پچھنے ہونیڑے
جیتوں رانجھیا اساں نوں آن ملیں رب کریگا اساں دے پار بیڑے
وارثشاہ میاں ویکھ بھابیاں نے چھٹے پھٹ رنجھیٹے دے پھیر جھیڑے

لے بکریاں ۱۲ ۲ے عورتوں کا شوق اور جوش سب جاتا رہا اور ناامید ہو کر واپس ہوگئیں اور سب رسوم چھوڑ دیں اور سخت ناراض ہوگئیں ۱۲
۳ے سوچا تھا کچھ اور ہو کچھ اور گیا ۱۲

کلام ینگہ صاحبہ بارانجھا ونامہ نوشتن

ہوئی نکھٹی رضا رانجھیٹیا وے ساڈے الڑے گھاہ تدھ چا چھیڑے
جیہڑے پُھلدا نت توں رہیں راکھا اوس پھل نوں توڑ لے گئے کھیڑے
کوئی نہیں وساہ کواریاں دا الویں لوک نکمڑے کرن جھیڑے
دِنے رات خواریں وچہ جھلاں قول کواریاں دے ہوئے نال تیرے
تیریاں نتاں نیاں رانجھیا وے لاویں وچہ ہزاریدے وت ڈیرے

مڑ آنہ وگڑیا کم تیرا لٹکندڑا گھریں توں پا پھیرے
جس واسطے پھریں توں وچہ جھلاں جھتے باگھ بگھیلے تے شینہہ پیڑے
توں تاں محنتاں سیں دن رات کردا ویکھ قدرتاں رب دیاں کون پھیرے
کلس زری دا چاہڑیئے چا روضے جسو بیلڑے آنکے وڑیں ویہڑے
دیگ دیوساں علیؓ دی چھنجہ سکھاں غازی پیر دے چاہڑیئے چا سہرے

اوس جوہ دچہ پھیر نہ پین پانی کھس جان جاں کھیڑیاں منہ پھیرے
وارثشاہ ایہ نذرسی اساں منی خواجہ خضر چراغ دے لیے پھیرے

جواب نوشتن رانجھا

بھابی خزاں دی رُت جاں آن پہنچی بھور آسرے تے پئے جالدے نی
اساں جدوں کدوں انہیاں پاس جانا جیہڑے محرم اساڈڑے حالدے نی
بھابی عاشقاندے دل سیج ہوندا تساں کوڑ ہے وچہ خیالدے نی
نت وحدت دے دریا اندر پیندے مست شراب وصالدے نی

سیون بلبلاں لوٹیاں سکیاں نوں پھیر پھل لگن نال ڈالدے نی
بھابی عشق توں نسکے اوہ جاندے پُتر ہون جو کسے کنگالدے نی
ابراہیم ادھم تے حسن بصری پھیر ہوئے نہ مالک مالدے نی
سچیاں عاشقاں نوں کجھ خوف ناہیں آتش وچہ سر پرنون بالدے نی

ایس عشق پچھے لڑن مرن سورے صفاں ڈوبدے کھونیاں گالدے نی
مارے بولیاں دے گھریں نہیں وڑدے وارثشاہ ہوری پھرن بھالدے نی

مقولہ شاعر

موجو چوہدری دا پُت چاک لایا ایہ سکھنے ذوالجلال دے نی
لوکاں کول پیغام چا گھلدے نی ایہ گل کویں نگروں ٹلل دے نی
گئی عمر تے وقت پھر نہیں مڑدے گئے کرم تے بھاگ نہ آوندے نی
گئی گل زبان تھیں نہیں مڑدی گئے روح قلبوت نہ آوندے نی

جنہاں سُولیاں تے لیے جا جھوٹے منصور ہوری ساڈے نال دے نی
وارثشاہ جو گئے سو نہیں مڑدے لوک اساں توں آدن بھال دے نی
گئی لہر سمندروں تیر چھٹے گئے مڑے تے سمے نہ آوندے نی
گئی جان جہان تھیں چھڈ جثہ کئی ہور سیانے فرماوندے نی

۱ے وہی ہوا جو تقدیر میں تھا ۲ے یعنی سونے کا کلس خانقاہ پر چڑھا دیں ۳ے اس حد میں پھر پانی نہ پینا ۴ے زبان سے نکلی ہوئی بات پھر واپس نہیں ہو سکتی ۱۲

مڑ اتینے پھیر جے آوندے نی رانجھے یار ہوری مڑ آوندے نی
رانجھے یار ہوراں ایہا ٹھاں چھڈی کتے جا کے کن پڑاوندے نی
بھابی دس ناہیں ہن کجھ میرے لوک تساں نوں نہیں سمجھاوندے نی

اگے واہیوں چا گوالیو نے ہن عشق بھتیں چا گواوندے نی
اکے اپنی جند گواوندے نی اکے ہیر جٹی بجھ لیاوندے نی
ایہ جٹ دی ذات ہے وڈی کچھ کوئی جوگ دا سانگ بن آوندے نی

دیکھ جٹ ہن فند چلاوندے نی بن چیلڑے گھون ہو آوندے نی
وارثشاہ میاں سانوں کون سدے بھائی بھابیاں تیر چلاوندے نی

خط رانجھا بطرف ہینگھا

خط لکھ کے رانجھے چا ہتھ دتا موہوں بولیا بہت سلام کرنا
یار درزق جاں ہوا داس ٹریا چارہ کجھ نہ چلدا موڑ دہرنا
سن بھابیاں خط خاموش ہویاں کہیا بھابیاں اوس نہ مول مڑنا

دانے پانی دے وس نہ وس میرے جو کجھ لیکھ لکھیا سوئی پیا بھرنا
بھابی دس توں اسیں ہوئیں ہوے سانوں پیا ہے عشق دریا ترنا
رب میلسی تد دل اوہ آن ملسی وارثشاہ ہوراں ہن صبر کرنا

صلاح کردن خسر اچیاں ہیر

مصلحت ہیر دیاں ساہویاں ایہ کیتی مڑ پیکڑے ایہ نہ گھلنی جے
ماں باپ دے کہنے ایہ لگی ہوہرے فوجاں دے لاں دے دلنی جے

مت چاک مڑ چمڑے وچ سیالاں ایہ گل کو ساک دی ہلنی جے
کدوں ساہویاں دے حکم وچ چلی ایہ تاں مڈھ دی جھل وللنی جے

آخر رن دی ذات بیوفا ہوندی چا پیکڑے گھر ایہ ملنی جے
وارثشاہ دینا نہ ملن دینی ایہ گل نہ کسے اتھلنی جے

گرفتار شدن ہیر بخانۂ خسر اچیان

ہیر ساہورے گھر وچ قید ہوئی سوندی بہندی طعام نہ کھاندڑی اے
کسے نال نہ ہس کے بول دی اے منہ کج کے پئی شرماندڑی اے
دھکی پکیاں ساہویاں کھوہ گھتی ڈاہو جاں لیندی غوطے کھاندڑی اے
بھاہ لاوندی چوڑیاں بیڑیاں توں گہنا کپڑا انگ نہ لاندڑی اے
صوت رانجھے دی اکھیاں وچ رکھے سر سید ریڈے بھس پاندڑی اے

دنوں دن اوہ سکدی جاندڑی ہے باہجھ درد نہ سول در ماندڑی اے
سانگ وچ کلیجے دے رڑک دی ہے سینے وچ کہاڑیاں کھاندڑی اے
دن وچ دلیلاں دے گذر دا ئے جائے روندیاں رات دہاندڑی اے
دم دم رانجھا رانجھا کوکدی ہے بیٹھی رات دن درد پکاندڑی اے
بیڑی دا لڑا قول سو یاد پہلا اک پلک نہ دلوں بھلاندڑی اے

ڈردی سس نناں تے دُوتیاں توں چپ کیتڑی وقت لنگھاندڑی اے
جدوں رانجھے دا ہیر نے ناں سنیا لکھ رب دا شکر مناندڑی اے
کدی آرانجھا دئیں دَرس مینوں تیری مُل خریدڑی باندڑی اے
جدوں ملے بیلی آدے چین مینوں وہی ہوجاوے میری چاندڑی اے
کدی کسے دے کول نہ ڈھک بہندی رہے نت نویکلی واندڑی اے
وارثشاہ جھب آ دیدار دیویں نہیں جان الویں ضائع جاندڑی اے

ہیر دی حالت نوں سہتی دا پچھنا

دیگر

وچہ اکھیں دے عشق دی جنگ پوڑی محرم راز ہووے سوئی آن کڈھے
ڈھونڈے راہ پیاریاں وچہ اوجھڑ جنہاں بال تے ملک تے محل چھڈے
سہتی بیٹھ کے پچھدی ہیر تائیں کیہی بھابیئے تدھ نوں سحر دگے
دنوں دن توں سکدی جاونیں دسیں ساڈے پیلڑے رنگ بگے
۵۷۵ بدن ہوگیا سُک کے رنگ تیرا ہڈیاں نے کنگر وڑدے ہڈو وڈے
۵۷۶ جمی سکری اے ہوٹھاں تیریاں تے لہو چھڈا تے مینڈے جان بھدے
۵۷۷ دیدن اپنے جیودے دس مینوں کیہڑے دکھ کھاندے تینوں منہ اڈے
۵۷۸ آہیں مارنیئیں ابھے ساہ لیکے کوئی جمدڑ تینوں روگ پیا مڈے
۵۷۹ موہوں کھل کے گل نہ کرنیئیں توں چپ کیتڑے وانگ سبھا چڈے
۵۸۰ اٹھیئے بھابیئے گل نہ آکھ سکاں بھاویں مٹھ رئیں کے چھیل نڈھے
۵۸۱ تیرے طور وچوں اہو دسدا ئے چھوٹی عمر تے دکھڑے پیئے وڈے
۵۸۲ کوئی چاہ نہ دسٹیا نوانگ تینوں رہیں کھتھڑی ٹُٹڑی وانگ ترڈے
کاہن کسے دے پیئے نے نور تینوں دہاگے ریشمی اکے تعویذ گڈے
وارثشاہ طبیب نوں مرض دسیں تیرے دردتے ویلڑے سبھ کڈھے

ہیر دا عشق اپنے دا اظہار کرنا

کلام ہیر با سہتی

بھیت دلوں آخر دس سب قصہ سارا کھول کے ہیر سنایا ئی
سہتی سُندیاں ہیر توں سبھ گلاں ہولی بیٹھ کے کول سمجھایا ئی
تیرے وانگ پیاریئے بھابیئے نی عشق دہا میرے دل آیا ئی
میں بھی نال مراد بلوچ دے نی تیرے وانگ پریم رچایا ئی
کسے ہتھ سینہوڑا گھل اسنوں اوہ بھی عشق نے ہوگ ستایا ئی
خط لکھ کے بھیج منگا اسنوں اودیں آوسی جے اس بھایا ئی
جھب دیگا آن دیدار تینوں خاطر جمع کر اساں الایا ئی
وارثشاہ نیوں لائے دی لاج رکھیں عمل کریں جو رب فرمایا ئی

سید دا ہیر دی منجی تے جانا

رفتن سید ابر چارپائی ہیر

اِک رات سیدا بہت خوشی سیتی پلنگ ہیر دے تے چا پیر دھردا
ہیر آکھدی اجے نماز پڑھنی سیدا پکڑ کے تے زیر و زبر کردا
ہیر یاد کیتا پیر اپنے نوں حاضر ہوئیکے پچھنا پسیر کردا
ہیر کہے اماں میں رانجھنے دی پیر سیدے نوں پکڑ ظہیر کردا

۱؎ پشت کی ہڈیاں ۲؎ بولنا چالنا خوش خلقی ۳؎ کسی شکیل جوان پر عاشق ہے ۴؎ درد اور دیلڑا اویلا اندرونی ۵؎ اگر اس کی خواہش ہوگی فوراً آوے گا ۱۲

ہڈ پیر اینہدے سبھ چور کر کے پیر بنھ مشکاں چا اسیر کردا
وارثشاہ یہ ہتھ جوڑ دائے میں تاں بھل گیا بخش پیرمردا

غسل کردن ہیر

فجر ہوئی تے اُٹھ کے ہیر جٹی بیٹھ انگنے وچہ اشنان کیتا
ادھدی پائیکے غم دے وچہ بیٹھی رانجھے یار دیلول دھیان کیتا

میں تاں تیری امان ہاں رانجھیا وے دل وچہ اقرار ایمان کیتا
تیرے باہجہ نہ انگ نہ نین جوڑاں شاہد حال دارب رحمان کیتا

کتے رانجھنا نظر نہ آوندائے اوسے وقت ہی جیو غلطان کیتا
اُبھا ساہ لیکے صُم بکم ہوئی پنڈا اوٹ کے تے سنسان کیتا

ڈُبی وچہ دیل دے کھا غوطہ ہیر جا پتال ڈونگھان کیتا
٥٠٥ صورت پیر دے وچہ تصویر ہوکے جوع رب دی طرف دھیان کیتا

جاتا اک خدا برحق جٹی دوئی دُور جور د شیطان کیتا
٥٠٧ ہویاں سب قدرتاں دور وچوں دل ہیر دا نور نوران کیتا

پنج پیر ہوئے آن ترت حاضر جدوں رب نے حکم فرمان کیتا
٥٠٩ ویکھن پیر سجدے وچہ ہیر ڈھٹھی رکھ پٹھ تے ہتھ جگان کیتا

آکھن اُٹھ بچی خبردار ہو جا کیہڑے دکھ تینوں پریشان کیتا
٥٩١ دلوں آہوڑی تے ہنجوں ڈلھہ پیاں چُپ ہوکے منہ نمو جھان کیتا

آکھے جٹ بھیڑا اساں بخشیا سی اوہدے عشق مینوں نقصان کیتا
٥٩٢ عشق چاک دے جی اجاڑ دتا میں تاں اپنا آپ ویران کیتا

اوکھے وقت اندر پیر دھیر کردے رب تساں تائیں نگہبان کیتا
٥٩٥ دین پیار دلاسڑا ہیر تائیں رب پیراں نوں چا مہربان کیتا

آیا جوش تے کشف دا زور کر کے پیراں چاک سگواں حاضر آن کیتا
٥٩٧ کر جھولی تے لیں مراد بچی پیراں جذبیاں نال فرمان کیتا

جھولی ہیر دی رانجھنا پا پیراں پیراں دتڑا نام نشان کیتا
٥٩٩ ہویاں فیض جو اوہدیاں رحمتاں دا رب کرم دا دہن روان کیتا

آکھن ظاہر بھی ملے گا جھب تینوں ظاہر باطنی حکم رحمان کیتا
٦٠١ غوث قطب تے پیر اولیاء اللہ رب فقر سندا اُچا شان کیتا

پنجاں پیراں اگے ہیر عرض کیتی نالے حال احوال بیان کیتا
٦٠٢ آکھے درد فراق رانجھیٹڑے دا دن راتیں درد زبان کیتا

دتی ہیر نوں بہت دھر داس پیراں اپیر عشق ظالم پریشان کیتا
وارثشاہ فراق دے نال جٹی باراں[1] ماہ دا ذکر بیان کیتا

احوال دوازدہ (بیان ماہ ساون)

چڑھیا ساون ماہ عذاب والا بنھ ماپیاں ڈولڑی پایاں میں
رو رو بہتیرڑے زور کیتے قاضی کھیڑیاں بنھ دلوایاں میں

طمع حرص پچھے اینہاں ظالماں نے دس شوہ دے گھت بہڑایاں میں
خوشیاں نال کھیڈن کڑیاں سبھ بھاویں تتی غماں دی پینگھ جھوٹایاں میں

اینہاں ماپیاں بھچھیاں تایاں نے پھج چھانی گھت اڈایاں میں
٦٠٦ تتی لکھ ہزار پکار کیتی پے گئی ساں وس قصایاں میں

[1] گھرے دھیان میں غور کرنے لگی۔ بارہ مہینوں کی گنتی۔ اللہ کے پاس بارہ مہینے ہیں اللہ کے حکم میں جس دن پیدا کئے آسمان اور زمین انہیں سے چار ہیں ادب کے ۱۲

بیان بارہ ماہ ساون

چھُری عشق دی کٹ کے جگر میرا گھت برہوں دی دیگ رہنایاں میں
میرا دس چلدا اِک رتی رانجھے یار توں جُدا ہو آیاں میں

ایس دیہاڑے نوں نہیں جاندی ساں ہس ہس کے اکھیاں لایاں میں
وارث شاہ تقدیر ایہ رب دی ئے کونج کانگ دے ہتھ پھنایاں میں

ماہ بھادوں

چڑھدے بھادروں روندی ہیر جٹی مینوں رانجھنا نظر نہ آوندا ئے
اکھیں نظر نہ آوندا یار مینوں میرا روندیاں وقت وہاوندا ئے ۶۰۷
سر تے بدل آکڑ کدا عشق والا نت قہر دی بوند وساوندا ئے
آپو اپنے شغل مشغول سبھے کوئی ہسدا تے کوئی گاوندا ئے ۶۰۹
کڑیاں پنڈ دیاں نت اکاندیاں نے مینوں برہوں فراق ستاوندا ئے

راتیں نیند نہ آوندی سیج اُتے دنے چرکھڑا مول نہ بھاوندا ئے
ٹھاٹھاں مار فراق دی کانگ آئی جیوڑا ڈُبدا تے غوطے کھاوندا ئے ۶۰۸
میرا واس آیا وِچ ویریاں دے کوئی پسج نہ سخن الاوندا ئے
کجھ کیدی کیمینوں سارناہیں آپو اپنی لوک سناوندا ئے ۶۱۰
وارث شاہ اللہ بن تاہنگ ناہیں ویکھاں رانجھنا کدوں ملاوندا ئے

ماہ اسوج

اسوج آس اللہ دی رکھ لئی ہور ڈاہ بیٹھی سبھے ڈھیریاں میں
تیز چھُری پھڑ کے ہتھ عشق ظالم کیتی کٹ کے زبر توں زیریاں میں ۶۱۱
کیہے ترٹے وقت سی نہیوں لگا آئی دُکھاندے پکھ ڈھیریاں میں
ترکر جمدیاں چڑھی ساں عشق والے تلی دکھدے نال ہنسیریاں میں ۶۱۳
ادہنوں شوق دیاں گل لاوندی ساں ہوہوں آکھدی ساں تیری تیریاں میں

رانجھا یار ملاوناں اک واری اوہدے عشق فراق نے گھیریاں میں
تتی جندی دی جانوں چاسٹی وچہ اندھ غبار اندھیریاں میں ۶۱۲
اوسیاں پاوندی کانگ اڈاوندی ہاں رانجھے یار دی جب سہیڑیاں میں
رونوں صبر نہ آوندا اکھیاں نوں لکھ دتیاں دلوں دلیریاں میں ۶۱۴
وارث شاہ قضا چاجدا کیتی عرضاں کیتیاں رو بہتریاں میں

ماہ کتک

کتک ماہ دا کتک ہن زور چڑھیا میری آیا ہے جند مکاونے نوں
ایس ماہ دے وچہ سہیلیو نی میرا جی چاہے بیلے جاونے نوں
رب جھنگ سیال توں کڈھ کے تے سٹی رنگپور خاک رلاونے نوں ۶۱۵
درد خواہ رانجھے باہجہ کون ہووے تتی ہیر دی پیڑ ونڈاونے نوں ۶۱۷
کتے سوہنا نظر نہ آوندا ئے دل چاہوندا انہیں کسے چاہونے نوں

کیہاں رزق مہاراں نے چک لیاں گلیاں پکیاں راہ بھلاونے نوں
پکے ہوندے تے بیلے ونجدیاں ساں رانجھے یار دے انگ لگاونے نوں
شبھو سنگ سہیلیاں دُور رہیاں آئی اک نہ جی پرچاونے نوں ۶۱۶
تتی ہیر بیمار دا وید رانجھا کدوں آوسی روگ گواونے نوں ۶۱۸
وارث شاہ رانجھیٹے نوں نال لیکے جاندی ساں جھناں تے نہاونے نوں

ماہ مگھر

مگھر ماہ دیوچہ دُکھ پئے بہتے دل چاہوندائے مِلے آن رانجھا
۶۱۹ روز حشر دے توں دامنگیر ہوساں نبی پاک دے بیٹھ نشان رانجھا
۶۲ کدی جھنگ سیالاں توں کرم ہووے پھیر انگورے ویہڑے پان رانجھا
کدی آنکے پھیر سمہالنی سی ہتھیں اپنی دھری امان رانجھا
سیاں جواناں داتوں بھلا چاک منیا تیرے جیہا نہ کوئی جوان رانجھا

تیرا بوہڑا مکھ تے نین نِمھے وڈی سوہنی اے تیری شان رانجھا
۶۲۰ دین دُنی دیوچہ مشہور تیری ہیر آکھ داجگ جہان رانجھا
۶۲۲ ڈِبی ہیر نمانی توں تار سایاں کرکے مہر دا اک دھیان رانجھا
تیرا مکھ ڈِٹھیاں مینوں جند لوندی ہیر اتوں ہیں دین ایمان رانجھا
وارث شاہ کرلاوندی ہیر جٹی آ ملیں نہ کریں گمان رانجھا

ماہ پوہ

پوہ ماہ وچہ کنبدی جان میری میں اکلڑی سیج تے سودنی ہاں
آس پاس خالی کول یار ناہیں پیچ کھا کے جان سنگودنی ہاں
ہُلہڑ جگ ملامتاں تہمتاں داگڈی صبر دی ڈاہ کے ڈہودنی ہاں
سینے درد فراق دی پھیر حکی گلے عشق دے پہین نوں جھودنی ہاں
جس وقت گھر کوئی نہیں ہونداتاں میں بیٹھ نویکلی رودنی ہاں

مینوں رونّدیاں رات وہاوندی اے فجر ہووے تے اٹھ کھلودنی ہاں
کدی آکے ملناسی سجناں وے تیرے کھاندے دھووے نے دھودنی ہاں
۶۲۴ داہن جگ دے عشقدیاں لاسیاں تے جھولی دکھڑے بیجدی بودنی ہاں
۶۲۶ سینہ لگن اتے کھیوں پاپانی دے ٹکیاں میدڑے گودنی ہاں
رانجھا مُول نہ آوندا نظر مینوں وارث ہنجوں دے ہار پرودنی ہاں

ماہ مانگھ

چڑھدے مانگھ نوں جیوا اُداس ہویا دل چاہوندائے زہر کھا مریئے
سر سیالاں تے کھیڑیاں بھس پاکے سوہنے یار دا نام دھیا مریئے
کسے روز دا حسن مہمان تیرا سر کسے دے دری چڑھا مریئے
کھوہ مہنڈیاں مُولیاں گندیاں نوں دھڑی دھونیاندی سواہ لا مریئے
رہے دلے دے وچہ افسوس ناہیں یار رج کے گلے لگا مریئے

اکے میل سایاں رانجھا چاک مینوں ضائع جان نہ آپ ونجا مریئے
۶۲۸ چھڈ رنگ محل تے ماڑیاں نوں اگے چاک دے سیس نوا مریئے
بھٹھ تکنی آس بیگانڑی جے ہتھیں اپنی خیر کما مریئے
۶۳۰ ٹھپ علم کتاب حکائتاں نوں حرف عشق دا سبق پکا مریئے
وارث شاہ نہ ملے درگاہ ڈھوئی جیکر یار توں مکھ بھوا مریئے

ماہ پھاگن

پھاگن ماہ دی رت جاں آن پہنچی کھڑے باغ تے خوب بہار ہوئی

سبز لوٹیاں نوں لگے پھل تازے ہر ہر باغ دے وچہ گلنزار ہوئی

(حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مانن نت بہار دی موج سیاں تتی پئی ہاں جی اوازار ہوئی ۔ ۶۲۲ تیغ عشق دی باہجھ تکبیر کٹھی میری حشر دے تیک پکار ہوئی

بی بی فاطمہؓ دی خدمت وچ ہوساں کھلے وال تے حال خوار ہوئی ۔ ۶۲۳ دکھاں وچ وہاوندی عمر میری رانجھے باہجھ نہ کسے درکار ہوئی

توں رنج جینندڑی انبڑیئے نی میری جان نہ پار اوار ہوئی ۔ ۶۲۴ لوک ہسدے خوشی دیناں کھیڈن ساعت اساندی خوشی نہ خوار ہوئی

لوک سبدے وسدے رسدے نی ساڈے بھا دی تاں خس خوار ہوئی ۔ وارثشاہ رانجھیٹے دے باہجھ جٹی دنوں دن تاں آن بیمار ہوئی

ماہ چیت

چڑھدے چیتر ماہ نوں سب بوٹیاں رل بندیاں تلک لگاندیاں نی ۔ ہتھیں پا کنگن پہن زری زیور پیریں جھانجراں خوب چھنکاندیاں نی

والیس عطر عنبیر پھلیل لاون نال سدھ ہراں سیس گندا ندیاں نی ۔ خاطر خاونداں ہار سنگار کر کے بن پھب کے نت دکھاندیاں نی

کول سجاندے خوشی رہندیاں نی بھیرے انگ کانگ اڈاندیاں نی ۔ آپو اپنے دل دیاں محرماں نوں نال شوق کلادیاں پاندیاں نی

میں تیرڑی دا ماہی کول ناہیں میرے جیو وچہ کاتیاں جاندیاں نی ۔ گھر بار وچوں ڈرن آوندا ئے گلیاں کھیڑیاں دیاں مینوں کھاندیاں نی

نال شوق دے گھراں دے وچ جا کے پلاں انگلی سیج وچھاندیاں نی ۔ وارثشاہ اکلڑی ہیر جٹی ہور کوتاں نوں انگ لگاندیاں نی

ماہ بیساکھ

چڑھدے ماہ بیساکھ نوں ہیر جٹی رانجھے یار دے باہجھ حیران ہوئی ۔ زاری روندی تے پلو پاوندیئے کہندی جان بلب میں آن ہوئی

تہمت شہرتاں طعن بولیاں دا ہیر جگ دے وچ نشان ہوئی ۔ میری آہ دی شور پکار سن کے تھرتھل زمین آسمان ہوئی

رو رو پچھدی پنڈتاں جوگیاں نوں میری ساعت وچہ زیان ہوئی ۔ کدوں نیک ہوسن دن تیرڑی دے جنہاں وچہ میری ادھی جان ہوئی

کسے تیرڑے وقت دا جرم میرا غم دکھاں دے وچہ دہان ہوئی ۔ میں تے مڈھ قدیم دی گولڑی ہاں نال صدق یقین ایمان ہوئی

رانجھا ملے مینوں تاں جیونی ہاں اسدے نام توں میں قربان ہوئی ۔ وارثشاہ کیوں اساں توں رس گیا ساتھیں نہیسی گل بیشان ہوئی

ماہ جیٹھ

چڑھدے جیٹھ مہینے دے بھٹھ لوندے میرا جیوڑا کلمل آیا ئی ۔ ساتھوں ہوئیا کی ایڈ خطا پیارے تساں دل تھیں چا بھلایا ئی

چڑھ کے کوٹھیاں تے راہ دیکھنی ہاں نت چت اڈیک تے لایا ئی ۔ کرڑکے دھپ تے پھولیاں لوندیاں نی میرا تلخیوں جی گھبرایا ئی

سابقہ حاشیہ ۱؎ خوشامد ۲؎ درچشم ۲؎ جان پڑتی ہے ۳؎ بار بار ہل چلانے کی کھیتی میں جھولی جس میں بیج ڈالتے ہیں ۴؎ بیگانہ آس رکھتی تف ہے آدمی اپنی بہتری آپ جانتا ہے ۱۲

٦٤٥ نالے اگ فراق دی ساڑدی اے رُت بنواں لوواں اکا یا ئی
موہوں ڈیکے اُڈدے بھور تائیں سسّی وانگ ایہ سخن الایا ئی
میں تاں بندی ہاں دہاندے باہجھ تیری تیرے باہجھ میں حال ونجایا ئی

٦٤٦ کوتاں والیاں ہان دیاں سرد خانے اساں ترٹا لیکھ لکھایا ئی
آکھیں اوس مخدوم قصور دے نوں میرے کم نوں کیوں اٹکایا ئی
وارثشاہ زاری رندی ہیر جٹی تیرے درد فراق ستایا ئی

ماہ ہاڑ

چڑھدے ہاڑ دے وچہ حیران جٹی بل بل اگ سینے اندر رُجھدی اے

٦٤٧ سینے وچہ فراق دی سانگ رڑکے برچھی وانگ اڑیسے ہجھدی اے

٦٤٩ چھان چھٹ کے عشق نے پیٹھیاں ہیں جند مھد ڑے وانگ گھجدی اے
ہویا جی اُداس نہ پاس رانجھا کڑیاں وچہ نہ کھیڈ دی رُجھدی اے
گیا عشق ہڈاں وچہ رچ اوہدے ادھتے زور دی بات نہ پجدی اے

بات دلے دی کھول نہ دسدی سی وانگ سیخ کباب دے بھجدی اے

٦٤٨ نت پچھدی پاہتیاں راہیاں نوں کوئی خبر نہ دس دا گجھدی اے

٦٥٠ کدی آنکے مکھ دکھا رانجھا جان لباں اُتے آئی مجھ دی اے
دلوں درد پیار دیناں کردی مکھوں ہور حکایتاں کجھدی اے
وارثشاہ رانجھے باہجہ ہیر تائیں کوئی جگدی بات نہ پجھدی اے

آمدن زنے پیش ہیر و چیزے پرسیدن ازو

ہویا سال تبیّت تے اک جٹی طرف جھنگ سیالاں دے تیار ہو ئی
کوئی دس سنیہڑا ماپیاں نوں کیون بیٹھی ایں توں ادا زار ہو ئی
میں تاں چلیاں ساہوریاں ول ہیرے گل پچھنے دی روادار ہوئی

کول ہیر دے جاکے بیٹھ دی اے کہندی تیرے توں میں نثار ہوئی
جو کجھ دسنائیں سوئی دس مینوں تیرے غماندی میں غم خوار ہو ئی
وارثشاہ جٹی ہیر رون لگی میں تاں رانجھنے باہجہ خوار ہوئی

رفتن زنے لطرف جھنگ و پرسیدن پیغام از ہیر

اک دہتڑی ساہورے چلی سیالیں آئی ہیر تے لین سنیہاں نوں
تیرا گھبرو نال پیار کیہا وہٹیاں دسیاں نی اساں جہیاں نوں
ہیر آکھدی اوسدی گل اینویں دیر رشیاں نال جولیہاں نوں

تیرے پیکڑے چلی ہاں دیہ گلاں کھول قصیاں جیہاں کیہاں نو ں
تیریاں ساہوریاں تدھ پیار کیہا گرم کر وسنیہاں بیہاں نوں
وارث قاف تے لام تے میم بولے ہور کی آکھاں اہیاں تیہاں نوں

پیغام دادن ہیر

ہتھ بنھ کے گل وچہ پا پلّا کہیں دلیں نوں دُعا سلام میرا
مجھوں داہ وچہ لوڑیئے ماپیاں نوں انہاں نال ناہیں کوئی کام میرا

مینوں ویریاں دے دس پالونے سیّاں جا دسار یا نام میرا
ہتھ جوڑ کے رانجھے دے پیر کپڑیں اک اتنیاں کہیں پیغام میرا

کرو مہربانی تسیں آپ آ ؤ نہیں تے ہوندا ہے کم تمام میرا
وارث نال بیواراں رحم کیجے مہربان ہو کے آؤ شام میرا

پیغام دادن بسمت رانجھا

ترٹی قہر قلور سر ہیر بدلے تیرے برہوں فراق نے کُٹھیاں میں
ہیر درد فراق دے نال بولی گلاں وسدی سبھ نکھٹیاں میں
ہتھ جھمنی پکڑ کے عشق ظالم بھنڈی وانگ کپاہ دی پھٹیاں میں
ترنجن جوڑ دلیلاں دا دکھ چھپلے آہیں وٹ کے پونیاں چھتھیاں میں
چور بین راتیں گھر ستیاں دے دیکھو دینہہ بازار وچہ مٹھیاں میں
جند جھوریاں نے وچے وچہ کھاہدی ہارے کھہ وچھوڑے دی ہٹھیاں میں
نہیں چھڈ گھر بار اُجاڑ ولیاں نہیں وسنا تے نہیں وٹھیاں میں
آکھیں رانجھنے نوں کدی آملے اوہدے درس دیدار دی بھکھیاں میں
کسے گھڑی سوکھنی آ رانجھا داتاں نت اڈیک دی ملکیاں میں
بھس پا نیاں کھیڑیاں کوفیاں نوں سر سدیڈے تھکاں تھکیاں میں
اُنجیں ترٹ کلیجڑے وچہ دھانی نہیں جیونا مرنتے رٹھیاں میں
دن رات قرار آرام ناہیں اوہدے عشق دی اگ نے لٹھیاں میں
ہجر ویلنے ٹینڈیاں وانگ ویلی ٹھیں درد دے چاہڑ کے بٹھیاں میں
کوئی دسدا نہیں سندیہڑے والا رانجھے باہجہ رہی ٹٹی کھتھیاں میں
جوگی ہو کے آ جو ملیں مینوں کسے انبروں قہر دی ترٹھیاں میں
لمی تند امید دی رکھ دل تے کتن رب دی آس تے جٹیاں میں
وارث شاہ میاں پریم چھٹیاں نے مار پٹھیاں چھٹیاں کٹھیاں میں
روضے حسنؓ حسینؓ شہید غازی بھولے پیر دی سکھناں سکھیاں میں
کھاہدا ماس سر پیر دا عشق خونی کانے وانگ سر پیرے دسکیاں میں
وارث باہجہ ہووے درد خواہ کیہڑا اگے دشمناں ظالماں ڈھکیاں میں

آمدن عروس در خانہ خسر اچپیاں بہ جھنگ

دہٹی آن کے ساہورے وڑی جس دن پچھے چلک سیالاں دا کیہڑا نی
رو رو جھل ولیاں کرے گلاں نت بجھرا دکھ نہ بہیڑا نی
جیہڑا عاشقاں وچہ مشہور رانجھا سر اوس دے عشق دا سہرا نی
عشق پٹ کے ترٹیاں گالیاں نی اُجڑ گیاں دا ویہڑا کیہڑا نی
منگو چوچکے دا جیہڑا چار داسی منڈا تخت ہزارے دا جیہڑا نی
بھورا ونجھلی سٹ جنون ہویا کوئی اوس دل کتے نہ ڈیرا نی
کتے دائرے کتے مسیت رہندا ہیرا اوسنوں دیہو سنیہڑا نی
وارث عشق دا ماریا پھرے بھوندا ہیر ویاہ کے لیگیا کھیڑا نی

۱؎ زخمی کیا اور ذبح کیا ۱۲ ۲؎ جھمنی یعنی کپاس کے صاف کرنے والی لکڑی ۱۲
۳؎ منہ بند کر کے قید کیا ۱۲ ۴؎ چور رات کو سوتے ہوؤں کو لوٹتے ہیں ۱۲
۵؎ آسمان سے قہر کی وری ہوئی ۱۲ ۶؎ عشق نے تباہ کر دیا۔ تمام عزت برباد کر دی ۱۲
۷؎ نہ آباد ہوتی ہوں اور نہ ہوں گی ۱۲

جواب دختراں ہمراہ او گوید

کُڑیاں آکھیا چھیل ہے ئس بھناں چھڈ بیٹھائی بگدے سبھ جھیڑے
وچہ بیلیاں کوکدا پھرے بھوندا جھتے باگھ بگھیلے تے شینہہ پیڑے
بی بی آپ توں گل کر ہونیڑے اوس کلاوے کھوہ نوں کون گیڑے
چھوہری آکھدی میٹھے دوا اہدی خبر ہیر دی دیوساں جند پھیرے
کڑیاں آکھیا جاؤ لیاؤ اسنوں کویں گھیر کے ماندری کرو نیڑے
سُٹ ڈنجھلی اہل فقیر ہویا جس روز دے ہیر مے گئے کھیڑے
کوئی اوس دینال نہ گل کردا باہجہ منتروں ناگنوں کون چھیڑے
آکھو نال پیار دلاسڑے دے رب لا دیسی تیرے ٹانگ بیڑے
اڑیو آکھیو جا رانجھیٹڑے نوں کتے پاوے نے آپ توں آپھیرے
آکھیں وارثا جا رانجھیٹڑیوں تینوں سدیا اج محبوب تیرے

آمدن دختران نزد رانجھا

کُڑیاں جا ولایا رانجھنے نوں بھرے دُکھ تے درد دا لدیائی
سانوں تیرا سنیہڑا ہیر دتا سبھ جیو دا بھیت الدیائی
جھب ہو فقیر تے پہنچ میٹھے اوتھے جھنڈڑا کا سنوں گڈیائی
تیرے واسطے ماپیاں گھروں کڈھی اساں ساہورا پکیڑا اردیائی
آکھن گھن سنیہوڑا سجناں دا تینوں ہیر پیاری نے سدیائی
اہناں دماں دا کجھ وساہ ناہیں عزرائیل چڑھ دہون تے ودیائی
باہجہ تدھ نہ جیونا ہوگ میرا وچہ سیالاں دے جی کیوں گڈیائی
وارثشاہ ایس عشق دی نوکری نے دماں باہجہ غلام کر چھڈیائی

آمدن رانجھا پیش مُلا

مئیں رانجھے نے مُلانوں جا کیہا چھٹی لکھو جی سجناں پیاریاں نوں
پہلے دُعا سلام قبول ہووے انہاں دوستاں رب سواریاں نوں
اگ بھڑک کے زمین اسمان ساڑے جا لکھیا جے دکھاں ساریاں نوں
اک ہور بھی گلہ جا لکھو جے ہیرے مارئیے نہیں آواریاں نوں
پاک ہو کے وت فقیر ہوداں کیہا ماریواسان بیچاریاں نوں
تساں ساہورے جا آرام کیتا اسیں ڈہوئے ہاں سول انگیاریاں نوں
مہر باگی نال جو یاد کیتا پانی پایا جے بھکھے انگیاریاں نوں
توں تاں ٹھگ کے مہیں چرائیاں تاں ہیج تے توڑدیاں تاریاں نوں
اکے یار دے نام توں سیں دیئے اکے چھڈئیے ایڈ وساریاں نوں
گلہ لکھ جو یار نے لکھیائی سجن لکھدے جویں پیاریاں نوں
میرا حال احوال تاں سبھ لکھیں ذرا چھڈیں نہ گلہ گذاریاں نوں
وارثشاہ نہ رب بن تانگ کوئی کویں جتنے بازیاں ہاریاں نوں

خط دا مضمون

مضمون خط

تینوں چاسی وڈا دیاہ والا بھلا ہویا جے جھب ویہجی اے نی
رنگ رتی اے دیٹی اے کھیڑیاں دی اے کید دلنگے دی گنڈ بھیتجی اے نی
سنگ چھڈ کے سنگ کو سنگ رلی اے کیوں سنگ دے بیج نوں بیجی آ نی
قاصد ہیر نوں آکھدا جائیکے تے خط چاک دا لکھیا بیجی اے نی

ایتھوں نکل گئیں بریاں دناں وانگوں انت ساہورے جا پتیجی اے
چلیاں پا پانی دکھاں نال پالی کرم سیدے دے پایاں دیجی اے
کھیڑے ساہورے چا بنایونے سیدے کھیڑے تے جھب کے ریجی اے
وارثشاہ تینوں ہن آکھدائے ٹھگی متراں نال نہ کیجی اے

خط دا جواب رانجھے نوں

جواب خط روانہ کردن ہیر بطرف رانجھا

رانجھے واسطے بہت اداس ہلی میں رہا میل توں چیریں وچھنیاں نوں
موت اتے سنجوگ نہ ٹلے مولے کون موڑ دا ای ساہاں بنیاں نوں
دیہڑ یوچہ توں آنکے پا پھیرا ایس تاں لبھ لوں یاراں منیاں نوں

بھ پایاں دتی ساں ظالماں نوں لگالون کلیجیاں بھنیاں نوں
جوگی ہوکے آتوں سجنا دے کون جان دا جوگیاں منیاں نوں
وارثشاہ اس رب دی مہر باہجوں بھلا کون ہساوندا رنیاں نوں

شاعر دی گل

مقولہ شاعر

قید آب تے خورش نے داگ جھلی کوئل لنکا دے باغ دی گئی دلی
چستی اپنی پکڑ نہ ہار ہمت ہیر ناہیوں عشق دے دچہ ڈھلی
ہوکے مست ملنگ دیوانڑا توں سہلی گودڑی پہن ہو شیخ چلی

منیالئی بنگالیوں چاک کملے سیدا پیا از غیب دی آن بلی
کوئی جاکے پکڑ فقیر کامل فقر بار دے دچہ رضا کلی
وارثشاہ ایہ عشق دیا گھگر ہیر تلمیوں باہجہ ملاح ٹھلی

خط لکھنا ہیر دا طرف رانجھے دی

نامہ نوشتن ہیر بطرف رانجھا

دتی ہیر لکھائیکے ایہ چھٹی مئیں رانجھے دے ہتھ لے جا دینی
ہتھ بنھ کے میریاں سجناں نوں رو رو سلام دعا دینی
کھیڑا ہتھ نہ لاوندا منجڑی نوں ہتھ لائیکے گور وچہ پا دینی
پڑھیں آپ جنازہ توں آ رانجھا سامی گھت کے زمیں دبا دینی
میرا یار رہیں میتھے پہنچ رانجھا کن مئیں دے ایتنی پا دینی

کتے بیٹھ نویکلا سد ملاں ساری کھول کے بات سنا دینی
مرچکیاں جان ہے نک اتے اکوار جے دید ناں آ دینی
لکھ ہو رہیاں غماں نال رانجھا ایہ چننگ لیجا کے لا دینی
تساں حق حقیقت سمجھنی سی دل اپنے دی سمجھا دینی
میری لیں نشانڑی بانک چھلہ رانجھے یار دے ہتھ پھڑا دینی

میری دے نشانڑی کہیں اسنوں اتے ہور بھی بات بتا دینی

وارث شاہ میاں اس کملڑی نوں ڈھنگ نال زنجیر دی پا دینی

رسیدن خط ہیر نزد رانجھا دہیدو

اگے چونڈیاں نال ہنڈایائی زلفاں کنڈلا اندر ہن ویکھ میاں

مل وٹنا لوہڑ دندا سڑے دا این خونیاں دے بھرن بھیکھ میاں

ہوئی ہوائی نوں کرو معاف مینوں ہویاں سبھ نے ادس وسیکھ میاں

دن رات پئی کرلاوندی اے ویہڑے وچہ کلیجڑے چھیک میاں

گھت کنڈل ناگ سیاہ پلمن ویکھے اوہ بھلا جس لیکھ میاں

آحسن دی دید کر دیکھ زلفاں خونی بنا دے بھیکھ نوں ویکھ میاں

پین مکیاں ہاؤں کلیجڑے نوں ونھ گئی ہے عشق دی میکھ میاں

وارث شاہ فقیر رضا منی فقر مار دے لیکھ وچہ میکھ میاں

پیغام دادن ہیر قاصد را

ویرا قاصد رب دا واسطائی آکھیں جا رانجھیٹے نوں غم میرے

اکھیں روندیاں نیر نکھٹ گیا آنسو پین جھولی چھم چھم میرے

سیالاں وچہ میں تت بھر تڑی دے کیتے نجڑے رب نے جرم میرے

جھب ملیں پنجاں پیراں دیتا وے سن دکھڑے درد الم میرے

تیرے باجھ میں انگ نہ نین جوڑاں شاہد حال دے نی دو نویں چم میرے

نت کو کدی کا نگ اڈاوندی ہاں ایہو لکھیا لیکھ کرم میرے

کدی آونائیں وے توں آن ماہی مڑ آونائیں کیہڑے کم میرے

پئی سکنی ہاں مکھ ویکھنے نوں آ رہے نی نک تے دم میرے

۶۶۰ تیرے عشق فراق توں ڈولیاں میں پھیرا پا انگن گھم گھم میرے

۶۶۲ راہ ویکھدیاں اکھیں پک گیاں کدی دیہ دیدار خصم میرے

۶۶۴ دا انگ جھنگ دے آن جو ملیں مینوں جھیڑے نگو ردے ہون کم میرے

۶۶۶ جھب بوہڑ مینوں ہیر سیاپاں وے گڈیں ون تے دنی دے تھم میرے

جتے ناں جتیاں دی مثل پاؤ پیریں کجھ عذر ناہیں الس چم میرے

وارث شاہ رانجھیٹے نوں ملاں کیکوں تن زور ناہیں پلے دم میرے

رسیدن خط ہیر نزد رانجھا

قاصد آ رانجھیٹے نوں خط دتا ڈھی ہوئی ہے نک تے جان میاں

اک گھڑی آرام نہ آوندا ئے کیہا ٹھوکیو پریم دا بان میاں

نال سون نہ دیندی اے سیڑے نوں ڈھکی مول نہ ادسدی کان میاں

تیرے واسطے راتوں گنے تارے کشتی نوح دلوچہ طوفان میاں

کوئی پا پھلا وڑا ٹھگیو ئی سر گھتیا چا مسان میاں

نال کھیڑیاں دے اوہدا پیار ناہیں لوک لا تھکے سبھ تان میاں

جس وقت منجی اتے لت دھردا اوسی وقت پیندا شور آن میاں

موہوں تدھ دا نام جو کڈھ بہندی اوتھے نت پوندی گھمسان میاں

تیرا نام لے لے نڈھی جیوندی ئے بھادیں جان تے بھادیں نہ جان میاں
راتیں گھڑی نہ سیج تے مُول سوندی رہے لوک تبیٹرا ران میاں

جوگی ہوئیکے نگر وچہ پا پھیرا موجاں نال توں نڈھڑی مان میاں
وارثشاہ میاں سبھے کم ہوندے جدوں رب ہوندا مہربان میاں

خواندن خط ہیر میّاں رانجھا

چھٹی نام تیرے لکھی نڈھڑی نے وچہ لکھے سو درد فراق سارے
ملاں لکھ نوں درد فراق میرا جیہڑا انبروں سٹ دا توڑ تارے
قاصد دے کے خط فراغ ہویا کیتا پھیر خدا دا شکر بارے
رانجھا ترت پڑھا کے خوشی ہویا دلوں ساہ دی ٹھنڈری آہ مارے
گر لکھ جو دلاندے دُکھڑے دا لکھن پیاریاں لغں جویں یار پیارے
وارث کم سوئی جیہڑے رب کرسی اوہدیاں قدرتاں توں میتاں واروارے

خط رانجھا بجواب خط ہیر!

لکھیا ایہ جواب رانجھیٹڑے نے جدوں جیو وچہ اوسدے شور پئے
پہلے دعا سلام پیاریاں نوں مجھوواہ فراق دے بوڑ گئے
ساڈی گل نہ پچھدا مول کوئی مکھ یار جدو گئے موڑ گئے
ساڈی ذات صفات برباد کر کے لڑ کھیڑیاں دے نال جوڑ گئے
اوسے روز دے اسیں فقیر ہوئے جس روز دے حسن دے چور پئے
اساں جان تے مال درپیش کیتا تسیں لگڑی پریت نوں توڑ گئے
ساڈا واس آیا وچہ الوواں دے اُڈ ماراڈاریاں مور گئے
آپ ہس کے ساہورا ملیا جے ساڈے روپ دا رسا نچوڑ گئے

آپ ہو محبوب جا ستر بیٹھے ساڈے نیناں دے نیر نکھوڑ گئے
وارثشاہ میاں ملیا اوہناں نوں دھڑولی وکھو زور وزور گئے

مضمون خط میاں رانجھا

ساڈی خیر ہے چاہوندے خیر تیری پھیر لکھو حقیقتاں ساریاں جی
مو جو چوہدری دا پُت چاک ہو کے چوچک سالدیاں کھولیاں چاریاں جی
سپ رسیاں دے کرن مانترا دے دیندیاں جے بیٹھ کھاریاں جی
آپ نال سہاگ دے جا رہن پچھے لاجاون پچکاریاں جی
پاک رب تے پیر دی مہر باجھوں کٹے کون مصیبتاں بھاریاں جی
دغا دیکے آپ چڑھ جان ڈولی چنچر ہاریاں ایہ کواریاں جی
پیکے جٹاں نوں یار فقیر کرکے لین ساہورے آن گھمکاریاں جی
سرداراں دیاں پُتراں چاک کر کے آپ ملیاں جا سرداریاں جی

جس وقت کوئی اوتھے نظر کردا خوب کردیاں ہار سنگاریاں جی
وارثؔ شاہ کدہاریاں اساں کولوں راجے بھوج تھیں ایہ نہ ہاریاں جی

صلاح کردن رانجھا بدل خود بجہت دیدار ہیر

رانجھے فکر کرکے تجویز کیتی کویں ہیر دا درشن پا لئے
دھونسا عشق دانویں سر پھیر گھڑیا دل اپنے نوں سمجھائے
کرماں نال ہے لبھدی ڈھیر دولت طالع ہون چنگے گنج پا لئے
رنگ ہور دا کے جاوڑیئے نال ہیر دے انگ لگا لئے
اک ہو ونا رہیا فقیر میتھوں ذرا ایتنا بھی دس لا لئے
کسے جوگی توں سکھئے سحر کوئی چیلے ہو کے کن پڑا لئے
کتے بیٹھ نویکلا سد گوشے حرف عشق دا ورد سکھا لئے
اگے لوکاندے جھگڑے بال سیکے ذرا اپنے نوں چننگ لا لئے
کنگھی وانگ ہے چیریا آپ تائیں ہن زلف محبوب دی واہ لئے
کسے جوگی دے نال پیوند پائیے رن لیاونے دا سحر پا لئے

سینہ اگ فراق طوفان تایا اِل کے یار نوں کویں بجھا لئے
کھر اکھٹن دریا ہے عشق والا پار لنگیئے تلہا بنا لئے
رانجھے آکھیا لٹ دی ہیر دولت جرم گل لئے تاں بھیت پا لئے
اوہ رب دے نور دا خوان لغیما شہدے ہو کے جرم وٹا لئے
مکھن پالیا چیکنا نرم پنڈا ذرا سواہ دے وچہ رلا لئے
اوتھے خودی گمان منظور ناہیں سر دیجئے تاں بھیت پا لئے
میرے ہون نصیب جے دھروں چنگے یار رج کے گلے لگا لئے
جدوں رن گھر بار وسار دیئے تدوں جھگڑے دی جاواہ لئے
اگے جھنگ سیالاں دا سیر کیتا ذرا کھیڑیاں نوں جھوک لا لئے
وارثؔ شاہ محبوب نوں تدوں پایئے جدوں اپنا آپ گوا لئے

ایضاً

دہید وہور دلیل دی غور کیتی اساں پہنچنا ایئں منزل دور یارو
خانے فقر دے عشق دی چال چنگی چلو ایس دکان ضرور یارو
صبح شام دیلے وانگ آہدیاں دے حاضر لولنا ہور حضور یارو
دیکے بانہہ سرہانے تے گھوک سونا پھیر اٹھکے بیٹھنا گھور یارو

سرتے بھار فراق داندی تار وکویں لنگھیئے پہلڑے پور یارو
ٹنڈ ٹکڑیاں دی رلکا لینی باہجوں معاملے باہجہ فتور یارو
نال فکر دے چلھہ نہ تا بھنی نہیں جھلکنا بھار تنور یارو
وارثؔ شاہ دا بولنا بھیت اندر دانشمند نوں غور ضرور یارو

روانہ شدن رانجھا بخدمت بالناتھ

بجھی عشق دی اگ نوں وا لگی سماں آیا ئی شوق جگاونے دا
یار ملے تاں شکر بجا لیائیے کیا داعد اعمر گواونے دا
اک روز وچہ پندھ کر گیا سارا ایسا چا سی بھیکھ وٹاونے دا

بالناتھ دے ٹلے دا راہ پھڑیا متا جا گیا کن پڑاونے دا
یار آکھدے تے بالاناتھ جوگی ول جاندا یار لنگھاونے دا
نا امید ہو یا دنیا داریاں توں فکر لاہیا سو پھیر مڑ آونے دا

نالے آکھدا جے کرامات ہووے نالے آکھ دا کم بنا دنے دا
بُندے سونے دے لاہ کے چاچڑھیا کن پاڑ کے مندراں پا دنے دا
کسے ایسے گورو دیو دی ٹہل کیجئے سحر سکھئے رن کھسکا دنے دا
پٹے نال ملایاں دے نال پالے وقت آیا سور گرما ونے دا
جُرم کرم تیاگ کے ٹھاپ بیٹھا کسے جوگی دے ہٹ وکا دنے دا
وارث شاہ میاں انہاں عاشقاں نوں فکر ذرا نہ جند گو دلنے دا

صدائے نمودن رانجھا برائے فقیر شدن

ہو کا پھیرے دیندا پنڈ انوچہ سارے آؤ کسے نقیر جے ہو ونا جے
ذرا کن پڑوا کے سواہ ملنی گورو سارے جگت دا ہونا جے
ناہ دینی دوہائی پھر جمنے دی کسے موئے نوں مول نہ رو ونا جے
نالے منگنا تے نالے گھورنا جی دیندار نہ کسے دا ہو ونا جے
باراں دیہاں دے واہیاں نفع ناہیں اک واہ کے رج کھلونا جے
دیکھو چھڑدیاں لوپندیاں جا دھامن بھن رات نوں جوگنوں جو دنا جے
دلوں میل جہان دی پاک کرنی داغ حرص پلیت دا دھو ونا جے
ہر کسے توں ٹہل کرا لینی ولی پیر فقیر سدا دنا جے
منگ کھاونا کم نہ کاج کرنا نہ کجھ چارنا تے نہ کجھ چو ونا جے
نہ دہاڑی نہ کسب روزگار کرنا ڈھو شاہ پھیر مُفت دا ہونا جے
منگ کھاونا تے مسیت سونا نہ کجھ دیونا تے نہ کجھ لیو ونا جے
مست لٹکدے جنگلاں وچہ پھرنا تے غم نوں کھوہ ڈبو ونا جے
سدا خوشیدے نال نہال رہنا ہنجواں ڈبلکے مکھ نوں دھو ونا جے
دھرکے ٹنگ تے ٹنگ نسنگ سونا دُکھاں نال نہ جیو وگو ونا جے
لمر کس کے حاضری نہیں دینی ہتھ بنھ کے نہیں کھلو ونا جے
خوشی اپنی اُٹھنا میاں وارث اتے اپنی نیندرے سو ونا جے

ملاقی شدن رانجھا با بالناتھ

بالناتھ دے ڈیرے جا رانجھا گل تھاں مکان ول نظر کردا
آسن جوگیاں دے بنے بہت سندر رنگا رنگدا کیتا سی چاپر دا
رانجھا دیکھ کے بہت نہال ہویا سبھو دسدا زہد تے جہد کردا
سبھو ذکر تے شغل دے فکر اندر بناں رب دے نام نہ ہور کردا
روڑی گُرڑے دی رکھ کے ٹیک متھا سبھ جوگیاں دے جا چرن پھڑدا
کئی سبز سفید تے سوسنی سی ملمع پھیریا چاندی تے ہور زردا
کئی پوتھیاں پڑھن گیان گیتا کوئی بھاگوت بھارتے بیٹھ پڑھدا
وارث شاہ بھی نقر دے نام اُتوں جیو جان صدقڑے چا کردا

عرض رانجھا بخدمت بالناتھ

ٹلے جائکے جوگی تے ہتھ جوڑے سانوں اپنا کر و فقیر سائیں
صدق دہار کے نال یقین آیا اسیں چیلڑے تے تسیں پیر سائیں
تیرے درس دیدار دے ویکھنے نوں آیا دیس پردیس میں چیر سائیں
بادشاہ سچا رب عالماں دا فقرا دس دے ہین وزیر سائیں

بناں مرشداں راہ نہ ہتھ آوے دُدھ باہجھ نہ رجھدی کھیر سائیں
یاد حق دی صبر تسلیم بنہا تساں جگدے نال کی سیر سائیں

تینوں جوڑ کے ہتھ سلام کردا کہندا بہت ظہیر اسیر سائیں
فقر کل جہان دا آسراے تابع فقر دی پیر امیر سائیں

پیر تار کے لاوندے ترت بنے بیڑے ڈبڑے ڈُہنگرے نیر سائیں
حکم نال ربی مردہ کرو زندہ میرے لباں تے دم اخیر سائیں

ڈھونڈاں ڈھونڈ کے انت لاچار ہویا کوئی پیش نہ گئی تدبیر سائیں
حکم فقر دا کولدوں جائے ناہیں چلے مڑن تقدیر دے تیر سائیں

میرا ماں تے باپ نہ بھین بھائی چاچا تایا تے ساک نہ ویر سائیں
دنیا وچہ ہاں بہت اداس ہویا پیروں ساڈیوں لاہ زنجیر سائیں

ہُن چھڈ تینوں دس جاں کتھے نظر آونائیں ظاہرا پیر سائیں
تساں جگت نوایا ہیٹھ آسن وارثشاہ دی بخش تقصیر سائیں

ایضاً

کراس آیا کوئی زور ناہیں میتھے رب دے واسطے کرو دیا
کوئی سکھنا بھریتے آوندائے پھریا چاہے تے اوس تے کرومیا

میں تے مار یا دکھاں نتے ہوڑیاں دا تک سانبھ تساڈڑے آن پیا
تیری دیکھ کرامت میں شکر کیتا ایس واسطے آن رجوع تھیا

تیری صفت میں سنی ہے جوگیاں تھیں بالناتھ جگت تے وچہ ڈہیا
میں غریب سبھے چھڈ کم آیا گوپی چندتے بھرتری جوگ لیا

تیرا کھ ڈٹھیاں سبھ پاپ جھڑدے ہور رگ دا ناس ہے نال بہیا
وارثشاہ جاں فقر دا پوے برقعہ دوہاں عالماں وچہ نہال رہیا

جواب بالناتھ

ناتھ دیکھ کے بہت ملوک چلبل اہل طبع تے سوہنا چھیل منڈا
کوئی حسن دی کان ہشناک سندا تے لاڈلا ماؤں تے باپ سند

کسے دُکھ توں رُس کے اٹھ آیا اکے کسے دے نال پے گیا دھندا
ناتھ آکھدا دس کھاں سچ میتھے توں تاں کیہڑے دُکھ فقیر ہُندا

تیرا طور نہ جوگدا اکھ دسے مال مست دستے توں تاں نہیں لُنڈا
چشماں تیریاں خون گذارناں نی طبع حاکمی نہ غُلام بندا

جوگی ہووے اصیل جو کلیوں ہووے جوگی ہودے ناہیں جیہڑا چور گنڈا
وارثشاہ تساں جہیا چھیل بانکا وچہ مجلساں سوہندا چھیل مُنڈا

کلام رانجھا بابالناتھ

بالناتھ نوں جوڑ کے ہتھ کہندا شربت جوگدا گھول میں پیونائیں
ایہہ جگ مقام فناہ دا اے سبھاریت دی کندھ ایہہ جیونائیں

چھپائے بدلاں دی عمر بندیاں دی عزرائیل نے پاڑنا سیونائیں
اجکل جہان دا سہل میلا کسے نت نہ حکم تے تھیونائیں

بھاویں تخت بہے بھاویں زمیں سوئیں آخر خاک دے وچہ سلیونائیں
وارثشاہ میاں انت خاک ہونا لکھ آبحیات جے پیونائیں

کلام ناتھ

ہتھ کنگناں پہنچیاں پھب رہیاں کنیں جھمکدے سوہندے بندڑے نی
مجھ بنڈیاں لنگیاں کھیس[۲] اتے سر بھنے پھلیل دے بندڑے نی

[۱] یعنی بے اعتبار [۲] کمریں ریشم کی لنگیاں اور کھیس اور سر پہ خوشبودار زلفیں ۱۲ ۔

سر کُو چکے باریاں دار چھلے کجل بھنڑے نین نچندڑے نی
کھلے وچہ بازار دے لٹک دے نی پھلاں ہار گلاں وچہ گندڑے نی
کھا پہن پھرن سرں ماپیاندے تساں جیہے فقیر کیوں سندڑے نی
وارثشاہ تساں جیہے چھیل بانکے وچہ مجلساں سوہندے مندڑے نی

ناتھ دیاں رانجھے نال گلاں

کلام ناتھ با رانجھا

خواب رات دی جگدیاں سبھ گلاں دھن مال نوں مول نہ جھوڑیئے جی
کھلے فتح داباب گیان اندر نال دان تے دھیان سپوریئے جی
بھور آتما وس رس کس تیاگے ایوں گوردوں کاہ وڈوریئے جی
پنج بھوت بیگار تے اردبانی نال صبر سنتو کھ دے پوریئے جی
ایہ دُکھ سکھ اک سمان جاپے جیہی شال مشردتی بھوریئے جی
وارثشاہ میاں تائیں جوگ پایئے جدوں اپنے آپ نوں دریئے جی

بھور گلاں

ایضاً

بھوگ بھوگنا ددھ تے دہیں پیون پنڈا پالکے رات دن دھوونائیں
واہیں وںجھلی تریمتاں نال گھوریں گائیں میں ولا ٹیکے چوونائیں
ہن ایہوئی آوندا عقل ساڈی عمر آخری وچہ نسار ہدونائیں
کھر اکھٹن ہے فقر دی واٹ بھاگن ہوہوں آکھ کے کاہ وگوونائیں
پسح آکھ جٹا کہی بنی تینوں سوار چھٹ کے کھیہ کیوں ہوونائیں
وارثشاہ تینوں نت کہے جٹا ایس فقر وچہ اوکھڑا ہوونائیں

رانجھے دا جواب

کلام رانجھا بالناتھ

ابراہیم ادھم چھڈ راج دتا باتاں حق دیاں چاد ساریاں نی
ناتھا چھڈ دتے راج راجیاں نے فوجاں فقر تے جدوں اتاریاں نی
جوگی چھڈ جہان فقیر ہوئے ایس جگ وچہ بہت خواریاں نی
اوہ پرکھ نردبریدجا پہنچے پنجے اندریاں جنہاں نے ماریاں نی
ایس جٹ غریب نوں تارلویں جویں اگلیاں سنگتاں تاریاں نی
پارس لوہے نوں ملے تے ہووے سونا سن گلاں میں ایہ نتاریاں نی
کبر عیبتاں جھوٹھ سبھ نس دیندے صفاں فقر نے جدوں کھلاریاں نی
لین دین تے دغا اینان کرنا لُٹ گھت تے چوریاں یاریاں نی
جوگ دیکے کرو نہال مینوں کیہاں جوتے گھنڈیاں چاہڑیاں نی
وارثشاہ میاں رب شرم رکھے جوگ وچہ مصیبتاں بھاریاں نی

ناتھ دی گل

کلام ناتھ

ناتھ آکھدا جوگ دا سبق پہلا کرنا مار کے دہی داناس جٹا
ذکر عالماں فاصلاں صوفیاں دا سبھے سدے پاس نفاس جٹا
پنج تت سارے وکھو وکھ کہ نے اکو تت دار کھنا پاس جٹا
دس روح تے قلب دے راز مخفی ظاہر باطنی پنج حواس جٹا

۱، ۲ تمہارے جیسے فقیر کیوں ہوتے ہیں ۳ جہان کی سب باتیں خواب ہوتی ہیں ۱۲ ۴ آج اندر درس تو نے کس نے معلوم کئے ہیں ۱۲
۵ منہ سے کہہ کر کیوں آلودہ معلوم ہوتے ہیں ۶ پانچ حواس ظاہری ۱۲

چھڈ آسرے جھگ جہان والے اکو رب دی رکھنی آس جٹا

وارثشاہ ایہ زندگی کوڑ دی اے اک دم دا نہیں دہرواس جٹا

ایضاً

چھڈ دغا دغولیاں بخل کینہ ہو کے حرص ہوا تھیں پاک جٹا

آیوں ویکھ توں حال سرہند سیاندا نالے خویش قبیلڑا ساک جٹا

اند دین دینا اوہدا نام سچا سارا نور ظہور افلاک جٹا

نہ توں اک رہیں نہ توں رہیں بانی نہ تو رہیں ہوا نہ خاک جٹا

چوداں طبق چوکوٹ دی سیر کر کے ویکھ ذات خدا دی پاک جٹا

وارثشاہ تاں اپنا آپ جاپے جدوں کریں سر ایہ ہلاک جٹا

ایضاً

نہادیو تھیں جوگ دا پنتھ بنیاں کھرا اکھٹن ہے جوگ ہم میاں

جگ سن سمادھ دی منڈلی اے کہیا جھوٹ نام تے چھم میاں

لکھا نوچہ کوئی اک چاوندا ای بھاری جوگ دی ایڈ رقم میاں

کوڑا بکبکا سواد ہے جوگ سندا جیہی گھوٹ کے پیونی نم میاں

ادہیاں لگائیکے بھسم ہوناں پیش جائے نہ کھرب دھم میاں

وارثشاہ ایتھے پرکھ سوئی بیٹھے شوق نال روندے ترم ترم میاں

کلام رانجھا بالناتھ

تسیں جوگ دا حرف بتاؤ مینوں شوق جاگیا حرف نگینیاں دے

حرص اگ تے فقر دا لوے پانی جوگ ٹھنڈ گھتے وچہ سینیاں دے

سودے فقر دے گھر اک بھاء وکدے اکھیں والیاں اتے نابینیاں دے

تیرے دوارے تے آن محتاج ہوئے اسیں نوکر باجھ مہینیاں دے

اللہ پاک سچا جدوں کرم کردا ہوندے سوئی فقیر یقینیاں دے

دیدار خدا شفاعت نبیوں کریئے کم کوئی لیتھے دینیاں دے

الیسے جوگ دے پنتھ وچہ آن وڑیاں چھپن عیب ثواب کمینیاں دے

اک فقر ہی رب دے رہن ثابت ہور تھڑکدے اہل حزینیاں دے

کرو نظر میں جٹ غریب اتے جویں چمک یلغار چرمینیاں دے

تیرا ہو فقیر میں نگر منگاں چھڈاں واعدے انہاں رو زینیاں دے

تسیں کرم کرو رب فضل کرسی درد دور ہو جان رنجینیاں دے

وارث کرم جے کرو فقیر اتے رنگ خوب ہو ون جنم ہینیاں دے

کلام بالناتھ

الیس جوگ دے واعدے بہت اوکھے سنگی نادلوں نور وجاونا اوئے

تاڑی لائیکے ناتھ دل دہیان دہرنا دسویں دوار ہی سانس چڑہاونا اوئے

نام فقر دا بہت آسان لینا کھرا اکھٹن ہے جوگ کماونا اوئے

ادہیاں باشی جتی ستی جوگی جھات استری ہے دل نہ پاونا اوئے

جوگی جنگم گورڑی جٹادہاری منڈی نرملا بھیکھ وٹاونا اوئے

جمے آئے داہر کھتے سوگ چھڈے نہیں مویاں گیاں پچھوتاونا اوئے

نہادھو کے جٹاں نوں دھوپ دینی سدا انگ بھبوت رماونا اوئے

لکھ خوبصورت پری حور ہووے ذرا جی نوں نہیں بھرماونا اوئے

۱؎ مردہی بیٹھے ہیں جو شوق سے زار و زار روتے ہیں ۲؎ فقر کے گھر ایک نرخ بکتے ہیں بینا اور نابینا کسی کی پرواہ نہیں ۳؎ بدقسمتوں کے کام سنور جائیں ۴؎ عورت کی طرف نہ دیکھنا

رانجھے دا جواب

کنمُول تے پوست افیم بچہ نشہ کھائیکے مست ہوجاونا اوئے
تن ئے چوپڑن آرسی نال وکھن ایتھے ستھر اروڈ کرادنا اوئے

جگ خواب خیال دی بات جانی ہو کملیاں ہوش بھلاونا اوئے
گھت مُندراں جنگلا نوچہ رہنا بین کِنگ تے سنکھ وجاونا اوئے

جگن ناتھ گوداوری گنگ جمنا سدا تیرتھاں جائیکے نہاونا اوئے
میلے ساہدلندے جاوناں دیس پچھم نواں ناتھاں دا درشن پاونا اوئے

کام کرودھ تے لوبھ ہنکار مارن جوگی خاک دُرخاک ہوجاونا اوئے
رناں گھور دا گاوندا پھریں واشی تیتھو اوکھڑا جوگ کماونا اوئے

ایہ جوگ ہے کم نراسیاں دا تساں جٹاں کی جوگ کماونا اوئے
طمع حرص نوں مار فقیر ہونا اساں حق دارہ بتاونا اوئے

لوکاں بھانلے ایہ جوگ دی بات سوکھی جیوندیجان تے خاک سماونا اوئے
وارث جوگ دا جالنا کھڑا اوکھا جوگ پاوناں جان گواونا اوئے

کلام رانجھا بالناتھ

بال ناتھ دی گل

تسیں جوگ دیہو اتے کرو کرپا داش کر دیاں ڈھل نہ لوڑیئے جی
تیریاں سبھ گلاں منظور مینوں وچہ جوگ دے کون ہن لوڑیئے جی

میں تاں رن گھر بار دسار بیٹھا مرشد گورو جی ناہ نکوڑیئے جی
جیہڑا آس کرکے ڈگے آن دوارے جیو او سدا چا نہ توڑیئے جی

ناتھ اڑک نہیں وگ دے جگ سارے جیکر نال پیار دے ٹوریئے جی
لاتقنطوا دی جیہڑا آس رکھے کیوں اوسنوں چا پسوریئے جی

صدق بنھ کے تے جیہڑا آپڑن لگے پار لائیے وچہ نہ بوڑیئے جی
وارث شاہ میاں جیندا کوئی ناہیں مہر اوس توں نہ وچھوڑیئے جی

کلام بالناتھ

گھوڑا صبر دا جوگ دی واگ دیکے نفس مارناں کم بہوں چنگیاں دا
چھڈ زرانتے حکم فقیر ہونا ایہ کم ہے ماہنواں چنگیاں دا

عشق کرن تے تیغ دی دھار کپن ایہ کم نہیں بھکھیاں ننگیاں دا
ایتھے تھاؤں نائیں اڑبنگیاں دا ایہ کم ہے سرانتوں لنگھیاں دا

تیتھوں جوگ کمایا ناہ جاوے میاں فائدہ کی جوگ منگیاں دا
جیہڑے مرن سو فقر تھیں ہون واقف نہیں کم ایہ مرن تھیں سنگیاں دا

شوق مہر تے صدق یقین باہجوں کیہا فائدہ ٹکڑیاں منگیاں دا
وارث شاہ جو عشق دے رنگ رتے کنڈی آپ ہے رنگ دے رنگیاں دا

کلام رانجھا

رانجھے دا جواب

رانجھا آکھدا یار دے ملن والا کوئی دس سولڑا راہ ناتھا
گھر دن تیرلویں کجھ نہیں خرچ ہوندا جوڑا مندراں تے چٹکا سواہ ناتھا ۶۸۸

انا انا انت کدوں آکھیا میں کدوں آکھیا قالو ابلے ناتھا
کیہا ہورناں دا آیا پیش میرے کیہی چمبڑی ایہ بلا ناتھا ۶۹۰

۱ بدن چرب کرتا ہے ۲ فقیروں کا دیدار ۳ عورتیں دیکھتا پھرتا ہے ۴ فقر جان ضائع کرنا ہے ۵ سخاوت کرتے دیر نہ ہونی چاہیے ۶ فقر میں خواہ مخواہ ڈبونا چاہیے ۷ ناتجربہ کار بیل پیار سے چلتے ہیں ۸ محبت جدا نہ کرنی چاہیے ۹ عاشق ہونا اور تلوار کی دھار کاٹنا ایک برابر ہوتا ہے ۱۰ بدمزاجیوں کی یہاں جگہ نہیں ہے ۱۱ سر برہنہ بے تعلق ۱۲ مرنے سے ڈرنے والے

پہلاں عرش عظیم توں ملے دھکے تھلے بھوئیں تے ماریا جانا تھا
ٹریا وانگ مسافراں دیس چھڈیے نہیں دیکھنا ملک نوں آنا تھا
نام یار دا ناف تھیں صاف نکلے جائے سینیوں ہو ہوا نا تھا
میری عاجزی عجز منظور ہووے کون تدھ باہجوں دردخواہ نا تھا
فناہ فی اللہ دی منزلوں لنگھ اگے کراں سیر جا ملک بقا نا تھا

پلے پا پنجیریاں سیر آٹا دتا دیس توں باہر کڈھنا تھا
ڈگا آن ہن تیریاں وچ قدماں خیر مہر دا جھولڑی پانا تھا
شغل حق دا وچ وجود گھو کے دسویں دوارے تے وی چڑھانا تھا
انحد واآن کے ساز وجے ہو جائے ایہ جسم فناہ نا تھا
وارث دکھ مصیبتاں دور ہودن فضل کرے جے آپ خدا نا تھا

کلام ناتھ بار انجھا

جوگ کرن سومرن بھیں ہوئے اُتھر جوگ سیکھے سکھنا آئیا ئی
نال صدق یقین دے بنھ تقوے اودھنے پتھرن رنیوں پایا ئی
مندا آپ نوں جاننا خلق کولوں جے تاں جوگ دے پنتھ نوں پایا ئی
بچہ اسنوں سوچ قلبوت خاکی سچے رب نے تھاں بنایا ئی

نیچا دہار کے گوراندی سیوا کریئے ایہ بھی جوگیاں دا فرمائیا ئی
میل دلے دی دھو کے صاف کیتی ترت گورو نے رب ملایا ئی
نامے کپڑے دہودندے گورو لدھا پاس بیٹھ کے بھیت چھپایا ئی
وارثشاہ میاں اوہ مست جاپے سرب موئے بھگوان نوں پایا ئی

ایضاً

مالا منکیاں دی وچ اک دھاگا تویں سرب کے بیچ سما رہیا
جویں پتریں مہندیوں رنگ رچیا تویں جان جہان میں آ رہیا
رانجھا بنھ کے خرچ ہی مگر لگا جوگی اپنا زور سبھ لا رہیا
ایس جوگ توں فائدہ کی تینوں تیرا کم آسان ہن آ رہیا
جرم کرم تیاگ سریر وچوں تیرے درس سے دکھ ہٹا رہیا
تیرے دوارے تے مراں گے ایس جوگی نہیں خون تیرے سر آ رہیا

ساہ جیوندیاں وچ ہے جان وانگوں نشہ بھنگ افیم وچ آ رہیا
جویں رگت سریر وچ سانس اندر تویں جوت میں جوت سما رہیا
تیرے دوار جوگا ہور رہیاں ہاں میں جوگی جٹ نوں گھنا بجھا رہیا
توں تاں ظاہرا ولی خدا دا ہیں تیرا نام لیاں دکھ جا رہیا
بھوتا کاس تے نرا اکاس ولوں انت چت اکاس میں لا رہیا
وارثشاہ میاں جنہوں عشق لگا دین دنی دے کم تھیں جا رہیا

ایضاً

جوگی آکھیا آجے نہ جاننائیں رہیں ایس خیال تھیں باز میاں
جوگ جیوندیاں مر جاوناائیں ایتھے کم نہیں لاڈ تے ناز میاں
ذکر شغل تے فکر دے وچ رہنا ہو ہو دا نت آواز میاں
کرکے خودی تکبروں ترک توبہ رہنا نیویاں وچ نماز میاں

سر سختیاں نرمیاں جھلیاں نی نہیں دسنا دے داراز میاں
سدا نفی دے راگ نوں گاوناائیں کرکے کرنگ قلبوت دا ساز میاں
ایتھے اپنے آپ نوں گالنائیں نہیں کھیلنے چرخ تے باز میاں
من وچ مسیت محراب تقوے صدق فقر دا جاء نماز میاں

ایس جوگ دا جالنا بہت مشکل رنگ رنگدے سوز گدازمیاں ۔ سجر فقر وچہ تلھہ توکلے دا وارث حرص دا روہڑ جہازمیاں

مقولہ شاعر

جوگی ہو لاچار جاں مہر کیتی تدوں چیلیاں بولیاں ماریاں نی ؟ ۔ جیبھاں سان چڑھائیکے گرد ہوئے جویں تکھیاں تیر کٹاریاں نی

دنے بن ادھوٹ گوردیو جوگی کرن رات نوں بہت خواریاں نی ۔ وچہ زرگ دے ہودسی داس انہاں چھڈ ڈنبیاں سوریاں چاریاں نی

دیکھ سوہنا رنگ جیٹھڑے دا جوگ دین دیاں کرن تیاریاں نی ۔ جوگ دین نہ مول نمانیاں نوں جنہاں کیتیاں محنتاں بھاریاں نی

ٹھرک منڈیاں دے لگے جوگیاں نوں متاں جنہاں دیاں رنّے ماریاں نی ۔ وارثشاہ خوشامداں سوہنیاں دیاں گلاں حق دیاں نہ نرداریاں نی

کلام رانجھا بامریدان بالناتھ

بالناتھ جیہا تساں جاننا ہاں جیہڑا ہویا ہاں تساں دا خاص بھائی ۔ سبھے دیا کرو میرے حال اُتے ہوواں عاقبت دوچہ خلاص بھائی

جنہاں مریں ہر پچھان لیا کم تنہاں دا ہویا سبھ راس بھائی ۔ بدھی آس میں جوگ دے سکھنے دی جدوں ٹریا ساں ہوا داس بھائی

تساں نال میرا کوئی زور ناہیں کیوں چلیا ایڈ وسواس بھائی ۔ ویر ساہد دے نال جو ساہد کردا ایویں عمر اکارتھا جاس بھائی

عرش رب دا دل عاشقاں دا جیہڑا رنج کردا ہوندا ناس بھائی ۔ فقر سوئی جو دوئی نوں دور کردے وارثشاہ توں پچھ لے اس بھائی

کلام مریدان بارانجھا

چیلے آکھدے منڈیا سنیں ساتھوں اسیں سچ دی بات سناونے ہاں ۔ باراں برس ہوئے سانوں ٹہل کردے منگ پنکے نت کھواونے ہاں

جوگ اساں نوں مہر کر نہیں دیندا پئے رات دن رب دھیاونے ہاں ۔ کدی اگ ہوندا کدی وانگ پانی کوئی ایس دا انت نہ پاونے ہاں

لئے نت چرنامتاں پیر دھو کے آسن ٹہلدا روز وچھاونے ہاں ۔ ناناگنگ توں چل نت لیائیکے تے بھر بات اشنان کراونے ہاں

کرسی بیٹھیاں نوں متھا ٹیک کے تے نال صدق دے پیر دھواونے ہاں ۔ وارث کرم سوئی جیہڑے پین جھولی ایویں رائیگاں عمر گواونے ہاں

کلام رانجھا بانا تھ و مریدان او

عیب کرن بیگانڑی طاعت اندر[1] ستے آدمی ایہ گنہگار ہوندے ۔ چوڑ[2] کرت گھن[3] نوکرے تے چغل[4] جھوٹھا[5] لوتی لادڑا زانی[6] بدکار ہوندے

ے یعنی جو لوگ دن کو مست بڑے گورد اور نیک ہوں اور رات کو بُرے کام کریں گے تو وہ دوزخ میں جائیں گے اور انکو سخت عذاب ہوگا اسواسطے ہر ایک انسان کو چاہیے کہ اچھے کاموں کی طرف رجوع کرے جن کا عقل خدا نے کم کر دیا ہے ے سچ کی باتیں تحقیق نہ کریں ے بیگانی نوکری گناہ ہے ۱۲

ساد ھوالیس زمانے دی چال ایہا کئی پیدل تے کئی اسوار ہوندے
اک باہجہ امید دے پارلنگھن اک نال امید دے خوار ہوندے
اساں جوگنوں نہیں ہے گل پہن بھناتسیں کا سنوں ایڈ بیزار ہوندے
رب بہتیاں تھیں جاکرے تھوڑے اوہ چاہے تے اک تھیں چار ہوندے
ایہو جیہے معاملے کئی سادھو اساں ڈٹھے نی وچہ سنسار ہوندے
وارث جنہاں امید نہ تانگھ کائی کم تنہاندے عاقبت پار ہوندے

مقولہ شاعر

رل چیلیاں تاکسا کیتا بال ناتھ نوں پکڑ بہلیا نے
ٹوکاں بولیاں نال بیشرم ہوکے بالناتھ دے جگر نوں سلیا نے
سہلیاں ٹوپیاں مندراں چھڈ چلے غصہ جیو دے وچہ اوڈلیا نے
چھڈ دوار اکھاڑ بھنڈار چلے جاراہ تے رند سبھ ملیا نے
غصے نال پکار پکار کردے گورو بولیاں نال تھلیا نے
وارث رب بخیل نہ ہووے میرا چارے راہ نصیب دے ملیا نے

کلام رانجھا با مریدان ناتھ

سنجاں لوک نصیب ہے باب مانڈے میرا رب بخیل نہ لوڑیئے جی
ایہ حکم تے حسن نہ رنت رہندے نال عاجزاں کرو نہ زور بیئے جی
بیڑا لدیا ہویا مسافراں دا پار لائیے وچہ ناہ بوڑیئے جی
زمین نال نہ ماریئے پھیر انہاں ہتھیں جنہاں نوں چاہڑیئے گھوڑیئے جی
جیہڑا آس کر کے ڈگے آن دوارے جیو اوسدا چا نہ توڑیئے جی
کیجے غور تے کم بنا دیجے ملے دلاں نوں ناہ وچھوڑیئے جی
کوئی کم غریب دا کرے ضائع سگوں اوسنوں ٹکئے ہوڑیئے جی
بھلا کردیاں ڈھل نہ مول کریئے قصہ دور دراز نہ ٹوریئے جی
ماں باپ جس دا کوئی نہ ہووے مہر اوستوں نہ وچھوڑیئے جی
وارث شاہ یتیم دی غور کریئے ہتھ عاجزاں دیناں جوڑیئے جی

کلام بالناتھ با خادمان خود

دھروں ہندڑے کا وشاں ڈیرآئے بریاں چیلیاں اتے بخیلیاں اوئے
پانی دُدھ وچوں کڈھ لین چاتر جدوں چھکے پاندے تیلیاں اوئے
مینوں ترس آیا ویکھ زہد تیرا گلاں مٹھیاں بہت رسیلیاں اوئے
گورو آکھیا مندراں جھب لیائو چھڈ دیہو گلاں مٹھکھیلیاں اوئے
ناہیں ڈرن ہن مرن تھیں بھور عاشق جنہاں سولیاں سر اتے جھلیاں اوئے
وارث شاہ پھر ناتھ نے حکم کیتا کڈھ اکھیاں نیلیاں پیلیاں اوئے

۱؎ گلے میں سہن بیٹھا یعنی ہمیشہ قائم نہیں رہتا ۱۲ ۲؎ قسمت کے چاروں راہ بند کر دیئے ۱۲
۳؎ لوگ تیرے حق میں برے نصیب کو معاملہ کرتے ہیں ۱۲

قبول کردن مریداں فرمان ناتھ

چیلیاں دا غصہ ٹھنڈا ہونا

چیلیاں گورو دا بچن پروان کیتا چار سُر گدیاں ٹِلیاں میلیاں نی
نوں ناتھ لوبجر ڈا پیر آہے چوسٹھ جوگنی نال ریلیاں نی
اک دوئے دے نال نہ بات کردا باتاں بھولیاں سبھ سوہیلیاں نی
سبھ تن سو سٹھ جاں بھوین تیرتھ وچہ گوراں دے منتراں کیلیاں نی
چھ جتی تے دسے اوتار آہے وچہ آبحیات دے چھیلیاں نی
وارثشاہ نہ طاقت ہے بولنے دی جتھے قدرتاں رب دیاں پھیلیاں نی

جوگی شُدن رانجھا

رانجھے دا جوگی بننا

دن چار سُکا بنا مُندراں بال ناتھ دی نذر گذاریا نے
جیہڑے غصے تے کاوڑاں چیلیاں سن سبھ جیوتوں چا اتاریا نے
بہت غضب کرو ہڈی بات آہی سبھا جیو اندر چا ماریا نے
گورو کہیا سو انہاں پروان کیتا نرداں بچھیاں تے بازی ہاریا نے
گہنا کپڑا کل تاراج کیتا حسن بادلی چا اجاڑیا نے
لیڑے لاہ کے گورو پیار دتا انگ لا بھبوت سواریا نے
غصے نال وگاڑ کے گل ساری ڈرے گوروتوں چار سواریا نے
انہوں ہویا جناب بھیں جوگ بخشش آپو وچہ ایہہ بات وچاریا نے
زور آوراں دی گل ہے بہت اوکھی جان بجھ کے بدی وساریا نے
گھٹ وٹکے صُمٌّ بُکمٌ ہوئے کائی گل نہ موڑ کے ساریا نے
لیا اُسترا گورو دے ہتھ دتا جوگی کرندی نیت چا دھاریا نے
وارثشاہ ہن حکم دی پئی چھیٹی لکھ ویریاں ٹھگ کے ماریا نے

حاضر شدن رانجھا بخدمت بالناتھ

رانجھے دا ناتھ دی خدمت وچ حاضر ہونا

بالناتھ نے سامنے سد دھیدو جوگ دین نوں پاس بہالیا سو
کن پاڑ کے جھاڑ کے حرص حسرت اک پلک وچہ من دکھالیا سو
پڑھ کے منتر اپنے گورو والا پھیر رب دا نام سمہالیا سو
سواہ انگ رما سر مُن داہڑی پا مُندراں چا نوالیا سو
گورو چیلڑے دا برن اک ہویا پردہ پائیکے دیسنوں ڈھالیا سو
رد ڈھبوڈ ہویا سواہ ٹلی منہ تے سبھ کوڑمے دا نام گالیا سو
جیہے پتراں تے باپ مہر کردے جلپے دُدھ پول کے پالیا سو
لے کے استرا درد فراق والا اک پلک وچہ روڈ کرالیا سو
خبراں گل جہان وچہ کھنڈ گیاں رانجھا جوگڑا ساز دکھالیا سو
ادھورا انجھنا تے ادھو چاک جوگی کھیڑے چھیلن نوں سانگ بنالیا سو

ہتھ کھپڑی سمرنا دنگی اسم الکھ دا جاپ سکھالیا سو
وارثشاہ میاں سنیار وانگوں جٹ پھیر مڑ بھنکے گالیا سو

نصیحت کردن بالناتھ رانجھا را

دیوے سکھیا رب دی یاد والی دس راہ جو گوراں دے جائیے جی
ساڈا آئیا جائے پراستری توں اس طور سی جوگ کمائیے جی
اتے دید نا رب دی یاد دسے گورو جوگ دے پنتھ نوں پائیے جی
سکھی دوار دسے جوگی بھیکھ مانگے دے دعا اسیس سنائیے جی
ہنگی بھاد ڑی کھیری ہتھ لیکے پہلے رب دا نام دھیائیے جی
بڈھی ماں نوں جا کے کرو نہچا چھوٹی بھین مثال کر پائیے جی

سبھ تیاگ کے فکر اندیشڑے نوں راہ گورو اندا گوراں توں پائیے جی
لکھ پدمنی چیترنی نظر آوے اوتھے جیو نوں ناہ ڈولائیے جی
نہا دھو کے چا بھبوت ملیئے اتے کسوت انگ وٹائیے جی
اسی بھات سو نگر دی بھیکھ لیکے مست لٹکدے دوار کو آئیے جی
نگر الکھ وجائیکے جاوڑیئے پاپ جان جے ناد گھوکلیئے جی
وارث شاہ یقین دی گل چنگی سبھو حق ہی حق ٹھہرائیے جی

کلام رانجھا بابالناتھ

رانجھے آکھیا اگر نہ پومیرے کدی قہر دی واگ ہٹائیے جی
پہلے چیلیاں نوں چا تیز کریئے پچھوں جوگ دی ریت بتائیے جی
ایہ کو ہجڑی مت کو مت تیری گھت خندقے وچہ ڈوبائیے جی
کرتوت جے ایہو سی سبھ تیری منڈے ٹھگ کے لیک نہ لائیے جی

گورو مت تیری سانوں ناہ بھبی گل گھٹ کے چا لنگھائیے جی
اکوار جو دسنا دس چھڈو گھڑی گھڑی نہ گورو اکلائیے جی
لیک لائیکے پچھوندی مت دینی تینوں مت ایہ کس سکھائیے جی
وارث شاہ شاگرد تے چیلڑے نوں کائی بھلی ہی مت سکھائیے جی

باز نصیحت کردن بالناتھ رانجھا را

کہنے ناتھ رانجھیٹیا سمجھ بھائی سر جا لئے جوگ بھر وٹڑی نوں
من ماریئے جوگ نوں پالیئے اے جیہا ماری اے ناگ رکھ سوٹڑی نوں
داغ دنب توں بہت سنبھال رکھیں چا در فقر دی چیٹڑی دھوتڑی نوں
حال فقر دے نوں ناہیں لنگ لائیں دلوں صاف رکھیں نیت کھوٹڑی نوں
پاسے جوگدے تے کھیڈن جا نبازی چلیں سمجھ کے چال اس گوٹڑی نوں
ایس مکھ آلو دنہ جھوٹھ لولاں چا رلیا دنا اپنی کھوتڑی نوں
جتی ستی نمانیاں ہو رہیں رکھیں ثابت ایس لنگوٹڑی نوں

الکھ ناد وجائیکے کرو نہچا میل لیا و ناٹکڑے روٹڑی نوں
بچہ نفس شیطان نوں گھٹ ماریں جنھے دیکھیں کوارڑی وٹڑی نوں
ہتھ پکڑ مطہر یقین والی ماریں نفس شیطان دی کھوتڑی نوں
فقر مٹھڑا کھیت کھا دائے چوہا چور لا گو گنے ٹوٹڑی نوں
خصی بلد وانگوں گائیں وچہ پھرنا نہیں سنگھنا وہڑکی جھوٹڑی نوں
وڈی ماں برابر جانئیں اتے بھین برابر چھوٹڑی نوں
اسیں وڈی نوں ماں ہی جاننے ہاں اتے دھی برابر چھوٹڑی نوں

جیکر سامنے آوے تے منہ پھیرن کیسی ناؤ ویکھس اوس موٹڑی نوں

وارثشاہ میاں لیکے چھری کائی وڈھ دور کریں ایس لوٹڑی نوں

کلام رانجھا بابالناتھ

رانجھے دی ناتھ نال گل

ثابت ہووے لنگوٹڑی نہیں ناتھا کاہ جھگڑا پچا او جاڑ دائیں

جبکر شوق ہوندا مینوں رب دالا ہوندا است الست غفار دائیں

ایس جیوتوں ٹدھی نے موہ لیا نت فقر دا نام چیتار دائیں

جیو مار کے رہن جے ہووے میرا ایڈے محالے کا سنوں ہار دائیں

جے میں جان دا کن توں پاڑ دینے ایہ مندراں مول نہ ساڑ دائیں

جے میں جان دا عشق تھیں منع کرنا تیرے ٹلے تے دھار نہ مار دائیں

جے توں کرنی سی میں نال ایہ ٹھگی پہلے روز چا دیس اتار دائیں

ایس عشق تھیں چُپ چپّے رہے میری ایڈے پاڑنے کا سنوں پاڑ دائیں

مینوں عشق نے مار حیران کیتا ٹٹا تخت توں وڈے بہار دائیں

ہور کم نہیں سی جوگی ہووتے دا اک رکھنا ہاں غم یار دائیں

سر روڈ کرا کیوں کن پاٹن جے تاں کبر ہنکار نوں مار دائیں

جے میں مست اجاڑ وچہ جا بہندا انہیں سیالاں ندیاں کا سنوں چار دائیں

اکے کن سوار دے پھیر میرے نہیں گھتوں ڈھلونت سرکار دائیں

وارثشاہ دینال کوئی گل کر دا او ہنوں چا کے زمیں تے مار دائیں

کلام ناتھ

ناتھ دی گل

پچھوں تا وندا ہاں کیتی مورکھی میں لکھیں ہتھ نہ آوندا اوہ ویلا

ناتھ جھورداسی اوسویلڑے نوں کیوں میں بھاگنا سی ایہ جھل بیلا

گنج فقر دے نوں ایس مفت پایا کیتا خرچ نہ پلیوں اک دھیلا

ہن کراں کیکوں ہتھیں بخش چکا حال قال تے کھپری نا دھیلا

جوگ مٹھڑا کھیت کماددا تے ایہ بالکا عیب دا پیا تیلا

بوٹے اک دے انب کدی لگن ہووے نہیں انار کریر ڈیلا

موڑے مندراں کن بے عیب منگے لا بیٹھائی مار ہن جگر سیلا

کنیں ایس دے مندراں پا بیٹھا ہویا ٹھگی دا آن کے ایہ میلا

ساڈے سنگ دے وچہ کو سنگ رلیا جویں سنگ کریر دے نال کیلا

مطلب پائیکے تے ہویا جٹ بھیلا غرض واسطے ریپلا بنے لیلا

پہلاں مندیاں للک کے جوگ لیا کر کے منتاں زاریاں ہو ڈھیلا

پتر کھوتیاں دے گھوڑے نہیں ہوندے بھوے اوڈھ نہ بھیڈ دا جویں لیلا

کتھوں جٹ میرے گرد آن ہویا گھر بار نوں چھڈ کے ہو دیہلا

وارث جیوندی جان اکوار چھٹاں اگوں کراں گا کسے نہ مول چیلا

ایضاً

کھاہ رزق حلال تے سچ اولیں چھڈ دیہہ توں یاریاں چوریاں اوئے

اچھد چالے گوا دینے والے جی پائ کے کستیاں مویاں اوئے

جوراہکاں جو تیرے لیاں جھیڑیاں رلیاں ہینباں توڑیاں اوئے

توبہ کریں تقصیر معاف تیری جھیڑیاں پچھلیاں صفاں نکھوریاں اوئے

پچھا چھڈ جٹا خصماں سانبھ لیاں جھیڑیاں پاٹیاں کھنڈیاں پوریاں اوئے

دھودھا کے مالکاں ورت لیاں جھیڑیاں چاٹیاں کیتیاں کھوریاں اوئے

چھڈ سبھ بریایاں پاک ہو جانہ کرنال جگت دے زوریاں اوئے
تیری عاجزی عجز منظور کیتی تاہئیں مُنداں کن وچہ سویاں اوئے

ردلے وچہ توں رہیڑ یا کم چوری کوئی مُنہ چھپاں ناہیوں لویاں اوئے
وارثشاہ نہ عادتاں جاندیاں نی بھاویں کٹیئے پوریاں پوریاں اوئے

کلام رانجھا باجوگی

ایس جٹ ہاں مطلبی یار پورے دا ٹرڈہنگ کرکے ویلا کڈھ ہنائیں
گورو پیر تے ربدا نام لیکے جھنڈا رنگپور دے وچہ گڈنائیں

اگ گل توں جان قربان کرنی پر دلے دا ہٹھ نہ چھڈنائیں
وارث نک سیالاں تے کھیڑیاں دا نال سہدے رگڑکے وڈہنائیں

کلام ناتھ بارانجھا

بچاوڈ ھکے پیلیاں حرصدیاں فقر گاہندے نفس کھلواڑیاں نوں
دیکھے چڈیاں ہکیوئی وٹہنیاں نوں ہولاں مارکے چوکھراں مارڈیاں نوں

ہل واہنے دی جنگی جاچ تینوں واہ جانائیں گھتھیاں باڑیاں نوں
وارثشاہ مُوتُوا قبل اَن تمُوتُوا چھڈ جیوندی جان اکھاڑیاں نوں

کلام رانجھا باناتھ

ناتھا جیوندیاں مرن ہے کھر ادکھا ساتھوں اڈنہ واعدے ہوونے نی
جیہڑا سخن منظور نہ کرے کوئی موہوں آکھ کے چاوگوونے نی
نیویں کن پڑائیکے خوار ہوئے ساری عمردے دکھ دکھوونے نی
ساتھوں کھپری نادتہ سانبھ ہونے اساں انت نوں ڈھگڑے جوونے نی
ناں اُٹھ کمینیاں نین دادے سنکے سخن کرچُپ کھلوونے نی
ہتھ گھتناں گھٹڑیاں بھاریاں نوں پچھوں نیو نکے لکٹ لوہونے نی
لہ گھت خراس وچہ درڑکرنا پہن چکیاندے نہیں جھوونے نی
سن کھیڈنوں تساں جا منع کیتا اساں دہوئیں دے گوہنے ڈھوونے نی

اسیں جٹ ہاں ناڑیاں[۱] کرن والے اساں کچکرے نہ پروونے نی
اسیں ٹلے تے آن خوار ہوئے ساتھوں نہیں ہوندے ایڈے روونے نی
رناں نالوں جو درجدے چیلیاں نوں اوہ گورونہ بنھ کے چوونے نی
رناں دین گالیں اسیں چپ کریئے ایڈے صبردے پیر کس دھوونے نی
پنڈاں ایڈیاں کسے نہ چانیاں نی بھار بھن والے پہلاں جھوونے نی
اسیں جھگڑیاں نوں گلوں لاہ بیٹھے جھیڑے سلڑے مول نہ چھوونے نی ۱۶
کھچاں رناں لڑاکیاں کرن جھیڈاں گتاں پُٹکے جھاٹڑے کھوہونے نی ۱۸
وارثشاہ آکھے اساں آخرت نوں کٹے چوونے تے مٹے دہوونے نی

کلام ناتھ بارانجھا

۱ بیے ہوئے زمین کے ٹکڑے ۱۲ ۲ ٹانگوں میں دیکر ہل چلانا ۱۲ ۳ جیتی جان فنا چھوڑ دے ۱۲
۴ موٹے رسے بٹنے والے یعنی موٹا کام بننے والے ہیں ۱۲ ۵ باندھ کر دوہنے والے یعنی لاحاصل ۱۲ ۶ بیل جتتے ہیں ۱۲

چھڈ چوریاں یاریاں دغا جٹا بہت اوکھیاں ایہ فقیریاں نی
جوگ جالنا سار دا تز کلائے ایس جوگ وچہ بہت ظہیریاں نی

جوگی نال نصیحتاں ہو جاندے جویں اوٹھ دے نک نکیریاں نی
تو بنا کھپری سمر نا ناد سنگی چمٹا بھنگ نریل زنجیریاں نی

چھڈ تریمتاندے جھاک ہو جوگی فقر نال جہان کی سیریاں نی
وارث شاہ ایہ جٹ فقیر ہویا نہیں ہوندیاں گدھے توں پیریاں نی

کلام رانجھا

اگے ناتھ دے کھلکے عرض کردا صورت یار دی نوں اساں ڈھونڈ نائیں
ہیر حق حلال ہٹنگ مینوں ہور غیر دلیل نوں کھر دنڈ نائیں

ناگ عشق دا بیٹھا ئی وچہ سینے کنڈل مار جس خون نوں چونڈ نائیں
وارث شاہ وانگر ایس ہیر باہجوں ہڈ ماس ساڈا ہجر چونڈ نائیں

ایضاً

ساتوں جوگڑی ریجھ تدوکنی سی جدن ہیر سیال محبوب کیتے
چھڈ دیس شریک قبیلڑے نوں اساں شہر دے طور عجوب کیتے

رل ہیر دنال سی عمر جالی اساں مزے جوانی دے خوب کیتے
ہیر چھتیاں نال مس بھناں اساں دوہاں نینے نشے مرغوب کیتے

ہو یار زق اوداس تاں گل ہل ماپیاں ویاہ دے پاسلوب کیتے
دیہاں کنڈ دتی بھویں بری سلعت نال کھیڑیاں دے منسوب کیتے

پیاوخت تاں جوگ وچہ آن پھاتھے ایہ داعدے آن مطلوب کیتے
عشق نال فرزند عزیز یوسف نعرے درد دے بہت یعقوب کیتے

ایہ عشق نہ ٹلے پیغمبراں توں بھو تھے عشق نے ہڈ ایوب کیتے
دیہی اپنی ساڑ کے خاک کیتی ایس عشق نے چا غروب کیتے

عشق واسطے شاہ سکندرے نے فتح شہر شمال جنوب کیتے
ایس زلف زنجیر محبوب دی نے وارث شاہ جیہے مجذوب کیتے

بانکسار دعا کردن بالناتھ درحق رانجھا بدرگاہ خدا و قبول شدن

ہوویں گور وجگت داتا ئیں سچا جس تے کرم کریں پار لنگھدا ئے
مینوں ہیر دیہو ساتوں طلب ایہا ہیر ہیر میرا جی منگدا ئے

ناتھ سمجھیا نہیں خیال چھڈ دا لگا ایس نوں تیر خدنگ دا ئے
ناتھ کراشنان بھبوت ملیا تاڑی لائیکے رب توں منگدا ئے

رانجھا ناتھ اگے ایہو عرض کردا اساں عشق دہاں رنگ رنگدا ئے
ناتھا واڈ کوکوں جویں ڈرے لیا تویں ہور نال توں دل سنگدا ئے

اکھیں میٹ مراقبے وچہ ہویا ہر طرف دھیان کرمنگ دا ئے
ناتھ میٹ اکھیں درگاہ اندر نالے عرض کرے نالے سنگدا ئے

چوداں طبق ٹکائے نے تھا نو بھائیں کیتا بڑا اوپا توں رنگدا ئے
درگاہ لاابالی ہے حق والی اوتھے آدمی لول نہ ہنگدا ئے

ے بالناتھ نے آنکھیں بند کرکے تاڑی لگائی جس کو صوفیائے کرام مراقبہ کہتے ہیں اس میں ہمیشہ دلی توجہ خداوند تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے اور دوسرے خیالوں سے قطع کیا جاتا ہے اور اس کی طرف سے فیض اور تجلیات کے وارد ہونے کا انتظار کیا جاتا ہے تاکہ فیضان رحمت ہاتھ سے نہ جاوے چنانچہ فرماتے ہیں ۔ یک چشم زدن غافل ازاں ماہ نباشی: شاید کہ نگاہے کند آگاہ نباشی۔

آسمان زمین دا وارثی توں تیرا وڈا پسار ڑا رنگ دائے
سبھ چھڈ بریایاں بنھ تقوے لاہ آسرا ساک تے انگ دائے
میرا نام سنکے ٹلے آن چڑھیا کرکے پندھ ہزارے تے جھنگ دائے
لاٹ عشق دی تے تن جالیا سو جویں شمع تے حال پتنگ دائے
ایسا عشق نے مار حیران کیتا سڑ گیا سوانگ پتنگ دائے
کریں فضل تاہیں بیڑا پار ہووے لگے پلک نہ دیر درنگ دائے
توں رب غریب نواز صاحب پردہ ڈھکنا فقر دے ننگ دائے
کیکوں حکم ہے کھولکے کہو اصلی رانجھا ہو جوگی ہیر منگ دائے

رانجھا جٹ فقیر ہو آن بیٹھا لاہ آسرا نام تے ننگ دائے
مار ہیر دیاں نیناں نے خوار کیتا لگا جگر وچہ تیر خدنگ دائے
شوق نال جنگل بیلہ چیریا سو کیتا خوف نہ شیر پلنگ دائے
گھون موں ہوکے سر وچہ سواہ پائی پھیر الاہ کے تے سوہے رنگ دائے
کن پاڑ منا کے سیس دا ہڑی پی بیٹھے پیالڑا بھنگ دائے
سبھ شیخی مشائخی چھڈکے تے بانا بھدیا فقر نہنگ دائے
جوگی ہوکے تے پردیس آیا رزق دور جیوں کونج کلنگ دائے
ہویا حکم درگاہ تھیں ہیر بخشی بیڑا لادتا اساں ڈھنگ دائے

پنجاں پیراں درگاہ وچہ عرض کیتی دیہو فقر نوں جنم ملنگ دائے
وارثشاہ ہن جنہاں نوں رب بخشے تنہاں نال کیہہ محکمہ جنگ دائے

مژدہ دادن بالناتھ رانجھا را

ناتھ کھول اکھیں کہیا رانجھنے نوں بچہ جاہ تیرا کم ہوئیا ئی
سنکے خوشی دینال تیار ہویا جٹ جوگڑی جوگ نوں جویا ئی
ہیر بخش دتی سچے رب تینوں موتی لعل دے نال پرویا ئی
لمر کس او داسیاں بنھ لیاں جوگی ترت تیار ہی ہویا ئی

پھل آن لگا اوس بوٹڑے نوں جیہڑا وچہ درگاہ دے بویا ئی
پڑھکے فاتحہ خیر دا گورو صاحب بچن فتحدا اکھ تھیں گویا ئی
چڑھ دوڑکے جٹ کے کھیڑیاں نوں بچہ شگن تینوں بھلا ہویا ئی
خوشی ہوکے کر وداع مینوں ہتھ بنھکے آن کھلویا ئی

کر دو مہر میرے نگر لادمتھائی رخصت دیہو دیلا رب ڈھویا ئی
وارثشاہ جاں ناتھ نے حکم کیتا ٹردا ٹلیوں بہترا ہویا ئی

تیار شدن رانجھا بطرف رنگپور از خدمت بالناتھ

رانجھے ٹردیاں ہویاں وچار کیتی کوئی ہور فریب بنائیے جی
چھوٹا پیس کے بل وچہ پالئی اے طباشیر دا رنگ دکھائیے جی
چھال کٹ کے پیس کے پانگلی ہو کا دید گی چا دیوائیے جی

پٹ لوٹیاں ٹلے دیاں پانگلی دچھے رکھ کے چا سکائیے جی
اٹ سٹ دیاں جڑہاں نوں ٹپکے تے جڑھ پان دی آکھ سنائیے جی
کسے فند فریب دے ملے پیار اٹوٹنے سحر جادو پڑھ جائیے جی

مئیں لال شہباز حسین وانگوں وِنگاں چوڑیاں تھے چاپایا ئیے جی
درس یار پیارے دے ویکھنے نوں ویداں جوگیاں دا دیس لائیے جی
وچوں مجلسوں اُٹھ کے وانگ مجنوں پیر گیتانے جُھم آئیے جی
وارث یار دا تدوں دیدار پائیے جدوں اپنا آپ گوائیے جی

حسد بُردن مریدان بر جوگ رانجھا

جوگی ناتھ توں خوشی لے وداع ہویا چھٹا باز جیوں تیز طراریاں نوں
اِک پلک وچہ کم ہو گیا اسدا لگی اگ پھر چیلیاں ساریاں نوں
جوگ دیہو جو آونے لوک نوں رب جاندا ساڈیاں نعریاں نوں
جٹ کل دے آئے نوں جوگ دتو کیہا مان ہے اسان بیچاریاں نوں
بھلے کرم ہودن تاہیں جوگ پائیے ملے جوگ نہ کرماندیاں ماریاں نوں
فوجدار حضور تھیں کوچ کیتا ڈنکا لگیا چوٹ نقاریاں نوں
اساں ٹہل کریندیاں عمر گذری ڈھل کیتی سو چیلیاں پیاریاں نوں
کدی مہر دی نظر نہ دیکھدے ہو پادیں رہتوں کریں جو کاریاں نوں
مڑکے رانجھے اِک جواب دتا انہاں چیلیاں سبھ ہنسیاریاں نوں
اسیں جٹ انجان ساں پھس گئے کرم کیتا سو اساں نکاریاں نوں
تسیں مُدتاں دے بیٹھے ٹہل کردے حاصل کجھ نہ عقل سواریاں نوں
وارث شاہ اللہ جدوں کرم کردا حکم ہوندا ئی نیک ستاریاں نوں

کلام مریدان ناتھ بار انجھا

توں تاں جوگ لیا نال صاحبی دے خوشی نال گمان دے آ لیتو
دھن بھاگ سہاگ نصیب تیرے جھب گورو نوں حسن چھکا لیتو
نہ بندگی تدھ نہ مُول کیتی ست گوراں دے بھار اُٹھا لیتو
کوئی پا بھلا وڑا ٹھگیو ئی سر گوروے دے جا دُوڑا پا لیتو
بھلے بلدیاں ٹلے تے آن چڑھیوں جوگ ڈانگ دینال اُڑا لینو
کجھ پُن نہ دان اشنان کیتا کم گل دے نال بنا لیتو
اسیں مردے تے ڈردے ہی دُور رہیئے آسن تدھ نزدیک وچھا لیتو
وارث شاہ توں جوگ دا لیا دھاڑا اک اگے توں جوگ نوں لا لیتو

مقولہ شاعر

جدوں کرم اللہ دا کرے مدد بیڑا پار ہو جائے نمانیاں دا
حکم نال جہاز سمندر پھر دا او تھے کجھ نہ زور مہانیاں دا
اک سُتڑے دے جگا صاحب ضامن کیہڑا ئی تھدے بھانیان دا
جیندے ہوٹھ نبات تے شکر پارے گلہاں وچہ سواد لکھانیاں دا
لہناں قرض نہیں لوہے جاہیئے کیہا تان ہے اساں نتانیاں دا
اِک جاگ دے رہن محروم لکوں ایہ کھیل ہے اسدے بھانیاں دا
کھیڑا ہیر پرناہ گھر جا بیٹھا ہویا وارثی حکم ٹکانیاں دا
رانجھا چاک ہویا لکھ دکھ جھلے ہیر کیتا سی چاک لے آنیاں دا

ا؎ عاشق حقیقی کو جلوہ حق تعالیٰ شہادت کے وقت نصیب ہوتا ہے ۱۲

وڈھی کھائیکے قاضی نکاح پڑھیا جدوں چلیا حکم ملوانیاں دا
رانجھا ہو جوگی آیا واہو واہی شوق ہیر دا نام دیوانیاں دا
میرے کرم سولڑے آن جاگے کھیت جمیاں بھنبیاں دانیاں دا
وارثشاہ میاں وڈا دید رانجھا سردار ہے سبھ سیانیاں دا

روانہ شدن رانجھا بطرف رنگپور

جوگی ہو تیار جاں اُٹھ ٹریا آیا پنڈ بر پنڈ بھوڑائی
کنیں مندراں الیں نوں ناہ پھبن اوہدے تیڑ نہ بنے لنگوڑا ائی
جاگہ مندراں دی سیّو سوسن والے ہتھ ہندا رانگلا سوٹڑا ئی
سانوں الیس جیہا چند ہتھ آوے پہنے زری تے بادلہ گوٹڑا ائی
ست جنم کے ہمیں ہاں ناتھ پورے کدی ڈیہا نا ہیوں جوترڑا ئی
ہیرا ناتھ ہے وڈا گور دیو ساڈا چلے اوس کا پوجنے چوترڑا ئی
اساں نال ہے رب نے کرم کیتا اسان جوگ نہ لیا سی کھوٹڑا ئی
جھل عشق دا جاگنا بہت اوکھا باہجہ رہبراں راہ دا لوٹڑا ائی
اسیں فقر ہاں ظاہر ناتگ کالے کونڈا لغل تے ہتھ بھنگ گھوٹڑا ئی
جیہڑے پنڈ وچہ آوے تلوک آکھن ایہ تاں جوگیڑا بالسرٹا چھوٹڑا ئی
کوئی جوگیاں دی نہیں ڈول اوہدی ہڈ پیرلوں ویکھو موٹڑا ئی
کسے مان متی گھروں چک دتا جیندا انکھیں دکا وندا پوترڑا ئی
کسے بھاگ بھری اینہوں جمیا سی ایہ تاں حسن دی کان دا لوتھڑا ئی
دکھ بھجن ناتھ ہے نام میرا ایں ہاں دھنتر وید دا پوترڑا ئی
جو کوئی اساں دے نال دم مار دا ئے ایس جگ توں جائیگا اوترڑا ئی
بالناتھ سچا گورو پایا میں سینہ صاف ہے نور دا ہو ترڑا ائی
جس نوں عشق دی رمز دی خبر ناہیں بھار ہیٹھ جیوں لدیا کھوترڑا ائی
وارثشاہ جو آگیلے ساڈی[1] دُدھ پتراں دے نال سوترا ئی

کلام ایضاً

دھایا ٹلیوں رندلی کھیڑیاں دا چکنا ہینہ جو آوندا اُٹھ اُتے
موہنڈے پار زبنیل نوں پکڑ عاصا جوگی ڈُم دیندے جویں سٹھ اُتے
نشے نال جھولار دا مست جوگی جویں ساربان جھولدے اُٹھ اُتے
جوگی خوشی ہو آوندا کھیڑیاں نوں جویں جنج بن آوندی سٹھ اُتے
اینویں سرک دا آوندا کھیڑیاں نوں جویں فوج چڑھ آوندی لٹ اُتے
کعبہ رکھ منھے رب یاد کرکے چڑھیا کھیڑیاں دی بسچی گھٹ اُتے
چمٹا کھپری بچا ہو رُڑی[2] ڈنڈا کونڈا بھنگ پوست چادھی سو پٹھ اُتے
بیراگ شناس جو لڑن چلے رکھ ہتھ تلوار دی مُٹھ اُتے
واہو واہ دھانا رانجھا کھیڑیاں نوں وگے نیر جو دین دی سٹھ اُتے
وارث آن ڈریا جوہ کھیڑیاں دی سائیں ہو یار انجھیٹے دی پٹھ اُتے

تبدیل کردن رانجھا لباس خود

رانجھا بھیس وٹا ئیکے جوگیاں دا اُٹھ ہیر دے شہر نوں دھاوندا اے
بُھکھا شیر جیوں دوڑ دا مار اُتے جویں چور انڈھ تے آوندا اے

[1] آن شاہک ترس ہنگ جو دشمن ہے تیرا دریا پیچھے کٹا [2] جو ہماری خدمت کرے حوالے [3] ہت یادا رکہ بارش ہے نادیدہ مشہور ہے کہ جو کا ہاتھ مال پر ہی پڑتا ہے ۱۲

سخن یار دے یار نوں جپت آئے کدی رُوندا تے کدی گاوندا ئے — ہتر بول دا ٹھگن مناوندا ئے مُن شیرنی پیر مناوندا ئے

نال چاء دے جوگی سی سرک ٹریا جویں مینہ انہیری دا آوندا ئے — دیس کھیڑیاندے رانجھا جاوڑیا وارثشاہ ایال بولاوندا ئے

آمدن رانجھا درحد بسبت رنگپور

جدوں رنگپور دی جوہ جا وڑیا بھیڈاں چارے ایال وچہ بار دے جی — نیڑے آنکے جوگی نوں ویکھ دائے جویں نین ویکھن نین یار دے جی

جھٹ چورتے چغل دی صبح وانگوں گجھے دید ڑے رہن نہ یار دے جی — چوریار تے ٹھگ نہ رہن گجھے کتھوں چھپن ایہ آدمی کار دے جی

تسیں کیہڑے دیس توں آرہے سخن دس کھاں کھول نروار دے جی — ہمیں گنگ باشی چلے کنبھ میلے ہمیں پنچھی سمندروں پار دے جی

باراں برس بیٹھے باراں برس پھرد ے ملن والیاں دی گلاں تار دے جی — وارثشاہ میاں چارے جگ بھوندے ہمیں قدرتاں کو دیدار دے جی

کلام چوپان با رانجھا

پالی آکھدا فقر نہ جھوٹھ بولن فقر سوئی جو جھوٹھ نوں مار دے جی — بنے فقر تے اینا جھوٹھ بولیں جھوٹھ دھرم ایمان نوں ساڑدے جی

بیج اللہ دا نام تے فقر دوجا ہور جھوٹھ پسار لپسار دے جی — پھیر آکھدا ناتھ جی ویکھ تینوں ایس چال تے ڈول چتار دے جی

سارے ملک تھیں وڈھ نخروٹ پائی ٹردے پھیر دیاں بھیڈاں نوں چار دے جی — نوں چھے نخروٹ وچ پالیاں دے دسواں حصہ ہے وچہ سنسار دے جی

توں تاں چاک سیالاں دا نام دھید وچھڈ نخر لوچہ گل ہنجار دے جی — نہیں چوچکے دیاں جدوں چار دائیں جتی مان دا ایس وچہ بار دے جی

تیرا مہنہ ہیر سیال تائیں خبر عام سی وچہ سنسار دے جی — نس جاہ ایتھوں مارسٹنی گے کھیڑے سچ تے جھوٹھ نتار دے جی

دیس کھیڑیاندے ذرا خبر ہووے جان تخت ہزارے نوں مار دے جی — نس جاہ کھیڑے متاں لاہد کرنیں پیادے بنھ لے جان سرکار دے جی

میاں جاہ تیتھوں لیکھا منگنی گے وچہ روز حساب شمار دے جی — کوئی حامی نہ ہووسی مُول تیرا نفسی نفسی ہی سبھ پکار دے جی

مار چور کرسٹن گے ہڈ گوڈے ملک گور عذاب قہار دے جی — آکھے لگ میرے مڑ جاہ ایتھوں کھیڑے گھوڑیاں تے چڑھ تار دے جی

جس وقت ہووے خبر کھیڑیاں نوں اوسے وقت تیری جان مار دے جی — وارثشاہ جیوں گور وچہ ہڈ کڑکن گرزاں نال عاصی گنہگار دے جی

کلام رانجھا با چوپان

فقر آکھدا پالیا قہر کیتو ایڈ جھوٹھ دا بول کیوں بولیا ای — ڈھانگا پھیر کے ٹھکراں کریں الویں ایڈا جھوٹھ اپرادھ کیوں تولیا ای

لے پنچھی، پرندہ ۲ ملاقات والوں کی مرادیں برلاتا ہوں ۳ چار اطراف پھرتے ہیں ۴ خدا کی قدرت دیکھتے ہیں ۵ طریق فریب چھوڑ کر حقیقت کہدے ۶ تیرے وطن تک تجھے مارنے جائیں گے ۷ آیت شریف (ترجمہ) کہہ دے اے محمدؐ زمین کی سیر کرو اور دیکھو پرہیزگاروں کی عاقبت کیسی ہوئی ۱۲

ایڈ چارناں کم پیغمبراں دا کیہا عمل شیطان دا تو لیو ای
اسیں فقر اللہ دے ناگ کالے اساں نال کی گھولنا گھولیو ای
تیرا سب احوال معلوم کیتا لقمہ مکھ حرام دا چولیو ای
کھیڑے لیگئے زور بزور تیتھوں رونداپھرنائیں جھوٹھ چا بولیو ای
تیری سبھ حقیقت لبھ لئی چلیا جاہ مُڑ کے قہر تولیو ای
بھیڈاں چار کے تہمتاں جوڑنائیں کیوں غضب فقیر تے تولیو ای
ایا لی آکھدا جھوٹھ نہ بول توں بھی مکھن[1] پانیوں کسے رولیو ای
داہی چھڈ کے کھولیاں چاریوں نی ہولیوں جوگیڑا جیو جان ڈولیو ای
پیچ مُنکے پچھاں ہٹ جا جٹا کیہا کوڑ دا بھولنا بھولیو ای
وارثشاہ ایہ عمر نت کریں ضائع شکر وچ پیاز کیوں گھولیو ای

ایضاً

رانجھا آکھدا ملگ سزا تینوں جیہا دلوں توں ظن بنا بیٹھوں
کس عقل تے عیبدیاں دیں خبراں سر کفر دا بھار اُٹھا بیٹھوں
اساں راہ مسافراں پاہندیاں تے کیہا افترا کوڑ بنا بیٹھوں
ایڈے جھوٹھ اپرادھ توں بولنائیں روز حشر دا اج بھلا بیٹھوں
کری اے ودّھ کلام نہ مُول بھائی کیہا کوڑ دا فرش وچھا بیٹھوں
وارث دین تے دُنی دا تدھ تھیں نیواں ہو کے عمل کما بیٹھوں

کلام چوپان بار انجھا جوگی

اُٹھنی چا کا سواہ لا منہ تے جوگی ہو کے نظر بھوا بیٹھوں
کھیڑے مار لیگئے منہ مار تیرے ساری عمر دی لیک لوا بیٹھوں
اوہ ویلڑا ہتھ نہ آوندا ای جدوں حق دا ڈھول مروا بیٹھوں
منگ چھڈی انے جے جان ہووے[2] ولی دھر اچھد چھڈا بیٹھوں
ہُن دار کی پچھنائیں مور کھا وے جدوں رڑے تے موں منا بیٹھوں
سر ڈدھ تیر اکرن چا بیرے جس ویلڑے کھیڑیں توں جا بیٹھوں
ہیر سیال دا یار مشہور رانجھا موجاں ماں کے کن پڑا بیٹھوں
تیرے مبیٹھیاں ویاہ لے گئے کھیڑے داہڑی پر ہے دلو چہ مُنا بیٹھوں
ہن رونائیں جنڈیاں سوہریاں نوں مینتھوں لال جاں خاک رلا بیٹھوں
جدوں ڈھٹھوای دانہ لگ دا اے لوہے ناتھ دے انت نوں جا بیٹھوں
اک عمل نہ کیتوای غافلا اوئے اینویں کیمیا عمر[3] گوا بیٹھوں
وارثشاہ تریاق دی تھاؤں ناہیں سیتھیں اپنی زہر توں کھا بیٹھوں

کلام رانجھا با چوپان

رانجھا آکھدا ملگ سزا تینوں ایہ تاں ہویا ای بہت قصور تیتھوں
کُدھ دے وچ چا گھولیوای وڈا ہویا اے ایہ فتور تیتھوں
ایڈے جھوٹھ اپرادھ توں بولنائیں لیکھا نگسن روز نشور تیتھوں
گلاں ولاں چھلاں دیاں ویکھ کے تے ڈر گیا شیطان لنگور تیتھوں

[1] پانی سے کبھی کسی نے مکھن نہیں نکالا [2] جبتک بدن میں جان ہو ع لے پ ۱۲ ع ۲ (ترجمہ) البتہ جو لقین لائے اور کی نیکیاں اور عاجزی کی اپنے رب کی طرف وہ ہیں جنت کے لوگ وہ اسیں ہمیشہ رہینگے [3] یعنی لوٹ لے گئے تیرے منہ پر مار کر [3] کیا ہم نے عمر نہ دی تھی تم کو جتنے میں سوچ سکو جسکو سوچنا ہو اور پہنچا تم پر ڈر سنانے والا اب چکھو کہ کوئی نہیں گنہگاروں کا مددگار پ ۲۲ ع ۱۶ (ترجمہ) جو پسند رکھتے ہیں زندگی دنیا کی آخرت سے اور کہتے ہیں اللہ کی راہ سے اور ڈھونڈتے ہیں اس ۳ ، ۱۲

اپنے آپ توں بنیا ہیں عقل والا رہیا عقل شعور ہے دور تیتھوں
وارث چاک بنائیں توں جوگیاں نوں سڑ ہویا ہے جیو منوں تیتھو[illegible]

کلام رانجھا

فقر آکھدا پالیا سنی میتھوں دساں جیو دی سبھ تدبیر میاں
اساں سہلیاں کھپراں نادر تن بھیکھ کھائیکے ہون دہیر میاں
نام مہریاں توں سانوں ڈرن آوے انجھا کون تے کیہڑی ہیر میاں
جٹا چاک بنائیں توں جوگیاں نوں اہیا جیو آوے سٹوں چیر میاں
نویں ناتھ چوراسی نے سدھ جیہڑے ہیں انہاں کے نال وزیر میاں
بین تاں بھیر نہ چھیڑ ساں جوگیاں نوں میری نک دی نال لکیر میاں
شکل چاک دی ہیگی سی تیرے جیہی سر سیراں جیہے بھی ہون سیر میاں
ست جنم کے ہیں فقیر جوگی نہیں نال جہان دے سیر میاں
بھلا چاہیں نہ چاک بنا سانوں اسیں فقیر ہاں ظاہرا پیر میاں
جتی ستی ہاں ناتھ دے جوگ پورے ست پیڑ ہیئے جنم فقیر میاں
تھر اتھر کنبے غصے نال جوگی اکھیں رڑہ پلٹیا نیر میاں
ہتھ جوڑ ایال نے قدم پکڑے جوگی بخش لے ایہ تقصیر میاں
تسیں پار سمندر دل رہن والے بھل گیا چیلا بخش پیر میاں
وارث شاہ دی عرض جناب اندر سن ہونا ہیں دستگیر میاں

کلام چوپان بہ منت پیش رانجھا جوگی

بالی عرض کیتی ہتھ بنھ کے جی قصے سنو حقیقتاں ساریاں دے
ایہ پریم پیالڑا اچکھو ای نین مست سن نال خماریاں دے
جدوں ویاہ ہویا تدوں دہر بیٹھی ڈولی چاہڑیا نے نال خواریاں دے
موساں ننگرانیاں لاڈ ڈنڈسیاں دمڑے یاریاں عشق کواریاں دے
کھیڈن والیاں ساہورے بنھ کھڑیاں رُلن گڈیاں بیٹھ بخاریاں دے
معشوق پیارے جدا ہون کیکوں عاشق ہین پھوچھن پھلکاریاں دے
رنکیاں پھوہراں تے تہاں پیار آون دا لگ دے نہیں مٹیاریاں دے
مولی مہندیاں دے جدوں کھیت بارے لٹ لئے نی ہٹ پساریاں دے
گُنڈی رن بُڈھی ہوئی بنے حاجن پھیر مور چھل گرد مزاریاں دے
پر ہاں جاہ جٹا مار چھڈ نینگے ناہیں چھپ دے یار کواریاں دے
کوڑے کرن پیار کرٹا اڑا نویں ایہ بھی فند فریب پیاریاں دے
تھبے بیلیاں وچ لیجائے جٹی پہنگا پینگھدی نال پیاریاں دے
واہیں ونجلی پھرن تے مکر لگی ہانجھ گھن کے نال کواریاں دے
دہاراں کھاہنگڑاں دیاں جھوکاں ہانیاں ندیاں مزے پایاں گھول کواریاں دے
جٹی ویاہ دتی رہیا ونڈرا توں سُنجے سکھنے ٹونک پٹاریاں دے
رانجھا وانگ ایمان شرابیاں دے نت پھردائی وانگ ونجاریاں دے
نالے کرن وظیفہ جہان ٹھگن فند پھب دے نہیں چھلیاریاں دے
دند بھنیاں ڈائناں وانگ بدھے تاں چل دے نہیں وچاریاں دے
چوڑے گرینا کرن پیار بہتے جھتے بال ویکھن چنچلہاریاں دے
بڈھا ہوکے چوڑ میست وڑ دا ئل پھردا ای نال مداریاں دے
کاریگری موقوف کر میاں چاکا تیتھے ول ہے پاونے جھاریاں دے
وارث شاہ فقیر قربان ہووے اہدیاں قدرتاں ویکھ نیاریاں دے

ے پ ۱ ع (ترجمہ) نہیں معلوم ہم کو مگر جتنا تونے کیا سو ہی ہے اصل دانا حکمت و ۱۱۱ ۲ جوگی کو تیرا لکھا نا آ [illegible] تک بدن میں جان ہو ۱۲

کلام رانجھا با چوپان و تعریفِ سگانِ او

تسی عقل دے کوٹ عیال ہوندے لقمان حکیم دستور ہے جی
باز بھوربگلا لوہا لونگ کالو شاہین شہنی نال کستور ہے جی

لونگا پشم پستہ ڈبا مونت صورت سبزہ بور شابان منظور ہے جی
پنجے باز جیہے لک وانگ چیتے پہنچا دچیا مرگ بھ دور ہے جی

چک شینہہ وانگوں گج مینہ وانگوں جینوں دند مارن ہڈ چور ہے جی
کسے پاس نہ کھولنا بھیت بھائی جو کجھ آکھیو سبھ منظور ہے جی

میں تاں ہولا چار فقیر ہویا کوئی ہیر داہووے حضور ہے جی
پردیس وچ کم آپیا میرا ہیر لئی اگے بہر دور ہے جی

شاہ علیؑ نے سر چھپایا سی پردہ پوشی وچ فقر مشہور ہے جی
وارث شاہ ہن بنی ہے بہت اوکھی اگے سجھ اقہر قلور ہے جی

تواضع نمودن چوپان بار رانجھا

پالی ہس کے مڑ وچھا بھورا باہوں پکڑ رانجھیٹے نوں بیٹھ گیا
گلاں نال پیار دے کرن لگا مگروں بھیڈاں نوں اُٹھ بگھیاڑ پیا

پالی رانجھے نوں چا للکاریا ای رانجھا اُٹھ بگھیاڑ دے مگر گیا
وارث کل عیال سمہال لیاں لے ست تے بھیڈ اک پاڑ گیا

مقولہ شاعر

رانجھا سُن سوال عیال داجی نعرہ گج کے کوک پکاریا ای
کڈھ ایڑوں نہر نوں چک وتا وچہ رٹے دے آن نتاریا ای

مارے خوف دے ترت اوہ اُٹھ نٹھا رانجھے نہر نوں چا للکاریا ای
کھُرگی وٹ بگھیار ڑا کھڑا ہویا رانجھے کھرا کھچ کے ماریا ای

پٹڑے وانگ زمین تے ڈھیہہ پیا رانجھے نال چمٹے ڈھڈ پاڑیا ای
وارث شاہ ایال دے کول لیایا ویکھ قدرتاں توں بلہاریا ای

کلام چوپان

ایالی سمجھیا ایہہ ہے فقر ثابت کرامات دے نال بھرپور ہے جی
صادق عشق دے وچ ہلاک ہویا کیتا ذرہ نہ کجھ قصور ہے جی

میرا ترت سوال سو من لیا رکھ اکھیاں تے منظور ہے جی
دیکھے راہ خدا دے سیس تائیں رکھے دھیان ضرور قبور ہے جی

ہتھ جوڑ ایالی نے پیر پکڑے تیرے کشف دا نور ظہور ہے جی
وارث ہس کے آکھدا جاہ بھائی جو کجھ بولیو سبھ منظور ہے جی

کلام رانجھا با چوپان

رانجھے کہیا ایالی نوں بیٹھ بھائی بھیت کسے تھیں مول نہ پھٹ جائے
بھیت دسنا کسے دا بھلا ناہیں مردسوئی جو ویکھ دم گھُٹ جائے

ہرگز بھیت ہی کیدا نہ دیئے مار مار کے، تے بھاویں ہٹ جاوے
بھیت دسناں کیدا بھلا ناہیں بھاویں پچھ کے لوک نکھٹ جاوے

گل جیو دے وچ ای رہے خفیہ کانگ وانگ پنجال نہ سُٹ جاوے
وارث شاہ نہ بھیت صندوق کھلے بھاویں جان اجندرا ٹٹ جاوے

کلام چوپان با رانجھا

مار عاشقاں دی لج لاہیا ای یاری لائیکے[1] گھن لیجاونی سی
انت کھیڑیاں ویاہ لیجاونی سی یاری اوس دے نال کی لاونی سی
لیکے ہیر تائیں کتے نٹھ جاندوں ایڈی دھم کیوں مورکھا پاونی سی
لکے ہیر ہی مار مکاونی سی لکے اپنی جان گواونی سی

اِکے یاری ہی مُول نہ لاونی سی اکے ہیر ہی مار مکاونی سی
منگ ویاہ کے لے گئے جیوندے توں مر جاوناں لیک لاونی سی
مر جاونا سی دیدیار دے تے مُنڈ ہوں[2] سمجھ کے پنڈ ایہ چاونی سی
وارث شاہ جے منگ لے گئے کھیڑے داہڑی پر تیہ[3] وچہ مناونی سی

منع کردن رانجھا چوپان را از گفتگو

رانجھے آکھیا بس کر بیلیا اوئے تیری[4] گل سُنیاں دِل ہُٹ جائے
میرا حق کھویا انہاں ظالماں نے میرا صبر جڑھ سیدی پُٹ جائے
دنیاں نہیں جے بھیت وچہ کھیڑیاں دے گل خوار ہووے[5] کھنڈ پھُٹ جائے
ہاٹھی چور گو لیر تھیں چھٹ جاندا ایہا کون جو عشق چھٹ جائے

اساں جوگیاں صبر تھیں کم لینا بھاویں کوئی ساں نوں مار کٹ جائے
اکھیں دیکھ کے مردہن چپ کردے بھاویں چور ہی جھگڑا لُٹ جائے
تودا کھیڑیاں دے لوہے اڈیالی متاں چاک نشانے توں چھُٹ جلے
وارث شاہ میاں پالی سوئی چنگا جیہڑا وچھڑیاں نوں کردا جُٹ جائے

کلام چوپان

پالی آکھدا جوگیا ترس آوے تینوں دیکھ جوان شکیل جیہا
جان تجھ تقصیر سہیڑیا ای کبر مار کے تے عزازیل جیہا
پھیر دیکھنے وچہ نہ آونائیں تیرا چمک دا حُسن قندیل جیہا
شہباز ہما دا دبدبہ سی اج اُلوواں تے مثل چیل جیہا
ہجر یوسفی تے کدیں صبر کر دوں ہوندا قرب تینوں جبرائیل جیہا
گھسا کر وخلیل دا اجل جاندوں ہوندوں ذبح بسمل اسمٰعیل[6] جیہا

سید ایک دشمن تیری جان دا اے جس دا خوف مارے عزرائیل جیہا
نیت صاف سیتی بیڑا پار تیرا برا کم نہ غیر دلیل جیہا
سوہنا قدسی سَروے وانگ دِسدا ہویا جوگیا خشک مغیل جیہا
عاجز ہو کماوندوں اسم اعظم ترت ہو جاندوں اسرافیل جیہا
تقویٰ بنھ نمرود دی چخہ چڑھدوں ہوندا نار توں نور خلیل جیہا
شمع حسن تے وانگ پتنگ سڑ لیوں رہیا رنگ نہ اور نکیل جیہا

[1] دوستی لگا کر لیجاتی تھی [2] ابتداء سے سوچ کر یہ گٹھڑی اٹھانی تھی [3] ریش محفل میں منڈوانی تھی [4] تیری باتیں سننے سے دل تھک جاتا ہے [5] بات مشہور نہ ہو جائے [6] یعنی جس طرح حضرت خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نمرود کی چخہ میں صبر کیا تو آگ گلزار ہو گئی اسی طرح اگر تو بھی صبر کرتا تو مطلب کو پہنچ جاتا ۱۲ ۔

چھنے چوریاں دے کھا کھا غرق کیتے آئوں کھپر اکپڑ زنبیل جیہا ۔ الیس کم ناوں کتے ڈب مردوں ہونددوں جبٹ جے مرداصیل جیہا
گل سندیاں ناتھ حیران ہویا میٹ اکھیاں تے کھلا فیل جیہا ۔ سد پینڈے دار نگپور جاپ داسی لکے دور ہویا لکھ میل جیہا
گدڑ دانگ جا لے اج دس تیری دیس جناتوں شتر دی ڈیل جیہا ۔ پھر سیں منگ دا پند اخوار ہوندا پچھے ہیر دے ہو ذلیل جیہا
پنڈے لا بھبوت ابھدت ہوئیوں ہیلوں رانجھیا سانگ جیں بھیل جیہا ۔ ڈھپے چمک دی گلھ انار ورگی کالا کٹ ہویا پنڈا نیل جیہا
میرے آکھنے نوں منداسمجھ ناہیں غصہ کھائے کے ہو کرڈیل جیہا ۔ وارثشاہ فقیر تے سچ کہیا لگے حق دے جھوٹھ قلیل جیہا

ایضاً

ایالی آکھیا رن لیجاہ مور کھ سیدا یار نہ ساڈڑی بگدا ای ۔ اساں رانجھیا ہس کے گل کیتی جاویکھ لے داجے لگدا ای
لاٹ رہے نہ جیوڑے وچہ لگی ایہ الٹبرا اگدا ای ۔ جاویکھ معشوق دے نین خونی تینوں نت الاہمڑا جگدا ای
اساں دسناں چھڈیا وچہ پنڈاں کھادی قسم خدا جو جگدا ای ۔ سماں یار دا تے گھسا باز والا جھٹ چور دا تے داہ ٹھگدا ای
لیکے نڈھڑی نوں کھسک جا چاکا سیدا ساک نہ ساڈڑا لگدا ای ۔ وارث کن پاٹے مہیں چار مولیوں اجے تیک دی مہنا جگدا ای

اطلاع نمودن چوپان میاں رانجھارا

جدوں رنگپور دے وچہ جا دسیں اوسے اوتھے جا الکھ جگا دنائیں ۔ دیہڑے کھیڑیاں دے تکن بازیاں نی ذرا سوہدے قدم ٹکا دنائیں
گڑیاں پیندیاں آن کھیہڑ کرسن جھڑک جھنب کے بگڑ ولا ہونائیں ۔ فقراں جوگیاں وانگ سبھا کھیں الیس لنگنوں داغ نہ لادنائیں
رناں لچیاں فقراں نوں دین گالیں تینوں خواہ مخواہ پیا ستادنائیں ۔ سہتی نام ہے عقل شعور والی اوس نال تیرے متھاڈا ہونائیں
شوخی وچہ جہان مشہور اوہدی کوریں اوسنوں ٹھنڈیاں پاونائیں ۔ بھین سیدڑے دی نند ہیر دی اے اوس فقر توں خوف نہ کھاونائیں
چوداں طرح دا علم اوہ جاندی آذرا اوس نوں پتہ چا لادنائیں ۔ اوہدا یار مراد بلوچ ہے اوڑے اوہنوں رمز دے نال سمجھادنائیں
سیدا خاص دشمن تیری جان دا اے تہلے کیتیاں باز نہ آونائیں ۔ ہوندے دس نہ رانجھیا داء چھڈیں جیکر سگواں یار نوں پاونائیں
میرے آکھنے تے عمل کریں بھانویں جیتے ہیر نوں کھن سدہا دنائیں ۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ ہویا وارثشاہ نوں فرض سمجھاونائیں

مقولہ شاعر

مردبا ہجہ مہری پانی با ہجہ دھرتی عاشق ڈھٹرے باہجہ رجھدے نی ۔ لکھ سریں اوّل سول آون بار یاراں توں مول نہ بھجدے نی
بھیڑاں پیندیاں مرد ونڈا لیندے پردے عاشقاندے مردکجدے نی ۔ دا چور تے یار دا اک ساعت ناہیں وسدے مینہ جو گجدے نی

ا ے مصیبتیں تکلیفیں ۲ ے جو گرجتے ہیں برستے نہیں ۱۲

فقر حال باہجوں زاہد زہد باہجوں عالم علم دے باہجہ نہ پجھدے نی
وارث یار دے پاک دیدار پچھے عاشق دیکھدے جان نوں تجدے نی

کلام چوپان بارانجھا

۴۱۔ ایالی آکھیا پھیر رانجھیٹرا نوں نگر کھیڑیاں دے جوگی وڑن لگوں
۴۲۔ جاگے بھاگ تیرے میاں رانجھیا اوئے تخت اکبریدے اُتے چڑھن لگوں

۴۳۔ آکے تخت ہزارے بھیس سوہنیاں اوہیر جھنگ سیالدی کرن لگوں
۴۴۔ بدل قہر قلوردے وانگ چڑھیوں جوہ کھیڑیاں دی گڑاوٹن لگوں

۴۵۔ صورت رب دی نور جمال تیرا کالامنہ شیطان دا کرن لگوں
۴۶۔ آکھے لگ ابلیس دے وانگ آدم جان بجھ تقصیر نوں پھڑن لگوں

۴۷۔ ابراہیمؑ دیاں سنتاں جان کے تے کیوں چخہ نمرود دی چڑھن لگوں
۴۸۔ موسیٰ وانگ مثال ہے شکل تیری آپ کم فرعون دا کرن لگوں

۴۹۔ یونس وانگ ہووے تیرا رب حافظ ڈھڈ ڈھبرے دے وچہ تڑن لگوں
۵۰۔ جٹی ہیر دا یار فقیر بنکے ستاں پیڑیاں نوں دلی کرن لگوں

۵۱۔ لومڑ تخت ہزارے دیاں جھاڑیاں دا ایتھے ختن والا بن ہرن لگوں
۵۲۔ سنڈا اس بیراگ دی فوج لیکے نال کھیڑیاں دے جوگی لڑن لگوں

۵۳۔ پیا اک اکلڑا مار ٹینگا اگے داہراں دے کتھے توں اڑن لگوں
۵۴۔ اگے پاڑ سیال لاندے پاڑ لونی ہن کھیڑیاں تے کارا کرن لگوں

۵۵۔ رسا پیڑ کے سٹھڑی جان سُند اگھٹ لہودے وستا بھرن لگوں
۵۶۔ ایس عشق اُستاد دے درس وچوں حرف وصل معشوق دا پڑھن لگوں

۵۷۔ دفتر عاشقاں وچہ رانجھیٹیا اوئے ناواں مہر پیغمبری جڑن لگوں
۵۸۔ رب کرے نصیب مراد مکھن وانگ ددھ دے عاشقا کڑھن لگوں

۵۹۔ اشکے بیلیا اوئے تیرے حوصلے نوں جیوندی جند نہ مرنتوں ڈرن لگوں
۶۰۔ ہتھیں لاہ کے چم وجود دا توں دھونسہ اجل دا آپ توں مڑھن لگوں

۶۱۔ کھل عشق دی پھوک رانجھیٹیا اوئے سونا تا قلبوت دا گھڑن لگوں
۶۲۔ رب توڑ اینہدے تیک دیوے جیہڑی گل پچھے بیلی مرن لگوں

۶۳۔ موہلی درد فراق وجود چنیا گھت اُکھلی عشق دی چھڑن لگوں
۶۴۔ اصلی وطن قدیم نوں چھڈ ٹرلیوں ہیرا وپرے دیس وچہ دھرن لگوں

۶۵۔ دیکھ حسن جمال معشوق روشن عاشق دا انگ پتنگ دے سڑن لگوں
۶۶۔ وارث شاہ اللہ فتح دے تینوں پنڈ ویریاں دے جبھا وڑن لگوں

داخل شدن رانجھا در شہر کھیڑیاں

اُٹھ وگیا رب نوں یاد کرکے اوڑیں آنکے ستھ وچہ دھسیّا ای
رونق دیکھ کے پنڈ دی بہک چنگی رانجھے یار دا جوڑا رسیّا ای

رانجھے اگے ایال نے قسم کھادی نگر کھیڑیاندے جاکے دھسیّا ای
یارو کون سردار گراں کیہڑا تے لوک کدو کناں دسیّا ای

لگے پنڈدے کھوہ تے بھرن پانی کڑیاں نال رانجھا ہسیّا ای
یار ہیر دا بھانویں تاں ایہ جوگی کسے لبھیا تے نہیں دسیّا ای

اہدا نام ہے رنگپور کھیڑیاں دا کسے بھاگ بھری چادسیّا ای
پانی پیو ٹھنڈا چھانویں گھوٹ بوٹی سُن پنڈ دا نام کھڑسیّا ای

لے جان تراں کرتے ہیں [illegible] جان کے سوا ۱۲

اے کون سردار ہے بھات کھانے سخی شوم کہیا نام جیہا ای
باغ باغ رانجھیٹڑا ہو گیا جدوں نام جٹیاں دسیا ای
اوتھے خوب لباس بنا کیکے تے جوگی ہو تیار اُٹھ نسیا ای
کوئی کرے جے رب سبب میرا ہویا وس توں کم بیوسیا ای
کدی لے ہُولاں کدی جھُولدائے کدی رو پیا کدی ہسیا ای

اجو نام سردار ہے پُت ییدا جس نے حق رانجھیٹے دا کھیا ای
خوشی عیش نے آن مقام کیتا غم فکر اندیشڑا نسیا ای
سنگی کھپری بنھ تیار ہو یا لک چا فقیر نے کسیا ای
جھب وچھڑے یار ملا سایاں ہویاں مُدتاں جیو ترسیا ای
وارثشاہ کسان جو ہون راضی مینہ اوڑدے دیہاں وچ سیا ای

سیر کردن رانجھا بہ لباس جوگیاں در شہر رنگپور

پھرن بال گُرٹیاں مگر جوگیڑے دے خیر منگدسی گھراں سارِیاندے
اُتھے جھُول مستانیاں کرے گلاں سخن سنو کن پاٹیاں بھائیاں دے
مار عاشقاں دے کرن چا بیرے نین تکھڑے ٹوک کٹاریاں دے
ایس جوبنے دیاں ونجاریاں نوں ملے آن سوداگریاریاں دے
نیناں نال کلیجڑا اچھک کڈھن دس بھولڑے مکھ بیچاریاں دے
جوگی دیکھ کے آن چو گرد ہویاں چھٹے پھرن وچ ناگ پٹاریاندے
شاہ پریاں نوں ویکھ حیران ہویا جیہا ملک زادہ وچ باریاندے

آجو گیا کیہا ایہ دیس ڈھٹھو پچھن گبھرو بیٹھ وچ داریاں دے
کراں کون تعریف میں کھیڑماں دی پیرے پھرن چو طرف کواریاں دے
دین عاشقاں نوں توڑے نال نیناں نین رہن ناہیں ہرباریاں دے
سُرمہ پھُلدنداسڑا سُرخ مہندی لٹ لیئے نی ہٹ پساریاں دے
سوہنے سُرخ سالو پشمین جوڑے رنگا رنگ سنگار مٹیاریاں دے
ادھے کھول کے اکھیاں ہس پوندا اتے خواب دے میل کواریاندے
کدی بول پوے کدی چُپ کردا کدی کردائے سخن قراریاندے

آن گرد ہویان بیٹھا وچ جھُولے بادشاہ جوں وچ عماریاں دے
وارثشاہ نہ رہن نچلڑے[1] نی جنہاں نراں نوں شوق نہاریاں دے

مقولہ شاعر

نور فقر دا آن ظہور ہویا نہیں دولتاں رہن چھپائیاں نی — ۶۸،، — آس وند خلقت رجوع آن ہوئی اگے فقر چو کوٹ لوائیاں نی
ڈھٹھا حال فقیر دا جدوں رناں دولے ہم ہُما کے آئیاں نی — ۷۰،، — اک درشن لین فقیر آیاں آساں رب نے ترت پچائیاں نی
سبھے نڈھیاں وڈیاں باہر ینڈوں آپو اپنی لوڑ نوں آئیاں نی — ۷۲،، — کئی بالکاں کواریاں بھج آیاں مٹیاریاں کجھ وہاہیاں نی
ہور دانیاں سبھ بھر دانیاں نی سبھے چل فقیر تے آئیاں نی — ۷۴،، — کئی بڈھیاں ٹھیریاں اُٹھ ٹریاں ہتھ پکڑ ڈنگوریاں دہائیاں نی
جو کجھ ورتیا انہاں دے نال آہا گلاں فقر نوں کھول سنائیاں نی — ۷۶،، — آپو اپنے کیرنے کرن بہکے رونے روندیاں بہت کرلائیاں نی

[1] ملاقات باکرہ عورتوں کی ۱۲ [2] آرام کر کے نہیں بیٹھتے ہیں۔ جن گھوڑوں کی نہاری کی خواہش ہوتی ہے ۱۲

کوئی آکھدی رزق داپیا گھاٹا کوئی سک اولاد سکایاں نی
کوئی آکھدی مار کے خصم مینوں گھروں گدھیاں نال خطایاں نی
کوئی کہے گوانڈہناں نال میرے الویں کوڑا پراہدیاں چایاں نی
کوئی آکھدی گھبڑا روگ مینوں گلاں کردیاں نہیں شرمایاں نی
جیہڑیاں بالکاں کنیاں چھوہراں سن رانجھے سد کے پاس بہایا ننی
رانجھے آکھیا اہناں نہ عذر کیتا پاس آئیکے ڈھیریاں لایاں نی
کسے آکھدا گلاں دلوچہ رکھو کسے لک دے نال بنھایاں نی
کسے گھڑے وچہ پان دا حکم کیتا سلے ٹبراں گھول پوایاں نی
کسے آکھداتوں خاطر جمع رکھیں تیریاں رب نے لوڑیاں پایاں نی
کسے آکھدا چرخے دینال بنھودیکے پٹھیاں سُت بھوایاں نی
کوئی آکھدی بُرا ہے سس سوہرا بنت کرے ننان لڑایاں نی
کوئی درانیاں[ل] اتے جیٹھانیاں نی کوئی دیوراں بہت ستایاں نی
کوئی آکھدی پُت پردیس گیا ڈھلاں اُوسنے کاسنوں لائیاں نی
سینے جمدیاں عشق دی بھاہ بھڑکی چولی چنگ چپاتیاں لائیاں نی
لیاؤ ٹھیکریاں کوریاں تسیں جاکے جیہڑیاں آدیاں تھوں اج لاہیاں نی
کولہ قلم دوات بنا کے تے لیکاں کھچ کے ہتھ پھڑایاں نی
کسے آکھدا کوٹھے دلوچہ نپّو کسے وچہ بروہنہ دبائیاں نی
سس سوہرا تے دیور مرید ہو کے نند خاوند سب جھکائیاں نی
رب میلسی چریں وچھنیاں نوں موہوں کرن فقیر دُعائیاں نی
وارث شاہ فقیر نے سبھ رناں ڈھنگ کرکے تے مگروں لاہیاں نی

آمادہ کردن رانجھا کودکان ودختران رابرائے خبر رسانیدن درخانہا

ماہی منڈیو گھریں نہ جا کہنا جوگی مست کملا اِک آوڑیا
دم دم ہے گورو دا نام جپدے امتھے جوگ داتلک لگا وڑیا
کسے نال قدرت بھُل جنگلے بھیں کویں بھُل بھلاوڑے آوڑیا
دم دم دینال اوہ ذکر کردا اِک رب دا نام دھیا وڑیا
ہر وقت کھڑا کرے وِرد اُسدا اِک رب دا نام لے آوڑیا
ذکر کردا امی بیٹھ کے ہو گوشے کہیا سوہنی نال ادا وڑیا
ہویا شوق فقیری دا دیس کیتا دنیا چھڈ کے نام جپا وڑیا
کنیں مندراں سندراں سہلیاں نی داہڑی پٹے سر بھواں منّا وڑیا
کڑیاں نال نہ کردائی گل کائی گیان پوتھیاں شبد سنا وڑیا
کسے گھریں نہ جا کے آکھنا جے جوگی مست ابدھوت ہے آوڑیا
چیتاناں میرا کوئی جالیو متھے جوگ داتلگ لگا وڑیا
ہر گھڑی اوہ گورو دا نام لیندا مہا دیو توں دولتاں لیاوڑیا
کرے وِرد خفی جلی علیؓ والا نال کسے دے اکھ نہ لا وڑیا
وارث کم سوئی جیہڑا رب کرسی میں تاں اوسدا بھیجیا آوڑیا

آمدن دختران خانہ بخانہ واظہار نمودن احوال جوگی پیش مادران خود

کڑیاں ویکھ کے جوگی دی طرح ساری گھریں سدیاں سدیاں آیاں نی
مائے اِک جوگی ساڈے نگر آیا کنیں اوس نے مُندراں پایاں نی

[ل] خاوند کے چھوٹے بھائی کی بیوی کو درانی اور اس کے بڑے بھائی کی بیوی کو جیٹھانی کہا جاتا ہے اور انکے خاوند کو دیور اور جیٹھ کہتے ہیں ۱۲

ناہیں بولدا بُرا زبان وچوں بھاویں پچھیا ناہیوں پائیاں نی
ارڑا ونددا انگ جلالیاندے جٹاں وانگ مداریاں چھپایاں نی
خونی بانکیاں نشے دینال بھریاں نیناں کھیویاں سان چڑھائیاں نی
کدی کنگ وجائیکے کھڑا روے کدی ہسکے ناد گھوکائیاں نی
نشے باہجہ بھواں اوہدیاں تتیاں نی مرگانیاں عجب سہایاں نی
پسج پچھوتے حوصلہ کجھ ناہیں گلاں کردا اے بہت اتایاں نی
اوہدے حسن دیلوانیاں کیتیاں نے گلاں مٹھیاں بہت رسایاں نی
کدی رمل نجوم کتاب واچے پرشن قرعہ تے فال کڈھایاں نی
ناں اوہ منڈیا گودڑی نہ جنگم نہ اوداسیاں وچہ ٹھہرایاں نی

ہتھ کھپری بھاہوڑی موہنڈیاں تے مرگانیاں گلیں پہنایاں نی
پریم تتیاں اکھیاں رنگ بھریاں سدا گوہڑیاں لال سوایاں نی
کدی سنگلی سٹ کے شگن بولے کدی سواہ تے اوسیاں پایاں نی
اٹھے پہر اللہ نوں یاد کردا خبر اوسنوں پاندیاں مایاں نی
جٹاں سوہنیاں چھیل اوس نڈھڑے نوں کل حوریں چند دالے گھٹاں آیانی
ناں کوئی ماردا نہ کسے نال لڑیا نیناں اوسدیاں چھڑیاں لائیاں نی
کوئی گورو پورا اُس نوں آن ملیا کن پاڑکے مُندراں پایاں نی
کدی دے چونکی کدی پڑھے تسبیح کدی نہا دھو دھوپ کھایاں نی
کدی ہسدا تے کدی رووندا اے کدی کوک کے ڈے دہایاں نی

چھیڑیاں کھوہ اُتے پانی بھردیاں سن ہس ہسکے گھر انوں آیاں نی
وارث شاہ چیلا بالناتھ دا ئے جھوکاں پریم دیاں کسے نے لایاں نی

بیان کردن خواہر سید اپیش ہیر از حال جوگی

گھر آنان نے گل کیتی بھابی اک جوگی نواں آئیا نی
پھرے ڈھونڈدا وچہ حویلیاں دے کوئی اوسنے لال گوایا نی
سوہنا چند جیہا قد دا انگ سرڑے کسے مار کراں والی جایا نی
ہیرے کسے جوہنس دا اوہ پتر روپ تدھ تھیں دون سوایا نی
نیویں نظر پھردا وچہ کھیڑیاندے متھے چمکدا روپ سوایا نی
دردنال پکاردا میل سایاں جانی یار کوئی اوس ونجایا نی
حسن بصری جیوں آ نکے عشق اندر تن خاک دیوچہ رلایا نی
مرزے صاحباں نے دیکھو عشق پچھے تن خاک دیوچہ رُلایا نی
کامروپ تے دوسری کام لتاں نیوں لائکے نفع کی پایا نی

کنیں اوسدے درشنی مندراں نے گل ہینکلا عجب سہایا نی
نالے گاوندا تے نالے رووندا اے وڈا اوس نے رنگ مچایا نی
کوئی وڈی مراد دی چھک اوہنوں کسے بھاگ بھری چیٹک لایا نی
وچہ ترنجناں گاوندا پھرے بھوندا انت اوسدا کسے نہ پایا نی
گل سیلیاں اتے محراب متھے بانا فقر دا خوب سہایا نی
ابراہیم ادھم جیوں جوگ اندر کل مال تے ملک لٹایا نی
لوہبی دسدا ئے کسے چینر دانی سانگ جوگیاں دا بن آیا نی
حضرت یوسف زلیخا دے عشق کارن باراں برس وچہ قید کرایا نی
ایس عشق پچھے کیماں کرن قیمہ وڈا اودھ کے ندی رڑھایا نی

لے یعنی طالعمند عورت۔ شاہ صاحب کی محبوبہ کا نام بھی یہ تھا۔ جو کہ بادر کے بھٹے میں ڈھکو قوم کی ایک عورت تھی اور آپ کو اس سے از حد محبت ہو گئی تھی۔ اسی محبت کے جوش میں آپ نے یہ قصہ تصنیف کیا ۱۲

گورو ناتھ دا اوس نے نام لیکے پنڈ وڑیاں ناد وجایا نی
سسّی ویکھ جو آ نکے عشق اندر لالچ نیند دی یار ونجایا نی
پھرے ویکھدا وہٹیاں چھیل کڑیاں من کسے تے نہ بھرمایا نی
کائی جھنگ سیالاں دا آکھدی اے کائی کہے ہزاریوں آیا نی
کائی آکھدی کسے دے عشق پچھے مُندے لاہ کے مندرا پایا نی
کوئی کجھ آکھے کوئی کجھ آکھے عاشق اک نہ چت تے لایا نی

جتی ستی جوان ہے کاہن صورت گوپی چند جیوں جوگ لیا یا نی
کوئی آکھدی لیسی راجہ بھرتری اے راج حکم تیاگ کے آیا نی
کائی آکھدی حسن دا چور پھردا تاہیں اوس نے کن پڑایا نی
کائی کہے پریم دی چاٹ لگی تاہیں اوس نے سیس منایا نی
کہن تخت ہزارے دا ایہ جوگی بالن تھتوں جوگ لے آیا نی
انہاں لکھ ملامتاں تہمتاں نی جنہاں بھار پریم دا چایا نی

کائی آکھدی ایہ تاں نہیں جوگی ہیر واسطے کن پڑایا نی
وارث شاہ ایہ فقر تاں نہیں خالی کسے کارنے دے اُتے آیا نی

زاری کردن ہیر از شنیدن خبر رانجھا را

متھی مُٹھی ایہ گل نہ کر دا اڑیو میں تاں سُندیاں ہی مر گئی جے نی
گئے ٹٹ تران تے عقل ڈبی مینوں دُھوہ کلیجڑے پئی جے نی
اوہدا دُکھڑا رو دیاں جدوں سنیاں مٹھی میٹ کے میں بہہ گئی جے نی
کویں ویکھئے اوس مستانڑے نوں جدہی دھم تریجنے پئی جے نی
اک پوست دھتورہ تے بھنگ پیکے سوت اوس نے لُل کیوں پئی جے نی
سوہنا روپ الوپ گوایا سُو اوہ موئیا تے میں مر گئی جے نی
ہائے ہائے مُٹھی اوہدی گل سُن کے میں تاں گھڑا بور ہو گئی جے نی
جھنڈا[۱] چند پتر سواہ لا بیٹھا دا رب داماں[۲] سہہ گئی جے نی
جس نار دا کونت فقیر ہویا تر ٹی اوہدی چوڑ ہو گئی جے نی
جس دے سوہنے یار دے کن پاٹے اوہ تاں نڈھڑی چوڑ ہو گئی جے نی
ناہیں رب دے غضب تھیں لوک ڈردے متھے لیکھ دے دُکھ وہہ گئی جے نی

تساں ایہہ وِدکنی گل کیتی کھلی تھلی ہی میں لڑھ گئی جے نی
کیکوں کن پڑائیکے جیونداء اے گلاں سُندیاں ای جند گئی جے نی
مسو بھنو دا نام جو لیندیاں ہو جند سُندیاں ای نکل گئی جے نی
ویکھاں کیہڑے دیس دا ایہ جوگی استوں کون پیاری رُس گئی جے نی
جِسدا ماں نہ باپ نہ بھین بھائی کون کریگا اوس دی سعی جے نی
اہدیاں سہلیاں توں ہیں گھول گھتی وار وار صدقڑے گئی جے نی
بھاویں بھکھڑا راہ دِچہ رہے ڈھٹھا کسے خبر نہ اوسدی لئی جے نی
جس دا ویرا امیر فقیر ہویا بھین اوسدی جیوندی رہی[۳] جے نی
گلیاں وِچہ دیوانڑی ہوگ پھردی سینے گھاہ فراق سہہ گئی جے نی
اڑیو رنڈڑی رہے گی عمر ساری جوگی یار ہویا مر گئی جے نی
وارث شاہ پھردا دکھاں نال بھریا خلقت[۴] گمر کیوں اوسدے پئی جے نی

۱ چند مراد خوبصورت ۱۲
۲ خدا کی تقدیر پر صبر کر گئی ۱۲
۳ جیتی رہی ہے یا مر گئی ہے ۱۲
۴ لوگ اس کو یوں رکھ دیتے ہیں ۱۲

افسوس کردن ہیر از جوگی شدن رانجھا پیش دختران

رب جھوٹھ نہ کرے جے ہووے رانجھا تاں میں چوڑ ہوئی مینوں پٹیا سو
میرے واسطے دکھڑے پھرے کردا لوہا تار جیبھے نال چٹیا سو
خون جگر دا عشق دے کھیت اندر پچھلی نیناں دی لا کے چھٹیا سو
ایہ رانجھیٹڑا اچھل گلاب داسی میرے ہجر اندر جوبن لٹیا سو
مہربان ہے رب رسول اس تے جام وصل دا لباں تے چٹیا سو
ثابت قدم ہے عشق دے راہ اتے پیر اگال تے پچھاں نہ پٹیا سو
ہویا چاک سنڈے بلی خاک رانجھے لاہ ننگ ناموس نوں سٹیا سو
ظاہر نہ روے دلوں آہ مارے رانجھے ہو جوگی مینوں پٹیا سو

اگے اگ فراق دی ساڑ سٹی سڑی بلی نوں مڑ کیوں پٹیا سو
نالے سن گئی نالے کن پاٹے آکھ عشق تھیں نفع کی کھٹیا سو
قدم رکھدا سی نال دا نیاندے پچھ چھانی پا مینوں چھٹیا سو
تیغ عشق دی نال شہید ہویا دیکھ سیدڑے نے سیس کٹیا سو
جو کوئی ساتھ دلیسی نال رانجھنے دے حصہ چور قصور تھیں کھٹیا سو
تیغ صبر تھیں ماریا نفس موذی شرک کفر نوں گردنوں کٹیا سو
بکل وچہ چوری چوری ہیر روے گھڑا نیر دا چا الٹیا سو
نی میں گھول گھتی سکھیا رڑا سی میرے واسطے دکھڑا اکٹیا سو

لگا گرہن اس چند دے ٹکڑے نوں کن پاڑ سر یر کیوں پٹیا سو
وارث شاہ ایس عشق دے نج وچوں جفا جال کی کھٹیا وٹیا سو

گفتن ہیر دختران را کہ بکسے حیلہ جوگی را بیارید

گلیں پا ئیکے کویں لیاؤ اسنوں رل پچھی اے کیہڑے تھاؤں ندانی
کھیہ لا ئیکے دیس وچہ پھرے بھوندا اتے بھچھیا منگ کے کھاوندانی
ویکھاں ماجھیوں رہیوں بیٹ وتوں راوی دریاہ دا کے جھناوندانی
آیا کس طرفوں کتھے جاوناسو کی ناؤں سو باپ تے ماؤندانی

کون گوروتے کس کن پاڑے چیلہ کس دا اوہ سداؤندانی
ویکھاں کیہڑے دیس دا چوہدری اے اتے ذات دا کون سداؤندانی
پھرے ترنجناں وچہ خوار ہوندا وچہ ویہڑیاں پھیریاں پاؤندانی
وارث شاہ پر اٹھواہ کا سدائے کوئی ایس دا انت نہ پاؤندانی

صلاح نمودن ہمدگر دختران باہم جلیسان برائے مسخری جوگی

پانی بھر دیاں آن تیار کڑیاں دیکھ جوگڑے نوں کھلی ماریا نے
جنہاں دس نہ کسے دا کوئی کیتا کن تہاندے کا سنوں پاڑیا نے

موہے جاں مانیاں جنہاں کواریاں دیاں ایہ تہاندا حال وچاریا نے
ایہہ جان دا کسے نہ چاک لدھا کول سد کے اوسنوں جھاڑیا نے

ا؎ لوہا گرم کر کے زبان سے چاٹنا ۲؎ سن بھی گئی اور کان بھی پھاڑے گئے بتا ؤ کہ عشق سے کیا حاصل ہوا ۳؎ مجھے بہت شرمندہ کیا ۴؎ جنہوں نے کنواری لڑکیوں سے مزے اڑائے ۱۲

ہیر کھیڑیاں نال پیار وڈا اوہنوں آکھ کے اگ لا ساڑیا نے
مٹھیں بھرن تے مچلیاں ہو بہن اوہنوں پلنگ اُتے چاچاہڑیا نے
چنچل ہاریاں کواریاں کن پاٹے ہائے ہائے مٹھی لیک مارییا نے
کنگن پہنچیاں لاہ کے دیہہ ٹونہاں اُن بھکھیا مکر کھلاریا نے
نالے کرن گلاں نالے ہسدیاں نحوصورت دیکھ فقیر ہر یاریا نے

ہکاں کھوکے بکلاں ماریو نے جگد صوت اتیت تے دہاریا نے
پہلے نال پیار دے جوگیڑے نوں کول سد بہا کے ماریا نے
گلاں کرن تے آن کے شوکیاں نی ہمک جوگیدے نال سواریا نے
سونے لنک محبوب سنونت وانگوں انہوں لائیکے چنگ چاساڑیا نے
وارثشاہ میاں انہویں بھاہ کے تے انجان لکو ہڑا ماریا نے

رفتن دختراں برائے آوردن جوگی بطرف ہیر

لین جوگی نوں آیاں دھنبلا ہو چلو گل بنا سواری اے نی
ایسے نال کیوں لائیے دوستی نی اوہدا اندر دل چی کھاڑی اے نی
وڈی مہر ہوئی ایس دیس اُتے ویہڑے ہیر دے نوں چلو تاری اے نی
میلے کنبھ کے ہیں اتیت چلے نگر جائیکے بھیک چتاری اے نی

سبھے گولیاں جا نمسکار جوگی اگوں بولیا سائیں سواری اے نی
ہو کے نرم گلاں نال سٹھیاندے اوہدا ہاؤں کلیجڑا ٹھاری اے نی
منگ نگر اتیت ہے اجے کھانا باتاں حق دیاں چاو ساری اے نی
وارثشاہ تہیں گھروں کھاآیاں نال چاوڑاں لہو گھمکاری اے نی

افسوس کردن دختران براحوال جوگی!

گنڈھیں گلاں دیاں شوکیاں چھاتیاں نے ہک جوگی دینال چھوہایا نے
اوہدی ماں نمانی دے جگر اندر چھری درد فراق چلایا نے

ایسے سوہنے مکھ محبوب اُتے کیوں دھوئیں دی سواہ رمایا نے
وارثشاہ میاں سوہنی نڈھڑی دی حسن باولی کیوں چاڈھایا تے

ایضاً

کوڑیاں ویکھ کے حسن فقیر دے نوں اچی کوک تے شور پکاریا نے
ویکھو سندر چودھویں رات دے نوں لاگرہن بھبوت سنگاریا نے

ٹھگی نال کیتا جوگی نڈھڑے نوں کسے جرم داویر نتاریا تے
والے پہنچیاں لاہ کے دے تو بنا وارث بھچیا منگنے چاہڑیا نے

عاجزی کردن دختران نزد جوگی!

رسم جگ دی کرو اتیت سائیں ساڈیاں صورتاں دل دھیان کیجے

اجو مہر دے ویہڑے نوں کرو پھیرا سہتی سوہنی تے نظر آن کیجے

لے سینے کھول کر ایک دفعہ جوگی کو دکھلائے پھر سر پر کپڑے لیے جس طرح محبوب عورتوں کو ناز دکھانے کی عادت ہوتی ہے ۱۲ ۲ے بڑا کدو جو جوگیوں کے پاس ہوتا ہے ۱۲
۳ے مراد عشق بازی کی باتیں چنانچہ جوگی کے جواب میں ہے کہ رسم جگدی ہیں نہ جانتے ہاں یہ عورتوں کی بات ہے دنیا کی بات جماع کو کہتے ہیں ۱۲

چلو سیر کرو نگر کھیڑیاں دے جوگ پنتھ دا کجھ گیان کیجے
سبھے بھج کے ہتھ کھلوتیاں نی منو عرض اساڈڑی مان کیجے
نالے کرن عرضاں مسکراندیاں نی نالے کہن دیدار ہی آن کیجے
چلو ویکھئے گھراں سرداریاں نوں اجے صاحبو نہیں گمان کیجے

وہڑا مہر دا چلو وکھالیائی اے ذرا ہیر دی طرف دھیان کیجے
منظور ہے عاجزی رب تائیں اوپر بندگی کجھ نہ شان کیجے
ساڈی بینتی منو فقیر سائیں ایہو عاجزاں نال احسان کیجے
وارثشاہ میاں نہیں کرو آکڑ فرعون جیہاں ول دھیان کیجے

کلام جوگی بزبان فخریہ در لباس خود

ہمیں وڈے فقیر ست پیہڑی اے ہاں رسم جگدی ہمیں نہ جان نے ہاں
بگھیاڑ اور مرگ تے شینہہ چیتے ہمیں تنہاندیاں صورتاں جان نے ہاں
نگر بیچ نہ آتما پرچائے ادھیان بہہ کے تنبوتان سے ہاں
لوک چھان نے بھنگ تے شربتاں نوں اسیں آدمی نظر وچہ چھان نے ہاں

کندموُل اجاڑ وچہ کھائیکے تے بنباس لیکے موجاں مان نے ہاں
تمہیں سُندراں سوہنیاں خوبصورت ہمیں لوٹیاں باٹیاں جان نے ہاں
گورو تیرتھ جوگ بیراگ ہو وے روپ تنہاندا ہمیں پہچان نے ہاں
پری جن تے ن شیطان تائیں پڑھ سیفیاں انہانوں ران نے ہاں

گل اپنی تے جیہڑا نہ آوے اوہنوں اپنی گلے تے آن نے ہاں
وارثشاہ میاں یاد رب دے بن ہور خیال نوں کوڑ پچھان نے ہاں

مقولہ شاعر

بچھوں ہور آیاں مٹیار کڑیاں انجھا دیکھ کے مورچہ گھت ہویاں
دیکھ جوگیڑے نوں دلوں ریجھ پیاں موہوں کہن کیکوں ال پت[2] ہویاں
انی آکھاں پچھیے ندھڑی داگرد ے چن وانگوں گھیر اگھت ہویاں
رل اگلیاں پچھلیاں دھم پائی گل پچھنے نوں اک مت ہویاں

اکھیں ٹڈیاں رہیوں نے مکھ بنے ٹنگاں باہنہ گلابے ست ہویاں
گھیر اگھتیو نے گرد جوگیڑے دے چھیڑ چھاڑ اُتے پنج ست ہویاں
دُھپے[3] آن کھلوتیاں ہندیاں نی مڑھکے[4] ڈبیاں تے رتو رت ہویاں
وارثشاہ رانجھیٹے تے ندھیاں دیاں گلاں انت حساب بھیڑیاں ت ہویاں

تعریف جوگی بزبان دختران

سیّو دیکھو مست الست جوگی جیندا رب دے ول دھیان ہے نی
سُونے[5] ونڑی دیہی نوں خاک کرکے رُلن خاک وچہ فقر دی بان ہے نی

انہاں بھوراں نوں آسرا ربدا اے گھربار نہ تان زبان ہے نی
سوہنا پھل گلاب معشوق ندھارا جپُتر تے سُگھڑ سجان ہے نی

۱ے اس سے اپنی بات منواتے ہیں ۲ے منہ سے کس طرح کہیں کہ صاحب عزت تھیں ۳ے دھوپ میں کھڑی ہوئیں ۴ے پسینہ میں ڈوبی ہوئیں۔
۵ے سونے کے رنگ کا بدن یعنی چمکتا ہوا۔

دھنّ اے ماں سہاگن جمیا سی کوئی حسن خزانے دی کان ہے نی
جوین اسیں بٹیاریاں رنگ بھریاں تویں ایہہ بھی ساڈڑا ہان ہے نی
اڈیوا ایہو سانوں نظر آوندا اے ایہ تاں ہیر دی خاص امان ہے نی

جنہاں بھنگ پیتی سواہ لا بیٹھے تنہاں ماہنوں نوں کہی کان ہے نی
آؤ پچھیے ایہہ کیہڑے دیس دا اے اتے ایسدا کون مکان ہے نی
وارث شاہ نہ چھیڑی اے عاشقاں نوں یاد رب دی وچہ غلطان ہے نی

کڑیاں نے جوگی دا حال پچھنا

پرسیدن دختران حال احوال جوگی

سنی جوگیا گبھرؤا بانکیا اے نیناں کھیویاں مست دیوانیاں دے
وچوں نین ہسّن ہوٹھ بھیت دسن اکھیں مٹیاں نال بہانیاں دے
کنہاں جٹاں دا پت توں کون کوئی اسیں پچھدیاں گل شرمانیاں دے
کون ذات ہے کاہنوں جوگ لیا سچو سچ ہی دس مستانیاں دے
کسے دن بھابی بولی ماریا ای ہک ساڑیا سو نال طعنیاں دے
بیا دس شتاب ہے جیو جاندا اسیں دھپ دے نال مرجانیاں دے
کرن منتاں مٹھیاں بھرن ہکے ہنے پچھکے اسیں ٹرجانیاں دے

کنیں مندراں سندراں سہلیاں نی داہڑی پٹے سر بھواں منانیاں دے
کس منیوں کن کس پاڑیو نی تیرا وطن ہے کون دیوانیاں دے
رانجھا تخت ہزارے دا چا بنائیں اسیں ساریاں مغز کھپانیاں دے
ایس عمر کی داعدے پئے تینوں کیوں بھونائیں دیس بیگانیاں دے
وچہ ترنجناں پوے وچار تیری ہووے ذکر تیرا چکی ہانیاں دے
نالے پچھدیاں تے مسکراندیاں نی نالے آکھدیاں اسیں ہن جانیاں دے
وارث شاہ گمان نہ لویں میاں اوئے ہیر دیاں مال خزانیاں دے

رانجھے دا کڑیاں نوں جواب

جواب رانجھا بہ دختران

رانجھے آکھیا خیال نہ پوؤ میرے شینہ سپ فقیر دا دیس کیہا
وطن دماں دے نال تے ذات جوگی ساڈا ساک قبیلڑا خویش کیہا
دنیا نال پیوند ہے اساں کیہا پتھر جوڑناں نال سریش کیہا

کونجاں وانگ ممولیاں دیس چھڈے اساں ذات صفات تے بھیس کیہا
جیہڑا وطن تے ذات دل دھیان رکھے دنیادار ہے اوہ درویش کیہا
جنہاں خاک درخاک فناہ ہونا وارث شاہ پھر تنہاں نوں عیش کیہا

رانجھے دی مجبوری

ایضاً

سانوں نہ اکاؤ رے بھجات کھانی کھنڈ اکر ددھ کا ہمیں سوتنے ہاں
گھر مہراں دے کاسنوں اساں جانا سرمہر یلدے اسیں موتنے ہاں

جیکر اپنے داتے آجائیے کھلی جھنڈ سرتے اسیں بھوتنے ہاں
باہجہ رب دے ہور خیال ناہیں اک بھنگ دھتورے پئے گھوٹنے ہاں

۱؎ آفرین جس اقبال مند نے جنا ۲؎ چکی خانہ جس میں بہت چکیاں چلتی ہیں۔ ۲؎ عورتوں کی زبان سے مرد کا لفظ یعنی ہم جانتے ہیں۔ ایک کمال ناز کا بھرا ہوا لفظ ہے چنانچہ یہ لفظ تین چار دفعہ شاعر نے باندھا ہے مثلاً اسیں بچھ کے ہنیں ٹرجانیاں وے پنجابی زبان دان اس کی خوبی جان سکتے ہیں۔ ۳؎ شیر سانپ اور فقیر کا وطن کیا ۴؎ بھجات کھانی ایک طعن کا لفظ ہے یعنی کمینہ عورت ۵؎ مہریاں سرداروں کی عورتیں یا مہربان مطلب سب عورتیں ۱۲

اسیں جانتے ہاں مہر کون کوئی اتے رب دی یاد تے لوٹنے ہاں
وارثشاہ میاں مٹھے بال بھانبڑ الٹے ہوئیکے رات نوں جھوٹنے نوں

کلام دختران باجوگی

اساں گور و کرکے تساں عرض کیتی بالناتھ دیاں تسیں نشانیاں ہو
ساڈی عاجزی تسیں نہ من دے ہو غصے نال لیاردے آنیاں ہو
تینوں چھڈیائے کویں ظالماں نے کشمیر دیاں تسیں خرمانیاں ہو
وارث آکھیا مہر دے چھوہیرڑے تسیں نہیں کردے مہربانیاں ہو

کلام جوگی

جاؤ واسطے رب دے خیال چھڈو ساڈے حال تھیں تسیں بیگانیاں ہو
اے مہر کرو ہم سے وداع ہوو اساں نال تسیں کیہاں ثانیاں ہو
اسیں مست بیہوش بعقل جوگی تسیں سبھ سیانیاں دانیاں ہو
ہاروت ماروت نوں کھوہ پایا زہرہ مشتری دیاں ہمشانیاں ہو
تساں شیخ سعدی نال مکر کیتا تسیں مکر دے نال پرمعنیاں ہو
افلاطون لقمان بھی ہار گئے تسیں وڈے شریر دیاں نانیاں ہو
اسیں مست فقیر دیوانڑے ہاں تسیں دانیاں تے بھر دانیاں ہو
بھے سوہندیاں تر نجنے شاہ پریاں جویں ترکشاں دینال کانیاں ہو
اساں جیہاں فقیراں دا بھیت مشکل محرم راز نہ اسادے جانیاں ہو
چلو کرو انگشت فرشتیاں نوں تسیں خاص شیطان دیاں نانیاں ہو
ہمیں کسے پردیس دے فقر ہیں گے تسیں نال شریکاں ہمشانیاں ہو
وارثشاہ فقیر غریب ہیگا کوئی ڈھونڈھو جوان[1] جوانیاں ہو

ایضاً

ہمیں بھکھیا واسطے تیار ہوئے تسیں آنکے رکتاں چھیڑ دیاں ہو
باغ میویاں کھان نوں اساں لایا تسیں دکھ دے نال اکھیڑ دیاں ہو
اساں لاہ پنجالیاں جوگ چھٹی تسیں پھیر مڑ کھوہ نوں گیڑ دیاں ہو
ہمیں بھکھیا منگنے چلے ہاں رے تمہیں آنکے کاہ کھہیڑ دیاں ہو
بچھوں آ کھسو[2] بھوتنے آن لگے بھنے کھوہ وچہ سنگ کیوں پڑھدیاں ہو
اسیں مول نہ نہر دی گھریں جاناں کیوں معاملے نہیں نبیڑ دیاں ہو
اسیں چھڈ جھیڑے جوگی ہو بیٹھے تسیں پھیر آلودلو یڑ دیاں ہو
وارثشاہ نوں ناہ اکاؤ کھاری لڈی مار کے زمیں اچیڑ دیاں ہو

مقولہ شاعر

جوگی کڑیاں دی بات نہ اک منی اوہناں زور بہتیرڑا لایا ای
جوگی کہے رناں بیوفا یارو نفع انہاں توں کسے نہ پایا ای
اساں نال دی مت نہ اک لینی ایہو گوراں نے سبق پڑھایا ای
اونہاں عاجزی عجز سی بہت کیتی جوگی اک نہ جیئو تے لایا ای
جنہاں مست زنانی تے عمل کیتا تنہاں انت نوں عقل گوایا ای
وارثشاہ کڑیاں لاچار ہویاں جوگی صاف جواب سنایا ای

[1] کسی جوان کو ڈھونڈو تم خود بھی جوان ہو [2] پھر کھوگی جنات نے دکھ دیا۔ ویران کنوئیں میں پتھر ڈالتی ہو [3] تم نے سیوے واسطے باغ لگایا [4] تم جڑ سے اکھاڑتی ہو ۱۲

کیفیت ظاہر نمودن دختران پیش ہیر

کڑیاں لے حقیقتاں جوگیڑے دیاں مڑ ہیر دل پا سنا دھاوندا اے
ہیر پاس حقیقتاں کھولیاں نے جیو وچہ نہ شوق سماوندا اے
بے پرواہ ہے اساں معلوم کیتا پیا رب دا نام دھیاوندا اے
بھوبھڑ موٹھ دی گل جو کرے تیتھے تیرا جیوا نویں بھرماوندا اے
پئی رہیں رنجور توں پلنگ اُتے ڈر دا مول نہ کوئی بلاوندا اے
اسیں بہت تعریف سنا رہیاں اوہ اِک نہ جیو تے لاوندا اے

رنگ رنگ دا قافلہ قاصداں دا آپو اپنی خبر سناوندا اے
لگے جوگی دے عاجزی بہت کیتی کائی گل نہ جیو تے لاوندا اے
اساں بہت صلاحیا کھیڑیاں نوں نام کیدا اوس نہ بھاوندا اے
ڈٹھے ساہوے پکڑے تیرے ہیرے تینوں صبر دن رات نہ آوندا اے
اساں نشان نیتی بہت کیتی گھر کسے دے پھیرا نہ پاوندا اے
وارث شاہ وانگوں دن رات تینوں ذکر یار دے نام دا بھاوندا اے

عاجزی کردن ہیر پیش دختران

بی بی مہنے تسیں ہزار دیہو اساں رب دے نال نہ زور کوئی
دوس کیہا ہے تساں بیچاریاں نوں جیہڑی رب نوں بھاوندی کرسو کوئی
پایا سکھ نہ کجھ جہان اُتے تتی جیوندی جند وچہ گور ہوئی
سبھ سختیاں نرمیاں جھل لیاں تساں نال نہ کیتا اے موڑ کوئی

کرے رب جیہڑی اوہنوں بھاوندی ئے متھی ہوسی ہو کدی ہور کوئی
متھے لکھیاں کرماں نوں کون موڑے جیہڑی ہوونی سی ہو رہی سوئی
بدی جگ دی سبھ قبول کیتی رب باجھ نہ آسرا ہور کوئی
بھاویں لکھ آکھو سر جھلنی ہاں وارث باجھ ناہیں غمخوار کوئی

کلام دختران

کہے مہنے کسے نوں کون دیندا کیہا کم سانوں تیرے نال ہیرے
جتھاں ڈولڑی پا دیا آندی سبھے کیتے نی چا نہال ہیرے
اساں سدیاں آن کے گل کیتی لیہے واہگ توں چھڑی نال ہیرے

اجے پکیوں آنہ چکیئیں توں کدوں ہوسیا عمر دی جال ہیرے
کائی ونڈ ناہیں تیرے نال ساڈی ذرا بول زبان سنبھال ہیرے
نالے آکھو اے نالے مکرنی ئیں کتے رکھیو جوگی دی بھال ہیرے

توہیں آکھیا جوگی نوں سد لیاؤ اٹھ پئی سیں ایس خیال ہیرے
وارث شاہ تینوں نت کہے بھابی ذرا اپنے آپ نوں ٹال ہیرے

غصہ کردن ہیر بر دختران

دسب اپنے دسدیاں ہورناں نوں جھیڑے کر دیاں پھر دکر تب کُڑیو
کیہا قہر کیتا اہناں لاگیاں تے بجھ کھیڑیاں نوں دتی بب کُڑیو
میرا صبر پوے اینہاں کھیڑیاں تے آوے رب دا قہر غضب کُڑیو
کیہے لُوتیاں مہنے لاندیاں ہو سارے جگ وچوں مینوں لبھ کُڑیو

متھے لکھی سی بُری کلام میرے ایتھے لوڑیا میں آن رب کُڑیو
میری جان عذاب توں تدوں چھٹے یدوں گھر ان وچ مرانگیں چھب کُڑیو
پئی وانگ ازاریاں تڑپنی ہاں جاندی جان نہیں کسے ڈھب کُڑیو
وارث عُسر تھیں یُسر ہے ہو جاندا جدوں لاوندا رب سبب کُڑیو

جواب دختران با ہیر سیال

اساں سُرت نہ غرض سمہال کوئی لفظ جوگی دا پیا سی کن ہیرے
بھلا کر دیاں نوں منداِ بولیوئی لائیو اٹھ کے جان دا ڈن ہیرے
اوہدے کن پاٹے تدھ عمر گالی رب میلیا سن نوں سن ہیرے
کدی لو نہ بولی ایں کواریاں نوں مغز رانیاں دا انترا دھن ہیرے
ساڈا صبر پوے جیہا بولی ایں توں تیری جلن گمان نہ ظن ہیرے
نوہاں ڈردیاں نے سسّاں سوہریاں توں تینتھوں ساہورے سگوں ڈرن ہیرے
دینہہ ڈرن بلایاں توں تدھ جیہاں اتے رات نوں ندی ترن ہیرے
نہیں خلق دی بند زبان ہوندی وجے نہ دریا نوں[۴] بن ہیرے
شربت نال وصال دے کھول روزہ جوگی آیا ئی عید دا چن ہیرے

بھلا دیس تیرا جتھے جمیوں توں کرن سچ تے جھوٹھ دا ڈن ہیرے
ایڈے دھیند لے کریں توں نال ساڈے واہڑن دا جان دی کرن ہیرے
لکھاں وچہ انگیار نہ کدی چھپن لگی اگ نہ چھپدی چھپن ہیرے
لڑیں دکھ جنہاں بھیا پٹ لے نی ساتوں نہیں ایہ یاد نہ کن ہیرے
دلوں خوشی زبان تھیں رنج ظاہر کتھوں سکھیوئی ایڈے فن ہیرے
رڑکن تھچین تے پہین پکان نوہاں[۲] کریں گکھ[۳] نہ دوہراتوں بھن ہیرے
اساں سمجھیا کھیڑیاں وچہ تینوں کرنی جال ہے بہت کٹھن ہیرے
جھوٹھ موٹھ گھوندھتیاں[۵] جوڑ کے تے توں تھال لوچہ[۶] بھن ہیرے
ناہ کر کبر ہنکار تے مان ایڈا وارث شاہ دا آکھیا من ہیرے

جواب ہیر با دختران

صبر پوے تساڈیاں مایاں نوں جنہاں جن کے تسیں نہ رسیاں ہو
کیہے کسدے مول نہ لگدیاں[۶] ہو سنجے چندرے دیس وچہ دسیاں ہو
مہنے دیو پرائیاں جایاں نوں اجے جال پریم نہ پھسیاں ہو
بُرا کہن تے بُرا منانے تے لک بجھ کے سچ توں نسیاں ہو

پیاں پھر ونمانیاں مرن پالے تاں جنہاں دے تسیں سر سیاں ہو
کرن مسخری ماں ہی سکھیاں ہو اگے کسدے نال کد ہسیاں ہو
مارو تیر انہوناں طعنیاں دے تسی ترکشاں کانیاں کسیاں ہو
وارث شاہ وانگوں چھڈ نیک عملاں کیہاں وچہ برایاں دھسیاں ہو

۱ عورت کا فریب عورت ہی جانتی ہے ۲ الٹا تجھ سے سسرال ڈرتے ہیں ۳ یعنی ذرا کام نہ کرنا ۴ خلقت کی زبان دریا کی طرح ہے۔ اس کو کوئی بند نہیں کر سکتا ۵ گھود ھتیاں عذر بہانہ اور آپ اپنے سے عیب کو ٹالنے کو کہتے ہیں چنانچہ اگلے بیت سے واضح ہے ۶ کسی کے کہنے پر نہیں چلتیں ۷ والدین کو کھانے والیو۔ گالی ہے

جواب دختران با ہیر

آدی بُرا کر بندیاں بیش بھابی بھاہ اوسدے نی برا کرے جیہڑا
اگوں لڑن نوں اٹھ تیار ہووین اساں نہیں وچھوڑیا یار تیرا
سنجی پئی ایں انج رنجور وانگوں پئی کوکنی ہیں دیکھو حال میرا
شرم اپنی اپنے ہتھ رکھن وارثشاہ توں سمجھ جو پیر میرا

کلام ہیر با دختران

تیراں تا لیو کھاندیو جندیاں نوں پھر و نچدیاں ہو بتیاں کُڑیو
بیٹھی بھولنی ہاں قسمت پتری نوں کدی نیک ہووے میری فال کُڑیو
متھے لکھی کلام قبول کیتی جویں جانساں کراں میں جال کُڑیو
کراں شکر میں رب دا دنے راتیں حل مشکلاں ہوں محال کُڑیو
پیا لٹرا پندھ ہے پیش میرے تھک ہوئی ہاں بہت نڈھال کُڑیو
اِک رانجھنا آن دیدار دیوے اِکے خواب وچہ ہووے وصال کُڑیو
گلاں سُندیاں آتما بجھ گیا میں اندروں سٹی جے گال کُڑیو
رانجھے باہجہ کھیلر نہیں اکدم دی گھڑی جھٹ گزرے مینوں سال کُڑیو
بھادیں وڈھ کے کیمیا کرو میوں لے جیو نہ کھیڑیاں نال کُڑیو
اِکوار لاوے گل آن رانجھا ہووان جیوندے وچہ خوشحال کُڑیو
نہیں تخت ہزارے دی خبر کوئی رہیا دور ہے جھنگ سیال کُڑیو
وارثشاہ جاں رب دا فضل ہوسی کرے کرم تاں ہوواں نہال کُڑیو

کلام دختران

تیرے بھلے دیو اسطے گل کیتی کوئی وَیر نہ اساں کمانا ں سی
بُری بھاوندی سی دل دی گل تینوں آکھ کس تے کوک سنا ناں سی
نہیں سی ہیکیاں دیچہ مشہور کرناں جتیاں ساہورے آن چھپاناں سی
اگوں پویں پچھی جیکر جان دی نہیں ملسان جوگی نوں کاہ بلاوناں سی
کھری مت سی عقلیاں ماریاں نوں اسان تم نخوں اٹھکیوں جاوناسی
ساڈا بخش گناہ تاں بس کر جا موہوں ایتنا اساں الکھاونا سی
سچ آکھنے توں ہن کیوں چیکنی ہیں پہلاں سمجھ کے نیہوں نڑالاوناسی
وارثشاہ اساں بھیت لبھ لیا تیرا انت نہ کسے نے پاوناسی

کلام ہیر

اگے اپنے حال حیران ہاں میں دلر تساں نہ ونڈ کے لیا ہے نی
من بھاوندے بول بولیندیاں ہو کجھ جیو وچہ مہر نہ دیا ہے نی
ایتھے آن کے سکھ نہ ویکھیا میں دوناں دکھاندا معاملہ پیا ہے نی
بہت لاڈ کر دو سر ما پیاں دے اجے ساہورے کم نہ پیا ہے نی

ے یعنی تم دوسروں کی لڑکیوں کو طعنے دیتی ہو کیونکہ تم ابھی تک محبت کے جال میں نہیں پھنسیں ۲ تم کسی کو طعنے دیکر ذلیل و خوار نہ کرتیں ۲ عقل ماری بیوقوف یعنی ۳ اتنی بے عزتی کافی تھی ۱۲

دکھ درد مصیبتاں بھاریاں نے جب لگ شوہ دا پھیرا نہ پیا ہے نی
وارثشاہ جے آن دیدار دیوے دُکھ درد میرا دیکھو گیا ہے نی

کلام دختران باہیر

اکھیں ڈٹھیاں باہجھ پرتیت ناہیں جدوں ویکھسیں کریں اعتبار ہیرے
ہُنے آوندا بھکھیا منگنے نوں وضع شیر دلیوانگ دیدار ہیرے

سوہنا خوبصورت کوئی چھیل نڈھا پیا جاپدا اُپت سردار ہیرے
اساں طبع دا آن بیان کیتا کیتی گل نوں نہ کھلار ہیرے

اساں نال مدّ پڑا چایا ائی بھورے بیٹھیاں ہوویں گی خوار ہیرے
تیرے عشق نوں جان دا جگ سدا کیوں ہنی ایں آپ مردار ہیرے

گھریں بیٹھیاں نوت بھارہے نی ہوندا اکھ توں لکھ دا بھار ہیرے
آ واسطہ رب دا جان دے نی موہوں لوبلی نوں پکڑ نہ مار ہیرے

سانوں رب نے سچیاں رکھنائیں آوے جوگی اوہ جھبٹ دربار ہیرے
وارثشاہ دی من توں شیرنی نوں حاصل جھبٹ ہووے تیرا یار ہیرے

کلام ہیر با دختران

بولی ہیر نہ چھیڑئیے مول اوہناں جیہڑے رب دے ہون فقیر کُڑیو
جیہڑے چھڈ جہان اتنک ہوئے اوہناں کسدینال کی سیر کُڑیو ۸۰۴

تبارک الّذی بیدہ الملک وہو علےٰ کلّ شیءٍ قدیر کُڑیو
اسمٰعیل دانگوں ذبح ہو آیا دسّو پڑھی سی کس تکبیر کُڑیو ۸۰۶

دانگوں شیخ منصور چڑھ گیا سولی کسے ڈنڈ نہ لئی سی پیڑ کُڑیو
حضرت ذکریئے نے کیتے بہت نرلے آرا رکھ کے سٹیا چیر کُڑیو ۸۰۸

وچہ جنگلاں پیا خوار ہویا پیروں حرص دے توڑ زنجیر کُڑیو
کسے ہور نہ اوس دی دات پچھی باہجوں پیر حضرت دستگیر کُڑیو ۸۱۰

مہنے دیو نہ ایس نمانڑی نوں متھے لکھی سی بری تقدیر کُڑیو
گئے شرع دا الٹ فقیر کردے چھڈ علم قرآن تفسیر کُڑیو ۸۱۲

چھڈ رنگ محلاں تے ماڑیاں نوں ہوئے شاہ فقیر امیر کُڑیو
ابراہیم اُدھم فقیر ہویا لگے چونجھ جہان وچہ سر پیر کُڑیو ۸۱۴

لگے اپنے حال حیران ہاں میں لائی تساں کی ہور تقصیر کُڑیو
ماری دُکھ فراق دے رودنیاں میں وگن اکھیوں خون دے نیر کُڑیو ۸۱۶

دیس چھڈیا دانگ دیہڑیاں دے آیا واٹ پردیس دی چیر کُڑیو
تُسی ہو کے ساریاں اک رستے مینوں مہنیاں دے مارو تیر کُڑیو ۸۱۸

مددگار ہووے اوہدا رب سچا مہربان ہوون پنج پیر کُڑیو
وارثشاہ نوں مُول نہ چھیڑیا جے جیہڑا ہیر دا پیر فقیر کُڑیو ۸۲۰

ایضاً

مکر نِکیائے ہوندیاں سکھیاں ہو ہن نچیاں منہ توں ٹال کوئی
گُلیں تار سو اگلیاں پچھلیاں دی جتھے وڑ دگیاں ہوں نہال ہوئی

وچوں ہجر نے سی اوازار کیتا اُتوں تُوبلیاں ناں بے حال ہوئی
دل ہیر دے پھیر خیال آیا ہُن سہجری یار دی بھال ہوئی

۱؎ چھوٹی عمر سے مکار ہو ۲؎ اب منہ سے پردہ ہٹا کرنا چتی ہو ۳؎ طعنہ سے والدین اور سسرال کو آباد کرد گی یعنے سب کو اجاڑ دد گی ۴؎ محبوب کی جدائی کے سبب سے دل سے تنگ بھی غمگین لاچار اور غمزدہ بھی اور پھر لڑکیوں نے طعنے اور مہنے دے کر بہت خراب حال کیا جس سے اس کے دل کو نیا زخم لگا اور درد رسیدہ ہوئی ۱۲

آئی نیند تاں اٹھ دراز ہوئی شکل رانجھے دے نال وصال ہوئی
وارثشاہ گھر مہر دے جاوندیسی اودھر جوگی نوں قرعدی فال ہوئی

رفتن جوگی در شہر کھیڑیاں برائے دریوزہ گری

رانجھا کھپری بگڑ گدا چڑھیا سنگی دوار ہی دوار دو جاوندا اے
کوئی دے میدہ کوئی دے ٹکر کوئی تھالیاں پرس لیاوندا اے
کوئی آکھدی جوگیڑا انواں آیا کوئی رد دیاں بھواں چڑھاوندا اے
کائی جوڑ کے ہتھ تے کرے منت سانوں آسرا فقر دے ناوندا اے
کائی آکھدی چورا چکڑا اے چوراں وانگ ایہ جھاتیاں پاوندا اے
صورت فقر دی اکھیاں گنڈیاں دیاں نال مکر دے فقر دکھاوندا اے
کائی آکھدی وہٹیاں ویکھنے نوں کنگ نال ایہ راگ سناوندا اے
۸۲۵ کائی آکھدی چاک ایہ سحرا اے عشق مشک دا بھیت چھپاوندا اے
کائی دے گالیں دھاڑے مار پھردا کائی بولدی جو من بھاوندا اے
کائی آکھدی مست دیوانڑا اے چوراں چوریاں وانگ دس اوندا اے
کائی آکھدی چوڑا دہال پھردا سونگاں چوراند کسے گراوندا اے
لڑے بھڑے تے گالیاں دے لوکاں ٹھٹھے مار والوہڑ کماوندا اے
آٹا لنک دا تے لوے گھیو بُھتا دانہ ٹکڑا گودنہ پاوندا اے
۸۳۲ کوئی منتاں کریتے چیرن چمن کوئی نیوں کے سیس نواوندا اے
کسے نال ہسدا کسے نال لڑدا وڈے رنگ تے رنگ مچاوندا اے
۸۳۵ کائی آکھدی چاک ادھال پھردا رن کیدی ایہ کھسکاوندا اے

۸۲۱ اٹھو خیر گھتو ویہڑے والیو نی ناد پھوک کے پیار اڑاوندا اے
۸۲۲ کائی آکھدی مکھ بھیں بچن اُچرو جوگی دعا اسیس سناوندا اے
۸۲۳ کائی پُنے دا دے ست پہیڑیاں نوں غصے جیونے مول نہ لیاوندا اے
کائی آکھدی مستیا چاک پھردا نال مستیاں پاٹ وگاوندا اے
رناں ویکھنے دی اہنوں بھڑک لگی کائی ہنے اداہل لیجاوندا اے
مکر نال ہی سواہ مکھڑے تے کوئی چوہدری زاد جھناوندا اے
۸۲۴ کائی آکھدی پُت ایہ ہینچدا اے وانگ رانجھنے دے دِس آوندا اے
۸۲۶ عاشق کسیدی گل نہ کوک دا اے چُپ کیتڑا وقت لنگھاوندا اے
۸۲۷ کائی آکھدی پُچ مشنڈڑا اے جوگی ہس کے گل گواوندا اے
۸۲۸ کائی آکھدی کسیدی لٹک لگی رنگ رنگ دے گاونے گاوندا اے
۸۲۹ کائی آکھدی گنڈیاں اکھیاں نوں رمزاں گھیاں نال لڑاوندا اے
۸۳۰ کائی آکھدی چرس دا مار سوٹا آنے لال اگاں وکھاوندا اے
۸۳۱ رناں نال ایہ پھرے کھیڑ کردا پیچ خیر دے نال بلاوندا اے
۸۳۳ صدق نال جہیڑا پیریں آن لگے بیڑے لے وسدیاں نوں بنے لاوندا اے
۸۳۴ چھوچھا کردا نالے گٹ دھاگے تکے تیر ایہ وڈے چلاوندا اے
۸۳۶ ایس کدی نہ خیر گذارنی ہیں ایہدا طور بھیڑا نظر آوندا اے

درشن مکھڑے دا منگنا بھیکھ ساڈی ایہو جیہے ایہ سخن سناوندا اے
وارثشاہ رانجھیٹڑا اچند چڑھیا گھر گھریں مبارکاں لیاوندا اے

ا یعنی دوسری طرف جوگی نے گداگری کے واسطے گاؤں کا ارادہ کیا اور آنے کے لیے تیار ہوا ۲ قسم قسم کے راگ گاتا ہے ۱۲
۳ بدمعاشوں کی آنکھیں ۴ سرخ آنکھیں نکال کر دکھاتا ہے ۵ منہ کا دیدار مانگنا ہمارا گدا ہے ۱۲

مذمت کردن جوگی دختران دِہ را

آوڑے ہاں اُجڑے پنڈ اندر کائی کُڑی نہ ترنجنے گاوندی اے
ناہ کلکڑی[1] پاوندی نہ سمّی پیتی پا نہ دھرت کنباوندی اے

سوئی[2] لبھنے دا کسے وِل ناہیں تے نہ ویلنے چیک مچاوندی اے
ناہ گاماں کے یار دا پیار کرکے نہیں کانگ تے موراوڈاوندی اے

نہ جوہڑ یٹیڑی[3] دا گیت گاؤندیاں نے کِرڈھاراہ وچ کوئی نہ پاوندی اے
وارثشاہ چھڈ چلئے ایہ نگری ایسی طبع فقیر دی آوندی اے

کلام کودکاں با جوگی

چل جوگیا اسیں وکھالیائیے جتھے ترنجنے چھوہریاں گاندیاں نی
لیکے جوگی نوں آن وکھالیونے جتھے وہٹیاں چھوپڑل پاندیاں نی

تند نکلے تکلیوں توڑکے تے اک دوئی نوں بہت ہسانِدیاں نی
اِک باٹیراں نال گھسا باڑا اک ماہل تے ماہل بھڑاندیاں نی

اک نچدیاں مست ملنگ بنکے اک سانگ چوہڑیٹی والاندیاں نی
رنگ رنگ داہیک مہین کرکے وارثشاہ نوں گیت سناندیاں نی

آمدن جوگی در مجلس نسواں و مشاہدہ نمودن آنہا را

جتھے ترنجناندے گھمکار پوندے کتن بیٹھیاں لکھ مُہرٹیاں[4] نی
کھتریٹیاں تے بہمیٹیاں نی ترکھیٹیاں اتے جیٹیاں نی

لوہاریاں لونگ سپاریاں نی سندر خوجناں تے رنگریٹیاں نی
سندر کواریاں روپ سنگاریاں نی اتے دیاہیاں مشک لپیٹیاں نی

اروڑیاں مشک وچہاڑیاں نی پھلیاریاں چھیل سٹریٹیاں نی
منہاریاں تے چھواریاں نی سندر تیلناں نال مچھیٹیاں نی

پٹھانیاں چادراں تانیاں نی لشتو ماردیاں نال مغلیٹیاں نی
پنجاریاں نال چمیاریاں نی راجپوتناں نال بھٹیٹیاں نی

درزانیاں سگھڑ سیانیاں نی بروالیاں نال جٹیٹیاں نی
راولانیاں بیٹیاں بانیاں دیاں جٹانولیاں نال ہڈیٹیاں نی

کنڈھیلیاں چھیل چھبیلیاں نی تے کلالاں بھابڑاں سیٹیاں نی
چنگڑانیاں نائناں تے میرزادیاں نی نال سوہنیدیاں لوہیاں ٹیٹیاں نی

جھبیلناں میوناں ففے کٹناں قصائیاں نال بھٹڑیٹیاں نی
بازیگرنیاں نٹنیاں کنگراناں ویراراہدناں نال جیٹیاں نی

پوربانیاں جٹناں رنگریزاں تے بیراگناں نال ٹھٹڑیٹیاں نی
منڈاسناں اتے خراسناں نی داگرنیاں نال ویلیٹیاں نی

---

[1] کلکڑی ایک کھیل ہے جو لڑکیاں جمع ہوکر ایک دوسری کا ہاتھ پکڑکر کودتی اور گول چکر کی طرح گھومتی جاتی ہیں اور زبان سے گاتی جاتی ہیں اور سمی بی اسی طرح کا ایک کھیل ہے مگر اس میں ایک دوسری کا ہاتھ نہیں پکڑتی [2] سوئی تلاش کرنا کوئی نہیں جانتی [3] چوہڑیٹڑی ایک گیت کا نام ہے جو اس کتاب کے مصنف سید وارث شاہ صاحب کی تصنیف ہے۔ بار کے علاقے میں عورتیں گاتی ہیں ۱۲ [4] مہروں کی لڑکیاں ۱۲

کاغذ کٹ ڈبگرنیاں اڑ دیگن ہاتھی داناں نال بلوچیٹیاں نی
لواٹناں ہوراائناں نی کشمیرناں نال چھلیسٹیاں نی
پری زاد حسین پہاڑناں نی ملتاناں نال سندھیٹیاں نی
بھٹراناں ڈائناں سرسیائیاں اتے سوہندیاں گونت گھچیٹیاں نی
لبانیاں موناں کنگرانیاں راج ہٹیاں اتے بیٹیاں نی
سیّدزادیاں تے شیخ زادیاں نی پیرزادیاں تے مجاوریٹیاں نی
ملاحاں زور سترانیاں نی تے نیارناں ردد چھینٹیاں نی
تارکشتیاں تے تلے وٹیاں نی گوٹا وکناں عقل سگھرٹیاں نی
بٹولناں شوخ مولناں نی موہوں ہسیاں تے دلوں لیٹیاں نی
صوت دہندیائیں دلوں بھل گیاں حسن جوگی دے سبھے سمیٹیاں نی

بانکیاں گجریاں ڈوگریاں چھیل بھٹیاں راتنا راجیوں راجیدیاں سٹیاں نی
سنجیر ملیاں ڈوینان دہائیں کٹناں آتشبازناں نال بھلویٹیاں نی
کھٹیکناں تے نیچہ بندناں نی چوڑیگریناں تے لگریٹیاں نی
بروپناں راجناں ذیل واناں بروالیاں نال نمیٹیاں نی
سنیاریاں تے سمے آریاں نی نال چوہڑیاں تے دھریٹیاں نی
چکی راہناں تے منجی اوبناں نے دان وٹیاں نال صوفیٹیاں نی
گکے زائناں نال دھڑ وائناں نی ہارن اڈیاں پان گھمریٹیاں نی
عطارناں تے کارچوبناں نی کندی گریناں بھٹ ولیٹیاں نی
سبھو اپنے آپ وچہ حال مستان جیہاں جھنگ دلوچہ سلیٹیاں نی
پکڑا آنچلا جوگی نوں لاگلیں وٹے ہڑے وار کے گھرلے بیٹھیاں نی

اکو جیڈیاں ہان ٹیار سبھے دہاڑے مارناں حسن ڈکیٹیاں نی ؛
وارث شاہ جیہے وچہ بیٹھا دوالے بیٹھیاں ساریاں جیٹھیاں نی

مسخری کردن دختران باجوگی

کائی آئیکے رانجھے دے نین ویکھے کائی مکھڑا ویکھ صلاحوندی اے
چھوٹی عمردی دوستی نال جس دے دن چار نہ توڑ نبھاوندی اے
کوئی مکھ رانجھیٹے دینال جوڑے تیری طبع کی جوگیا چاہوندی اے
سہتی لاڈ دینال چواء کرکے چا سہلیاں جوگیاں لاہوندی اے
اجو بجو چھجو کھجوا تے پھجو ہوندا کون کوئی کائی آہندی اے

اڑیو ویکھو تے شان اس جوگیڑے دی راہ جانڈے مرگ پھاوندی اے
کوئی اوہڈہینی لاہ کے مکر پونجھے دہود ہا بھبوت چالاہوندی اے
کائی نال پیار دے بہے لگے کائی گل کردی مسکراوندی اے
رانجھے پچھیا کون ہے ایہ ندھی دھی اجوّ دی کائی چا آہندی اے
وارث شاہ ننان ایہ ہیر دی اے دھی کھیڑیاندے بادشاہندی اے

مسخری کردن دختران باجوگی

اجوّ دھی رکھی دہاڑے مار لپڑ مشٹنڈڑی تربجنے گھمدی اے
کرے آن لے ادبیاں نال فقراں سگوں سہلیاں نوں ناہیں چمدی اے

لے ڈہول بجانے والوں کی عورتیں ٢ے ان سہیلیوں کو چومتی نہیں عنے جو جوانی میں سرشار مست کودتی پھرتی ہو ١٢

لاہ سہلیاں مار دی جوگیاں نوں اتے ملدیاں مہیں نوں ٹم دی اے
سر دار ہے لوہکاں لاہکاں دی بہین ڈولدی تے تاؤں لمدی اے
پھرے نچدی شوخ برہان گھوڑی نہ ایہ کتدی نہ ایہ تم دی اے
وارث شاہ دل آوندا ایہ ہیر سٹاں بنیاد پر ظلم دی دھمدی اے

کلام سہتی با جوگی

سہتی آکھدی راولا سخت بولیں تاہین بولیوں توں میر ہان سیں وے
ایہ تاں مکر دا بھیس ڈٹا یا ای جہیڑا نہ واقف اونہوں ران سیں وے
ویہڑے وڑیں تاں کھوہ سونگی جنڈیاں نوں تدوں شکر بجا لیاں سیں وے
سہتی اٹھ کے گھراں نوں گھوک چلی منگن آ دیں تاں منیوں جان سیں وے
لائیں ہتھ تے پکڑ پچھاڑ سٹاں تیرے نال کرساں تاں توں جان سیں وے
دھوو کھ کرساں بھن لنگ تیرے تدوں ربّ نوں خوب پچھان سیں وے
گدوں داہنگ جاں جوڑ کے گھراں تینوں تدوں جھپٹ تدبیر دی آن سیں وے
وارث شاہ وانگوں تیری کراں خدمت موج سجناں دی تدوں ماں سیں وے

کلام جوگی با سہتی

کرکے چہلیاں بولیاں لوں بولیں دھی جائی ئیں کنہاں انو کھیاندی
اوڑک ہتھ توں بھی بھلے لاویں گی مٹی ڈھونڈ سیں کلیاں ٹھو کیاندی
ایس پنچ سردار کی جانے ہاں اڑے بھل ہے چنگیاں چوکھیاں دی
وارث شاہ نوں ٹانج کی دسنی ایں بھکھی کنجری دشنیاں پھوکیاں دی

کلام سہتی

موہوں ادّت گفتو نیاں واہنا ئیں ذرا ٹھاک زباں نوں گندیا دے
ایہ کھردیاں چلتراں صاف ہوسن جدوں چاہڑ خرادتے رندیا دے
رناں ویچ دھناں کیہا پسرٹ بیٹھا کسے بھاگ بھری دیا جنڈیا دے
اڈکے دترے چھٹا اوسی کوان تینوں میاں وارثا ربدیا بندیا دے

کلام جوگی

کیوں نقر دینال سار ٹی ایں بھلا بخش سانوں پالے جینی ایں نی
دکھی جیو دکھانہ بھاگ بھری اے سوہن چڑی تے کونج لکھنی ایں نی
چرخہ چائکے نٹی مرد اریں کسے یار نے پکڑ مسلینی ایں نی
ٹھیا ٹھیا کردی پھریں نچدی توں ٹلجاہ فقیر توں ہینی ایں نی
سپ شینہی دے انگ لکھنی ایں نی اس کھانی ایں تے رت پینی ایں نی
ساتھوں نٹھانہ ہو یا مول تیری سکے خصم توں نہ تپینی ایں نی
متھا ال فقیر دے لائی دھرن جڑھاں توں لا پینی ایں نی
وارث شاہ فقیر دے ویر پئی ایں جرم تتی اے کرادی اے ہینی ایں نی

۱ گاؤ میش دودھ دیتی ہوئی کو ۲ دل میں آتا ہے ۳ چیر ڈالوں ۴ گدھے کی طرح جب اچھی طرح مار دیگی ۵ چالاکیاں بیہوشی کی باتیں ۶ نیچے ہاتھ لگائے گی۔ لاحاصل کوشش کریگی
۷ کیا بانکپن دکھاتی ہے ۸ کنگالوں کی دوست مفت کی کنجری ۹ ڈیرا لگا کر ٹانگیں پھیلا کر بیٹھا ۱۰ والدین زندہ رہیں۔ دعا ہے ۱۱ گوشت کھانے والی خون پینے
والی ۱۲ رکھونگی بڑی عزت والی ۱۳ جس کی خاوند سے تسلی نہ ہوئی ۱۴ درگاہ سے جڑھ تک اکھاڑی جائے گی۔

کلام سہتی

سنیں جوگیا لُنجرا چھنیاں دے تے بے شرم کوپتیا موٹیا وے
الیا ای دیس مداریاں جوگیاں دا سر دل گھنیاں نہوں نہوں کھوٹیا وے
ٹنڈ وچہ دار وشاہاں نال لاگا سدہا کردوں گی مار کے سوٹیا وے
بیعت فقر دی من نہ نرم ہو یوں رہیوں سخت اپا تدیا لوٹیا وے

دھرنا مار بیٹھا ئیں وچہ کواریاندے کسے ویہلڑی بار دیا جھوٹیا وے
جان گئی ہاں میں سارا مکر تیرا اُتوں ساویا وچوں کپنوٹیا وے
دھر کونیاں کون منونیاں دے کسے چک توں لتھیا لوٹیا وے
لوے کاغذ تے وارثا تدوں نقطہ جدوں جائے تختی وٹے گھوٹیا وے

کلام جوگی[1]

پھے دھسکلے دی چچھال کرنے کسے مل کمذات دی اے چھیڑی اے نی
دٹ متھی اے ناس مرڑی اے نی گھرک بلی اے کھاکھ چنیڑی اے نی
جھکھڑ جھا نجڑے نی الویں وا نجڑے نی کیہی چڑی ایں لگی کیڑی اے نی
منہ پاٹی اے تے چیر حدی اے نی باہر دن کھلی اے تے دچوں بھیڑی اے نی
دھر دبانی اے پھڑس مرانی اے نی کسے نولی اے پگڑ پدیڑی اے نی
لوں لوں تیرا ترنجن وچہ پھڑکے چرخہ سٹیا ای کسے پہیڑی اے نی

گرڑ کسی اے تے گر ملگھسی اے نی نرٹر گندھی اے انگ جھبیسٹری اے نی
چھنڈ گھسی اے تے موہوں ٹھسی اے نی دند چیپی اے جب گلیڑی اے نی
گھیو گھنولی اے اول منگولی اے نی ددھ چھولی اے جوگیاں لیٹری اے نی
انجھتیے چونڈیاں گھتی اے نی یاراں جوگیاں رب رگیڑی اے نی
راہ جاندڑے جنیاں دیناں گھستریں نی دھنا پنے تھنیں کھرڑی اے نی
وارث تیل آپنے نکل راہ پیندا دُکھ گھت کو ہلو جدوں پیڑی اے نی

مقولہ شاعر

دھکے دھوڑے سی کھاندا وچہ نگری ناہیں زور سی عشق دیاں ماریاندا
پھرے گلیاں دلوچہ حیران ہویا ایہو حال ہے عشق دے ساڑیاندا
نظر باز پھرے وچہ کوچیاندے عاشق ساڑیا عشق آواریاندا

ہر ہر ویہڑے جائیکے پائے جھاتی پھرے ڈھونڈ دا درس پیاریاندا
کھوج تکدا یاردا پھرے بھوندا گھر لبھدا پسج نتاریاندا
وارث طلب کتاب نوں ہتھ لیکے گھر گھر پڑھدا سبق نظاریاندا

رفتن جوگی در شہر رنگ پور برائے دریوزہ گری

ویہڑے جٹاں دے منگدا جا وڑیا اگے جٹ بیٹھا گاں میلدا اے
ہو ہو کر کے سنگھ ٹڈیا سو فیلبان جو مست نوں پیلدا اے

سنگی پھوک کے ناد گھوکایا سو جوگی گج کے جا وچہ ٹھیلدا اے
ویہڑے وچہ اد ہوت جا گجیئے مست ساہن واگوں ڈنڈ پیلدا اے

---

[1] اس کلام کے بیان کے لیے کافی صفحوں کی ضرورت ہے۔ لہٰذا اسکے کسی لفظ پر روشنی ڈالنا اپنی لاعلمی ظاہر کرنا ہے کیونکہ شاہ صاحب نے ہر ایک لفظ میں ایک راز بند کیا گیا ہے اور ہر لفظ کے معنی اس کے ظاہری معنوں سے بہت دُور نکل جاتے ہیں ۱۲

اڈی مار کے گاں اگائیا سو کم جوگی دا دیکھ ایلدا اے	وارثشاہ میاں درج رانجھنے نوں کیوں ڈھا جیو دیر سویلدا اے

گریختن مادہ گاؤ از دہشت جوگی

نیانا توڑ کے ڈہانڈری اُٹھ نٹھی بھن دوہنی ددھ سبھ ڈوہلیا ای	گھت خیراس کنگ دے موہرے نوں جٹ اٹھکے رِدہ بھرولیا ای
کے لُچڑے دیس دا جوگیا توں ایتھے ڈنڈ کی آنکے گھولیا ای	صوت جوگیا نذی اکھیں گنڈیاں دیاں ٹاپ کنکری تے جیو ڈولیا ای
جگی اکھیاں کڈھ کے گھت تیوڑی لیکے کھپر ہتھ وچہ تولیا ای	وارثشاہ ہن جنگ تحقیق ہویا جیو شاگنی دا اگوں بولیا ای

دشنام دادن زن روستائی جوگی را

جٹی بول کے دُدھ دی کسر کڈھی سبھ اڑتنے پڑتنے پاڑ سٹے	سُنیے داد پڑ داد ڑے جوگڑی دے سبھے ٹنگنے تے ساک چاہڑ سٹے
جیھڑے تا پچوار سن بھڑک دالے کر جوگی دے بھنڈرے مٹھار سٹے	دھکے دیلوندی جاہ توں چوبرا دے نالے چولی دے پاڑ لنگار سٹے
بولی مار کے گالیاں دے جٹی پڑدے نقر سندے سارے پاڑ سٹے	جوگی ردہ دینال کھڑلت گھتی دھر دل مار کے دند سبھ جھاڑ سٹے

جٹی زمیں تے ٹپڑے دے وانگ ڈھٹھی جویں داہر وپھٹ کے دہاڑ سٹے
وارثشاہ میاں جویں پکڑ تیشہ فرہاد نے چیر پہاڑ سٹے

فریاد کردن روستا وزنش از زدو کوب کردن جوگی

جٹ ویکھ کے جٹی نوں کانگ کیتی وکھو پری نوں ریچھ پتھلیا جے	میرے سیاندی ہو ہرن یار رجندوں تلک مہری تھ نوں چلیا جے
پنڈ ابا ہوڑی تے فریاد کر کے میرا جھگڑا اچوڑ کر چلیا جے	پکڑ لاٹھیاں گبھرو آن ڈھکے وانگ کاہڈویں کنک دے ہلیا جے
پنڈ وچہ ایہ آن بلا دجی جیہا جن پچھواڑ وچہ ملیا جے	وارثشاہ جویں دہ دنواں سرکیاں تو ن دل پاٹکے گھٹان ہو چلیا جے

تیار شدن مرداں و زناں برائے زدن جوگی

آر آر مہانیان جدوں کیتی چوہنہ دلیں جاں پلم کے آ گئے	سچ مچ جاں بھاٹے تے تیار ہوئے جوگی ہری بھی جیو ٹُہرا گئے
دیکھو فقر اللہ دے مار جٹی اوس جٹ نوں وعدے پا گئے	ددے دیہڑے نوں چا ہاڑ چھڈی چھبی دیکے دند کلکا گئے

جدوں گل پچھاوڑے آن وجی جوگی ہُری بھی قدم اٹھا گئے ۔ دیکھو عاشق غضب دے سرے چڑھکے جھٹ شیر والا ہن لا گئے
جدوں مار چوطرف تیار ہوئی اودھوں اپنا آپ کھسکا گئے ۔ اک پھاٹ کدھی سبھے سمجھ گیاں ربّناں پنڈیاں نوں راہ پا گئے
جدوں خصم ملے پچھوں واہراں دے تدوں دہاڑدی گھوڑے دگا گئے ۔ ہتھ لاکے برکتی جوان پورے کرامات اسی ظاہر دکھا گئے
مار چوڑ کیتے اہدے ہڈ گوڈے اودھوں اپنا آپ دوڑا گئے ۔ وارثشاہ میاں پستے باز چھٹے جان رکھ کے چوٹ چلا گئے[۱]

مقولہ شاعر

کیندیاں دگناں ویہڑے تے ارل گھوڑاں کیندیاں بھدا تے کھرانیاں نی ۔ کینڈیاں کوریاں چاپٹیاں تھونیاں تے کیندیاں کلیاں نال ہدہانیاں نی
گھر اجلا انجھے نوں نظر آیا چیزاں ڈٹھیاں جامن بھانیاں نی ۔ سوہے لیف سوہن اُتے ٹنگنے دے لاچے لنگیاں خوب چوتانیاں نی
کتے دل ڈٹھے پلنگ کر تلاندے کتے جیکھیاں منجیاں دانیاں نی ۔ رکتے نہن پنکھر سجو بھاریاں[۲] دے کتے ٹنگیاں مُہرکاں سانیاں نی
چھتاں نال ٹنگے ہوئے نظر آون کھولے ناڑیاں اتے پورانیاں نی ۔ اوتھے اک چھنچھوڑی جیہی بیٹھی کتے نکلیاں گھردں سوانیاں نی
کوئی پلنگ اتے ناگر ویل بیٹھی جویں رنگ محل وچہ رانیاں نی ۔ سہتی آکھیا بھابی اے ویکھ توں نی پھر دا پچ منڈا اکر سانیاں نی
ستراں دالڑیں گھریں انجھک پھر دا ایڈے ہو ہر دوالے یاراں کھانیاں نی ۔ نال اکھیاں سنتیاں مار دائے چھیڑاں چھیڑ دا زور دھگانیاں نی
پھٹک نویں دگی بھنگ پین لگا دھروں لعنتاں ایہ پرانیاں نی ۔ کوئی گلاں داوڈا گلا ہڈی اے چھوہ بہندا ای رام کہانیاں نی
بھابی اکھیاں اوہدیاں کھیویاں نی جویں لائیاں اپہ سانیاں نی ۔ وارث کواریاں کشٹنے کرن بھکے موئے پاڑے مختاں آنیاں نی

احوال جوگی

جوگی منگ کے پنڈ تیار ہویا آٹا میل کے کھپرا پوریا ای ۔ کسے ہسکے رگ چا پایا ای کسے جوگی نوں ہتھ[۳] چا دھوڑیا ای
کتے ہسکے گل گوا دیندا کتے غصیاں دے نال گھوریا ای ۔ یار ویار دے ملن دا ڈھنگ کر ی آئے اسے واسطے جو گیڑا جھوریا ای
کسے جوگی نوں دبکے داب دتا کتے جوگی نے انہاں نوں گھوریا ای ۔ پھلے کھیڑ باندے جہات پایا سو وارث چودہویں دا چن پوریا ای

ایضاً

جوگی ہیر دے ساہورے جا وڑیا بھکھا باز جوں پھرے للور دا جی ۔ آیا خوشی دینال دہ چند ہوکے صوبیدار جوں نواں لاہور دا جی
پیا تاڑ دا امیر شکار وانگوں سینے تراں سی عشق دے زور دا جی ۔ ذرہ اکھیاں وچہ حیا ناہیں دہیان پاوندا ہور دوں ہور دا جی

شاعر واکلام

جوگی دا حال

جوگی دا ورتارا

[۱] اپنی جان بچا کر چوٹ مار گئے ۱۲۔
[۲] پودے کا نام ہے جس کی چھال سے رسیاں بنتی ہیں ۱۲۔
[۳] بیلوں کا دھان بند ۱۲۔
[۴] چٹکی آٹے کی ڈال دی ۱۲۔

سہتی دی گل ہیر نال

دھوس دے کے ویہڑے وچہ آوڑیا ہتھ کیتا سی سنہہ دے چور دا جی
خیر گھت رنے تینوں آکھیائی منگن جٹ دا ہٹک نہ ہوڑ دا جی
سہتی ویکھدیاں آکھیا لچ پھردا اہدی واگ ناہیں کوئی موڑدا جی

انی کھیڑیاں دی پیاری وہٹی اے نی ہیرے سکھ ای چاٹکور دا جی
ویہڑے وڑدیاں رکتاں چھیڑیاں سو کم عاشقاں دے ویکھ لوڑ دا جی
وارثشاہ اگوں ہن ہئی پھاہو ئی شگن ہویائی جنگ تے شور دا جی

کلام سہتی با ہیر

بھابی اکھیاں ایہدیاں گنڈیاں نی شان ویکھدا دھجاں بنایاں دا
واہد گھاٹ نہ مول پچھان دا اے انت برا ہے ایڈیاں چایاں دا
آدم گری دا طور نہ اک اس تے دیون چاپدا اٹ بھرائیاں دا
کڑیاں پنڈ دیاں ول ایہ انج ویہندا آنڈل وہڑ کا ساہن جوں گایاں دا
ایہدا طور نہ جوگیاں وانگ کوئی لڑدا پھرے دیور بھرجایاں دا

کتے سحرے کن پڑا آیا کنیں چا سومندراں پائیاں دا
ہڈ گوڈڑے بھنکے چور کرساں مزہ آوسی اکھیاں لائیاں دا
بلیشرم ہو کے ویہڑے آن وڑیا اکھیں وچہ نہیں دید حیایاں دا
وچہ ویہڑیاں تاڑدا پھرے رناں پیا جاپدا لچ خدایاں دا
وارثشاہ جوگی لوہڑے مار پھردا جیہا ساہو رے قدم جوایاں دا

گل سہتی دی

کلام سہتی با جوگی

سچ آکھ توں راولا کیہے سہتی تیرا جی کیہڑی گل لوڑ دا جی
پہلے ہیر نوں پچھو سکھ ہیرے پائل مورنی تے پاویں مور دا جی
جا الکھ وجائیکے ناد پھوکے سوال پاوندا الٹ پٹا توڑ دا جی
نالے کرے ٹھٹھ نالے منگدا اے منہ نال تکے نالے موڑدا جی

ویہڑے وڑدیاں رکتاں چھیڑیا نی کنڈا وچہ کلیجے دے پوڑ دا جی
تینوں آن دیدنا اپنے یار دی اے آیوں ہیر فقیر نوں سور دا جی
بادشاہاں دے باغ وچہ نال چاوڑ پھریں پھل گلاب دا توڑ دا جی
وارثشاہ توں شتر مہار باہجوں ڈانگ نال ناہیں کوئی موڑ دا جی

جوگی دی گل

کلام جوگی

آ کواری اے ایڈ اپرادھنے نی دھکا دیہ نہ ہک دے زور دا نی
اساں ہیر کہیا تدھ ہیر جاتا تیری گل ناہیں کوئی موڑ دا نی
آنڈھی اے رکتاں چھیڑنا ہیں ایہ کم ناہیں دھم شور دا نی

بندے کنڈلے نتھ تے ہتھ کڑیاں بیٹھی روپ بنائیکے مور دا نی
وچہ کھیڑیاں دے تیرا زور ایہا جیہا سسی نوں شہر بھنبور دا نی
وارثشاہ فقیر غریب اتے ویر کڈھیوای کسے ہور دا نی

سہتی دی گل

کلام سہتی

گل جائیکے نال جوا چاوڑ سانوں بھنڈ بھنڈار کڈھایوں وے
سہتی گج کے بولدی چوبرا وے تینوں کسنے عقل سکھایوں وے

اج آن وڑیوں جن وانگ ویہڑے کیہ کل دا آن جگایوں وے
کائی گورو نہ دیتا مت تینوں چیلا بھل کے چانبایوں وے

۱ دھول بجانیوالوں کا بیٹا ۲ الٹی باتیں شروع کیں ۳ خار کلیجہ میں چھبتا ہے ۴ یعنی اونٹ کو بغیر مہار کے لاٹھی کے ساتھ کوئی آدمی ادھر ادھر نہیں پھرا سکتا ۱۲

گدوں آں وڑیوں وچہ ہڑیاندے کنہاں شامتاں آن پھایوں وے
وارثشاہ رضا دے حکم ویکھو اج رب نے ٹھیک کوٹایوں وے

جوگی دی گل

کلام جوگی

لچی کواری اے نوہڑے دی اے ہاری آئی ٹونے ہاری اے آکھ کیھ آہنی ایں
اساں بھکھیاں آن سوال کیتا کیہاں غیبدیاں رکتاں ڈاہنی ایں
گل ہو چکی پھیر چھیڑنی ایں ہری شاخ نوں موڑ کی داہنی ایں
کیہا نال پردیسیاں ویر چایئو چنچر ہاری لے آکھ کی آہنی ایں
ففے کٹنے توم گھمیاری اے نی وغے دایاں اچکیاں راہنی ایں
سکے ساہویاں ویر گھتا یکے تے ہتھوں بلدیاں چا تراہنی ایں
آہ واسطا ای نیناں گنڈیاں دا ابھ گل کیوں ٹکر دل لاہنی ایں
آآکھناہوں ٹلجاہ ساتھوں نہیں ہور کجھ ہنے اکھاہنی ایں

بھلیاں نال بری کاہ ہوونی ایں کائی بری ہی پھاونی پھاہنی ایں
وچوں پکی لے پھیل اچکی لے نی راہ جاندڑے مرگ پئی پھاہنی ایں
گھر جان سرداراں دا بھیکھ مانگی ساڈا عرش دا کنگرا ڈھاہنی ایں
راہ جاندڑے فقر کھیڑنی ایں ڈھگی داہڑی ساہتاں نوں ڈاہنی ایں
کیہاں کوڑ کہانیاں میلکے تے ایس خلق نوں پئی وساہنی ایں
گھر پکیڑے ڈھر ودیاں پھیریاں نی آنہڑی اے تنگ کیوں ڈاہنی ایں
آشکار دریا وچہ کھیڈ موئے کیہاں موت وچہ مچھلیاں پھاہنی ایں
وارثشاہ فقیر نوں چھیڑنی ایں اکھیں نال کیوں کھکھراں لاہنی ایں

سہتی دی گل

کلام سہتی

انی سنوں بھیناں کوئی چھٹ جوگی وڈا جوٹھ بھیڑا اکس تھاؤندانی
پردیسیاندی نہیں ڈول اسدی ایہ تاں واقف ہیر دے ناؤندانی
دیواں بھن کھپر توڑ سیلیاں نوں نالے جاندے جوٹ کھوہاؤندانی
اکے ڈوم موچی اکے ڈھڈ کنجر اکے چوہڑا کسے گراؤندانی
نال نخریاں دے ویکھو گل کردا اکھیں نال بجھارتاں پاؤندانی
لڑے نال ساڈے وانگ مالکاندے پردیس دے لفظ سناؤندانی

جھگڑیل مرکناں گھنڈ موہجڑ چول چھج ایہہ کسے گراؤندانی
گل آکھ کے ہتھاں تے پوے مکر آپ لاوندا آپ بجھاؤندانی
جے میں اٹھ کے پان پت لاہ سٹاں کون پنیچ ایہ کسے گراؤندانی
ایس عشق دا گھاؤ ناسور وانگوں رمز عشق دینال مرجاوندانی
رناں نال ٹھریکیاں وانگ سوکن کلاں ستیاں پھیر جگاؤندانی
وارثشاہ میاں واہ لا رہیاں ایہ تاں جھگڑیوں باز نہ آؤندانی

جوگی دی گل

کلام جوگی

پگڑ ڈھال تلوار کیوں گرد ہوئی ایں مہتاننی ایں کڑمی ایں بھاگی اے نی
پنچر ہاری اے اڈاری اے جنگ بازے چھپر کلی اے بربدی اے لاگی اے نی
متھاڈاہ ناہیں آچھڈ پچھا بھنے جاندے دے مگر نہ لاگی اے نی

پیشوا فسادا دی فوجدی ایں تے شیطان دے تک تڑاکی اے نی
کسے اسدا دسی اے دتی ایں نی چوراں یاراں دے وانگدی آواگی اے نی
آآکھناہوں ٹلجاہ ساتھوں میں ہوجاسیں ہنے بھاگی اے نی

لے گائیں جماع کی خواہشمند سانڈوں کے آگے ہوتی ہیں ۲ے یعنی عشق کا زخم ناسور کی طرح ہمیشہ رہتا ہے اور زیادہ ہوتا جاتا ہے اور اچھا نہیں ہوتا ۳ے بھولی ہوئی عداوت تازہ کرتا ہے ۱۲

اسیں ہٹیاں نال جے کراں جھیڑے دکھ زہد تے فقر کیوں جھاگی اے نی ۔ وارث شاہ فقیر دے قدم پھڑیں اے اتے کبر ہنکار نوں تیاگی اے نی

کلام سہتی

ہویاں جمع گواہنڈناں کنگ سنکے کیہا جوگیڑے بدھا اٹھ ہے نی ۔ تان سیں وانگوں جالے اگ دھاری تاں کئی کرور سوسٹھ ہے نی

سہتی دکدی تے وچوں جھلکدی اے شالا جوگی نوں پوے ترٹھ ہے نی ۔ پریاں رد کرے دے کے خیر اسنوں بری خیر اندر دھل مٹھ ہے نی

بوکے دے وانگ بوکدائے مینوں الس جاتا کوئی ٹھ ہے نی ۔ لٹ کھان نوں جوگی ایہ سادھ بنیاں آیا چور کتھوں قیدوں نٹھ ہے نی

ڈکر ڈکر کیتی واہو دھاہا نا دھاڑے ہار وانگوں کرکے اٹھ ہے نی ۔ سہتی آکھدی جاڈ کھاں گھر یں بھنیاں کتا تسانے کیہا اکٹھ ہے نی

ہکی ہانیاں وچہ وچار پوندی اہدی دھم تنور تے بھٹھ ہے نی ۔ کمذات کوپتر ڈھڈ کنجر ڈبی پوے دے نال دی چٹھ ہے نی

منگ کھان حرام مشٹنڈیاں نوں وڈا سادھ ہشاتدی لٹھ ہے نی ۔ بھیڑو کار کھوٹا ٹھگ ماہجڑے دا جیہان ریر ولی دا مٹھ ہے نی

نالے کرے چوری نالے گھر تکے نالے منگنے دا اہنوں ہٹھ ہے نی ۔ مشٹنڈڑے ترت پچھان لیندے کم ڈاہ دیہوا یہ تاں جٹ ہے نی

ایہ جٹ ہے تی جھگے پٹ ہے نی ایہ تاں چوہدری چوڑ چوپٹ ہے نی ۔ گدوں لدیا سنے ایہ چھٹ ہے نی بھاویں ویلنے دی ایہ تاں لٹھ ہے نی

ایہ تاں پئیا چکڑا انہیں مرد اپھاٹ کھان اتے ایہد اٹھ ہے نی ۔ وارث شاہ نہ ایہد ارسا مٹھا ایہ تاں کاٹھے کماد دی گٹھ ہے نی

کلام زنان دیگر

دیہڑے ولیاں دانیاں آن کھڑیاں کیوں بولدے تسیں دیوانڑے نی ۔ کڑی کا سنوں کھوہجدی نال جوگی ایہ تاں جنگلیں کھڑے سمانڑے نی

ایہناں نال ناہیں کوئی زور ساڈا ایہ تاں اصل اصیل متانڑے نی ۔ وارث شاہ نہ انہاں دے خیال پئی اے ایہ تاں تگے بہت تلے آنڑے نی

کلام سہتی

سہتی آکھدی آؤ گواہنڈنوں نی جوگی آیا ایہ کتھوں ابرٹھ ہے نی ۔ پچھیں گٹھ نا سیں دھوڑ تیرٹ گھائی بھاہاں ملک ہیلں گٹھ گٹھ ہے نی

رناں ویکھنے نوں تاڑی لاوندا ئے بھند اچو کڑی مار کے نٹھ ہے نی ۔ بھاری نخچہ کوئی بھیٹ پھیٹیاں دا کسے بولدے بولدی دٹھ ہے نی

راہ جاندڑے نوں موہندے مار دا ئے ناں کوئی جان پچھان نہ ڈٹھ ہے نی ۔ ڈیل دیودی تے پنڈا وانگ کھنگر جویں کسے پہاڑ دی چٹھ ہے نی

فقر نہیں ایہ ڈھیٹھ کو لیک رگل کوئی وڈا نلج دھرٹھ ہے نی ۔ اہے جو گنوں خوار سنسار کرساں بھاویں آپ ہووں ناں ٹھٹھ ہے نی

میں بھی ہتھ اوہنوں پوے لاوساں گی توڑے جگ بنھے میری کٹھ ہے نی ۔ وارث شاہ جیہا آدر جدوں ہوسی جاسی تدوں جواکے پٹھ ہے نی

لے کسی بیل کے پیشاب کا قطرہ ۱۲

کلام زناں

زناں نے دی گل

منگ کھائیکے سدا ایہ دیس تیاگن تنبو ویڑے ایہ نہ تان دے نی
تقوی آسرا فقراں نوں رب دا ئے کوئی زور نہ مان تران دے نی
جاپ جان دے رب دی یاد والا ایڈے جھگڑے ایہ نہ جاندے نی
سدا رہن اداس نراس بنکے برچھ پھوک کے سیال گذران دے نی
دھیرج نال توں بھی موہوں بول کڑی اے مندے کڈھ نہ گند زبان دے نی
وارثشاہ پر اساں معلوم کیتا جٹی جوگی دوناں اکسے ہان دے نی

کلام سہتی

سہتی دا جواب

ساڈوں لڑونا ہیں اماں وڈیونی ایہ جوگیڑا اوڈا کمذات ہے نی
من بھاوندے بول بولیندڑا اے گنڈیاں نال اہدی ملاقات ہے نی
کوئی چوہڑا یا چمیار موچی کی جانی اے ذات صفات ہے نی
بدنیت لُٹے الیس لک بدھا بُرے کم اندر دیہہ رات ہے نی
کتوں سجرے کن پڑا آیا کتاں[1] ٹیک تاں پاڑا وات ہے نی
لانگڑ پائیکے منہ تے سواہ ملی پلے ایس دے ایہ کرامات ہے نی
صوت ویکھ کے کالجہ دھڑکدا اے ڈر آوندا وانگ آفات ہے نی
وارثشاہ آکھے کر دعمل چنگے نیک عملاں دلوچہ نجات ہے نی

کلام زناں

زناں نے دی گل

کڑیو لڑو نا ایٔں نال جوگیڑے دے کن پاڑے ایہ سداندڑے نی
لکھ جوگیاں سواہ سہاوندی اے تساں نکھڑے گھُنڈ سُہاندڑے[2] نی
پہلے روز دے مست الست جوگی گورمنتر اندے گیت گاندڑے نی
نال درد فراق پیارڑے دے اتے سوز دی لنگ وچ جاندڑے نی
کن پاٹیاں تے نک پاٹیاں دے اک میان نہ سخن سماندڑے نی
نہیں واہدیاں گھاٹیاں جان دینی ایڈے جوگیڑے رند نہ پاندڑے نی
کسے نال نہ دوستی ویر رکھن سدا رہن نو یکلے واندڑے نی
وارثشاہ منع کیتے رہن ناہیں جٹی جوگی دوناں اکسے ہاندڑے نی

کلام سہتی

سہتی دا جواب

سہتی آکھیا مت نہ دیہو بھنیاں ایہ تاں جوگیڑا ابڑا انیت والے
نین ہیرڑے ویکھ کے آہ بھردا وانگ عاشقاں اکھیاں میٹ والے
رناں گنڈیاں وانگ فریج کردا توڑن ہار ایہ مکڑی پریت والے
چوہنڈی دکھیاں دلوچہ ودڈھ لیندا اچھول اپنی وار ایہ چیک والے
نہ ایہ جن نہ بھوت نہ رچھ باندر نہ ایہ منیا کسے اتیت والے
پھردا مست البیلڑا وچہ گلیاں جویں ماریا کوئی پریت والے
موہوں ہور حکائیتاں بولدا اے دلوں کرے مطالعہ میت والے
جویں خصم کو پترٹا رن سدھی کیتی گل نوں پیا گھسیٹ والے
گھت گھگھری وچہ ایہ بہے رناں استادڑا کسے مسیت والے
اگے ایہ نیر تیھڑا نہیں راول اگے چیلڑا کسے پلیت والے
سچا اساں نہ جاپدا ایہ جوگی الویں کوڑ دی نیتنی نیت والے
وارثشاہ پرسیدی ذیل نیاری نیارا انترا عشق دے گیت والے

[1] کانوں تک منہ پھٹا ہوا۔ مراد بہت بولنے والا منہ پھٹ [2] تمہارے منہ پر نقاب زیب دیتا ہے۔

کلام جوگی

پکی چا لئے بہت بے تالی اے نی ہنے دیولگا سچ سناموئی اے
پیراں گوراں نوں گالیاں دے ناہیں ساڈا اندروں جیونہ تاموئی اے
سانوں گوراندا بچن سی ایہ ہویا ایس نگر دا کرن گداموئی اے

بدل گرڑے دیوانگ کیوں گجنی ایں اٹھ گیوئی شرم حیاموئی اے
حکم رب بھتیں پیر جاں مہر کرسن اٹھ جان گے تا کُساموئی اے
وارثشاہ منگو[1] در رب دے تے در ہوری دے پیرنہ پاموئی اے

کلام سہتی

سہتی آکھیا جوگیا روگیا وے میں سچ دے سخن سناؤں گی وے
جیتوں جوگ دے راگ نوں چھیڑ بیٹھوں تینوں جٹ جٹالیاں لاؤں گی وے
دوتن سدکے چوبر تدھ جیہے تیری پان پت سبھ لہاؤں گی وے
تیرے سجرے گھا کلیجڑے دے کلاں ترکھیاں نال دکھاؤں گی وے

کتے کناں نوں لیک لوائیا ای تیرے نک نوں لیک لواؤں گی وے
ایہ کھپری ناد تے ساز تیرے سبھے بھنکے ہتھ پھڑاؤں گی وے
جویں رچھ قلندراں گھول لوندا ایس ویہڑے دے وچ نچاؤں گی وے
وارثشاہ تیرے بول بولنے دے لیکھے وڑ قیامت پاؤں گی وے

کلام جوگی

ایہ مثل مشہور جہان اندر کرم رب دے جیڈ نہ مہر ہے نی
چغلی نہیں دیپالپور کوٹ جیہی تے نمرود دی تھاں بے مہر ہے نی
تیریاں اتراں گلاں نوں سمجھیا میں تیری دھم گراؤں تے شہر ہے نی
میں تاں توڑ ہشتات دے کوٹ سٹاں تینوں دس کھاں کا سدی دہر ہے نی

ہنر جھوٹھ کمان لاہور جیہا اتے قاروں دے جیڈ نہ سحر ہے نی
نقش چین[2] تے مشک نہ ختن جیہا یوسف جیہا نہ کید اچھر ہے نی
چشماں چار حیا دی گل ناہیں تیرے متھے دی تیوڑی قہر ہے نی
بلت بات تیری وچہ ہین کا سن وارثشاہ دا شعر کی سحر ہے نی

مقولہ شاعر

حکم پاک اللہ دا من لئی اے وارد ہو جائے تقدیر جتھے
حکم منیاں اولیا انبیا نے تابع ہوئے نی پیر فقیر جتھے
رورد کے اج توں کڈھنی ویں نک نال حدیث لکیر جتھے

اوتھے دانشمند حیران ہوندے پیش جائے ناہیں تدبیر جتھے
گھر ایہوای مہر دا جوگیا وے سیدے ویاہ کے آنڈری ہیر جتھے
وارث کوڑ مکان تے رجھ رہیوں اک دم دی نہیں کھلیر جتھے

کلام جوگی

باہروں کھوٹی اے تے اندروں لوٹھی اے نی نال مرد دے سخن الاونی ایں
دعوی کریں تقدیر دے میٹنے دا صیغے عربی دینال سناونی ایں

سخن نڈھیا نوانگ پکنوٹ تیرے اکھیں نال بجھار تاں پاونی ایں
حکم رب دے نال میں اک لوٹی جڑھاں تیک تے پٹ لے جاونی ایں

[1] سورۃ الرحمٰن: اس سے مانگتے ہیں جو کوئی آسمانوں میں اور زمین سے روز اس کو دیتا ہے [2] چین جیسا نقش و نگار اور کستوری ختن جیسی کہیں نہیں ہوتی [3] ایک دم کا بھروسہ نہیں ۱۲

جوگی دی گل سہتی نال

بہتا بولنے دا نہیں نفع کوئی اساں نیڑلیوں گل مکاونی ایں
وارث شاہ میاں گل اوہ کری اے جھیڑی کم قیامتے آونی ایں

کلام جوگی با سہتی

کوئی اساں جیہا ولی سدھ ناہیں نظر آوندا جگ ظہور جیہا
دستار بجواڑیوں خوب آوے اتے بافتہ نہیں قصور جیہا

ہور رکھ پہاڑ نی زمین اُتے رتبہ کسے دا نہیں کوہ طور جیہا
دانے دیونے جیڈ نہ عمل کوئی ذکر رب دے جیڈ نہ نور جیہا

کشمیر جیہا کوئی ملک ناہیں نہیں چاننا چند دے نور جیہا
اگے نظر دے مزہ معشوق والے اتے ڈھول سہاؤندا دور جیہا

ناہیں رن کو بکرڑ تدھ جیہی ناہیں زلزلہ حشر دے صور جیہا
سہتی جیڈ نہ ہور جھگڑیل کوئی اتے سوہنا ہور نہ حور جیہا

سہج وسدیاں جیڈ نہ بھلا کوئی بُرا نہیں جے کم فتور جیہا
کھیڑے جیڈ نہ نیک نصیب کوئی کوئی تھاں نہ بیت معمور جیہا

رانجھے جیڈ ناہیں سینہ سڑ کوئی کوئی تھاں نہ گرم تنور جیہا
نبی پاک جیہا مرسل اک ناہیں نہیں توبہ خاص حضور جیہا

۸۳۷ غصے جیڈ ناہیں کوئی چیز کوڑی مٹھا یار دے لبانڈے بور جیہا
۸۳۸ تندرستی دے جیڈ نہ کوئی نعمت مندا دکھ نہ گھاء نتھور جیہا

۸۳۹ افضل نہیں کلام قرآن جیہی کوئی چپ نہ اہل قبور جیہا
۸۴۰ عاشق وانگ نہ چوڑ چوپٹ کوئی دور اندیش نہ عقل شعور جیہا

۸۴۱ حضرت نوحؑ جیہا کشتیبان ناہیں لنگھن پار نہ پہلڑے پور جیہا
۸۴۲ نیکوکار نہ وانگ حسینؓ کوئی بدکار نہ شمر نسگور جیہا

۸۴۳ درد مند نہ فاطمہؓ جیڈ کوئی پُتر نہیں عباس سپور جیہا
۸۴۴ پنجتن دے جیڈ نہ بیعت کوئی شان فقر دے نور ظہور جیہا

۸۴۵ شکر گنج دے جیڈ نہ کوئی زاہد نہیں نرم حریر سمور جیہا
۸۴۶ ملوانیاں جیڈ بخیل ناہیں خوش خلق سادات صبور جیہا

۸۴۷ علیؓ وانگ نہ سخی دلیر کوئی پہلوان نہ مرد مشہور جیہا
۸۴۸ کیدو جیڈ نہیں ہور مکار کوئی اتے رو شیطان مغرور جیہا

۸۴۹ جھوٹھ جیڈ نہ رنج آزار کوئی غضب رب دے قہر قلور جیہا
۸۵۰ جٹاں وانگ نہ ذات کرخت کوئی نازک طبع نہ مشک کافور جیہا

ہنگ جیڈ نہ ہور بدبو کوئی بانس دار نہ ہور کھجور جیہا
قبر جیڈ ناہیں انتظار کوئی پندھ موت دا ٹرن ضرور جیہا

موذی نفس دے جیڈ پلید ناہیں بے غیرتا بُرا نہ سور جیہا
وارث شاہ جیہا گنہگار ناہیں بخشنہار نہ رب غفور جیہا

سہتی دی گل

کلام سہتی

ایتھوں جاہ کو پتیارا ولا وے کیہا جھگڑا نائیں نال ایانیاں دے
کیھڑے گور دا ہیں توں چیلڑا اوے کھلا آن وڑیں وچ رانیاں دے

ا؎ کام وہ کرنا چاہیے جو قیامت کو کام آوے ۲؎ پ ۳ ع (ترجمہ) اور مثال ان کی جو خرچ کرتے ہیں مال اپنے اللہ کی خوشی کو اور اپنا دل ثابت کر کے جیسے ایک باغ بلندی پر اسپر پڑا مینہ تو لایا پھل دگنا پھر آگے نہ پڑا اسپر مینہ تو اوس پڑی اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے ۳؎ پ ۹ ع (ترجمہ) اے ایمان والو مت جایا کرو کسی گھر میں اپنے گھروں کے سوا جب تک نہ بول چال کرلو اور سلام دو اس گھر والے پر یہ بہتر ہے تمہارے حق میں شاید تم یاد رکھو ۱۲

تیرے جیہے جوگی میں تاں ڈھیر ڈٹھے نہیں پرچدے نال کہانیاں دے
کوئی مارو گا پلٹر جاہ ایتھوں متھا ڈاہ نہ نال ایانیاں دے

اینویں بھیس فقیر دا پہن بیٹھوں ویلے یاد کریں موجاں مانیاں دے
وارثشاہ فقیر نہ ہولیوں مُولے جاہ جھگڑے لے نال سیانیاں دے

ایضاً

شیاں اُٹھائی پھرن الیس جگ اُتے جنہاں بھوں تے پھرن پیارے ہے وے
انہاں پھرن ضرور ہے گھر وگھری دھرن تی پھرن جو انہاندی کار ہے وے

سورج چن گھوڑا اتے روح جنگل نظر شیر پانی ونجارا ہے وے
تاناں تنن والی ال گدھا گتا تیر چھج تے چھوکرا یار ہے وے

بلی رن فقیر تے اگ باندی تنہاں پھرن گھر وگھری کار ہے وے
اک نوکراں بھی کم ایہو ہیگا رات دنے ایہ پھرن بیکار ہے وے

ٹوپا چھانی تر کڑی تیغ مرکب غلہ تر کلا پھیرن وہار ہے وے
کسو اسطے بھونائیں وچہ پنڈاں تینوں ایہ کی بنی لاچار ہے وے

انہاں اٹھایاں وچوں توں تاں مول ناہیں تیرا اٹھن تے بھڑن روزگار ہے وے
وارثشاہ وَلی بُھکھے لکھ پھردے صبر فقر نوں قول قرار ہے وے

کلام جوگی

پھرن بُرا ہے جگ تے انہاں تائیں جے ایہ پھرن تے کم دے مُول ناہیں
پھرے قول زبان جوان رن تھیں ستر دار گھر چھوڑ معقول ناہیں

رن آئی وگاڑ تے چھڑ چڑھدی فقر آے جاں قہر نزول ناہیں
زمیندار کن کیتیاں خوشی ناہیں اتے احمق کدی ملول ناہیں

رضا اللہ دی اُتے ہے حکم قطعی قطب کوہ کعبہ معمول ناہیں
پیغمبری وقت نے حکم دینا دہڑویل نوں عاقلی مُول ناہیں

حکم نال حدیث دے ہووناہیں سودا دور دا سایاں بھول ناہیں
وارثشاہ دی بندگی ہِل جیہی ویکھاں من لئی کہ قبول ناہیں

کلام سہتی

سہتی آکھدی راولا جوگیا وے تینوں کِسدا ایڈ وراگ ہے وے
کتوں سجرے کن پڑا آیوں اجکل دا نواں سُوہاگ ہے وے

اکھیں تیریاں نوچہ حیا ناہیں کنہاں گنڈ یاندی تینوں لاگ ہے وے
گور منترا ندی تینوں سدھ ناہیں کھبڑ نھیوں لک تڑاگ ہے وے

جوگ دس کھاں کدہروں ہویا پیدا کتھوں ہویا سناسن بیراگ ہے وے
راہ جوگ دے دس کھاں ہین کتنے کیتھوں نکلیا جوگ دا راگ ہے وے

ایہ کپھری سہلیاں ناد کتھوں کس بدھیا جٹاں دی پاگ ہے وے
وارثشاہ بھبوت کس کڈھیا ای کتھوں نکلی لوجنی آگ ہے وے

کلام جوگی

مہادیو توں جوگ دا پنتھ بنیا دیودت ہے گورو شناسیاں دا
راما نند توں سبھ بیراگ ہویا پریم جوت ہے گورو داسیاں دا

سُتھر اُستھریاں دا نانک دا سیانداشاہ مگن مند ھیس ابھاسیاں دا
برہما برہمناں دا رام ہندوؤں دا اتے بشن مہیش سبھ راسیاں دا

حضرت سید جلال جلالیا ندا تے اویس قرنی کھلی کاسیاں دا
دشنشٹ ویراگ ویراگیاں دا سری کرشن بھگوان اوبھاسیاں دا
دستگیر دا سلسلہ قادری اے تے فرید ہے چشت عباسیاں دا
نام دیو گورو سبھ چھینبیاں دا شاہ شمس نیاریاں جاسیاں دا
خواجہ خضر ہے پیر مہانیاں دا نقشبند مغلاں چغطاسیاں دا
نل راجہ ہے گورو جواریاں دا شمس پیر سنیاریاں ہاسیاں دا
شیث ولد آدم ہے جولاہیاں دا تے شیطان ہے پیر میراسیاں دا
جویں حاجی گلگو گھمیاراں حضرت علیؓ ہے شیعاں خاصیاں دا
عشق پیر ہے عاشقاں ساریاں دا بھکھ پیر ہے ستیاں ہاتھیاں دا
سوٹا پیر ہے وگڑیاں تگڑیاں دا تے داؤد ہے زرہ نولسیاں دا
قارون پیر بخیلاں تے حاسداں نفس پیر ہے حرص خراسیاں دا
گوبند سنگھ گورو کیسا دھاریاں دا کیدو سانگیاں مکر لباسیاں دا
کتا پیر کھیوٹیاں بھونکیاں دا رسہ پیر ہے بدھیاں داسیاں دا
گنج پیر ہے ناقصاں کاملاں دا میاں میر ہے تخت رواسیاں دا
سچا صدق ہے پیر صفایاں دا رشک وہم ہے کوڑ بکواسیاں دا

جویں شاہ مدار مداریاں دا تے انصار انصاریاں طاسیاں دا
حاجی نوشوہ جویں نوشاہیاں دا تے بھگت کبیر جولاسیاں دا
شیخ طاہر ہے پیر جو موچیاں دا لقمان لوہار ترکھاسیاں دا
نبی پیر ہے عالماں ساریاں دا علم پیر ہے سبھ ملواسیاں دا
سرور سخی بھرائیاں سیو کاندا لعل بگ ہے چوہڑیاں خاصیاں دا
خالق پیر ہیگا کل خلق دا جی بخشنہار ہے اوہ لساں عاصیاں دا
شیخ عطار ہے پیر عطاریاں دا شاہ شمس تبریز خوجاسیاں دا
سلیمان پارس پیر نائیاں دا علی رنگریز ادریس درزاسیاں دا
حسو تیلی ہے پیر جو تیلیاں دا سلیمان ہے جن بھوتاسیاں دا
مطلب پیر جویں جٹاں ساریاں دا ابوجہل ناحق ناسیاں دا
پیسہ پیر ہے کنجراں بیڈیاں دا چھتر پیر رناں چوڑناسیاں دا
صبر پیر پیغمبراں مقبلاں دا القوی پیر مرداں اللہ راسیاں دا
جھگڑا پیر ہے حمقاں ہوچھیاں دا عقل پیر ہے اہل قیاسیاں دا
شاہ حسینؑ شہیداں تے غازیاں دا دغا پیر ہے کوڑیاں ناسیاں دا
وارث شاہ جو رام ہے ہندواں دا تے رحمٰن ہے مومناں خاصیاں دا

کلام جوگی با ہتی

عدل بناں سردار ہے رکھ اپھل رن گدھی ہے جو وفادار ناہیں
بناں آدمیت نہ انسان جاپے بناں آب قاتل تلوار ناہیں
عمل باہجھ عالم کوئی نہیں ہندا کتب لدیا خر کسے کار ناہیں

نازبناں ہے کسبنی بانجھ جیہی مرد گدھا جو عقل دا یار ناہیں
صبر ذکر عباداتاں باہجھ جوگی دماں باہجھ جیون درکار ناہیں
پانی باہجھ دریا بھی نہ دہندے استغفار باہجوں چھٹکار ناہیں

لے پ ۲۲ ع (ترجمہ) اور ہم نے دی ہے داؤد کو اپنی طرف سے بڑائی اے پہاڑ و رجوع سے پڑھو اسکے ساتھ اور اڑتے جانور اور نرم کردیا اس کے آگے لوہا اور اندازہ سے جوڑ کڑیاں اور کرو تم سب کام بھلا ۲ے کیسا دھاری۔ سر پر کیس رکھنے والے سکھ ۳ے ایک گانے والی قوم کا نام ہے جو شادیوں پر ساری ساری رات گاتے ہیں عہ لڑائی اور جھگڑا کرنے سے عقل ٹھیک نہیں رہتی ایسے گالی گلوچ جاہل دیا کرتے ہیں ۱۲

نبی باہجھ شفاعت نہ کسے کرنی رب باہجھ کوئی بخشہار ناہیں
باہجھ عشق دے موت شہید ناہیں تیغ صبر دی باہجھ ہتھیار ناہیں
کوئی نہیں سردار سادات باہجھوں شاہ علیؑ دے باہجھ دربار ناہیں
ذکر رب دے باہجھ زبان ناہیں سخن حُب باہجھوں شیریں دار ناہیں
فقر ہوئیکے صبر نہ کرے جیہڑا جُبہ فقر دا اوہ روادار ناہیں
ہمت باہجھ جوان بن حسن دلبر لوُن باہجھ طعام سوار ناہیں
باہجھوں ہجر دے ذوق تے شوق ناہیں بناں وصل دے موج بہار ناہیں
عقل باہجھ وزیر صلوٰۃ مومن تے دیوان حساب[۳] شمار ناہیں
بے پرواہیاں بناں معشوق ناہیں سراں دتیاں باہجھ دیدار ناہیں

گھاٹ فقر دا باہجھ حسین ناہیں باہجھ صدق دے لنگھنا پار ناہیں
رضا رب دی باہجھ نہ ملے درجہ نفس ماریاں باہجھ وقار ناہیں
اکھیں ویکھیاں باہجھ پریت ناہیں جویں بناں یقین اعتبار ناہیں
خودی بناں حضور دا رونائیں نافرمان باہجھوں گنہگار ناہیں
جُسہ روح دے باہجھ ڈراونائیں جند باہجھ جویں سنسار ناہیں
شرم باہجھ مچھّاں بن عمل داہڑی طلب باہجھ فوجاں بھرم بھار ناہیں
بناں دُکھ دے سکھ نصیب ناہیں لگن باہجھ خوار سنسار ناہیں
رب بناں نہیں اوٹ پردیسیاں نوں کامل پیر باہجھوں مددگار ناہیں
وارثؔ رن فقیر تلوار گھوڑا چارے تھوک ایہ کسے دے یار ناہیں

کلام سہتی

سہتی آکھدی رناں نوں نند ناہیں جوگی ہو یائیں کن پڑائیکے وے
میتھوں کجھ وصول نہ ہو سیا دے[۱] ایویں جائینگا ہیلیاں کھائیکے وے
دعوی اولیاں کم شیطانیاں دے گلاں کریں توں بہت سمجھائیکے وے
پیارا شیطان دے وانگ ماریں سر سجدیوں آیوں اکائیکے[۲] وے

ہور ناں جٹیاں وانگ میں نہیں کچی کی لینا ای من بھرمائیکے وے
گیری نال توں کپڑے رنگ لتے گیتا باہجھ دھیان توں لائیکے وے
گلاں نال توں ٹھگدا پھریں لوکاں الویں آیوں فریب بنائیکے وے
وارثؔ شاہ فقیر نہ ہوویں موُلے کی کھٹیو بھیس وٹائیکے وے

کلام جوگی

مرد کرم دے نقد ہیں سہتی اے نی رنّاں دشمناں نیک کمائیاں دیاں
مرد ہین جہاز جو نیکیاں دے رنّاں بیڑیاں ہیں بریایاں دیاں
ہڈ ماس حلال حرام کین ایہ کوہاڑیاں تیز قصائیاں دیاں
سر جائے نہ یار دا بھیت دیئے شرم رکھی اے اکھیاں لائیاں دیاں
آہڈا نال فقیر دے لاندیاں نی خوبیاں ویکھ ننان بھرجائیاں دیاں

تسیں الیس جہاں وچہ ہو رہیاں بنجیریاں گھٹ وہڑوائیاں دیاں
ماں باپ دا ننگ ناموس ڈوبن تیاں لاہ سٹن بھلیاں بھائیاں دیاں
لباں لیندیاں صاف کر دین داہڑی جیہاں قینچیاں احمقاں نائیاں دیاں
نی توں کیہڑی گل تے اڈ شوکیں گلاں دس کھاں پوئیاں پائیاں دیاں
تینوں ریشم دے نال نہ جاننے ہاں کریں چاوڑاں توں حنائیاں دیاں

[۱] میرا دل مائل کر کے تجھے کچھ وصول نہ ہوگا [۲] اکانا بمعنے ہٹانا الگ کرنا [۳] یعنی وزیر عقل کے بغیر اور دفتر حساب کے کام کے بغیر نہیں ہوتے ۱۲

ٹل جاہ ساتھوں اجے ہے ویلا پچھوں تا دسیں گلاں گلائیاں دیاں

وارث شاہ تیرے منہ نال یاراں بنڈاں بنھ کے سبھ بھلیاں دیاں

کلام سہتی

ریسن جوگیاں دی تیتھوں نہیں ہندی ہساں کیہاں جٹاں کھایاں دیاں

تان سین جیہا راگ نہیں ہوندا لکھ صفاں جے ہون عطایاں دیاں

تیری چرا چرپھڑ کدی جیبھ الویں جویں جتیاں مرکدیاں سایاں دیاں

نہیں فقر دے بھید داتوں واقف خبراں تدھ نوں مہیں چرائیاں دیاں

نہیں کعبیوں چوہڑا ہووے واقف خبراں جان دے چوہڑاں کھایاں دیاں

جیہڑیاں پیکیاں دے گھریں کوار یا تر خبراں انہاں نوں کی ویاہیاں دیاں

جیہڑیاں سون اجاڑ وچ وانگ خچر قدراں اوہ کی جاندیاں داہیاں دیاں

دیہڑ وانگ بھونگر بڑ ہکاں مارنائیں چالاں نہیں ایہ گوراں گوسائیاں دیاں

گڑھ کوٹ کی کریگا اوہ قائم خبراں نہیں جنہوں خندق کھایاں دیاں

جیہڑی ڈول تیری سانوں نظر آوے ڈولاں ایہ نے ڈوملاں تے نایاں دیاں

پوچھاں گائیں دیاں مہیں نوں جوڑنائیں گھریاں مہیں نوں لاونائیں گایاں دیاں

لجھ ہووے شعور تے لوں سمجھاں مزاں والیاں گلاں سنایاں دیاں

میاں کون چھڈاوسی آن تینوں دھمکاں پوندیاں جدوں کٹایاں دیاں

کتوں حرف سلوک نہ سکھیو ای پڑھیوں پٹیاں جنگ لڑایاں دیاں

جٹاں کھچری ناد سواہ منہ تے ایہ صورتاں ہین بلایاں دیاں

سہلی ٹوپیاں فقر دا پہن بانا بنکے صورتاں پھرن مولایاں دیاں

جیہڑی ڈول دیناں توں ایڈ شوکیں ایہ طرح نی شامتاں آیاں دیاں

پیراں گوراں دے نام نوں لاج لائی کمے ددایاں ٹکر گدایاں دیاں

تیریاں بادیاں کسے نہ دھوتیاں نی جواں انہیاں دلوچہ خدایاں دیاں

بے شرم دی موجھ جیوں لوچھ بدھی جیہاں منجراں ٹیٹے دبایاں دیاں

اکھیں ڈٹھیاں نہیں توں ن جبراوے پریم گٹھیاں برہوں ستایاں دیاں

لنڈیاں نال گھلنا ئے بول لوبن نہیں چالیاں بھلیاندیاں جلیاں دیاں

سر مُن داہڑی کھیہ لا یا ای قدراں ڈٹھیوں ایڈیاں چایاں دیاں

چترط سواہ بھرے ویکھو مگر لگا جویں کتیاں ہون قصایاں دیاں

جیہڑے واہن پرانیاں وچ لیٹن قدراں پان کی لیف تلایاں دیاں

گدھے وانگ جال جیوں کریں مستی کچھیاں سنگھنائیں رناں پرایاں دیاں

گھر گھریں پھرنائیں پکڑ ماردا وے گلاں تیریاں شتر گوزیاں دیاں

بالو پوریا تینوں کوئی نہیں ملیا اجے ٹوہنائیں بکلاں مایاں دیاں

جیوندی جان جو گور دبایائی ایویں سہلیاں ٹوپیاں پلایاں دیاں

ہاسا دیکھ کے آوندا اسفل دائی گلاں طبع دیاں ویکھ خفتایاں دیاں

آدم زاد دیناں نہ ورتیوں توں تینوں عادتاں جھوٹیاں دایاں دیاں

پانی ویکھ کے دونیاں ہندیاں نی ایہ چالیاں ہین مرغایاں دیاں

بول بولنائیں سینکڑاں ناں کھردے گلاں مٹھیاں نہیں رسایاں دیاں

جنہاں ٹکڑے ہن کے نت کھاہدے سار اوہ کی جانن مٹھیایاں دیاں

کر کے خواریاں گھٹا سر گھتنائیں وانگر گُگڑاں سواہ اڈایاں دیاں

رج کھائیکے ڈھڈ ودہایا ای گلھاں اُبھریاں وانگ سواہ اڈایاں دیاں

کر کے محنتاں کھاہ کجھ وے سیتھوں لون پوریاں نیک کمایاں دیاں

چسکے خور لوہے لوہے پھریں بھوندا رففے کتناں جویں کرٹایاں دیاں

ل کہی ہوئی باتیں ۲ شاخہائے برنج ملک بیٹ ۳ یعنی بری باتوں کا نتیجہ دیکھ لیا کہ نہیں اور ریش چٹ کرا کر بڑی شکل بن آیا ہے یعنی چوہڑا کسی کی خبر کیا جانے وہ تو کھائی اور گندگی کا واقف ہوتا ہے اسی طرح تجھ کو نظر سے کیا تعلق ۱۲۔

مٹّی کلیاں دی پچھوں ڈھونڈسیں وے ہڑیاں بیڑیاں شوہ ڈباباں دیاں
رسّا لک دے نال تے کس لا نگڑ کیہاں خوبیاں جٹاں دو ہایاں دیاں
تینوں ذرا شعور نہیں احمقا وے چالاں بھڑیاں نی بے پرواہیاں دیاں
کجھ پیش نہ جا سیا اوس ویلے جدوں ہوں پر چولاں گواہیاں دیاں
پریاں نال کی دالوں نوں آکھ لگے جنہاں دکھیاں بھینیاں بھایاں دیاں
سسّی نال جو پنوں نے عشق کیتا خبراں ہوس جہانتے شاہیاں دیاں
ایہ عشق کی جانے چاک چوبر خبراں جان دے روٹیاں ڈہایاں دیاں
انت بھوریں گا کیتے اپنے نوں پچھوں تاویں عمراں دہایاں دیاں
گلاں عشق دیوالیاں نقلیں رلیاں پچے گھڑیتے وہن رڑہایاں دیاں
پچھلین گے گل بنا ئیکے وے واہراں ہین گیاں جدوں ساہیاں دیاں
واہ لو پچگا آپ توں ڈاہڈیاں دا گلاں بھل جاون چتراں یاں دیاں
جا صاحباں یار وچہ ملے بھائی دھاراں عشقدیاں دیکھ چنگھایاں دیاں
لیلاں مجنوں دے عشق وچہ نشر ہوئی خبراں کھنڈیاں وبھاگایاں دیاں
وارثشاہ نہ بیٹیاں جنہاں جنیاں قدراں اوہ کی جانن جوایاں دیاں

کلام جوگی

ایس سہتی اے مول نہ وڑاں تیتھوں تکھے دیدڑے تینڈڑے سار دے نی
کہے کاؤ اندے ڈھور نہ کدی ہوئے شیر مکھیاں توں نہیں ہار دے نی
پھٹ پین لڑائی دے اصل ڈاہی ہور کوڑ پسار لپسار دے نی
ہمت سست بروٹے سرین بھارے اوہ گھر وکسے نہ کار دے نی
سٹرن کپڑے ہون تحقیق کالے جیہڑے کوٹھی اے ہون لوہار دے نی
آوے مہک انہاندیاں لیڑیاں توں جیہڑے مجلسی ہون عطار دے نی
خیر دتیاں مال نہ ہووے تھوڑا بوہل تھڑے نہ چنے گڈار دے نی
تیں تاں فکر کیتا ساڈے مارنیدا تینوں ویکھ لے یار ہن مار دے نی
جیہا کرے کوئی تیہا پاوندائے سچے وعدے پروردگار دے نی
ہاتھی نہیں تصویر دا قلعہ ڈھائے شیر بھاویاں توں نہیں ہار دے نی
ناہیں ہیجڑیاں نوں خبر عورتاں دی کھنب چڑیاں دے ساتھ نہ تار دے نی
اکے ماریاں لکے تے آپ مرنا اکے نس جانا اکے سار دے نی
بھنوری اے جنگنوں ڈھک کرکے سگوں اگلیاں توں پچھوں مار دے نی
جھوٹھیاں مہنیاں نال نہ جوگ جاندا سنگ گلے نہ نال پھوہار دے نی
صحبت نیکدی نیک بنا دیندی اوگنہار بیلی اوگنہگار دے نی
جدوں چوہڑے نوں جن چا کرے خلہ جھاڑ اکریدا نال ہزار دے نی
توں دیر گالیں اسیں صبر کرئیے فقر صبر دے نال اجاڑ دے نی
وارثشاہ میاں رن بھونکنی نوں فقر پا چڑیاں چا مار دے نی

کلام سہتی

تیریاں سہلیاں توں اسیں نہیں ڈردے کوئی ڈرے نہ بھیلدے سانگ کولوں
اینویں خوف پوسی تینوں ماریندا جویں دھمکدا بیر اولانگ کولوں

۱ے خاک مینح کی تلاش کرے یعنی آخر کچھ فائدہ نہ ہوگا ۲ے بھائیوں کے پہلو توڑ دیتے ۳ے تصویر کا ہاتھی قلعہ نہیں گرا سکتا ۴ے دیوانہ گیدڑی سے شیر مغلوب نہیں ہوتا ۵ے زاغوں کے کہنے سے بیل نہیں مرتے ۶ے ہیجڑے کو عورتوں کی خبر نہیں ۷ے چڑیا کا پر کشتی کا کام نہیں دے سکتا ۸ے پ ۹ے (ترجمہ) اسی کو ملتا ہے جو کمایا اور اسی پر پڑتا ہے جو کیا ۹ے جنے کیا بھلائی سو اپنے واسطے اور جنے کی برائی وہ بھی اسی پہ ۱۰ے پتھر بارش سے نہیں گلتا ۱۱ے جوتیوں سے جن نکالا جاتا ہے ۱۲۔

ایویں ماریدا جاویں ایس پنڈوں جویں کھسکدا کفر ہے بانگ کولوں
سر چکلے پھر نیگا چھیل جٹا جویں سپ اٹھ چل داڈانگ کولوں

میرے ڈھٹیاں گئی سی جان تیری جویں چڑی دی جان چھلانگ کولوں
اینویں کھری سٹکے جائینگا توں جویں ہارڑدی کھسکدا کانگ کولوں

تیری ٹوٹنی پھرکدی سپ وانگوں آرناندے ڈریں اپانگ کولوں
وارثشاہ ایہ جوگیڑا مویا پیا پانی منگسی نیزے دی سانگ کولوں

جواب جوگی

کلام جوگی

کہیاں آن پنچائتاں جوڑیاں نی اسی رن نوں رلیوڑی جانتے ہاں
پھڑی اے چھتی اے لئی اے لنگھا پل وچ تنبو ویر دے اسی تانتے ہاں

جیندے نال جادیردی چھنج پائیے اوہنوں پلک وچ مارکے رانتے ہاں
رناں کرن ودہایا جوج والے اسی پلک وچ صاف کر جانتے ہاں

پھرن ڈھونڈیاں پلنگ وچھاوتے نوں اسیں سواہ اُتے موجاں مانتے ہاں
لوک چھان دے پھنگ تے شربتاں نوں اسی آدمی نظر وچ چھانتے ہاں

لوک جاندے مہریاں دینال پرچن اسی خواب اندر موجاں مانتے ہاں
پھرے مکر لگی اوہدی موت آئی وارثشاہ نوں مارکے رانتے ہاں

جواب سہتی

کلام سہتی

مرد باجھ مہری کسے کم ناہیں ویر مہری دا جوگی کیوں چایا ای
دس باجھ رناں کیکوں جمیوں توں ہور جگ جہان بنایا ای

کیتا اپنے نور تھیں نور پیدا اوہ بھی تریمتاں باجھ نہ آیا ای
ہویا ختم ہے اولیاں انبیاں دا اوہدے حق لولاک سہایا ای

مرد نال تریمت تریمت نال مرداں دوہاں ٹولیاں میل ملایا ای
ہنَّ لباسٌ لکم وانتم لباسٌ لہنّ وارثشاہ قرآن وچ آیا ای

جواب جوگی

کلام جوگی

سن سہتی اے ایس جہان لُتے رب کئی پسار پسار دانی
نال قدرت خواہش اپنی دے زنگار نگدیاں صورتاں دھار دانی

اِک علم اندر اک جہل اندر اک زُہد اندر دم مار دانی
اِک نال حیا سما گئے اک بِل بیٹھے گھر خوار دانی

اِک بے نوا حیا ناہیں کجھ فکر نہیں گھر بار دانی
اِک ہو بیہوش خموش ہوئے تقوے بنھ بیٹھے دربار دانی

اِک لاالباس اداس پھردے اکناں چاہ ہے ہار سنگار دانی
اِک دانشمند چند ہو کے نواں کرن سبب روزگار دانی

اِک چپ چپاتیاں گنج پاوے اک نت سوال پکار دانی
اک باجھ عقل بازی جِت لیندا اک عقل والا بازی ہار دانی

تیرا طور کجھ ہور دا ہور دِسے خوار خجلاں تے چشم چار دانی
وارثشاہ کجھ رخت وہاجھ لئی اے الوہا کھلا ہے اردبازار دانی

ا؎ جس طرح کفر اذان سے بھاگتا ہے ۲؎ تیز رو مراد پینچی مارنیوالا ۳؎ نیزہ کی آب سے پانی مانگیگا ۱۲

کلام سہتی

سہتی آکھدی راولا سُنی میتھوں ایہ کچرک گیان سنائیں گا وے
رناں نال جے اُٹھکے لڑن لگوں پت اپنی آپ گوائیں گا وے
وسّاں نال تینوں ہئی ورجنی ہاں ایہ کچرک سانگ بنائیں گا وے
میرے آکھیاں نہیں پرتیت ہونی اوڑک ہار کے تے پچھوتائیں گا وے

اساں اینی گل معلوم کیتی بناں پھاٹ کھادے نہیں جائیں گا وے
جتیاں کھیڑیاں دا وچہ خبر ہووے انہاں جتاندی جُوٹ کھائیں گا وے
دس کون ٹُٹے تیری ہا بنھ کا نبھ بھر سی حال کس تے کوک سنائیں گا وے
وارث شاہ میاں انت خاک ہونا کیونکر اپنا شان ودھائیں گا وے

کلام جوگی

جیٹھ مینہ تے سیال وچہ وامندی کتک ماہ وچہ منع انھیریاں نی
چغلی خاونداں دی بدی نال مُلاں کھان لون حرام بدخیریاں نی
چوراں نال رفاق تے دغا پیراں پر نار جنجال دیاں بیڑیاں نی
لڑن نال فقیر سرداریاں گھٹ گھتناں مال وہ سیریاں نی
مڑن قول زبان تھیں پھرن پیراں بُرے فناں دیاں ایہ بھی پھیریاں نی
بھلے نال بھلیاں بدی بریاں یاد رکھ نصیحتاں میریاں نی
بدرنگ نوں رنگ کے رنگ لایو واہ واہ ایہ قدرتاں تیریاں نی
ایس رُوپ دا توں انت ہونیاں نی چھپاں منہ دروں تیریاں میریاں نی
لے دید ہو کے لجاں جنڈیاں دیاں سبھے گھت کے کھوہ نکھیریاں نی
اُڈن ہار تیرے جیہاں لکھ رناں اساں جالیاں گھت کے گھیریاں نی
نال علم دے چا بیہوش کروں ہو ہوں آکھسیں میں تیری تیریاں نی

روناں ویاہ وچہ گاوناں وچ سیاپے ستر مجلساں کرن مندیریاں نی
حکم ہتھ کمذات دے سونپ دینا نال دوستاں کرنیاں ویریاں نی
غیبت ترک صلوٰۃ تے جھوٹ مستی دور کرن فرشتیاں[1] طیریاں نی
میرے نال جو کھیڑیاں وچہ ہوئی نچر وادیاں ایہ سب تیریاں نی
خصماں نال برابری کرن رناں اوہ کُتیاں اصل بے غیریاں نی
بناں علم دے مرن اوہ بندے ثابت جہناں دیاں رزق دیاں ڈھیریاں نی
ہنے گھت کے جادو دا اکروں کلی ہئی گرد میرے گھتیں پھیریاں نی
گھوڑ سینی اے تے مرگ نینی اے نی اکھیں تیریاں شوخ ودھیریاں نی
شرم والیاں بیبیاں نیکبختیاں اکھیں ساہویاں کرن ادھیریاں نی
ہئی مار کے جھڑف جاں باز وانگوں جھپ کھائیں گی بل بٹیریاں نی
وارث شاہ اساں نال جادواں دے کئی رانیاں کیتیاں چیریاں نی

کلام سہتی

اساں جادوڑے گھول کے سب پیتے کراں باورے جادواں والیاں نوں
راجے بھوج جیہے کیتے چا گھوڑے نہیں جاندا ساڈیاں چالیاں نوں

لکھیں گھت بھوکا یاسی مرد مرزا مان کرداسی نیلی دیاں چالیاں نوں
سکے بھایاں نوں کرن نفر راجے اتے راج بہاوندے سالیاں نوں

[1] (ترجمہ) کہہ دیکھو اگر آوے تم پر عذاب اللہ کا یا آوے اپنر قیامت کیا اللہ کے سوا کس کو پکاروگے بتاؤ اگر ہو تم سچے لے فرشتوں کو اڑنے سے باز رکھتی ہے ؎ پ ۹ ع اور سنا ان کو احوال اس کا کہ ہم نے ان کو دی۔ پھر ان کو ڈروں گا۔ پھر پیچھے لگا ان کے شیطان تو وہ ہوا گمرے ہوؤں میں ۱۲

سر کپ نے سالو نوں وخت پایا گھت کر دے رولیاں رالیاں نوں
یوسف بند لویچہ پا ظہیر کیتا سسی وخت پایا اوٹھاں والیاں نوں
پھوگو عمر بادشاہ خوار ہویا ملی مارون ڈھول دے رالیاں نوں
بتر ماہچی دا مجنوں نے جھلیا سی ڈھونڈے لیلی دے عشق دے چالیاں نوں
مہینوال توں سوہنی رہی آلویں ہور پچھ لے عشق دے چالیاں نوں
رناں مار لڑائے امام زادے مار گھتیا پیریاں والیاں توں
جیہڑے دسب کرتب تمیاں دے جگ جاندا حال احوالیاں نوں

راون لنک لٹائی کے گرد ہویا ستیا واسطے بھیت وکھالیاں نوں
رانجھا چار کے مہیں خراب ہویا ہیر ملی جے کھیڑیاں سالیاں نوں
روڈا واڈھ کے ڈکرے ندی پایا تے جلالی دے ویکھنے چالیاں نوں
ولی بلعم باعور ایمان دتا ویکھ ڈوبیا بندگی والیاں نوں
اٹھاراں کھونیاں کٹک لڑ موئے پانڈو ڈوب ڈاب کے کھونیاں گالیاں نوں
رناں سچیاں نوں کرن چا جھوٹھے مکر نال وچھا نہالیاں نوں
وارثشاہ توں جوگیا کون ہونائیں اوڑک پھرینگا ساڈیاں چالیاں نوں

کلام جوگی

آنڈھی اے عیب کیوں وڈھیائی ساڈے نال کی رکتاں چایاں نی
بکیاں دا کوئی نہ رب باجھوں تسیں دونویں ننان بھرجایاں نی
مڈھوں آدموں رناں دا نام برا کدوں کیتیاں کسے وفایاں نی
گلاں جھل ولیاں سکھ کے تے آیتاں قص حدیث بھلایاں نی

کریں نراں دے نال برابری کیوں آکھ تساں وچہ کی بھلیایاں نی
جیہڑا رب دے نام تے بھلا کرسی اگے ملن گیاں اوس بھلیایاں نی
اگے تنہاں دا حال زبون ہوسی اکھیں ویکھ جو کرن بریایاں نی
زیر باقیاں عمل دے کھیت دیاں وارثشاہ نوں دینیاں آیاں نی

کلام سہتی

کدوں خدمتاں کیتیاں نیک مرداں کدوں صحبتاں توں اٹھ پایئوں وے
منگ کھان دے واسطے سادھ بنیوں بدن خاک دے وچہ رلائیوں وے
کدوں پھریوں توں نال گیانیاں دے کیہڑے گیان توں کن پڑائیوں وے
ادہ ہجر دے وچہ اڈو کھوٹے پھریں کھاندا کتوں راہ روان نہ پائیوں وے
شامت نفس دی توں کھاندا پھریں دھکے حال فقر دے نوں لنگ لائیوں وے
تیری عمر چھوٹی نظر آوندی اے ایہہ سر کتھوں تدھ پائیوں وے

فرفنجیاں مکریاں ٹھکریاں نوں الیس پنتھ دا بھیت نہ آیو وے
گوشے بیٹھ نہ کیتوئی یاد اللہ ایویں رائیگاں وقت گوایو وے
کن پاڑ کے عمر گوایائی تینوں بھید نہ فقر دا آیو وے
صبر شکر میراث فقیر دی اے ادھ من ان دا دھڈ نڑ کایو وے
اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ حق فقراں رب وچہ قرآن فرمایو وے
کی کھٹیوئی پٹھا وید پڑھ کے وارثشاہ نے آکھ سنایو وے

کلام جوگی

مرد صاد جہڑے مین نیکیاں دے صورت لن دی میم موقوف ہے نی
مرد عالم فاضل اتے اصل قابل کسے لن نوں کون وقوف ہے نی

صبر فرخ ہے نبیاں نیکمرداں اتے صبر دی واموطُوف ہے نی
دفتر مکر فریب تے خچر وادی ایہناں لپیٹیاں وِچہ ملفُوف ہے نی

اندر خاص جے عمل نہ نیک ہوون انسان کہاونان زوُف ہے نی
اِنَّ کَیْدَکُنَّ حق عورتاندے اِہتاں وِچہ قرآن حرُوف ہے نی

رَن رِشیمی کپڑا منع مسئلے مرد جو زکیدار مسرُف ہے نی
رمز فقر دی نوں سوئی سمجھدا ائے دانشمند جو اہل کشُوف ہے نی

رَن مرد دی سدا محکوم ہوندی ایہتاں گل مشہوُر معروف ہے نی
وارِثشاہ ولائیتی مردمیوہ اتے رَن مِسواک دا سُوف ہے نی

کلام سہتی

دوست سوئی جو پیت وِچہ بھیڑ کٹے یار سوئی جو جان قربان ہووے
شاہ سوئی جو کال وِچہ دُکھ کٹے کل بات دا جو نگہبان ہووے

گاں سوئی جو سیال وِچہ دُدھ دیوے بادشاہ سوئی جو شایان ہووے
نار سوئی جو مال بن بیٹھ جائے پیادہ سوئی جو بھوت مسان ہووے

امساک ہے اصل افیم باہجوں غصے بناں فقیر دی جان ہووے
روگ سوئی جو نال علاج ہووے تیر سوئی جو نال کمان ہووے

کنجر سوئی جو غیرتوں باہر ہووے جوین بھابڑا ایناں اشنان ہووے
قصہ سوئی جو وِیر بن پیا وسّے جلاد جو مہر بن جان ہووے

کواری سوئی جو کرے حیا بہتا نیویں نظر تے باجھ زبان ہووے
بناں چوری تے جنگ دے ملک دسّے پٹ سوئی بن آنڈے دی پان ہووے

۸۵۷ قاضی سوئی جو شرع وِچہ ہووے قائم گائک سوئی جو نگے وِچہ تان ہووے
۸۵۸ پیر سوئی جو ترت مراد دیوے خادم سوئی جو وِچہ فرمان ہووے

۸۵۹ منصف سوئی جو بے ریا ہووے پہلوان جو ہڈ ستران ہووے
۸۶۰ عالم سوئی جو علم دی خبر جانے قاری سوئی جو خوش الحان ہووے

۸۶۱ شوم سوئی جو لاریاں وِچہ رکھے سخی سوئی جو ڈھل نہ دان ہووے
۸۶۲ معشوق جو اہل تمیز ہووے عاشق سوئی جو فرق نہ جان ہووے

۸۶۳ رعیت سوئی جو من آئین لوّے حکم سوئی جو حکم قرآن ہووے
۸۶۴ بھرٹھ باز جو ہتھ وِچہ ڈھال ہووے گرز سوئی جو ہتھ پہلوان ہووے

۸۶۵ وید سوئی جو مرض دا نام دسّے سیاناں سوئی جو سمجھ پچھان ہووے
۸۶۶ کاریگر جو وَنڈ[۳] نوں سوچ لئے کم سوئی جو عمر جوان ہووے

۸۶۷ تلوار جو قبضے تے ہتھ ہووے گھوڑا سوئی جیہڑا ہیٹھ ران ہووے
۸۶۸ پاک[۴] سوئی جو شرک توں دور ہووے توبہ سوئی جو رد شیطان ہووے

۸۶۹ شروع سوئی جو رب دے نام ہووے ختم سوئی جو نال ایمان ہووے
۸۷۰ سخن سوئی جو نال تاثیر ہووے احمق سوئی جو نہ قدردان ہووے

سید سوئی جو شوم نہ ہووے کاذب زانی سیاہ تے نہ قہردان ہووے
چاکر عورتاں سدا بے عذر ہودن اتے آدمی بے نقصان ہووے

۸۷۱ ہتھیار سو جو وقت سر کم آوے فتح سوئی جو مرد میدان ہووے
۸۷۲ اہل پت جو گھروں نہ پیر کڈھے خجل سوئی جو نشر جہان ہووے

برہاں جاہ توں بھکھیا چوبراوے متے منگنوں کوئی دوہان ہووے
وارِثشاہ فقیر بن حرص غفلت یاد رب دی وِچہ غلطان ہووے

---

[۱] جو سخاوت میں دیر نہ کرے [۲] جان دینے میں دیر نہ کرے [۳] کاریگر وہی لائق ہوتا ہے جو کام کے حصے پہلے سوچ کر کام شروع کرے ورنہ پیچھے کام بگاڑ کر پچھتائے گا۔ اور کام وہ ہے جو جوان عمر میں ہووے۔ یعنی ہر ایک کسب جوانی کی عمر میں کامل ہو سکتا ہے۔ بوڑھاپے میں کوئی کام ٹھیک نہیں ہو سکتا [۴] پاک وہی ہے جو شرک سے پاک ہے کیونکہ ہزار نیکی کرے تمام اعمال اُسکے اکارتھ جاتے ہیں

جوگی دی گل

کلام جوگی

کارساز ہے رب تے پھیر دولت سبھ محنتاں بیٹھڑے کارنے نی
پیٹ واسطے گل خرابیاں نی پیٹ واسطے خون گذارنے نی
پیٹ واسطے حور تے پریزاداں جان جن تے بھوت دے وارنے نی
پیٹ واسطے فقر تسلیم توڑن سمجھے سبھ رنّے گوارنے نی
ایس زمین نوں واہوں دا ملک مکا ایتھے ہو چکے وڈے کارنے نی
مہربان جے ہون فقیر اک پل تساں جیہے کروڑ لکھ تارنے نی

نیک مرد تے نیک بھی ہووے عورت انہاں دوہاں دے کم سوارنے نی
پیٹ واسطے پھرن امیر در در سیّد زادیاں نے گدھے چارنے نی
پیٹ واسطے رات نوں چھوڑ گھراں ہو باہر وہو کراں مارنے نی
پیٹ واسطے رات نوں کرن چوری پیٹ واسطے اگ دے پہ ساڑنے نی
گاہوں ہور تے اِک نی ہو رہا وہے خاوند ہور ہی ہور دم مارنے نی
وارث رن جیکر مہربان ہووے بھانڈے بول دے کھول منہ مارنے نی

سہتی دی گل

کلام سہتی

رب جیڈ نہ کوئی ہے جگ داتا زمیں جیڈنہ کسے دی صابری دے
چند جیڈ چالاک نہ سر دکوئی حکم جیڈنہ کسے اکابری دے
آسمان دے جیڈنہ کسے پلّا ریت جیڈنہ کسے دی چابری دے
جٹ سنڈھے سنار نوں بھکھ جنگی تتّے رجکے گالدے ٹابری دے
موت جیڈ نہ ہور ہے سخت جیٹی اد تھے کسیدی نہیوں نابری دے
اتفاق دے جیڈنہ شان شوکت خُلق جیڈنہ جگ نشابری دے
رن ویکھنی عیب فقیر تائیں بھوت وانگ ہراں اُتے باری دے

مجھیں جیڈنہ کسے دے ہون جیرے راج ہند پنجاب نہ بابری دے
اُن دھن نہ کھتری جیڈ ہرگز کوئی کم نہ اللہ تھیں نابری دے
بُرا کسب نہ نوکری جیڈ کوئی یاد حق دی جیڈ اکابری دے
ککڑ، کاں، کمبو، سلوک تناں اہناں وانگ نہ کسے برابری دے
ماں زادیاں جیڈنہ کسب بھیڑا المذات نوں حکم ہے کھابری دے
علم ہنر دے باہجہ نہ پہنچ کوئی عمل صالح جیڈ نہ راہبری دے
وارث شاہ شیطان دے عمل تیرے اہڑی شیخی ہو گئی چھابڑی دے

جوگی دی گل

کلام جوگی

رن ویکھنی عیب ہے انھیاں نوں رب اکھیاں دتیاں ویکھنے نوں
راون راجیاں سراں دے داہ لائے ذرہ جانیکے اکھیاں سیکھنے نوں
سب دید معاف ہے عاشقاں نوں رب نین دتے جگ دیکھنے نوں

بھ خلق داویکھ کے لیو مجرا کرو دید الیس جگ دے بھیکنے نوں
مہا دیو جیہے پاربتی اگے کام لیا وند اسی متھا ٹیکنے نوں
عاشق ڈھونڈھ دے پھرن دیدار تائیں کوئی ہووے حاصل الیس بھیکنے نوں

لے پ ۱ ع ۲ (ترجمہ) اے لوگو بند گی کرو اپنے رب کی جس نے بنایا تم کو اور جو پہلے تم سے تھے شاید تم پرہیز گاری پکڑو جس نے بنایا تم کو زمین بچھونا اور آسمان چھت اور اتارا آسمان سے پانی پھر نکالے اس سے میوے کھانا تمہارا سو نہ ٹھہراؤ اللہ کے برابر کوئی اور تم جانتے ۱۲

عزرائیل ہتھ قلم لے دیکھدا ای تیرا نام اس جگ توں چھکنے نوں
وارثشاہ میاںؒ روز حشر دے نوں سبھ سدنیں گے لیکھا لیکھنے نوں

سہتی دی گل

کلام سہتی

جیہی نیت ہے تیہی مراد ملیا گھر وگھری چھائی سر پاؤ نائیں
پھریں بھونکدا منگدا اخوار ہوندا لکھ دغے پکھنڈ کماونائیں

سانوں رب نے ددھ تے دہیں دتا اچھا کھاونا تے ہنڈاونائیں
کس دسیو کس سنایو ئی ہیر ہیر کر کے مسکراونائیں

سارا بھیت تیرا اساں لبھ لیا ساتھوں کا سنوں پیا لکاونائیں
سونا روپڑا پہنکے اسی بہی اے وارثشاہ کیوں جیو بھرماونائیں

جوگی دی گل

کلام جوگی

سونا روپڑا شان سوانیاں دا توں تاں نہیں اصیل ہیں گولی اے نی
گدھا اڑدکاں نال نہ ہووے گھوڑا شاہ پری نہ ہووے پرولی اے نی

رنگ گورڑے نال توں جگ مٹھا وچوں گنندے کار نے پولی اے نی
دیہڑے فیچ توں کنجری وانگ نچیں چوراں یاراں دی لوچ وچ چولی اے نی

اساں ہیر کہیا تدھ ہیر جانا بھل گئی ایں سمجھ وچ بھولی اے نی
ساڈا آکھنا تدھ نہ سمجھیا اے ایڈے کوڑ دے گھول نہ گھولی اے نی

فقر اصل اللہ دی ہین صورت اگے رب دے جھوٹھ نہ لوٹی اے نی
حسن متی اے بوبکے سون چڑھی اے نیناں والی اے شوخ مولی اے نی

برا سخن برابری نال شاہاں رکھیں جیبھ سمھال برڑ بولی اے نی
ناہیں ریس کری اے انہاں جوگیاں دی سمجھ سخن فقیر نوں لولی اے نی

برا بول نہ ربدیاں پیاریاں نوں نی بیشرم کوہتی اے لولی اے نی
تینڈا بھلا تھیوے ساڈا چھڈ پچھا ابا جیونی ایں آلی اے بھولی آنی

انت ایہ جہان چھڈ جاونائیں ایڈے کفر ایرا ہد نہ تولی اے نی
متی نال فقیراں نوں دیں گالی وارثشاہ ددھ تھوک مٹولی اے نی

سہتی دی گل

جوگی سہتی

چھیڑ لکھندراں بھیڑ مچاونائیں سیکاں لنگ تیر نال سوٹیاں دے
اسیں جٹیاں مشک پلٹیاں ہاں نک پاڑ سٹے جنہاں جھوٹیاں دے

جدوں مہلیاں پگڑ کے گرد ہوئی اے پستے کدھی اے چینیاں کوٹیاں دے
جٹ جھلکے کٹی اے نال سوٹے ایہ علاج نی چترڑاں موٹیاں دے

پٹڑ شاہ دا بالکا شاہ جھکھڑ تیتھے دل نے ایڈ لپوٹیاں دے
وارثشاہ روڑا سر کن پاٹے ایہ حال چوراں یاراں کھوٹیاں دے

جوگی دی گل

کلام جوگی

فقر شیر دا آکھدے ہین برقعہ بھیت فقر دا مول نہ کھولی اے نی
ددھ صاف ہے ویکھناں عاشقاں دا شکر وچ پیاز نہ گھولی اے نی

ے پ ۱۲ ع ۸ (ترجمہ) سورۂ ہود۔ اور جتنے لوگ ہیں جب وقت آیا پورا دے گا تیرا رب ان کو انکے لیے ۲ے پ ۱۲ ع ۲ (ترجمہ) بیشک جو جھوٹ باندھتے ہیں اللہ پر بھل نہیں پاتے ۳ے فرضی نام یعنی جیسے مرشد ویسے مرید۔ میں نے ایسے مکاروں کے مکر دیکھے ہوئے ہیں ۱۲

گذر گئی بیتی گل ہو چکی مُوت وچہ نہ مچھیاں لبھ لی اے نی
سرے خیر ہسکے آن دتے لئے دعاتے مٹھڑا بولی اے نی
ہر کسے دینال پیار کری اے اتے کبر دا بھیت نہ کھولی اے نی

فخر نال فقیراں نوں بُرا بولیں ناہیں عقل جیاتوں ڈولی اے
لئی اے آکھ چڑھا ئیکے ددھ پیہ اے پرتول تھیں گھٹ تولی اے
وارثشاہ دل پیا تیر کلے نوں سدھا ہووے نہ باہجہ ہتھولی اے

سہتی دی گل

کلام سہتی

اسی بھوت دی عقل گوادئی اے سانوں لابھوت ڈرا ونائیں
ویکھ ترنجنیں وہٹیاں چھیل کڑیاں اُوتھے لنگ دی تار جھا ونائیں
اوہ پئی حیران ہے نال زحمت گھڑی گھڑی کیوں پیا اکا ونائیں
چور چوہڑے وانگ ہے تھیہ تیری پئی جاپ دی ہری بھنا ونائیں
اِٹ سِٹ تے بھکھڑا کوار گندل ایہ بوٹیاں کڈھ وکھا ونائیں
جاہ گھروں اساڈیوں نکل بھکھے نہیں جٹاندی جوٹ کھانائیں
کھوہ کھپری پچھاوڑی بھن ٹوروں اتے ہور کی لیک لوا دنائیں

ویکھ سوہنی نڈھڑی ہووے جتھے اوتھے جائیکے جھاتیا پا ونائیں
میری بھابی دینال توں رمزاں میں بھلا آپ توں کون سداؤنائیں
نہ توں دید نہ ماندری نہ ملاں جھاڑے غیب دے کانوں پاونائیں
کدی بھوتنا ہوئیکے جھنڈ کھولیں کدی جوگ دھا دی بن آونائیں
دارو نہ کتاب نہ ہتھ شیشی آکھ کاہے دا وید سدا ونائیں
جتھے رناں دا دھنبلہ نظر آوے اوتھے وِنجلی راگ سناونائیں
رناں بلعم باعور دا دین کھویا وارثشاہ توں کون سداونائیں

جوگی دی گل

کلام جوگی

سخت[1] بول نہ بول توں عاجزاں نوں گالیں دینے کرڑی اے کوپتی اے نی
کرامات فقیر دی ویکھنی ہیں خیر رب توں منگ سوہتی اے نی
جڑھ دکھ دلداراں زحمتاں دی حکم رب دے نال چپا پٹی اے نی
مست نال تکبری رات دِنے کدی ہوش دی اکھ پرتی اے نی
پڑھ پھوکی اے اک عزمیت سیفی جڑھ جن تے بھوت دی پٹی اے نی
موہوں مٹھڑی بول تے دور ہو جا ترکھی لعل نہ کاہلی اے جٹی اے نی

اساں محنتاں ڈاہڈیاں کیتیاں نی انی گنڈھی اے بھیڑی اے جٹی اے نی
کن پاٹیاں نال نہ ضد کیجے اتھے کھوہ وچہ جھات نہ گھتی اے نی
ٹکیاں نین توں اسیں وگاوئی اے اتے ہندیاں پکوچہ ائی اے نی
کوئی دکھ تے درد نہ رہے بھورا جھاڑا مہر دا جہناں نوں گھتی اے نی
تیری بھابی دے دکھڑے دور ہوون اسی مہر جے چاپلٹی اے نی
جاندے سبھ آزاد یقیں سیتی ایس فقر دے قدم جے چٹی اے نی

مرض نال کراماتاں دور کری لے جے کراک دوا چاسٹی اے نی
وارثشاہ نخاس دیو چہ جاکے کھوٹے مال توں کی کجھ کھٹی اے نی

[1] پیشاب سے مچھلی تلاش کرنا مناسب نہیں ۲ے پ (ترجمہ) اللہ کو خوش نہیں آتا بری بات کا پکارنا مگر جس پر ظلم ہوا ہو ۲ے پ ۱۵ ع اور اتارتے ہیں قرآن میں سے جس سے روگ اچھے ہوں اور رحمت ہے ایمان والوں کے واسطے ۱۲

کلام سہتی

فرفیجیا بیر بتالیا وے ادکھے عشق دے جھار ٹے پاونے وے
کدوں یوسفی طب میزان پڑھیوں دستور علاج سکھاونے وے
قانون موجز تحفہ مومنین بھی تے کفایہ منصوری بھیں پاونے وے
قرابادین شفائی تے قادری بھی اتے نفع انسان پڑھ بچاونے وے
رتن جوت شالکھ بلمیت سوجن سکھ دیہہ گنگا شتے آونے وے
ارسطالیس اتے جالینوس بنیوں ساڈے جی نوں مول نہ بھاونے وے
کدوں پڑھیوں توں خیر منکھ سیرت اینویں عقل دے ڈھمپئے لاونے وے
فیلسوف جہان دیاں اسیں رناں ساڈے مکر دے بھید کس پاونے وے
اہناں مکریاں توں کون ہووے جنگا ٹھگ پھردے نی رناں ولاونے وے
منہ نال کیہاں جیہڑے جان ناہیں ہڈ گوڈے تہاں بھناونے وے

نین ویکھ کے مارنی پھوک ساہویں ستے پریمدے ناگ جگاونے وے
قرطاس سکندری طب اکبر تے ذخیریوں باب کڈھاونے وے
پراں سکھ تے ویدمنوت سیرت نرکھنڈ دے دھیان بھلاونے وے
گلاں چاء چواہ دیاں بہت کرنائیں ایہ روگ نہ تدھ تھیں جاونے وے
توں کفایہ مجاہدہ کدوں پڑھیوں لقمان بقراط کہاونے وے
کدوں پڑھیوں توں علم ایہ ویدگی دادکھ کسیدے کدوں گواونے وے
افلاطون شاگرد غلام ارسطو لقمان توں پیر دھواونے وے
جن السنوں جھنگ سیال والے قابو کسیدے ایہ نہ اونے وے
جیہڑے مکر دے پیر کھلار بیٹھے بناں بھاٹ کھاہدے نہیں جاونے وے
وارثشاہ ایہ ملے سٹ الیسی جن بھوت تے دیو نواونے دے

کلام جوگی

ایہ رسم قدیم ہے جوگیاندی اوہنوں مار دینے جیہڑی ٹرکدی اے
ایہ خصم نوں کھان نوں کویں دلیسی جیہڑی خیر دیندی پئی جھڑکدی اے
اسیں گام راہوار سکھالئی اے نخرواانگ جو دوڑدی دڑکدی اے
پہلے پھوک کے اک دہتابیاں نوں پئی کچھوں سر دیانی دیکھ برکدی اے
اک جھٹ دے نال میں پٹ لینی جیہڑی زلف گلہاں اتے لڑکدی اے
فقر جا منگن خیر بھکھ مردے اگوں سگاں وانگوں پئی درکدی اے
آٹا خیر نہ پاوندی فقر تائیں سگون باندری دیوانگ گھرکدی اے
تیرے مور پھردے مار کھان اتے سوامنی مطھو پئی پھرکدی اے

خیر منگن گیاں فقیر تائیں اگوں کتیاں دے وانگ گھرکدی اے
ایہ پیرنی اکے پہلوانی ئیں اکے کنجری ایہ کسے ترکدی اے
فقراں جوگیاں ہور سوالیاں نوں بصنیہ دار ککرٹی وانگ کرڑکدی اے
رن گنڈی نوں جدوں ہیزار وجن اوتھوں چپ چپاترٹی سرکدی اے
سیانے جان دے نی دھنی جائے جھوٹی جیہڑی سا ہن دی موتری کھرکدی اے
لنڈی ویہڑ نوں کھیتری ہتھ آئی پئی اپروں اپروں مرکدی اے
بن چھیڑیاں تین بولیاندے پئی اندروں باہر بھڑکدی اے
لوہے آیاں فقیر نوں برا بولیں وانگ بسوادے پئی چرکدی اے

لے مرغی کی طرح آواز کرتی ہے ۲ے حملدار ہوجائے گی۔ گادیش جو سانڈوں کے عضو خاص سے خارش کرتی ہے ۱۲ ۳ے مرا بولتی اصل چرکنا تھوڑا تھوڑا اسہال آنا یا گوز کا باریک آواز میں نکالنا ۱۲

سہتی دی گل

جوگی دی گل

کدی رن بدکار نہ رہے گجھی مندی نیت والی ادنویں کھڑکدی اے

وارثشاہ وانگوں سانوں رن خچری اکھ وچہ جیوں گمے ڑکدی اے

جوگی دی گل

کلام سہتی

جیھڑیاں لین اڈاریاں نال بازاں اوہ بلبلاں تھک مرندیاں نی

اوہ ڈائناں جان کباب ہویاں جیھڑیاں بیڑیاں نال کھہندیاں نی

اوہ اکدن پھیرسن آن گھوڑے کڑاں جنہاں دیاں نت سیندیاں نی

جوکاں اک دن پکڑ نچوڑین گیاں ان پنے لہو نت پیندیاں نی

اک دن پکڑیاں جاوسن حاکماں تے پرائی سیج جو نت چڑھیندیاں نی

تیرے لوں مونڈے ساڈے لوں ناڑے مشکاں کسے دیاں اج کرنیدیاں نی

ساڈا آکھیا توں تحقیق جانی ٹنگاں تیریاں ہنے بھنیدیاں نی

آپ سچ بیعقل ہیں احمقا وے گلاں سچیاں نہیں سمجھیندیاں نی

قول نقر دا حکم ہے سچ بولن گلاں جھوٹھیاں جیبھ ترکیندیاں نی

ادہناں ہرنیاں دی عمر ہو چکی پانی شیر دی جوہ دا پیندیاں نی

اوہ کواریاں جان خراب ہویاں جیھڑیاں گھبرواں نال کھڈیندیاں نی

تھوڑیاں کرن سہاگ دیاں اوہ آساں جیھڑیاں دہاڑویاں نال منگیندیاں نی

دل ہال دیجے لکھ کنجریاں نوں کدی دلوں محبوب نہ تھیندیاں نی

اک دن گرڑے وساوسن اوہ گھٹاں ہاٹھاں جوڑ کے نت گرجیندیاں نی

جٹاں جیھڑیاں پیاو کھاوناں ئیں ہنے اگ دینال سڑیندیاں نی

مرطجاہ جے جوگیا بھلا چاہیں نہیں شامتاں تیتھ پھینیدیاں نی

جنساں اپنے اپنے جوہر دسّن جدوں اکھلی گھت چھڑیندیاں نی

وارثشاہ جو لکھیاں توڑدیاں نے نہیں کسیتوں مول مٹیندیاں نی

سہتی دی گل

کلام جوگی

سن سہتی اے اسی ہاں نانگ کالے پڑھ سیفیاں زہد کماونے ہاں

ادھی رات جاں لوک آرام کردے اسی اٹھ کے کار کماونے ہاں

منہ وچہ پھیر داتن استغفار والی تے کدورتاں باہر دگاونے ہاں

ہو کے خاص حضور ست گوراں اگے چراغ چمکے سین نواونے ہاں

صم بکم ہو کے سانس گھٹ لئی اے انگ وانگ تپنگ چلاونے ہاں

پئے جھوٹنے ہاں تد دن مست ہو کے جدوں کنگدی تار وجاونے ہاں

زہد کرنے ہاں خاص خدا دانی کجھ خلق دا نہیں دھراونے ہاں

سنیں کن دھر کے ذرا غور کریں تینوں جوگ دا بھوگ بتاونے ہاں

کھوہے نیناں دے گیڑ اشنان کری آدلاں سچیاں دا درشن پاونے ہاں

آسن شوق یقین دے گوٹھ بہہ کے چیت گوراں دا نام دہیاونے ہاں

ایس اندھ غبار وجود اندر شمع عشق دی چا جگاونے ہاں

دسویں دوارے تے سانس چڑھا کے تے لشا اپنے من مناونے ہاں

لیکے ایہ انندھ بربات ویلے پھیر نگر دی سیر نوں جاونے ہاں

ہردل ساڈے ہر دم برس رہیا اسی باہروں بھیت چھپاونے ہاں

۱ زنجیروں کے ساتھ بدن لگاتی ہیں ۲ نوجوانوں سے کھیتی ہیں یعنی جو کنواری لڑکیاں نوجوانوں کے ساتھ کھیلتی ہیں وہ خراب ہو جاتی ہیں ۳ جو راہزنوں سے بیاہی جاتی ہیں وہ آبادی کی امید کم رکھتی ہیں ۴ چمڑے کی رسیوں سے ہاتھ پاؤں باندھتے جاتے ہیں ۵ بدبودار عفونت کی مادی ہوئی کو صاف کر کے بدبو دور کرتے ہیں ۶ بندو جوگی دیرتک سانس روکنے کی مشق کرتے ہیں یہانتک کہ سارا دن بند کر لیتے ہیں اسکو دسویں دوار پر سانس چڑھانا کہتے ہیں ۱۲

بچن گوراں دے اساں نوں سیر کرنا اسی فقر دے بال سداونے ہاں
یترے جیہاں گنہاں ہاں ترکیاں دی کوچ مانج اچھا ہن گواونے ہاں

ہو کا بیج دا دیونا بچن سانوں امر حق بجا لیاونے ہاں
ہووے چاہ تے شوق دیدار رکھے اوہنوں اپنا آپ وکھاونے ہاں

پنڈ پنڈ پھرنا ایہہ بھی زہد ساڈا گھر و گھری الکھ جگاونے ہاں
دکھ درد بلا سبھ دور ہوندے قدم جنہاں دے ویہڑیاں پاونے ہاں

مکر فن نوں بھنک صاف کردے جن بھوتاں نوں ساڑ دکھاونے ہاں
نقش لکھ کے پھوکنے چا سائیں سائے سولدی ذات گواونے ہاں

سنے تسمیہ پڑھاں اخلاص صورت جڑھاں ویریاں پٹ گواونے ہاں
دلوں حب دے چا تعویذ لکھی اے اسیں رٹھڑا یار مناونے ہاں

جیکر مارناں ہووے تاں کیل کر کے اتوار مسان جگاونے ہاں
جیہڑے یار نوں یار نہ ملے ناہیں پھل مندر کے چا سنگھاونے ہاں

جیہڑے گبھرو توں رن رہے وڑ لونگ مندر کے چا کھواونے ہاں
اونہاں وہٹیاں دے دکھ درد جاندے پھڑ بک تے ہتھ پھراونے ہاں

کیل ڈائناں کچیاں پکیاں نوں وند بھنک لٹاں مناونے ہاں
جان سہر جادو جیہڑے بھوت گڈے گنڈا کیل شاہ دولے دا پاونے ہاں

جیہڑا کرے ساڈے نال حجت بازی اوہنوں ڈھکراں نال اڈاونے ہاں
جیہڑے چھڈ کے راہ کوراہ ٹردے سدھے راہ تے انہاں نوں لیاونے ہاں

کسے نال جے ویر کر دودھ ہووے اوہنوں بھوت مسان چمڑاونے ہاں
برا بولدی لے جیہڑی جوگیاں نوں سر منّ کے گدھے چڑھاونے ہاں

جیندیاں نال مدبڑا ٹھیک ہووے اوہنوں بیر بیتال پہنچاونے ہاں
جیہڑی کواری فقیراں دے نال لڑدی اوہنوں پیر پنچال وکھاونے ہاں

جنہوں عشق تے مشک دی خبر ہووے استوں اپنی گل سناونے ہاں
منہ پاٹیاں رناں لڑاکیاں نوں مار زمین دے وچ دھساونے ہاں

ساڈے فن اتے جیہڑی صدق رکھے دکھ درد تے مرض گواونے ہاں
اسی کھیڑیاں دے گھروں اک لوٹا حکم رب دے نال لوٹاونے ہاں

اجے ہے ویلا توں تاں سمجھ جائیں نہیں تاں تدھ نوں مار وکھاونے ہاں
وارثؔ شاہ جے ہور نہ داء لگے سر تے پریم جڑیاں چا پاونے ہاں

کلام سہتی

تسی خاص محبوب اللہ دے ہو ایس وہٹڑی نوں کوئی سول ہے جی
کوئی گھبرا روگ ہے ایس دھانا ہی نت ایہہ رہے رنجول ہے جی

ہتھوں ٹرھے وہندی لا ہو لتھڑی دی دیہی ہو جاندی مختول ہے جی
موہوں مٹھڑی لاڈ دے نال بولے ہر کسے دے نال معقول ہے جی

موہند اپا ہیے جھگڑا نت ساڈا ایہہ وہٹڑی گھر یدا مول ہے جی
میرے ویر دے نال ہے ویر ایہدا جیہا کافراں نال رسول ہے جی

اگے ایس دے ساہورے ہتھ بدھے جو کجھ آکھدی سبھ قبول ہے جی
ایہہ پلنگ توں کدی نہ اٹھ بیٹھی ساڈے دھڑے وچ ڈنڈول ہے جی

نت وانگ ازاریاں کرے گلاں ساڈے جھگڑے وچ ادھول ہے جی
دانگ ڈھکاندے ڈولڑی پا آندی اساں کیتا ویاہ انجول ہے جی

ساڈا واہ نہ پیا پرکھیوں توں بڑی ڈول تیری مجہول ہے جی
کرو مہر تے ودھو فقیر سائیں تہاڈی مدد تے رب رسول ہے جی

باجھ پچھیاں سخن نہ بول کری اے دانشمند دا ایہ معمول ہے جی
نور فقر دا منّنا مثل فاعل دنیادار مثال مفعول ہے جی
میرے دل دلوچ ایہ آوندی اے تیر نال کراں عرض طول ہے جی
عاشق اتے معشوق تے حکم والے جو کجھ آکھدے سبھ قبول ہے جی
اساں نال حکایتاں چھیڑنا ایں ایس جھگڑیوں کیہہ وصول ہے جی
تیری ساکھ بُری پنڈ وچ وجی لوک کہن لڑائی دا مول ہے جی
نہیں تے مار کے اک چپیڑ تیرا سبھ کڈھ سٹاں جتنا مول ہے جی
وارث شاہ طبیب نہ کوئی ملیا پاوے مرض جو وانگ رسول ہے جی

سہتی اور جوگی دی گل

کلام جوگی و سہتی

سہتی آکھیا راولا جوگیا وے ایس روگ دا دیہہ توں پتا مینوں
جوگی آکھ دا سنی توں سہتیے نی گلاں کوڑیاں نہیں نبھا مینوں
نڈی ویکھ کے کراں علاج اس دا اُٹھ کے ہتھ وکھا مینوں
روگ کاستوں چلیا کرے ظاہر مزا منہ دا دے بتا مینوں
ہتھ ویکھ کے کرو علاج اس دا رکھاں نذر جو دیہو فرما مینوں
چہرے اکھیاں دا ذرا رنگ ویکھاں نالے دیہ قارورہ وکھا مینوں
نبض ویکھ کے ایس دی کراں کاری دے دید نہ سبھ بتا مینوں
وارث شاہ میاں چھیتی روگ کٹاں ملک الموت دی یاد دوا مینوں

سہتی دی گل

کلام سہتی

سہتی آکھدی جوگیا راولا وے ایڈے بول نہ بول ہنکاریا وے
جیندے واسطے حکم تطہیر ہویا سر اوس دے تبی سی بھاریا وے
اوہدی کھیڈ دا بھید نہ کسے لدھا جیہڑی اوسنے کھیڈ کھلاریا وے
صحی کیتا ای کیہڑے کھڑے نوں اتے کیہڑی مرض نتاریا وے
نال دس کھاں ساریاں زحمتاں دا اوس ہور دوا پساریا وے
کُلّ نفسٍ ذائقۃ الموت لکھیا رضا رب دی دلوں وساریا وے
جھگا ہونجھ کے نبی دا اصاف کیتا ملک الموت نے پھیر بہاریا وے
کتھوں تیک میں کھولکے حال دساں قدرت رب دی ہا بیچ شماریا وے
اگے سیدا ہے علاج کیتا اکے نویں کتاب ویچاریا وے
وارث شاہ میاں تیریاں حکمتاں توں جند جان میری دا روواریا وے

جوگی دی گل

کلام جوگی

سن سہتی اے جوبن متی اے نی تینوں سچ دا سخن الاوناں ہاں
جو کجھ پچھیا سہتی اے بجھلے نی منے گل نوں موڑ مکاوناں ہاں
اتے کاکیاں جاتکاں جمدیاں نوں بانگ کن دلوچ سناوناں ہاں
جھوٹھیاں حاسداں زانیاں شرکیاں نوں استغفار دی پٹی پھکاوناں ہاں
برکت اپنے پیر استاد دی تے تینوں زحمتاں سبھ سناوناں ہاں
ٹونے سائے تے جن دے کراں جھاڑے بال لوریاں نال ولاوناں ہاں
مسہل حب اللہ دا دیکے تے پنڈا دگناں دی برڑں لاہوناں ہاں
کاہی کٹ ماجوئیں پھٹکری دی رحم رن دا خشک کراوناں ہاں

دل دے وچ جے شوق خدا ہووے انت اللہ دا ذکر کراوناں ہاں
کھنگ کھرک تے ساہ تے اکھ آئی سول ونڈدی پیڑ گواوناں ہاں
قولنج تپدق تے محرقہ تپ اوہنوں کاہڑیاں نال گواوناں ہاں
شوہدیاں عاجزاں تنگیاں بھکھیاں نوں دا رب دے نام ورتاوناں ہاں
ہووے پسلی پیڑ تے اُدھ ہر دی اوہدا اگاں دن اٹھویں پاوناں ہاں
ادھر نگ مکھ بھوں گیا ہووے جید اشیشہ طلب دا کڈھ وکھلاوناں ہاں
ڈھڈ پیڑ نوں لُون جوائن دیکے اوتانیاں لمیاں پاوناں ہاں !
جھولا مار جائے جیہڑیاں رگیاں نوں سوئے تیل سوہانجنا لاوناں ہاں
برص سرخ سفید سیاہ رتا منضج بانہہ دا فصد کراوناں ہاں
پانا روگ ہووے جیہڑے شخص تائیں اوہنوں اوٹھنی دودھ پلاوناں ہاں
لمے ساہ جے ہون ہٹکوریاں تے منہ وچ شہد تے دودھ چواوناں ہاں
جس کچا کڈھاوناں رن ہووے گھگھروِل ابال پلاوناں ہاں
سیں باہیں یا چتڑیں سُٹ لکے سبھی صابناں لیپ کراوناں ہاں
ول بند ہووے نلیں ہین ٹیساں پانی کیسواں دا تتا پاوناں ہاں
سکور اندر اتیاں والیاں نوں تلی باکری بھُن کھواوناں ہاں
ن مردلوں کام جے کرے غلبہ دھنیا گھوٹ کے چا پیاوناں ہاں
مردنوں پیچ بہوٹیا ندا تیل کڈھ کے نت ملاوناں ہاں
ایسار بناہیاں سُول جنہوں اسبغول ہی گھول بھکاوناں ہاں
شہ اک افیم دا کھائیکے تے خبردار ہوشیار ہو جاوناں ہاں
دیا ستوں ڈہا کے ڈھونڈھ آندا جنہوں اپنا یار بناوناں ہاں
بس ہوا داس جا منہ پھیرے میں بھی اوستھیں دل ہٹاوناں ہاں

قلب سنے لطیفیاں نور ہووے راہ حق دا کھول وکھاوناں ہاں
سرسام سوداز کام نزلہ ایہ شربتاں نال ہٹاوناں ہاں
سِل نفخ اتے استسقا ہووے لحم طبل تے داؤ وکھاوناں ہاں
دولتمند جے مُفت وچ خیر چاہے اوہنوں ٹھکراں نال اڈاوناں ہاں
لُوت پھوڑیاں اتے گھنبیر چنبل تیل لائیکے جڑہاں پٹاوناں ہاں
مرگی ہوس تاں لاہ کے پیر چھتر رکھ نک تے چا سنگھاوناں ہاں
دِل کسیدا جے پریشان ہووے سدّاں ڈھولیاں نال پرچاوناں ہاں
بانہہ سُک جائے ٹنگ سک جائے تاربین دا تیل ملاوناں ہاں
اٹھاراں جنس جذام نوں دُور کراں چار دھات اکسیر کھواوناں ہاں
پووے دھرن تے پیٹ مروڑ لگن ملکے وکھیاں نلف چڑھاوناں ہاں
جان نکلے نہیں جے رہے اٹکی کرکے وضو لیسین سناوناں ہاں
سنڈھ رن دا کراں لاج پکا ناڑ گٹے دی ترت چھڈاوناں ہاں
سُول رن نوں چوکنیں ہون پیڑاں لتاں دیکے ذرا دباوناں ہاں
پیڑ ہینوں دی ٹمک نہ کھان دیوے اوہنوں گھت نہ بنوٹاوناں ہاں
جیکر مردنوں رن دی حُب ہووے ٹھوہٹھ ویچ ترت پھڑاوناں ہاں
جیکر کسے نوں بلو فرنگ ہووے سکور تے لونگ دیواوناں ہاں
پرمیو سوزاک تے چھاہ موتی اوہنوں اندری جھاڑا کراوناں ہاں
جیکر کسے نوں عشق دی چاٹ لگے اوہنوں عشق دا مزہ چکھاوناں ہاں
مکھ نال اسدے مکھ جوڑ کے تے ہک نال اوہدے ہک لاوناں ہاں
آہمو سامنے بیٹھ کے جوڑ مجلس گلاں نال پیار سناوناں ہاں
جس وقت اوہ پھیر درست ہووے گلے نال پیار لگاوناں ہاں

جیہڑی دِلے نہ ابھیت نہ دیوے اوہنوں پھیر نہ مُول بلاوناں ہاں
وارث شاہ جیہڑی اٹھ نہ بہے ناہیں اوہنوں ستھ بھی مُول نہ لاوناں ہاں

دربیان نباتات وخواص وفوائد ونامہائے آنہا گوئید

۸۷۷ ہور رید کی جنگلی بوٹیاں دی تینوں سہتیئے کھول سناوئی اے

۸۷۸ وکھو وکھرے اثر تے نام جیہڑے اک اک دے سبھ سمجھاوئی اے

۸۷۹ پیداوار رضائیدی باہجھ حکمت اینویں نہیں ایہ گل گاوئی اے

۸۸۰ علم ہنر بھی وقت تے ظاہر کری اے ہونے وس نہ کدی چھپاوئی اے

۸۸۱ تینوں سار کی لگی اے جٹی اے نی اینویں عمر نہ ایں ونجاوئی اے

۸۸۲ گُٹھلہ گناں دا ایہ سر میرا دادو تویں توں نواں بناوئی اے

۸۸۳ چوداں طبق فقیر دی وچہ بگلی آون نظر جے جہات نوں پاوئی اے

۸۸۴ چارے کوٹ چکھول دے گھیر اندر حکم رب دے نال وکھاوئی اے

۸۸۵ بادشاہ دا لکھ تے لکھ فقراں آوے مہر تے کسے نوں چاوئی اے

۸۸۶ تینوں دس ناں علم شناسیاں دا ایہ گل نہ دلوں بھلاوئی اے

۸۸۷ مشک عشقدی پھل توحید بوٹی دونویں کٹھے جنہوں سنگھاوئی اے

۸۸۸ برکت نال سچے سائیں صاحب دے نی ست جرم دا روگ گواوئی اے

۸۸۹ بوٹی آدمیت سندی پُھٹ ویکھے سونا رنگ تے روپ وٹاوئی اے

۸۹۰ پتر صدق یقین دے گھوٹ کے تے رس نال ایمان پیاوئی اے

۸۹۱ وڈی کیمیا ایہ اکسیر نسخہ سونا پتھروں ترت بناوئی اے

۸۹۲ ہور روگ ہے جان دا مجھ کڑی اے ایویں بھڑک نہ کسینوں لاوئی اے

۸۹۳ بوٹی سونف توں لاہ تریل قطرہ اکھیں انھیاں وچہ چواوئی اے

۸۹۴ اللہ فضل کرے روشن ہون دیدے نور چانناں نظر وکھاوئی اے

۸۹۵ دھدھرنی اتے فرید بوٹی پٹ نال جنڈڑواں ملاوئی اے

۸۹۶ آون نت ایہم سیاہیاں نے لڑے سپ تے ترت کھواوئی اے

۸۹۷ سنگھاولی تے گورکھ پان بوٹی بہو بھلی ید صبح تے چاوئی اے

۸۹۸ گیا زور جوانی دا پھیر آوے بڈھے مرد نوں جدوں کھواوئی اے

۸۹۹ کھ مار سنگرف بانسی وچہ بوٹی ڈکا وا مدڑے روگنوں پاوئی اے

۹۰۰ لک پیڑ دیکان ہنواڑ بوٹی چنگی گھوٹ کے لیپ کراوئی اے

۹۰۱ عقرقرحا گنڈھ بیھٹی تے اک سہنی دند پیڑ تے کُٹ ملواوئی اے

۹۰۲ گدڑ داکھ کھلا تڑا انھ کے تے ساہ کھنک تے ترت کھواوئی اے

۹۰۳ جلکندری تے گھوڑے پال بوٹی اتے اندرانی نال پاوئی اے

۹۰۴ اونویں درد شقیقے دا دور ہووے ادھے سر دی پیڑ ہٹاوئی اے

۹۰۵ روہڑے وٹڑی تے بکرین بوٹی نت عاجزاں بھکھیاں چاوئی اے

۹۰۶ پیسہ مار دو مدک ہرن کھری اندر اُتے روگ سرسام چلاوئی اے

۹۰۷ ارنی نیل گھٹی بھسترا ہور بھکن چاندی مارکے ترت وکھاوئی اے

۹۰۸ ضعف جگر تائیں اونویں دور کری اے بھانویں اکو کھ کھواوئی اے

۹۰۹ سیس ملکی تے چھٹ میل بوٹی بوا سیر مولیاں لاوئی اے

۹۱۰ بوٹی بھوڑ بھڑنگ نوں گھوٹ کے تے غشی اتے خفقان گواوئی اے

۹۱۱ کھگھروِل تلین بیج تمیانے وکھو وکھرے کٹ رلاوئی اے

۹۱۲ بنھ وچہ دھراک دے ہون شافے رحم حیض دا بند کھلاوئی اے

۹۱۳ بھوگنی کلا نپج نوں گھوٹ کے تے بھس والیاں تیک کھواوئی اے

۹۱۴ پارہ مار وچہ ستیاناس بوٹی جواں سر دیاں سب گواوئی اے

۹۱۵ کشتہ مار فولاد فرید بوٹی ضعف باہ تے نت کھواوئی اے

۹۱۶ گھول مشک کافور تے لنگ کیکر شہوت رن دی بہت گھٹاوئی اے

۹۱۷ برا روگ کمبخت وکھوترے دا اروارس دا انج بناوئی اے

۹۱۸ بوٹی گوڑ کندول دیو وچہ دے کے رتا مار عقیق کھواوئی اے

۹۱۹ جدھی سُرت تے ہوش نہ رہے قائم داغ اک دِماغ وچہ لاوئی اے

۹۲۰ پانی چھل انار دا رن دیلے تے شرمگاہ دے روگ گوادئی اے

۹۲۱ رس برگ ارنڈ نمولیاں دی دے کے نشہ افیم چھڈادئی اے

۹۲۲ بوٹی گرڑ پتال تے ہتھ جوڑی ہور نکھیا بھی نال رلادئی اے

۹۲۳ تردد کھ تے سوکھ تپ کھانسی سنگھ پتی رس عمر رلادئی اے

۹۲۴ افیون گولی وچہ رس کامن دمہ ساہ تے گھن کھوائی اے!

۹۲۵ بانسہ شاہ دیوی چل پتری نوں گرہب ٹھہرنے کان کھوادئی اے

۹۲۶ رسا کڈھ کے تے پت بھیکڑا اندا بلغم روگ کھنگھار ہٹادئی اے

۹۲۷ ریشہ اتے زکام تے گاؤدنتی گدڑ دا کھ کھنبور کھوادئی اے

۹۲۸ لونبڑ پاپڑی اتے جل رین بوٹی رنگین داؤ دا روگ اڈادئی اے

۹۲۹ پنڈے وچ جے لہو فساد ہووے پت پاپڑی رس لوادئی اے

۹۳۰ چھل نمکھرال دھریک چھاناں بلکتھ جو انھ بھی پادئی اے

۹۳۱ نسخہ ایلوا دیہہ کچور مرچاں، بادی قبض دی مرض ہٹادئی اے

۹۳۲ پانی پت دھتورے تے بھسرے دا لوے ہلک تے کڈھ لوادئی اے

۹۳۳ بھکھڑے بھنگ دلوچہ اوہ، ارچیزاں مزادین جے ذرا چکھادئی اے

۹۳۴ بنھ گولیاں دو جام عشقدیاں قلعہ کوٹ ہشدھات اڑادئی اے

۹۳۵ اگ وچ ہڑتال نوں مار کے تے روگاں ڈاہڈیاں تے ورتادئی اے

۹۳۶ دسمول تے ترکتھ پھل اکاں ڈھڈ پیڑ نوں ایہ دوادئی اے

۹۳۷ جیہڑی فقر درویش دی خورش لوٹی تینوں اوسدی خبر سنادئی اے

۹۳۸ میوے صبر درخت دا مار بھکا کتے نفس دا ہلک گوادئی اے

۹۳۹ خلقت رب دی تے نت دیا کری اے جیو کسیدا ناہ دکھادئی اے

۹۴۰ وڈی پہنچ والا جسنوں دہاریا ایں نام لیندیاں سیس نوادئی اے

۹۴۱ ہویا مہر دینال بھرلور بھانڈا دیا واناں نوں پئے دعادئی اے

۹۴۲ فضل رب بھیں اوت نکھتراں نوں دُدھ پتراں نال رجادئی اے

۹۴۳ توں بھی منگ جو کجھ مبیتھوں منگنی ئیں بھتو بہتھ تینوں ہنے جادئی اے

۹۴۴ برکت نال میراں محی الدین دے نی کلی این دی ابن بھوادئی اے

۹۴۵ جیہڑا لالچی اتے بدکار ہووے کدی کول نہ بہن نوں جادئی اے

۹۴۶ حاجتمند دنیا داراں روگیاں نوں نام رب دے فیض پہنچادئی اے

۹۴۷ پنجاں پیراں دی بھی سانوں تھاپنا ئیں ساہویں ہو نہ پٹھ وکھادئی اے

۹۴۸ ہوندے سوس نہ جند توں فرق کری اے جدھے نال پیار بھی پادئی اے

۹۴۹ بڈھا مرد جے کمرے جوان ویٹی اوہدے واسطے قبر کڈھادئی اے

۹۵۰ اُھدا کم تمام ہوگیا جانوں مردہ فجر یا شام دفنادئی اے

اوہلے لکھ دے لکھے بھاگ بھری اے گل ہس کے نہ گوادئی اے
وارثشاہ فقیر تے پیر لوکوں نیّت نال مراد دلوادئی اے

کلام سہتی

لکھ ویدگی ویدلگا تھکے دھروں ٹٹ ٹڑی کسے نہ جوڑنی وے
تیریاں نتاں اتے احساں کیہا گنڈھی اوسدی کسے نہ توڑنی وے
کرامات ہووے بھرمیں منگدا کیوں جند وچہ ناحقدے بوڑنی وے

جتھے قلم تقدیر دی وگ چکی کسے ویدگی نال نہ موڑنی وے
جس کم وچہ وِہٹڑی ہووے چنگی سوئی خیر اساں ہن لوڑنی وے
سہتی آکھدی راولا کیہا وے جڑھ جھوٹھ دی رب اکھوڑنی وے

بناں سیاں پچھیاں ویدمینوں تیری ویدگی کسے نہ لوڑنی وے
آئی ہوئی قضا خدا دلوں کسے ہٹکنی تے نہیں موڑنی وے
جیتوں مرض پچھانکے لبھ لئیں تیری حکمت ہئنے چا جوڑنی وے
وارثشاہ آزار سب ہور مُڑدے ایہ قطعی کسے نہ موڑنی وے

کلام جوگی

مُن ضحک ضحک حکم ہویا گل فقر دی نوں ناہیں ہسّی اے نی
ہووے خیر تے دیہی دار وگ جائے نت پینی اکھائی اے وسی اے نی
ہتھ بنھ فقیر تے صدق کیجے ناہیں ٹوپیاں سہلیاں کھسی اے نی
مکھ کھول دکھاناں ہوویں چنگی اکی بھولی ایاتی ایں سسی اے نی
پاک دلساندی ہووے خوشی تاہیں راضی ہو گھر بار وچہ وسی اے نی
صلح کیتیاں فتح جے ہتھ آوے کمر جنگ تے مول نہ کسی لے نی
جو کجھ کہن فقیر سو رب کردا آکھے فقر دے توں ناہیں نسی اے نی
بھلا برا جو ویکھئے میت کیجئے بھیت فقر دا مول نہ دسے اے نی
دکھ درد تیرے سبھ جان کرکے ٹیئے بھیت جیو دا کھول جا دسی اے نی
رب آن سبب جان میلدا ئے خیر ہو جاندی نال لسی اے نی
صدق نال فقیر دے قدم چھوہیں انی حسن گمان سرسی اے نی
تیرے درد دا سبھ علاج میتھے وارثشاہ نوں بھیجے دسی اے نی

کلام سہتی

سہتی لگکے آکھدی چھڈ جٹا کھوہ سبھ نوالیاں سٹیاں نی
ایہ رمز نہ سُنی ہے راولاوے ناں جٹیاں ہور سبھ چٹیاں نی
کدی وید حکیم بن آ دنائیں گلاں کیتیاں بھوں اکٹھیاں نی
گھر جٹاں دے منگ نہ ڈھیو ئی سنگ ڈھیو خوجیاں ہٹیاں نی
کُتے چھیڑ کے ویہڑے دے مکر لاؤں ہیں بنھیاں پٹیاں چھٹیاں نی
چھڈن سرخ سفید نہ سبز پیلا ایہ مہریاں نیل دیاں ٹیاں نی
کتے دین لارے کتے کرن کارے کتے پھیرنا دسندیاں ہٹیاں نی
ڈماں راولاں کُتیان جو گیاندیاں جیبھاں دھروں شیطان نے چٹیاں نی
ہور سبھ ذاتاں ٹھگ کھادیاں نی پر ایس ویہڑے وچہ جٹیاں نی
تیری پیری فقیری سبھ گھولدی اے ساڈے نال جے ہون اپٹھیاں نی
اساں اینی گل معلوم کیتی ایہ جٹیاں ملک دیاں وٹیاں نی
تاراں رمزداراں گلاں تیریاں نی تندوے انگ کھلا کے سٹیاں نی
جنہاں جٹیاں دے نال اڑی بدھی اوہناں کجھ نہ کھٹیاں کھٹیاں نی
پر اساں بھی جنہاں نوں ہتھ لایا اوہ لویلن چرخیاں توں پٹیاں نی
تیرے جیہاں چالاک کھڈ راناں نوں اسل ماریاں گھتکے وٹیاں نی
لوہے دھڈ تے عقل دی مار ہتی چھاہاں ہین تر بھیاں کھٹیاں نی

ہن جو گیا کریں پکھنڈ کیسے تندیلوانگ تاراں تیریاں کٹیاں نی
وارثشاہ نہ مار ہن ہور ناں نوں جڑہاں اپنے آپ دیاں پٹیاں نی

لے جاٹ عورتیں تو اچھی ہیں باقی سب مصیبت ہیں ۲ے جنکو ہمارے ہاتھ لگ گئے انکو بیج سے اکھاڑ دیا یعنی ساری عمر یاد کریں گی ۱۲

جوگی دی گل

کلام جوگی

ہولی سہج سبھا دی گل کیجے ناہیں کڑکی اے لوہے آ گجی اے نی
دھیان رب تے رکھ نہ ہوتی لکھ اوگن ہوں تاں کجّی اے نی
چوداں طبقاں دی خبر فقیر رکھن منہ تنہاں توں کاسنوں کجّی اے نی
ساری عمر جے پلنگ تے رہیں ڈھٹھی ایسے عقل دیناں کو جچی اے نی
جنہاں چونڈیاں نال ایہ کھ ڈٹھا پھیر اونہاں توں کاہنوں بھجی اے نی
لکھ جھبٹ تیرے لے پھرے کوئی کر داد تے رب با ہجہ نہ رجی اے نی
اسیں نظر کریئے ترت ہون چنگے جنہاں روگیاں نتے جا وجی اے نی
جیندے حکم وچہ مال تے جان ہووے وس رب دے توں کاسنوں بھجی اے نی
شرم جیٹھ تے سوہریوں کرن آئی منہ فقراں توں کاسنوں کجی اے نی
وارثشاہ نہ عشق دی نبض دسے جدوں اپنے آپ توں تجی اے نی

سہتی دی گل

کلام سہتی

کیہی وید گی آن جگا یوئی کس وید نے دس پڑھا یوں وے
سہلی ٹوپیاں پہن لنگور وانگوں توں تاں شاہ بھولو بن آیوں وے
ناں توں جٹ بنیوں ناں فقیر رہیوں انویں منکے گھون کرایوں وے
بڑے دناں دیاں بھیڑیاں داریاں نی اج رب نے ٹھیک کٹایوں وے
وانگ چوہدری آن کے پینچ بنیوں کس چھٹیاں گھل سدایوں وے
وڈے دغے تے فند فریب پڑھیوں انویں پاڑ کے کن گوایوں وے
نہ توں جمیوں نہ کسے مت دتی تے نہ پٹ کے کسے لایوں وے
وارثشاہ کر رب دی بندگی توں جس واسطے رب بنایوں وے

جوگی تے سہتی دی بحث

مناظرہ جوگی با سہتی

تیری طبع چالاک ہے چھیل چھدر چوراں وانگ کی سہلیاں سہلیاں نی
کسے الیسنوں چاماں گھتے پڑھ ٹھوکیاں سار دیاں کلیاں نی
جھب کراں میں جتن جھڑ جان کامن انی کملیو ہو وہ نہ ڈھلیاں نی
کہیا جوگی نے روگ سبھ دس دیواں سانوں رب سچے خبراں گھلیاں نی
ہتھ پھیر کے دھوپ تے کراں جھاڑا پھرن نیں تے یار دی کھلیاں نی
رب وید پکا گھر گھلیا جے پھر و ڈھونڈ دے پورب دے لیاں نی
پیریں بلیاں ہیں پھندیاں دے تیری جیبھ ہر یار ڑی بلیاں نی
سہنس وہوپ اتے ہور چھل ہر ہل ہرے شینہ دیاں جھمکاں گلیاں نی
سانوں رب نے ایہ توفیق دتی انہیں یار دی پھرن توں کھلیاں نی
حکم کر دتاں بیٹھ علاج کراں الیس روگدیاں گلاں اولیاں نی
کیہا روگ ہے دس الیس وہٹڑی نوں اکے مار دی ایں ٹرپلیاں نی
وارثشاہ پریم دی پڑی گھتی نیناں ہیر دیاں کچیاں پلیاں نی

۱ے پردہ پوسی کرنی چاہیئے ۲ے جو بیماروں پر جا پہنچیں ۳ے کس واسطے پوشیدہ کریں۔
۴ے پ ۵ے ۶ے تم یاد رکھو مجھ کو اور میں یاد رکھوں تم کو اور احسان مانو میرا نہ ناشکری کرو ۱۲

کلام سہتی

میرے نال کی پیا ہیں ڈیر چاکا مٹھا سوکناں وانگ کی ڈاہیا ای
ایویں گھور کے ملک نوں پھیریں کھاندا کدی جتر اسول نہ واہیا ای

ماں باپ گورو گھر چھڈیا ای کسے نال نہ توڑ نبا ہیا ای
ڈبی پور ریدیا جھل وللیا وے اساں نال کی کھچر لوہ چایا ای

کسے جو گیڑے پکڑ فقیر کیتو انجان لگو ہڑ اہچا ہیا ای
بڈھی ماں نوں رنڈڑی چھڈ آیوں اوہدا عرش دا کنگر اڈھایا ای

پیٹ رکھ کے اپنا آپ پالیں کتے رن نوں چاتر اہیا ای
سواہ لایاں بان نہ الٹری اے ایویں کپڑا چھٹر الاہیا ای

آکھنی ہوں ٹل جاہ ساتھوں کیہا آن پکھنڈ بنایا ای
وارث شاہ میاں اوتھے اک جمے جتھے عاشقاں جوتر الایا ای

کلام جوگی

ماں متی اے روپ گمان بھری ابھیر وکاری اے گرب گہیلی اے نی
ایڈے فند فریب نے یاد تینوں کسے وڈے استاد دی چیلی اے نی

ایس حسن دا ناہ گمان کری اے ماں متی اے نین سرمیلی اے نی
تیری بھابی دی نہیں پرواہ سانوں بڑے ہیر دے انگ سہیلی اے نی

ملے سراں نوں ناہ وچھوڑدی اے ہتھوں وچھڑے سراں نوں میلی اے نی
کیہا ویر فقیر دے نال چایو پچھا چھڈ انوکھی اے لیلی[1] اے نی

ایہ جٹی سی کونج تے جٹ الو پری[2] بدھیا جے گل تیلی اے نی
وارث جنس دے نال ہمجنس سوہندی بھورتاز ناں گدھے میلی اے نی

شنیدن ہیر کلام جوگی و سہتی را

ہیر کن دھریا ایہ کون آیا کوئی ایہ تاں ہے درد خواہ میرا
جیہڑا بھورتا[3] زن مینوں آکھدا اے اتے گدھا بنایا سو چاکھیڑا

متے چاک میرا کویں آن میلے کسے نال سبب اللہ میرا
ہیں تاں اوسدے نال اٹھ کراں جھگڑا ہور پیش نہیں جاوندا واہ میرا

میرے آکھنے نوں بھاویں مینوں سو مہربان ہویا بے پرواہ میرا
متاں کن پڑا ایکے میں رانجھے گھت مندراں تھلیا راہ میرا

ہمراز باجھوں کون کرے مزاں لوندا ہور تے نہیں وساہ میرا
کڑیاں جو گیدی گل رڑکاندیاں سن بھاویں سر چڑھیا بادشاہ میرا

اہدے باہجھ مجال نہیں غیر سندی کرے ذکر جو خواہ مخواہ میرا
بناں جان پچھان دے کون سمجھے بولے بولیاں جو وارث شاہ میرا

کلام کردن ہیر با جوگی

بولی ہیر دے اڑیا جاہ ساتھوں کوئی خوشی نہ ہووے تہسی اے کیوں
پردیسیاں جوگیاں کملیاں نوں وچوں جیوڑ ابھیت چادسی اے کیوں

[1] نازنین لیلیٰ۔ یعنی بھیڑ کا بچہ [2] پری کو تم نے بیل کے گلے باندھ دیا [3] عربی گھوڑی گدھے سے نہ ملائی چاہیئے۔

جوگی دی گل

ہیر نے جوگی تے سہتی دیاں گلاں سن کے بولنا

ہیر دا جوگی نال بولنا

جیہڑا کن لپیٹ کے نس جائے مگر مگ کے اوسنوں دھسی اے کیوں
جے تاں بھانڈا جا لیا جائے جوگی جوگ تینھ وچہ آپ کے دھسی اے کیوں
جے توں انت رنّاں دلوں ویکھناسی واہی جوتے پچھڈ کے نسی اے کیوں
جیتے آپ علاج نہ جانی ایں وے جن بھوت تے جادو ڑے دسی اے کیوں
فقر بھاڑے گوڑے ہور ہی اے کواری کڑی دینال خرخسی اے کیوں
وارثشاہ اجاڑ کے سیدیاں نوں آپ خیر دینال پھر دسی اے کیوں

کلام جوگی

اسی فقر اللہ جناب لوڑے کجھ منگ لے اساں بھیں گوری اے نی
سوال کسے دا موُل نہ رد کری اے اِن راتہی بُس نوں سوری اے نی
گھر وسدا ویکھ سوال کیتا ایتھے ہور گھور مسوری اے نی
ہوندے سوندے اتوں جیہڑے لوِن مکر اوہ روز حساب نچوڑی اے نی
اسی ربّ نے گھلے ہاں دوار تیرے کریں خدمتاں کجھ نہ موڑی اے نی
گھرُں تکھنا فقر نہ ڈوم جائے انی کیھڑیاں دی اے غمخواری اے نی
کوئی اساں تقصیر ہے، بڑی کیتی صدقہ حسن دا بخش لے گوری اے نی
اسی رُسھڑے یار مناونے ہاں دکھ درد دلدھراں توڑی اے نی
اڑی نال فقیر دے نہ کری اے غصے نال نہ مکھ مروڑی اے نی
کدی اے مطلب سبھ جہان لوڑے تقدیر خدا نہ موڑی اے نی
یار چھڈ کے یار نوں نس جائے نقش لکھ کے جوڑنا جوڑی اے نی
دنس وچہ دنیا ستر آخرتے لوں جہل دتا ہے تہاں نوں لوڑی اے نی
دل فقر دا رنج نہ موُل کری اے شیشہ چوُر ہویا نہیں جوڑی اے نی
جیندے نال قلوب دی گل ہووے پھیر اوسنوں ناہ وچھوڑی اے نی
کرامات بھی کجھ دکھاوناں ہاں اینویں فقر نوں نہ ٹلوری اے نی
جو کجھ سرے سو فقر نوں خیر دیجے نہیں دے جواب چاوڑی اے نی
سر تے آئی بلا نوں ٹال دی اے حکم ربّ نال چاموڑی اے نی
وارثشاہ کجھ ربّ دے نام دی اے نہیں عاجزاں دی کجھ وری اے نی

کلام ہیر

ہیر آکھیا جوگیا جھوٹھ آکھیں کون رُٹھڑے یار مناوندا ای
ساڈے چم دیاں جُتیاں کرے کوئی جیہڑا جیو دل روگ گواوندا ای
میرا جیو جامہ جیہڑا آن میلے سر صدقہ اوسدے ناوندا ای
اک باز توں کانگ نے کونج کھتی ویکھاں چپ ہے اکے کرلاوندا ای
اک جٹ دے کھیت نوں اگ لگی ویکھاں آن کے کدن بجھاوندا ای
ایسا کوئی نہ ملیا میں ڈھونڈھ تھکی جیہڑا گیاں نوں موڑ لیاوندا ای
بھلا دس کھاں چری وچھنیاں نوں کدں ربّ سچا گھریں لیاوندا ای
بھلا موئے تے وچھڑے کون میلے اویں جیوڑا لوک ولاوندا ای
دُکھاں والیاں نوں گلاں سکھیاں دے قصے جوڑ جہان سناوندا ای
دلوں چوریاں کھیوے بال لیوے وارثشاہ جے سناں میں آوندا ای

لہ پ ع (ترجمہ) جو کوئی لایا نیکی اس کو ہے اس کے دس برابر اور جب ہم نعمت بھیجیں انسان پر ٹلا جاوے اور موڑے اپنی کروٹ ۱۲
ٰ۲ہ باوجود توفیق جو انکاری ہو جاویں ۱۲ ٰ۳ہ مراد یہ ہے کہ کب آکر بجھاتا ہے ۱۲

کلام جوگی

جدوں تیک ہے زمین اسمان قائم تدوں تیک ایہ واہ وہین گے نی
سبھا کبر ہنکار گمان لدے آپ وچہ ایہ انت نوں ڈھین گے نی

یَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ[۱] تدوں آسرے ایہ سبھ ڈھہین گے نی
اسرافیل[۲] جاں صور کرنا پھوکے تدوں سبھ لپاڑے رہن گے نی

۹۵۳ باشک دھول نوں حشر دا ہول ہوسی لنگے گھوکراں آپ تریہن گے نی
۹۵۴ اُڈ جان پہاڑ سبھ ہون ریزے وانگ کھنگھراں آپ وچہ کھہین گے نی

۹۵۵ آلو آپ معلوم کرلین[۳] سبھے جدوں حشر نوں معاملے پیہن گے نی
۹۵۶ سُورج سوا نیزے اُتے آن ٹھہرے لاہ رہین کے گاہ سبھ گہین گے نی

جو کجھ بحسن الیں جہان اُتے ایہو روز قیامتے لیہن گے نی
۹۵۷ بدلے[۴] ملن گے کرنیاں بھرندے اعمالنامے ہتھین ڈھین گے نی

کرسی عرش تے لوح تے قلم جنت روح دوزخ ست ایہ رہینگے نی
دینا دار نہ رہیگا کوئی ایتھے ثابت فقر اللہ دے رہین گے نی

دساں حال احوال تمام سارا اسرار ہناں جو در تیا سہن گے نی
۹۵۸ نالے فال قرآن کتاب وچوں جہیڑے ڈھونڈ کھن دیکھ لیہن گے نی

۹۵۹ بول لوہ یگانہ میں اسمان مونہوں نال حکم حوالڑے کیہن گے نی
۹۶۰ کھل جان اسرار ہن بند جہیڑے اکھیں اپنی آپ دس پہین گے نی

قرعہ سٹ کے پرشن میں لاوناں ہاں دساں اہناں جو اٹھکے بہن گے نی
نالے پتری کھولکے فال وارث شاہ ہوری پیچ کیہن گے نی

قرعہ انداختن جوگی و اظہار کردن کیفیت پیش ہیر

ہن سنگلی سٹ کے شگن بولاں دوا یا ساہو یاں تے گنا پیاسی نی
توں چھیتیاں نال اوہ مس بھنا تدوں دوہاں دا جی رل گیاسی نی

اوہ ونجھلی نال توں نال لٹکاں جیو دوہاں دا دہاں نیں لیاسی نی
ہن کن پڑا فقیر ہو یا نال جوگیاں دے رل گیاسی نی

اوہ عشق دے ہٹ وکار ہیا مجھیں کسے دیاں چار دار ہیاسی نی
اک دانس سی چھیک چھ سٹ اسنوں پھوک ماریاں بولدا پیاسی نی

اوہ آس کرکے مہیں چار داسی تیرا ویاہ ہویا لڑھ گیاسی نی
توں تاں چڑھی ڈولی اوہ ہک مجھیں ٹمک چائیکے نال لیگیاسی نی

۹۶۱ ہرن لاہ ٹمک بھورا کھس لیا راہ جھنگ سیالاں دے پیاسی نی
۹۶۲ روندا جھنگ سیالاں توں رواں ہو یا پچھا اوس دا کسے نہ لیاسی نی

۹۶۳ توں تاں وسیں کھیڑیں اوہ ٹرے جھنگیں دردناں پکاردا پیاسی نی
۹۶۴ قول اوسدے نال چا تدھ کیتا اوسے بول نوں پالنا پیاسی نی

۹۶۵ پنجاں پیراں نے تیرا نکاح پڑھیا کول اللہ گواہ رکھ لیاسی نی
۹۶۶ ایہ نکاح نکاح تے رواناہیں ایہو شرع رسولؐ نے کہیاسی نی

---

۱ پ ۱۶ ع ۴ (ترجمہ) اور چھوڑ دیں گے ہم خلق کو اس دن دنستی ایک دوسرے میں اور پھونک ماری صور میں پھر جمع کر لادیں گے ہم ان کو سارے ۱۲
۲ پ ۱۴ ع ۹ (ترجمہ) یہ ہے وہ دن جس دن جمع ہوں گے سب لوگ اور وہ دن ہے دیکھنے کا ۱۲ ۳ پ ۱۳ (ترجمہ) تابدلہ دے اللہ ہر ایک جی کو اس کی کمائی کا بے شک اللہ شتاب کرنے والا ہے۔ حساب ۱۲ ۴ جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادلوں سے ۱۲

عشق پٹ تریتاں ستیاں سو متھے ہتھ مارے تڑ گیا سی نی
ہن چھٹیاں گھل کے سدیا ای ٹلے بال گندائینے گیا سی نی
بالناتھ نے اوسدے کن پاٹے درد کیدے واسطے سہیا سی تی
جدوں لگی تھاپی نہ کجھ رہیا باقی کم اوسدا بھلا ہو گیا سی نی
موجو چوہدری دا پت لاڈلا سی زری پٹ ہنڈا وندا پیا سی نی
اج پنڈ تساڈڑے آن وڑیا اجے تکھ کے اگاں نہ گیا سی نی

بھلان بیلیاں دلوں پھر بھوندا کھانا اوس کولوں رہ گیا سی نی
روک پنج روپلے تے اک رڑی بالناتھ دی نظر لے گیا سی نی
روڈ بھوڈ ہویا سواہ ملی منہ تے ذات اوسدی لنگ لگ گیا سی نی
بالناتھ لوکوں وداع ہو ٹریا شہر کھیڑیاں نوں دھا پیا سی نی
ہن لک لنگوٹ تے ہتھ کھپر لوہے نادوجا وندا پیا سی نی
وارثشاہ میں پتری پھول ڈٹھی قرعہ ایہ نجوم دا پیا سی نی

کلام جوگی

چھوٹی عمر دیاں یاریاں بہت مشکل پر مہر اندے کھولیاں چاردے نی
رناں واسطے کن پڑا رہا جے سبھ ذات صفات نگھاردے نی
دھن مال گیا سر رکھ کر کے دید باز عاشق دید ماردے نی

کن پاڑ فقیر ہو جان راجے دردمند پھرن وچہ باردے نی
بھلے رناں دے نیک نصیب ہوون سجن آن بیٹھن کول یاردے نی
وارثشاہ جاں ذوق دی لگے گدی جوہر نکلن اصل تلواردے نی

سوال و جواب ہیر و رانجھا

اک جٹ دے کھیت نوں اگ لگی اوتھے واہڈیاں تے نہ گاہ ہویا
جھیڑے بازتوں کانگ نے کونج کھوہی صبر شکر کر باز فناہ ہویا
کریں صدق تے کم معلوم ہووے تیرا رب رسول گواہ ہویا

لادی ہار رکھے سبھ وداع ہوئے نا امید ہو کے اُبھے ساہ ہویا
اینویں حال ہے ایس فقیر دا نی دھن مال گیا تے تباہ ہویا
دنیا چھڈ اوداسیاں پہن لیاں سید وارثوں ہن وارثشاہ ہویا

مقولہ شاعر

ہیر اُٹھ بیٹھی پتے ٹھیک لگے اتے ٹھیک نشانیاں ساریاں نی
پتے ونجھلی دے ایس ٹھیک دتے اتے ہیں بھی یاں چاڑیاں نی
خبراں ہور بھی عجب سناوندائے گلاں گھر دیاں خوب نتاریاں نی

ایہ تاں جوتشی پنڈت آن ملیا باتاں آکھدا خوب کراریاں نی
لاگی ہوئیکے ٹمک دی چاپاسی جگ جھلیاں بہت خواریاں نی
وارثشاہ ایہ علم دا دھنی ڈاہڈا کھول کہے نشانیاں ساریاں نی

کلام ہیر باجوگی

بھلا دس کھاں جوگیا چور ساڈا ہن کیہڑی طرف نوں اُٹھ گیا
ویکھاں آپ ہن کیہڑی طرف پھردا تے مجھ غریب توں کُٹھ گیا

دُکھ یار دا ہویا نھور سینے سج پھل کے اج ہی ترہٹھ گیا
رُٹھے آدمی گھراں وچہ آن مِلدے گل سمجھ جا بدھڑی مٹھ گیا
تینوں سانگ وِچھوڑے دے زخم ا لّے تیں اُسد اگھاو نہ چھپٹ گیا
گھر یار تے ڈھونڈدی پھریں باہر کسے محل نہ ماڑیاں اُٹھ گیا
کجھ ہوئی خطا ہے تدھ کولوں تاہیں ایس یار تیرا ایتھوں رُٹھ گیا
کم قسمتاں دے ویکھ جوگیا وے سدھا سوچیا ہویا پُٹھ گیا

مِلے یار تاں جان خلاص ہووے ساڈا کالجہ سل کے لُٹھ گیا
گھراں وچہ لوہنڈ اگناں سجناں دا یار ہونا ہیں کِسے گُٹھ گیا
اکھیں کھولکے ویکھ توں وچہ آنگن یار اندرے نہ کِسے گُٹھ گیا
باہجہ یار دے گھڑی آرام ناہیں پکڑ چھُری نے کالجہ کُٹھ گیا
سانوں چین آرام تے صبر ناہیں سوہنا یار جدو کِت رُٹھ گیا
پلا لاہ کے دیہ دیدار بھورا وارثشاہ نہیں کتے اُٹھ گیا

جوگی دی گل

کلام جوگی

میتھوں سچدی گل جے پچھنی ہیں کن لائکے سُن مٹیاری اے نی
ساڑ گھنڈ نوں کھولکے ویکھ نیناں نی انوکھیاں سالوواں والی اے نی
ایس گھنڈ وچہ بہت خواریاں نی اگ لائکے گھنڈ نوں ساڑی اے نی
گھنڈ عاشقاں دے بیڑے ڈوب دیندا اینا تاڑ نہ پنجرے واڑی اے نی
گھنڈ انھیاں کرے سوجاکھیاں نوں گھنڈ لاہ ہویں آتوں لاڑی اے نی

میں تاں کھولکے بات سناونا ہاں ایس بات نوں سمجھ بیچاری اے نی
گھنڈ کھولکے کریں دھیان ذرہ یار نظر آوے کرنے ڈاری اے نی
گھنڈ حسن دی آب چھپالیندا لمے گھنڈ والی رٹے ماری اے نی
تدوں ایہ جہان سبھ نظر آوے جدوں گھنڈ نوں ذرہ اتاری اے نی
وارثشاہ نہ دبی اے موتیاں نوں پھل اگ دے وچہ نہ ساڑی اے نی

ہیر دی گل

کلام ہیر

سُن جوگیا راولا دُکھ ساڈا ایس کچرک دُکھ نوں جالی اے وے
میاں جوگیا جھوٹھیاں کریں گلاں گھر ہون تاں کاسنوں بھالی اے وے
دل ہیر دے تدوں تدبیر آئی اکھیں ویکھ کے یار نوں بھالی اے وے
گھنڈ لاہ کے ہیر جاں نظر کیتی اوہا یار نہ غیر نوں بھالی اے وے
ایس عشق دا بھیت نہ ہووے ظاہر کسے نال نہ گل نوالی اے وے
سہتی پاس نہ کھولنا بھیت مُولے شیر پاس نہ بکری پالی اے وے

اکھیں سامنے چور جے نظر آوے کیوں دُکھ وچہ آپ نوں گالی اے وے
اگ کجھی نوں دھیریاں لکھ دیکھن بناں پھوک باری نہیں بالی اے وے
سُنیاں ڈٹھیاں جیہا نہ مُول ہوندا غفلت وچہ نہ وقت نوں ٹالی اے وے
ہیر ویکھ کے ترت پچھان لیا ہس آکھدی بات سنبھالی اے وے
موہوں نکلی گل خوار ہوندی نال عقل فساد ٹالی اے وے
اوہ تاں بہت ہی عقل شعور والی ایس بھید نوں کیں چھپالی اے وے

لے پ ٢٦ ع ١٨ (ترجمہ) اور زمین میں نشانیاں ہیں واسطے یقین لانے والوں کے اور بیچ تمہارے نفسوں کے پس نہیں دیکھتے ١٢ ٢ے سیدھا سوچا تھا الٹا ہوا ١٢
٣ے انوکھے سُرخ کپڑے ١٢ ٤ے میدان میں ماری جلائے ١٢ ٥ے پنجرے میں بند کرکے ١٢ ٦ے موتیوں کو دبانا نہ چاہئیے ١٢ ٧ے سننا اور دیکھنا برابر نہیں ہوتا ١٢

دیکھ مال چرائیکے پیا مکر راہ جاندڑے کوئی نہ بھالی اے دے
بھاویں کچھ کے لوک نکھٹ جائے بھید جیو دا کھول نہ ڈالی اے دے
عاشق سوئی جو دکھ نہ کرے ظاہر جو کجھ بہرتے تنے سو جالی اے دے
وارث شاہ ملکھایاں نال لدھا چلو کمیاں بدر لوالی اے دے

جوگی دی گل

کلام جوگی

کہی دسنی عقل سیانیاں نوں کدی نقر قدیم سنبھالی اے نی
لکھیا عشق کتاب وچ ایہ مسلہ نیوں عاجزاں دینال پالی اے نی
گودی نال ڈھنڈورڑا جگ سارے جیوں سجھے کھیڑیاں والی اے نی
ایس حسن دا ناہ گمان کرنا نی محبوب دی چال کچالی اے نی
ٹھنڈ پائی اے ہجر دیاں لوٹھیاں نوں ستھوں غضب دی اگ بالی اے نی
دولتمند نوں جان دا سبھ کوئی نہوں نال غریب دے پالی اے نی
شرم پال دکھایئے لایاندی لجال گھت کے کھوہ نہ گالی اے نی
ایس عشق میدان دی گھتھڑی نوں نال مہر دے پاس بہالی اے نی
جے اوہ کرے سوال دیدار والے نال شوق دے دیکھ دکھالی اے نی
وارث شاہ ہے عشق دا گاڈ تکیہ انی حسن دی اے گرم نہالی اے نی

سہتی دی گل

کلام سہتی

سہتی سمجھیا ایہ مل گئے دونویں لیاں گھت فقیر بلایاں نی
آکھے ہیر نوں مغز کھپاناہیں نی میں تریاں لیاں بلائیاں نی
خیر ملے سو ہسکے لئے ناہیں کسے چوریاں کٹ کھوایاں نی
ڈرن آوندا بھوتنے وانگ استوں کسے ٹھاں دیاں ایہ بلایاں نی
لیکے خیر توں جاہ فرنجیا وے بھوراں دلاں دیاں کیہاں چایاں نی
پھریں بہت پکھنڈ کھلار داتوں ایتھے کیہاں وللیاں چایاں نی
جھوٹھے جگ جہان دے ہون جوگی گدڑ اہناں دے پیچ صفایاں نی
ایہہ وکھ فقیر نہال ہوئی جڑیاں السنوں گھول لوایاں نی
ایس جوگیڑی نال توں کھوج ناہیں انی بھابی اے گھول گھمایاں نی
آٹا خیر نہ بھچیا لئے دانے کتھوں کڈھی اے دودھ ملایاں نی
مت گھت جگڑ ھوڑتے کرے کملی گلاں ایس دینال کی لایاں نی
گھن خیر تے جھب ٹرجاہ ایتھوں باربار تینوں سمجھایاں نی
بھابی چھیڑ نہ ایس بلانوں نی سب آفتاں آن دکھایاں نی
وارث شاہ فقیر دی عقل کتھے ایہ تاں پٹیاں عشق پڑھایاں نی

سہتی دی گل

کلام سہتی

بھابی قول نہ انہاندے جپت لائی اے لی دھراں ٹکنیاں گھینڈ لاندے
شکل وہندیاں سار کر تیچ آدے نک منہ ان دہوتیاں سینڈ ھلاندے
منہ توں گڈا دگھرال نہ کدی لتھی اہناں جوگیاں چچیاں بھینڈ لاندے
وارث نہیں زبان اعتبار والی داہڑی بھواں سر منیاں مینڈ ھلاندے

ا؎ جو مصیبت پڑے سہنی چاہیے ۲؎ چھوٹی ڈولیوں میں چودہویں کا چاند چھپا رکھنا چاہیے مطلب یہ کہ راز چھپانا تو ناممکن ہے لیکن پھر بھی چھپانا ہی لازم ہے ۔
۳؎ لڑکا بغل میں ڈھنڈورا شہر میں. کہاوت ہے ۴؎ دوائیں محبت کی پھیریں ۵؎ پٹ ۲؎ اور ہم نے آسان کیا قرآن سمجھنے کو تا پھر ہر کوئی سمجھے ۶؎ مکار بدصورت
بدبودار ۷؎ آنکھوں سے پانی بہتے ہوئے ۸؎ بدنما ۸؎ ناک سے بلغم جاری ہے ۹؎ سر مونڈے ہوئے ۱۰؎ زلفوں والوں کو ۱۲

جوگی دی گل

کلام جوگی

میں اکلڑا اگل نہ جاننا ہاں تیں دنویں ننان بھر جایا اں نی
پیر پکڑ فقیر دے دیہہ بھچیا اڑیاں کواری اے کیہاں لایاں نی
تینوں شوق ہے تنہاں دا بھاگ بھری اے جنہاں ڈلیپان یار چرایاں نی
میرے پیر نوں رب توفیق دتی لکھ سنگتاں سُرگ جس پایاں نی
میرے پیر نوں جان دی مویا گیا تائیں گالیاں دینیاں لایاں نی
جیہڑے صدق یقین تے رہن ثابت رب بخش داتنہاں وڈیایاں نی

مالزادیاں وانگ بناتیری پا بیٹھی ایں سُرم سلایاں نی
دھیان رب دے رکھ نہ ہو تتی غصے ہون نہ بھلیاں دیاں جایاں نی
جس رب دے اسیں فقیر ہوئے ویکھ قدرتاں اوس وکھایاں نی
میرے پیر جیہا نہیں ہور کوئی آساں جس نے سبھ پہنچایاں نی
لکھ بنھ ہتھیار کوار والے کیوں فقر تے کرنی ایں دھایاں نی
وارث شاہ اوہ سدا ای جیوندے نی جنہاں کیتیاں نیک کمایاں نی

سہتی دی گل

کلام سہتی

پتے ڈاچیاندے برے لاونا ایں دیندا مہنے شاماں چوریاں وے
تیری جیبھ ممیاں ہتھ اکت اتے چنزیں ہندیاں جھوریاں وے
اک دین آٹا اک ٹک چپّا بھر دیں نہ چاٹیاں کوریاں وے
ٹھیک مار سوار دے بھوت راکش جیہڑیاں مہریاں ہون ایہ چوریاں وے
وڈے کملیاں دی اساں بھنگ جھاڑی ایتھے کیہاں وللیاں سوریاں وے
سوٹا بڑا علاج کو پتیاں داتیریاں بھیڑیاں وسدیاں طوریاں وے

متھا ڈاہیوئی نال کواریاندے تیریاں لونڈیاں جوگیا موریاں دے
خیر ملے سوئیئے نال مُتی منگیں ددھ تے پان فلوریاں دے
ایس ان نوں ڈھونڈدے وہ پھر دے چڑھن ہاتھیاں تے ہون جوریاں دے
اسیں جٹیاں ہمتوں گھٹ ناہیں جنہاں مجھیل چنگھیاں لوریاں دے
توں کون جوگی بنیا پھریں اوئے اساں گنڈلاں کپیاں کوڑیاں دے
وارث شاہ فقیر ہن ہویوں ضدی ویکھ رناں نوں گھتنا ایں گھوریاں دے

جوگی دی گل

کلام جوگی

جیہی سُنیدی ایں تیہی ڈٹھیئیں نی لکھ لعنتاں تیریاں خوبیاں نی
چھاتی دلوٹیں کس ابھاریائی جھگا پاٹ کے پھُٹیاں بوبیاں نی

پھٹی اوٹھنی وانگ اڑات گھتیں توں تاں سکھی ایں کرن مجوبیاں نی
وارث شاہ فقیر نوں کرن راضی تائیں بھاگ بھریاں ہوون صوبیانی

سہتی دی گل

کلام سہتی

مر مر اٹھ بلوچ سمجھاونا ایں تیری بڑی زبان چالاک ہے وے
تینوں خبر ناہیں اُوٹھاں والیاں دی کسی جیہاں پھرن رولاک ہے وے

۱ شریفوں کی بیٹیاں ۲ گالیں شروع کیں ۳ چوتڑوں پر زنبور کاٹتے ہیں ۴ یاد کش مود نہ یعنی چنور ۵ لوری بھینسوں کا دودھ پیا۔ ۶ تلخ بیلیں کاٹ ڈالیں ۷ نادان و دانا ہمارے نزدیک برابر ہیں ۸ اطوار برے نظر آتے ہیں ۹ عورتیں تب ہی با اقبال ہو سکتی ہیں ۱۰ پھاڑ کر چھوٹے بستان نکلے ہیں ۱۲

متھے عاشقاں ملے منہ کالکاں نوں عشق آپ بلا توں پاک ہے وے
سہتی ہیر رانجھا سے خادماں دے وارث پیر بھی جد ہا غمناک ہے وے

جوگی دی گل

کلام جوگی

کیسی گنڈھ فقیر دے نال بھاہیا اٹھکھیل بربار اچکیاں نی
اک بھونکدی دوسری دے دڑے چکر ایہ ننان بھابی دونویں سکیاں نی
چنے چڑھدیاں ہین تے پھیر آپے جاپن بہت پیار وچ سکیاں نی
جنہاں ڈبیاں پائیکے سریں چایاں رناں تہاں دیاں ناہیں سکیاں نی
جھاٹا کھرکدیاں کھنگدیاں نک سنکن مارن واڈکے چاہڑکے نکیاں[۶] نی

راتب[۱] کھائیکے خچراں وچہ تلّے مارن لت عراقیاں بکیاں[۲] نی
آپے کرن بیا پے ایہ مارکے تے گل گل دیو چہ ایہ پکیاں نی
ایتھے کئی فقیر ہوئے خیر دیندیاں دیندیاں اکیاں[۳] نی
نالے ڈھِڈ کھرکن نالے دُدھ رِڑکن اتے چاٹیاں کیتاں لکیاں نی
لڑو نہیں جے چنگیاں ہوونا جے وارثشاہ توں لیو دو پھکیاں نی

سہتی دی گل

کلام سہتی

انی وکھونی واسطہ رب دا جے واہ پے گیا نال کو پتیاں وے
اِکے واہڈیاں[۵] لادیاں کرن چوبرا کے ڈاہ دیکن ہیٹھ جھٹیاں وے
ہیر آکھدی بہت ہے شوق تینوں بینڈ بھاہنیں نال ڈٹیاں وے

نگرملاں دے چوبراں لادیکن اکے چھیڑ دیکن نگرکٹیاں وے
ایہ پُرانیاں لعنتاں ہیں جوگی گدوں وانگ لیٹن وچہ گھٹیاں[۶] دے
وارثشاہ میاں کھاہڑے ناہ پئی اے کن پاٹیاں رب دیاں ٹپیاں دے

سہتی دی ہیر نال گل

کلام سہتی باہیر

بھابی جوگیاں دے بڑے کارتے نی گلاں نہیں سنیاں کن پاٹیاں دیاں
نہیں جھگدی بھوگدی خبر ایہناں خبراں جاندے جھلیاں چاٹیاں دیاں
بھابی ایس سوداگری والیاں نوں خبراں لوہن اک دن گھاٹیاں[۸] دیاں
گِٹھ گِٹھ ودھا ئیکے وال ناخن ریچھ بلمدی لانگڑاں پاٹیاں دیاں

روک بنھ پلے دُدھ دہی پیون وڈیاں چاٹیاں جوڑدے آٹیاں[۷] دیاں
کر محنتاں رزق نہ کھادڈ ٹھا ایہہ تاں کھان کمایاں ساٹیاں دیاں
لتھی چرڑھی نوں کجھ نہ جاندے نی چالان جوگیاں اُلوّاں باٹیاں دیاں
وارثشاہ ایہ مست کی پاٹ لتھار گاں کرلیاں وانگ ہن گاٹیاں دیاں

شاعر دی گل

مقولہ شاعر

ایہ مثل مشہور جہان اندر جٹی چار[۹] نے ہی تھوک سوار دی اے
ان تنبدی ممیں تے بال لیہڑے چرڑیاں کرے لیلڑے چار دی اے

[۱] گھاس کی سبزی پر مشغول ہو جاتی ہیں [۲] عراقی گھوڑوں اور ہرنوں کو لاتیں مارتی ہیں [۳] تنگ آگئی ہیں [۴] سر کو خارش کرتی کھانسی ناک صاف کرتی اور ناک چڑھا کو زمارتی ہیں [۵] کھیت کاٹنے کی مزدوری کریں مشٹنڈے یا زراعت کو پانی لگانے والے ہوں [۶] گدھے کی طرح خاک میں لیٹتے ہیں [۷] آٹوں کے برتن بھر کر جمع کرتے ہیں [۸] اور جو لوگ داؤں میں ہیں ہیرالیوں کے انکے سخت مارے ادان کا رزق ہے لوٹنے کا [۹] چاروں چیزیں سنوارنی ہیں :-

جدوں آوندی جھگڑے دی گل اُتے تھوڑی گل نوں بہت کھلاردی اے
بنھ جھیڑے فقیراں دے نال لڑدی گھر سانبھدی لوکاں نوں ماردی اے

جٹی لڑن تے جدوں تیار ہووے پھر چار وچار وچاردی اے
وارثشاہ دولڑن معشوق ایتھے میری سنگلی شگن وچاردی اے

سہتی دی گل

کلام سہتی

میرے ہتھ لونمے تیری نوے ٹوٹن کوئی ماریا نال پہلیاں دے
مار اک چپیڑ تے دند بھنوں سواد آونی مٹھیار پہلیاں دے
دند بھنوں چوراہے دے انگ کھنگر سانوں خوف نہ کھلیاں مہلیاں دے
ڈوآن کھنڈ جگایا ای تینوں خوف نہ اساں ہردہلیاں دے

اسیں گھڑاں گے انگ قلبوت موچی کریئے چاوڑاں نال توں جھلیاں دے
قہدارقہ اب عزرائیل صورت کھاوے پچھلے دن نی گھلیاں دے
جیہڑیاں آکڑاں پیاو کھاونائیں کڈھاں مجھ تیری نال کھلیاں دے
وارث ہڈ تیرے گھاڈانگ جھڑہیں نال کتکیاں ڈنڈیاں ٹھلیاں دے

جوگی دی گل

کلام جوگی

تیرے مور لونڈے پھاٹ کھان اُتے میری پھرکدی اج مطہرہے نی
بھوجن بجر اچکھن نوں آن ملیا قسمت جوگیاں دی لہر بہرہے نی
سورج ڈھلے تے ٹھنڈیاں ہون چھاواں جے کڑک دی دھپ دوپہر ہے نی
کھاں کھاں اڈے جیبھ متلاونی ایں رلاں وہن جوں مہگیوں نہر ہے نی
چھبھڑ وانگ تیری بیوکڈھ دلیساں تینوں آیا ہے زوم داقہر ہے نی
اُجاڑے خور گدھے وانگ کٹیں گی تینوں بری ایہ کسے دی دہر ہے نی

میرا کتکا لویں تے تیرے چتر اج دوہاں داوڈا بھیڑ ہے نی
پنڈاوٹی اے گھٹلی اے تمی اے نی لوں تیراکوڑا زہر ہے نی
ہوکے دہریاں تہریاں لفنییں تینوں چلیا غضب دی لہر ہے نی
پانی وانگ نتارکے کروں ٹھنڈی کڈھاں ساریاں گرمیاں گہر ہے نی
اوہ بھیڈ دے خون تے کسے چڑھ کے نہیں مارلیا کدی شہر ہے نی
وارثشاہ ایہ ڈگڈگی رن کتی کس چھیڑا اونی ویہڑے تے قہر ہے نی

طعن جوگی

اسیں صبر کرکے چپ ہو بیٹھے بہت اوکھیاں ایہ فقیریاں نی
جیہڑے درشنی ہنڈوی واچ بیٹھے سبھ چھٹیاں اوہناں نے پھیریاں نی
وانگ بدہیاں کریں بکچنڈ گلاں متھے چونڈیاں کواریاں چیریاں نی
میں تاں ہارتلتھڑی پٹ سٹاں میری انگلی انگلی پیریاں نی

نظر تلے توں لیاویں کیوں پاٹے جندے ہس دے نال زنجیریاں نی
تسیں کروحیاکواریونی اجے دُدھ دیاں دندیاں کھیریاں نی
کیہی چندری لگی ہیں آن متھے آکھیں جھکھیدیاں بھون بھنبیریاں نی
وارثشاہ فوجدار دے مارنے نوں سینہ ماریاں ویکھ کشمیریاں نی

لہ میرے ہاتھ مارنے پر تلے ہوئے ہیں ۲ہ تیرا مونڈا سر مار کھانے کو تیار ہے ۳ہ یعنی جس طرح گدھے کھیت اجاڑنے والے کو پیٹا جاتا ہے۔ اس طرح پٹی جاوے گی ۱۲

اشارت نمودن ہیر جوگی را

سنیت یار کے ہیر نے جوگیڑے نوں کہیا چپ کر ایس بھکاونی ہاں
تیر نیال جے ایس نے ویر چایا متھا ایس دینال میں لاونی ہاں

رناں نال برابری رن ہوندی ویر سُتڑا پھیر جگاونی ہاں
گُڑیاں سدگراں دیاں ہگر اسدے ہُننے تاوڑی ویکھ وجاونی ہاں

کراں گل گلائنوں نال اسدے گل ایس دے ریشتہ پاونی ہاں
وارثشاہ میاں رانجھے یار اگے ایہنوں کنجری وانگ نچاونی ہاں

کلام ہیر با سہتی

ہیر آکھدی ایس فقیر نوں نی کیہا گھتیو غیب دا داعدا اے
ایہناں عاجزاں نوں ہئی مارنی ایں ایس جیو ئیند اکیہا فائدا اے

اللہ والیاں نال کی ویر چائیو بھلا کواری اے ایہ براقاعدا اے
پیر حُم فقیر دی ٹہل کیجے ایس کم وچہ خیر دا زائدا اے

پچھوں بھڑیں گی کُتکا جوگیڑیدا کون جان دا کیہڑی جاندا اے
وارثشاہ فقیر جے ہون غصے خوف شہر نوں قحط دباندا اے

کلام سہتی

بھابی اکدن لڑے فقیر سانوں توں بھی جند کڈھیں نال کھوریاں دے
جے توں ہنگ دتے نرخ دی خبر ناہیں کاہ پچھی اے بھا کستوریاں دے

جان بھابی اے نی فقر نانگ کالے حق ملے کمایاں پوریاں دے
دہٹی ہو نہ پہلے توں رنزدڑی ایں یکے چاک لاگی مزدوریاں دے

اہناں جوگیاندے کوئی دن ناہیں گھتے رزق نے واعدے دوریاں دے
جے تاں پٹ پڑا دنا نہ ہووے کاہی کھیہ لیحن نال بھوریاں دے

کوئی دے بددُعا تے گال سٹے پچھوں فائدے کی ایہناں جھوریاں دے
لچھو لچھو کر دی پھریں نال فقراں پچ چالڑے اہناں لنگوریاں دے

دہٹی سیدٹرے دی فقر ول بیٹھا ویکھو کم ایہ حق دے زوریاں دے
مکر نال لڑکے سانوں گھروں کڈھیں کُٹ دا یہ منوں چھنے چوریاں دے

سینت یار کے یار نوں چھیڑ چالیو ول جانی ئیں گلاں چوریاں دے
بھابی نال فقیر ہمراز ہوئی ایں دُدھ پی کے مجھیاں بوریاں دے

ساہن ہکیاندا جان ٹہل کریں کوٹھے سبھ کریں خالی توڑیاں دے
وارثشاہ فقیر دی کرن دیمن جویں مرگ نوں ویر انگوریاں دے

ایضاً

بھابی کریں رعائتاں جوگیاندیاں متھیں بیجیاں پا ہتھوڑیاں نی
جیہڑی ڈنڈو کھائیکے کہے آکڑ میں تے پٹ ٹال امیداں چوڑیاں نی

لے فساد گلے میں ڈالتی ہے لے پ ۲ ع (ترجمہ، اور جو اللہ اور اللہ کے رسول اور مسلمانوں کا دوست ہو کر رہے گا تو وہ اللہ والا ہے اور اللہ والوں کا بول بالا ہے،

لے پ ۱۲ ع (ترجمہ، اور جب پیغمبر بستیوں کے لوگ سرکشی کرنے لگتے ہیں، تمہارا پروردگار ان کو عذاب میں پکڑتا ہے۔ تو اس کی پکڑ ایسی ہی ہوا کرتی ہے۔

گوردا لیدے نوں نہیں پہنچ اوتھے جتھے عقلاں اساڈیاں دوڑیاں نی
مار مہلیاں تے ستاں جھن ٹنگاں پھر ڈھونڈدا کاٹھ کٹھوڑیاں نی
جن بھوت تے دیو دی عقل جائے جدوں مار کے اٹھیے چھوڑیاں نی
وارثشاہ فقیر دے نال لڑدیاں کھین زہر دیاں گندلاں کوڑیاں نی

کلام ہیر با سہتی

ہائے ہائے فقیر دے نال بولیں بری سہتی لے تیری اُوڑ ہوئی
کن پاٹیاں نال جس بندھی پٹ پیش بھلیں انت نوں چوڑ ہوئی
اینہاں جیہیاں نوں چھیڑی اے ہول ناہیں جنہاں عشق تے فقر دی دوڑ ہوئی
جنہاں نال فقیر اندے لڑی بدھی سنے نال تے جان دے چوڑ ہوئی
رہی اوت نکھتری رنڈ سنجی جہیڑی نال ملنگاں دے کوڑ ہوئی
وارثشاہ لڑائی داموں لوٹن ویکھو دوہاندے اوڑتے پوڑ ہوئی

کلام سہتی

بھابی ایس جے گدھے دی اڑی بدھی اسیں رناں بھی چنچلہاریاں ہاں
ایہ گنڈیاں وچہ ہے پیر دھرّدا اسیں بانکیاں چنچر ڈاریاں ہاں
ایہ آپنوں چھیل سداوندائے اسیں نراں دینا الیداں ناریاں ہاں
ایس چاکڑی کی مجال ہے نی راجے بھوج جھیں اسیں ہاریاں ہاں
ایہ ماریا الیس جہان تازہ اسیں روز میثاق دیاں ہاریاں ہاں
مرد رنگ محل نے ئشر تاندے اسیں ذوق دے مزیداں ہاریاں ہاں
جے ایہ ہندی چھری ہے ہو بیٹھا اسیں رناں بھی تیز کٹاریاں ہاں
وارثشاہ وچہ حق سفید پوشاں اسیں ہولی دے رنگ پچکاریاں ہاں

کلام ہیر

جنہاں نال فقیر اندے اڑی بدھی ہتھ دھو جہان بھیں چلیاں نی
ہووے شرم حیا انہاں کواریاں نوں جہیڑیاں نیک صحبت وچہ رلیاں نی
جیہڑے خوف خدا دا کرن موئی اے باتاں ہون گیاں اونہاں سولیاں نی
کالے ہتھیاں کواریاں ومیوہ بھریاں بھلا کیونکر رہن نچلیاں نی
پچھے چپر کھڑ ارلے ہے سڑن جوگا ندے چارنہ لاہیوں چھلیاں نی
ٹلچاہ فقیر توں گنڈی اے نی آکواری اے اراہاں کیوں ہلیاں نی
آٹلیں کواری اڈاری اے نی کیہاں چائیوں بھکھیاں ادلیاں تی
میں تاں جانتی ہاں تینوں الیس ویلے بنیں حسن گمان اچھلیاں نی
جنہاں آپ فقیراں دے پیر پکڑے اوہ الیس جہان وچہ پھلیاں نی
منس منگدیاں جوگیاں نال لڑ کے راتیں ادکھیاں ہون اکلیاں نی
جتھے گبھر دیہون جا کھیں اوتھے پڑھے مار کے بہیں پتھلیاں نی
ہین بدل وسدے ہونویں دھماں قہریاں دیس تے گھلیاں نی

ا؎ یعنے جو عورتیں فقیروں کے ساتھ غصے ہو کر لڑتی ہیں وہ بے اولاد اور رانڈ ہو جاتی ہیں ۔ اور منحوس سمجھی جاتی ہیں ۱۲
۲؎ سفید پوشوں کو داغ لگنے والی ہولی کی پچکاریاں ۔ مراد نیک کاموں کو برباد کرنے والیاں ۱۲ ۳؎ جوان جوان مرد دیکھتی ہے وہیں جا پہنچتی ہے ۱۲

آن جٹاں وانگ کیوں خیال پئیں گلاں کچیاں چا اتھلیاں نی — لک بدھیاں کدی نہ ہٹک[1] جاندا وارثشاہ جوانڈروں ہلیاں نی

سہتی دی گل

کلام سہتی

بھابی نال فقیر دے دھڑا کیتا حال حال لوکا سانوں ہاردی اے — جوگی ویکھ کے پان سوچڑھی کاٹی مان متری خون گذاردی اے

اسیں گنڈیاں تے آپ نیک بندی جہیڑی یار ہی یار پکاردی اے — نہیں جان دی[2] یار سوا یہ جوگی اکے کیا نشانڑی یاردی اے

لڑے نال میرے پنجے تال اتے نالے جوگینوں سینتاں ماردی اے — اج مارکراونی جوگیڑے توں وارثشاہ نوں پئی للکاردی اے

ہیر دی گل

کلام ہیر

گھول گھتی اے کواری آڈاری آنی متھا دٹی اے کنت پڑولی آنی — وانگ چیچکے ماتلدے خیال پئی ایں ساڈے نال توں ایڈ بھولی اے نی

کتھے سدھ بنا نشانیاں دی اکے جیونداں جھوٹھ نہ بولی اے نی — سر وکھ کر چاہڑیئے چا سوُلی تاں بھی ایڈ پر اہد نہ تولی اے نی

چُنی پاڑکے باریاں کیتیاں نی کنج کواری اے آکھی اے بھولی آنی — چور یار وانگوں نت رہیں سچی چوری کریئے تے مول نہ ڈولی اے نی

ایہاں جیہاں فقیراں دے نام اتوں جی جان چا اپنا گھولی اے نی — وارثشاہ ہموزن ہے جھوٹھ دوزخ کنڈھی پاافصادی توتی آنی

سہتی دی گل

کلام سہتی

بھلا دس بھابی کیہا ویر چائیو بھیا پٹیاں نوں پئی کوہنی ایں — انہونیاں گلاں دے نام لیکے گھاہ الڑے پئی کھنڈوہنی ئیں

آپ چھانی چھیڑ دی دوستی نوں الویں گنڈیاں نوں پئی دوہنی ایں — سوہنی ہوئی ناہیں توں تاں غضب چایا خون خلق دا پئی نچوہنی ئیں

آپ چاک ہنڈا ایکے چھڈ آیوں ہن خلقنوں پئی دوڈہنی ایں — آکھ بھائی نوں ہتے کڈھا چھڈوں جیہے اسانوں مہنے لوہنی ئیں

آپ کملی لوکاندے سانگ لائیں خچر دلو یاندی وڈی کھوہنی ایں — وارثشاہ کہے سُن بھگیاڑ نسے نی منڈے موہنی[3] ایں تے جھوٹے دوہنی ایں

ہیر دی گل

کلام ہیر

خوار خجلاں رُلدیاں پھردیاں سن کھیں ویکھدیاں ہودیاں ہور ہویاں — آپے دُدھ دیاں دہوتیاں نیکبختاں اکے چوراندے اسیں بھی چور ہویاں

چور چوہدی گنڈھی پر دہان کیتی ایہ الٹ اولیاں زور ہویاں — بدزیب تے کوہجیاں بھیڑ موہیاں آکے حسن دے باغ وچ مور ہویاں

لے سگ دیوانہ کاٹے ہوئے کی دیوانگی ۲ے شاید یہی اسکا یار ہے ۳ے لڑکوں کو فریب دینی اور بھیسنے سے دودھ مانگتی ہے ۱۲

ایہ چنچل بلوچاندے ٹوٹنب لیتھی زمیں دوز گھوڑے سن گھور ہویاں
بھر جایاں نوں بولیاں ماردیاں نی پھرن منڈیا نوچہ لٹور ہویاں
اہدی نبت ویکھو نال نخریاندے مالزادیاں وچہ لاہور ہویاں
وارثشاہ جہان تے دھم اُہدی جویں سسی دیاں شہر بھبور ہویاں

کلام سہتی

گداں کیدی نہیں حُجرا آندی بھابی ایہ کیوں اساں تے دھایا ای
تیر مار کے نیناں دے ایہ جوگی سے چلیا میری بھر جایا ای
لڑے جبٹ تے کُٹی دے ڈوم نائی سر جو گیر ہیدے گل آیا ای
ایس مار منتر دیہ پادتا چان چک دی پئی لڑائیا ای
ہُن ویکھ لوایہ ہے الٹ سماں لڑے بھین تے پھڑی دا بھایا ای
ایہ سیدے دا مُول نہ خوف کھاندی الیں آپ ہی کلا جگایا ای
آکٹی اے وڈھی اے ایہہ پھتا جگد ہوڑ کائی ایس پایا ای
ہیر نہیں کھاندی مار اساں کولوں وارث گل فقیر تے آیا ای

مقولہ شاعر

رناں نال نہ آوندے مرد اوے سہتی سنے لونڈی دونویں چھٹیاں نی
اڈنہار نے مُہرناں ڈار دیاں جویں نال کبوتراں رُٹھیاں نی
کدی ڈھلن نہ اپنے پاسڑے توں دونویں کوڈیاں واہگیاں گنٹھیاں نی
شوخ دیدیاں تیز زبان دونویں ایہہ بھی عشق دی تیغ نے کٹھیاں نی
لڑن لگیاں تے منہ لال کرکے لوہے لاکھیاں تتیاں بھٹھیاں نی
ہن دیکھ فقیر دے کتکے نوں چیکاں مار کے پچھاں نہ وٹیاں نی
گنہن بہین پکان نوں اڈ واڈی اتے لڑن دی وار اکٹھیاں نی
مکر لا بیگانیاں پیراں نوں پھیر اپنی وار ایہ نٹھیاں نی
بُرے کم نوں سدا ایہ کاہلیاں نی کدی ہون نہ دھیریاں مٹھیاں نی
آہڈا وانگ لگے زائتاں لا یائی آہوں سامنے پہیرٹیاں ڈھٹھیاں نی
فقر نال اولڑا پھیڑیانی بڑا غضب کیتا اہناں پٹھیاں نی
وارثشاہ سوئی ہون بھاگبھریاں ہیریں فقر دی آن جو ڈھٹھیاں نی

کلام سہتی ازروۓ غصہ باجوگی

بانا فقر دا پہن ڈراونائیں پا سہلیاں تیہریاں چوہریاں وے
دہڑے وڑ ریاں آن کو پت پالو چھیڑاں چھیڑیاں ادہریاں سہریاں وے
ہوکا دیدگی تے بنھ دیں پٹیاں کٹ گنڈلاں نہ ہریاں موہریاں وے
ذاتی نام دی نہیں تاثیر تینوں گلاں کریں زباں توں کھوریاں وے
مار دمار ابھار ساں گنج تیرا ہوں مٹھیاں ساریاں جھوریاں وے
نفع مُول گوائیکے اُٹھ نٹھوں پودے وبخ توں گھاٹ جوں نوہریاں وے
تیرے جہیاں اچکیاں شوہدیاں نوں بہین سوانیاں گوہریاں وے
زراں کھوٹیاں تے کھریاں پرکھ لیاں وارث جہیاں صرافاں تے جوہریاں وے

کلام سہتی بباندی ربیل

سہتی آکھیا اُٹھ رابیل باندی خیر پا فقیر نوں کڈھی اے نی
ذرا جٹیاں وانگ دو ہتھ کری اے جلبی ہونہ آہلکے جڈی اے نی
ایہ اکلڑا اتے اسیں دوئے جنیاں اکو جیڈیاں ہاں نڈھی اے نی
اکھیں سامنے ہیر دے پھاٹ کری اایہدی بنی حمائتن وڈی اے نی
دے بھجیا ویہڑیوں کڈھ آیے ہوہڑا وچہ برُو منہ دے گڈی آنی
وانگ قلعہ دیالپور ہو عاق جھنڈا وچہ مواسدے گڈی اے نی
جیہڑیاں آکڑاں پیا وکھاوندائے ذرا ویہڑیوں اوسنوں کڈی اے نی

آٹا گھت کے تے دیئے یک چنیاں وچوں اکھ فسادی وڈھی اے نی
اہدی بھگت سواری اے نال لتاں موڑاں بھنے مار کے اڈی اے نی
ویہڑے وچہ دھریکیئے کلیاں تے گٹے گوڈے رگڑ گھسڈی اے نی
پھڑ کے دہون سر او کھلی وچہ دکی اے ڈوہنگا وچہ زمین ترڈی اے نی
اماں آوے تے بھابی توں وکھ ہوئیے ساتھ اٹھ تے بلی دا چھڈی اے نی
آوے کھوہ نوالیاں ہیر سٹے اہدے یار نوں کٹکے چھڈی اے نی
وارثشاہ دے نال دو ہتھکری اے آنی اٹھ توں سادی اے ہڈی آنی

کلام خادمہ

باندی ہو غصے چپ ہو رہی بک جنیے دا چا الیریا سو
براں لہیں دے چو برا مریں وچوں گالیں کڈھ کے دب دریڑیا سو
لیکے کھپری چو براجاہ وچوں اوس سُتڑے ناگ نوں چھیڑیا سو
چھبی دیکے گلھ وچہ پشم ہئی ہتھ جوگی دے منہ تے پھیریا سو

دھروئی رب دی خیر کیجاہ چا کا حال حال کر ملپڑ پھیریا سو
باندی لاڈ دیناں چوا کمے کے دھکا دے کے ناتھ نوں گیڑیا سو
اکھیں ڈائناں وانگ لپار لوندی غصہ اپنا چا اوگھیڑیا سو
وارثشاہ فرنگ دے باغ وڑ کے اوس کلاوے کھوہ نوں گیڑیا سو

کلام جوگی بار بیل باندی

جوگی ویکھ کے بہت حیران ہویا بیاں دھ وچہ نب دیاں پھاڑیاں نی
چینا چوگ چمونیاں آن پایو ہن چلی ایں گولی اے داہڑیاں نی
جیندا ہووے پرانیٹھا نان منڈا پنڈ نہ سجھے وچہ سہڑیاں نی

غصے نال جو حشر نوں زمیں تپے جیو وچہ کلیلیاں چاہڑیاں نی
جستے نبی دار وادرود ناہیں اکھیں پھرن نہ مول اکھاڑیاں نی
ڈب مویئے نی کا بسی وچہ چینے وارثشاہ نے بولیاں ماریاں نی

ایضاً

جوگی آکھدا باندی اے قہر کیتو سُولاں وچہ بازار کھلاریاں نی
تینے پو شبا اتے انبھول گھوگو ڈبے آیوئی اپنی واریاں نی

جیہڑے ڈبے نی کا بسی وچہ چینے ناؤں تہاندے کراں شماریاں نی
اوہو بھچیا گھتیو ان آن چینا نال فقر دے گھولیوں یاریاں نی

ایس فقر نوں چا خراب کیتا وڈا قہر کیتا لوہڑے ماریاں نی
میری کھپری چا پلید کیتی پاں دھونیاں سہلیاں ساریاں نی
دیکھو وچ پہ بار دی کوٹھڑی وے سٹ چلی جے رن انگیاریاں نی

میرے بھالوہڑا وڈا قہر ہویا کم ڈب سٹیا اینہاں لاڑیاں نی
ساڈوں دھوونے دانہیں ول آوے ساں مہیں سیالاندیاں چاریاں نی
وارث خبر ناہیں اینہاں بازیاں دی اکے جیتاں اکے چا ہاریاں نی

باندی دی گل

کلام ربیل باندی

باندی آکھیا رزق کیوں نند نائیں بھیڑا لانہ دکھاندے دکھیاں دا
چینا چھال چھلے جٹاں ساریاں دا چینا اول ہے ننگیاں بھکھیاں دا
بن پنیاں ایسدیاں چا دلاندیاں مائی باپ ہے ننگیاں بھکھیاں دا

چینا رب نے رزق بنا دتا عیب دھریں نہ ترکڑی جکھیاں دا
ان چینے دا کھلیئے نال لسی سواد آوندا اٹکڑیاں رکھیاں دا
وارث شاہ میاں نوں نظر آیا ایہ چالڑا اچھیاں سکھیاں دا

شاعر دا کہنا

مقولہ شاعر

چنیاں خیر دنیا بُرا جو گیا نوں مچھلی بھاڑے نوں ماس ہیماں نی
زہر جیوندے نوں ان سن والے پانی ہلکیاں نوں دہرن ساہماں نی
جویں چاوگا ڑ ناسدھریا نوں اتے وگڑیاں نوں اوکھا تھاہماں نی
سچ جھوٹھیاں نوں جھوٹھ نیکبختاں راست گویاں نوں دین الاہماں نی
بُرا روگ بیوقت جیوں شیر مچھی تے اچکڑ یدا ہونا ضامناں نی
منداموڑ کھاں دلوچہ واس کرنا پندھ چلنا نال ارگاہماں نی
جویں اگ وار دتویں دُدھ کھٹا اتے دیوا پتنگ جیوں چاناں نی
دانشمند دی مجلسوں ترک کرنی اتے احمقاں نوں یار جاناں نی
آدر دیوناں جاہلاں فاسقاں نوں صاحب علم نہ مول پچھاناں نی
روڑ خمریاں نوں شیر اکنجراں نوں دنیاں اُٹھیاں خرف پچھاناں نی
بُرا جھگڑنا نال فقیر ہوندا جانوں مار دنیا عقل داناں نی

کیف بھگت قاضی تیل کھنگ والے ودھ سٹنا لنگ پلہماں نی
سہیاں چوہڑیاں نوں بیاج مڑاں نوں موت اڑانوں اکھیں ڈاہماں نی
مندی جھڑک یتیم مسکین سائل دانوں ہٹکدینا دیا واناں نی
کول فقر دے غیر دلیل کرنی سخن عالماں دینال ساہماں نی
غصہ آیاں عقل ہے نکل دیندا ہوندا او کھڑا عقل دا تھاماں نی
لے ریش دے قول دا بار کرنا تے نکلڑے دا پھڑن دلماں نی
کسنبے رنگ ہے جویں نمانیاں نوں اگ لا دینی جھل کاناں نی
سچ جھوٹھ دلوچہ وچار کرنی نہیں سوہندے ادھلاں[2] کاماں نی
ظلم زور فقیر غریب اتے تنبو کیر ہنکار داتاناں نی
جھڑک عاشقاں مہرنالا یقاں نوں نہوں لاوناں نال ناداناں نی
وارث شاہ جوں سکھیا چوہیا نوں سکھ ملاں نوں بانگ جیوں باہماں نی

سہتی دی گل جوگی نال

کلام سہتی با جوگی

کیوں وگڑکے تگڑکے پاٹ لتھوں ان آبحیات ہے بھکیاں نوں
بڈہا ہو وسیں لنگ چال رہن ٹرنوں جے آپھریں چلاوندا تکیاں نوں

[1] مچھلی اور دودھ کا ایک وقت میں کھانا طبیبوں نے منع لکھا ہے [2] ادھل جانے والی عورت کے واسطے وہ گیت زیب نہیں دیتے جو شادی پر گائے جاتے ہیں ۱۲

ٹریں آکڑاں نال بتیاں ہو کے پھریں چھپڑ واد کھاندے دکھیاں نوں
مشک وانگر دن ڈھڈ پھوکایائی وائر یوچہ پی کے بھنگاں سکھیاں نوں

رکتے رن گھر بار نہ اڈیائی پھریں ڈھونڈدا ٹکڑیاں رکھیاں نوں
وارثشاہ اج ویکھ جو چڑھی مستی اہناں لچیاں سکیاں بھکھیاں نوں

جوگی دی گل سہتی نال

کلام جوگی با سہتی

من سہتی اے رب نوں سمجھ نیڑے ایڈلمیاں چھوہ نہ چھوہنیاں نی
چوڑے بیڑیاں ہار سنگار بھریاں بانے فقر اگے تاہیں سوہنیاں نی

کتے وانگ کھیا ئیکے پوں چڈیں رناں تدھ جیہاں کچھاں ٹوہنیاں نی
ماک ہڑ نیچ کھکھواڑ بھنوں میریاں کس نوالیاں کھوہنیاں نی

بھکھی کنجری دلوانگ گرد ہوئیں بھاویں کیتیاں ناکتوں لوہنیاں نی
گھوگھی وانگ جو آتوں آپ بھرڑکن اساں باہجہ تکبیرڈے کوہنیاں نی

دھکو دھکی ملنگاں نوں اوہ چھیڑن رناں ہون جو کھیڈ کھڈوہنیاں نی
سہتی سنے لونڈی ویہڑے والیاں بھی وارثشاہ ہوساں سبھے موہنیاں نی

سہتی دی گل

کلام سہتی

سہتی آکھیا ہٹ نہ سار ساڈی کال جیٹھ الوٹھیا متھیاوے
سرگھوٹیاں کون منونیاں وے کوئی جن پہاڑتوں لتھیاوے

پھریں کھرلیاں نال کھہیڑ داتوں کسے پکڑ بتھار نہ نتھیاوے
ترکیاں تیتھوں دوروں آوندی اے جویں ڈھیر سنیر دا بچھیاوے

ہنیوں فقر تے پھیر بھی رہیوں کورا کسے گھت تھیدا نہیں تھیاوے
کھیہ چھانیاں کجھ نہ لبھنا ئیں وارث وانگ جاسیں خالی ہتھیاوے

جوگی دی گل

کلام جوگی

جوگی غضب دے سرے چڑھ سٹ کھپرا پکڑا اٹھیا معرکہ جھوریائی
لکے بھا ہوڑی گھن تیار ہویا ناتھ دہڑے دلوچہ آپوڑیائی

سار ٹبال کے جیو غمناک کیتا نال کاوڑاں دے جٹ گھوریائی
کدھا کھیاں تیوڑی پا متھے سہتی لونڈی دیال انجوڑیائی

جویں ذکریا خاں مہم کرکے لے کے توپ پہاڑ تے دوڑیائی
جیہا مہر دے سُتھ داماں بجھیا وارثشاہ فقیر تے دوڑیائی

لہ پ ۲۱ ع ۷ ترجمہ۔ اللہ ہے جس نے بنایا تم کو کمزوری سے پھر دیا کمزوری پیچھے زور دیگا۔ زور پیچھے کمزوری اور سفید بال بناتا ہے جو چاہے وہ سب جانتا اور قادر ہے ۲ کس نے سرداری چھین لینی ہے ۱۲ ۳ سیاہ زبان بدحال ۱۲۔

۴ ناک میں نکیل نہیں ڈالی ہے ،، گھورناں،، آواز سگاں بوقت غصہ ۱۲

۵ یعنی جس طرح کتا غصے میں آکر آدمی کی ٹانگوں میں کاٹنے لگتا ہے اسی طرح بدکار عورتیں کاٹنے لگتی ہیں ۱۲

۶ ذکریا خاں۔ محمد شاہ بادشاہ کے وقت میں ہوا۔ جس کی ایک مسجد کہنہ باغبان پور متصل لاہور بغل مزار شریف حضرت مادھو لال حسینؒ موجود ہے جو کہ ۱۱۴۴ھ میں بنی اور مادہ تاریخ کا آخری مصرعہ یہ ہے ” تاریخ اوہر کہ خواہد شمار

تذکرہ جوگی با سہتی بطریق انداز

چاول نعمتاں کنک توں آپ کھائیں خیر دین تے کیتائی گنج رنّے
پٹ چڑے دیاں جوڑیاں کٹ سٹوں لاہیں جے ویڑ دی چھنج رنّے
سر بھاوڑے مار کے وند جھاڑوں ٹنگاں بنھ کے کروں نگا ٹنج رنّے
مار مار کھدیڑ کے بھن سٹاں سپ وانگ لاہاں تیری کنج رنّے
کئی ساہنا ندے موہنڈسے تے اکڑی ہیں وانگ روں دے سٹوں نگا پنج رنّے
زور بکدیناں جاں دیاں دھکا ٹھل جاوسن نی تیرے ٹھنج رنّے
لگی ضرب ساری عمر رہیں روندی وہی خوندی اکھتوں ہنج رنّے

کھڑ دیہہ چیناں گھر خاونداں دے نہیں مار کے کروں نگلا منج رنّے
ہتھ چا مطرتے کرڈ کیائی تینوں جاپدا جگ سبھ سنج رنّے
تیری ورا سوئی ہنے پھول سٹاں میٹھی رہینگی انج تے انج رنّے
باہر اندروں پھرنتوں رہینگی نی ٹرسیں ہڈگوڈے رگڑ بھنج رنّے
چمٹے نال تیرا سینہ پاڑسٹاں دیاں زور دے نال جد منج رنّے
جتیاں ہنے میں پھاہوڑی ھٹیل دتی نکلجائیگی نلاں دی ترنج رنّے
تینوں آکھنا ہاں اجے ہئی ویلا جاہ بیٹھ اندر کسے کنج رنّے

تیر فقر دا ہدف مراد ہوندا کدی وار نہیں گیا کھنج رنّے
وارثشاہ سرچا ہڑو گا ڑسیں توں ہاتھی وانگ میدان وچہ گنج رنّے

کلام سہتی

بنیں فقر تے بھکڑا نوانگ لڑیں لے سوادیا کوڑ کوڑا ہنگیا دے
کسے اوہجڑ بار دلوچہ بلیوں دوہیوں وانگ کھجور دے ڈھانگیا دے
جیوں جیوں ورجنی ہاں تیوں تیوں سر چڑہنا این سنگھ پاڑکے مرجون بانگیا دے
جٹاں جوٹ کھو ہائیکے نکلینگا پر وار جیوں لگر دن چھانگیا دے

گلاں کرنائیں بہت بے لنگیاں توں کسے جٹ نلجدیا دا نگیا دے
حال فقر دا اپہنکے آوڑیوں بھنڈا بینڈ دیا گجھیا سانگیا دے
لیوں لیوں کرکے کہیا مغز کھادو رہیا اڈنوں کالیا کانگیا دے
کیہڑی گل اتوں رپھڑیا بیٹھوں وارثشاہ دینال دیا نانگیا دے

گفتن سہتی خادمہ راکہ جوگی را چیزے بدہ واز دربدر کن

سہتی آکھدی باندیئے خیر پائیں الیس فقر نوں چا اٹکائیو کیوں
باندی ہوئیکے چپ کھلو رہی سہتی آکھدی خیر نہ پائیو کیوں
بابا فقر دا بہن خوار ہویا دس فقر دا نام گوائیو کیوں

کسے ویلڑ بیدا ایہ تاں کھڑا ہویا بوہے ساڈیوں ایہ نہ لاہیو کیوں
ایہ تاں کنک چاول دُدھ گھیو منگے چینا لیسنوں خیر لوا لیو کیوں
سگوں مارن تے اٹھ تیار ہویا مار پھاوڑے نال لیلائیو کیوں

ا اسطرح اور اُسطرح یعنی بری طرح ۲ تو عمر گاؤ بیش سانڈوں کے شانہ پر ۳ لوگو نے تجھے سر چڑھا کر خراب کر دیا ہے کسی بے عزت جاٹ کا چاکر ۱۲

جوگی تے سہتی دا جھگڑا

سہتی دی گل

سہتی دا باندی نوں کہنا جوگی نوں خیر پا کے بوہا بند کرو

ایہ جوگیڑا ایک کمذات کنجر ایس مال تدھ بھیڑ مچائیو کیوں
آپ جائے کے دیھ جے ہتی لیندا گھر موت دے گھت پھائیو کیوں
ہیں تے ایس دے ہتھ وچہ آن پھاتھی منہ شیر دے ماس پھائیو کیوں

گولی آکھیا تیرا ایہ نہیں لیندا مینوں سہتی اے تدھ مروائیو کیوں
میری پان پت ایس نے لاہ سٹی جان بجھ بیشرم کرائیو کیوں
وارثشاہ میاں ایس مورنی دے دوالے لاہ کے باز چھڈائیو کیوں

جوگی دا قول

کلام جوگی

کیہی اٹھدیاں اج مہلجلے ای متھے لگی ایں کالی اے کُتی ایں نی
گھگھر کھوہ کے پاڑ لنگار سٹوں لیر لیر کرساں وانگ چُتی ایں نی
ذرا شکل تے اپنی ویکھ پہلاں[۳] نک پھینی ایں تے اکھیں چنھی[۴] ایں نی
نہیں جان دی توں جوگی ناگ کالے شالا رنج ہوویں سڑ تنی ایں[۵] نی
جیہڑے پھرن آزاد ملنگ بن کے ایہناں بولیاں نال نہ سنھی ایں نی
سانوں بولیاں مار کے تیا پائی شالا یار توں رہیں وچھنی ایں نی
خلق نال فقیر دے پیش آئی اے دل جھیڑیاں وچہ نہ رتھی ایں نی

وڈی پیڈی[۱] اے ٹاٹ دی اے گھٹلی آئی مکراں نال موہوں موہنتی ایں نی
کیوں بھچھنی[۲] ایں فقراں نوں چھیڑنی ایں بھوری والی اے بھیڑ ٹھنی ایں[۶] نی
ڈھڈ وچہ جان نا دوی دیاں چو ہنبڑ دُسر پار جائے وینھ دُھنی ایں نی
آٹا گھتی اے فقر نوں نرم ہو کے ایڈے آکڑے گوہن نہ گنھی ایں نی
پچھوں ناتھ نوں چھیڑ کے روویں گی دیکھے اکھیاں وچہ گھستی ایں نی
لڑیں نال فقراں سروں ہونگی سر کھسی[۷] اے چونڈیاں مُنی ایں نی
وارث فقر دے حال تے رحم کری اے سگوں لوتیاں نال نہ بھنی ایں نی

سہتی دا قول

کلام سہتی

کیہا آن کو پت کھلایا ئی سرمنیاں کپریا ڈانجیا دے
تیرے خیر دا نہیں سانوں کوئی صرفہ بک آٹڑے دا نہیں گا نجیا وے
ایہ اُلیاں ساریاں لیہہ ویسن جدوں بھیر کو چہ کسے مانجیا وے

تینوں خبر نہیں میرا نام سہتی توں بھی جگ تے ودبار انجھیا وے
ایتھے پک دی نہیں کھیر ہونی اڈیں وانگ وریال بھا نجھیا وے
چالا بکڑ کوئی نیک چالیاں دا وارث وانگ جاسیں انیویں انجیا وے

جوگی دا قول

کلام جوگی

چھاٹا پٹکے مہنڈیاں کھوہ سٹوں گتوں پکڑ کے دیوں ولا وڑا نی
تیرا اساں دے نال مُدیڑا اے نہیں ہووناں سہج ولا وڑا نی
سنے سہتی دے کوار دی مجھ کڈھوں چیتڑ گھڑوں گا مار پھُا وڑا نی

جے تے پنڈ دا خوف وکھائونی ایں لکھاں سٹم تے ایہ گراوڑا نی
لت مار کے چھڑوں گا چاگین کڈھ آئی ایں ڈھڈ جیوں تاوڑا نی
ہتھ لگیں تے سٹوں گا چیر تے کڈھ لوؤں گا سار دا کاوڑا نی

۱ے بڑے پیٹ والی ٹاٹ کی گٹھلی مکر فریب سے ساری بھری ہوئی ۲ے بڑے منہ والی ۳ے پہلے اپنی شکل تو دیکھ ۴ے چندہاٹی ہوئی ۵ے موٹے آٹے کو گوندھنا ۶ے پوری جوان بامراد ۷ے زنگار سب اتر جائے گی ۱۲

تسیں ہو گھولاٹڑاں جانناں ہاں کدھاں دوہاں دا مار پوستا ورانی
وارثشاہ دے موہڈیاں چڑھی ایں توں نکل جائے جوانی دلچاوڑانی

باندی تے سہتی دا غصہ

کلام باندی و سہتی با جوگی از روئے غصّہ

باندی سنے سہتی غصّے نال کڑکی کی لیناای شور کھلار کے دے
جوگی نہیں رناں دے نال جھگڑن کرن رکتاں اکھیاں مار کے وے
گھر دگھری توں بوتیاں لاونائیں راہ حق دا دلوں وسار کے وے
جوگی ہویوں پر مت نہ کسے دتی کی لیناسی سانگ سوار کے وے
پہلاں اپنے آپ نوں پھوک دتو کی لیناای لوکاں نوں ساڑ کے وے
کمر بند گی رب قبول کرسی وارثشاہ کتے نیت دھار کے دے

جوگی دا ہیر دی چپ تے خفا ہونا

گفتن جوگی ہیر را کہ خامشی را برائے تو ورزیدم

ہیرے کراں میں بہت حیا تیرا نہیں ماراں سو بگڑ پھلکے نی
جیہا مار چتوڑ گڑھ شاہ اکبر ڈہاہ مورچے لئے محلکے نی
جیوں جیوں شرم دا ماریا چپ کراں نال مستیاں آوندی چلکے نی
سھاپان پت الیس دی لاہ سٹاں ہیرے کھس نہ جان تعلقے نی
اہدی بگڑ سنگھوں جند کڈھ چھڈاں لکھ واہراں دے دیکھے گھلکے نی
بھلا آکھ کی کھٹناں وٹنائیں وارثشاہ دے نال پڑ ملکے نی

ہیر دا جوگی نوں جواب

جواب دادن ہیر جوگی را بہ عجز و انکساری خود

بولی ہیر میاں پا خاک تیری چھاٹیاں اسیں پردیساں ہاں
اسیں جو گیا پیراں دی خاک تیری نہیں کھوٹیاں تے ہک کھیساں ہاں
ساڈی جان قربان ہے فقراتوں کوڑی گلدی لیس نہ لیناں ہاں
اسیں فقر دے پیراں دی خاک ہاں جی جو کجھ کہو سو ایں منیاں ہاں
پیارے وچھڑے چوپنے رہی کائی لوکاں وانگ نہ مٹھیاں میناں ہاں
نال فقر دے کرن برابری کیوں اسیں جٹیاں ہاں کہ قریشناں ہاں
تسیں گوراں دے دانگ اپدیش بولو اسیں نال درویش لولیساں ہاں
وارثشاہ پردیسی دی غور کریئے اسیں اپنے دیس دیاں دلیناں ہاں

سہتی دے طعنے ہیر نوں

کلام سہتی با ہیر از طعن و طیش

نویں نویلی اے گجھی اے یار نے نی کالے سہتی اے چاکدی پیاری اے نی
اکھیں مار کے یار نوں چھیڑ یائی نی مہاستی چھٹ چھاڑی اے نی

ے یہ ایک بات ہے یعنی تمہاری مستی نکال دوں ۱۲

آپ بھلی ہو بہیں تے ایں بریاں کریں نخرے لوہ رپ سنگاری اے نی
آ جوگی نوں لئیں چھڈا ساتھوں تساں دوہاں دی عمر سواری اے نی

پہلے کم سوار ہو بہیں ناری بیلے گھرے جاہ توں ڈاری اے نی
وارثشاہ ہتھ پھڑے دی لاج ہوندی ساتھ کمیئے تے پار اتاری اے نی

خیر دادن سہتی جوگی را با غصہ و شکستن کاسہ او

سہتی ہو غصے چا خیر پایا جوگی ویکھدیاں ترت ہی رج پیا
ایہ لے ٹکریا ٹھکریا راولاوے کاہی دا چینا ایڈ دھرج پیا
تاب حسن دی جائے نہ مول جھلی رانجھا ویکھ کے سہتی نوں رج پیا
ہتھوں چھڈ زنبیل چا زمیں مارے چینا ڈلھ گیا ٹھوٹھا بھج پیا
دیکھو اج شراب خراب ہویا شیشہ سنگ تے وج کے بھج پیا

موہوں آکھدا روہ دے نال مارو کتک کھیڑیاں دے بھاج پیا
ٹھوٹھے وچہ سہتی چینیاں گھت دتا جی جوگیڑے دے وچہ دچھ پیا
سہتی یک اولیریا نال غصے پھٹ کالجے جوگی دے وج پیا
جوگی آکھدا ئے وڈا قہر ہویا پیڑا ویکھ لے دہاڑ تے وج پیا
اڈا لایا سی یار دے ویکھنے نوں کم جوگی دا ہو کو چج پیا

جوگی لکھیاں کرماں نوں جھور داسی رکھ ہتھ متھے جوگی سچ پیا
وارثشاہ مصیبتاں پیش آیاں جو کجھ لکھیا سی جھولی اج پیا

کلام کردن جوگی با سہتی بطریق نصیحت عالمانہ

خیر فقر نوں عقل دے نال دیجے ہتھ سنبھل کے یک اولاہی اے نی
بھری ہوئی غرور تکبری دی لوہڑا گھتیوئی رنے ڈاری اے نی
کیہے حسن دا مان نہ بھاگ بھری اے چھلیا سی آروپ وچاری اے نی
رانجھے آکھیا ایہ بڑا قہر کیتو ٹھوٹھا بھنیو کیوں چنچر ہاری اے نی
میرے نال ناہ تیری ساہنجھ کائی گل گل دے وچہ ہشیاری اے نی
غور کریئے مسافراں عاجزاں دی ہتھوں سمجھ کے پیج نتاری اے نی

کیہے ایڈ ہنکار نہ جوبنے دا گھول گھتی اے مست ہنکاری اے نی
جوگی آکھدا وڈا قہر ہویا ٹھوٹھا بھن دتا کالے ہاری اے نی
ٹھوٹھا بھن فقیر نوں پٹیوئی شالا یار مری رنے ڈاری اے نی
پالے مرن ہنکار بھج لوے تیرا نی پٹنے دی اے ونجاری اے نی
کسے کہے کو دیس دی وو وسٹی ایں نی تیری کسنے عمر سواری اے نی
وارثشاہ بازار ہڑتال ہوئی نی واہجہ لے ونج بیاری اے نی

جواب دادن سہتی جوگی را

گھول گھتیوں یار دے نام اتوں جوگی کھ سمہال ہتھیار یا دے
ماں سندیاں چنیے توں یار میرا ایڈا قہر کیتو لوہڑے ہاریا دے

تیرے نال کی اساں نے بُرا کیتا متھ لانہیں تینوں ماریا وے
تیتھے آدمی گری دی گل ناہیں رب چا ٹھگن اُساریا وے
رگ آٹے دا ہو رلیحاہ ساتھوں کوئی وڈا فساد ہر یاریا وے
وارث کسلے ساڈے نوں خبر ہووے لینویں مُفت وچہ جائیں گا ماریا وے

جواب جوگی باسہتی

جے توں لول کدھا وناناہ آہا ٹھوٹھہ فقر دا چا بھنائی اے کیوں
خیر منگی اے تاں بھن دین کاسہ اسی آکھدے موہوں شرمائی اے کیوں
بوتی ہو بلوچاں دے ہتھ آئی ایں جرہٹھ کواردی چا بھنائی اے کیوں
جے تاں کواریاں یار ہنڈاونا سی تاں پھر ماپیاں کولوں چھپائی اے کیوں
بھرجائی نوں مہنا چاک دا سی یاری نال بلوچ دے لائی اے کیوں
وارث شاہ جاں عاقبت خوار ہونا ایتھے اپنا شان ودھائی اے کیوں

جواب سہتی باجوگی کہ بین کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ

جو کوئی جمیا مرے گا سبھ کوئی گھڑیا بھجسی وا سبھ وہن گے وے
مر پیر ولی غوث قطب جاسن ایہ سبھ لپا رڑے ڈھین گے وے
بھنے ٹھوٹھے توں ایڈ ودھا کرنا ہیں براتدھ نوں لوک سبھ کہن گے وے
ہاتھی گھوڑے تے مال سبھ جان مر مر ایکس کولوں بھر لین گے وے
محل ماڑیاں اتے ایہ باغ سارے آپو چہ بھڑانت نوں ڈھین گے وے
تیرا جان کے نہیں وگاڑ کیتا سانوں چٹیاں ڈن نہ پین گے وے
جدوں رب اعمال دی خبر پچھسی ہتھ پیر گواہیاں وہن گے وے
جدوں عمر دی آن میعاد پُگی عزرائیل ہوری آ بہن گے وے
جیہا برا توں بولیا رادلاوے ہڈ ماس سزائیاں لین گے وے
کل چیز فناہ ہو خاک ولیسی ثابت ولی اللہ دے رہن گے وے
ایہ دوٹھ تے مال حیوان گائیں کتھے جا تقدیر نوں چھین گے وے
ٹھوٹھہ نال تقدیر دے بھج پیا وارث شاہ ہوری سچ کہن گے وے

جواب جوگی

شالا قہر خدائے دا پیش آوے ٹھوٹھہ بھنکے لاڈ بھنگارنی ایں
نالے مارنی ایں نک چاہڑنی ایں نالے حال ہی حال پکارنی ایں
بُرے نال جے بولی اے بُرے ہوئی اے اسی بولنے ہاں تاں توں مارنی ایں
لوک آکھدے ہین ایہ کُڑی کواری ساڈے باب دی ڈھاڑی دھاڑنی ایں
لک ٹُکی اے رنّے کو مکڑے نی ماڑا ویکھ فقیر نوں مارنی ایں
مرے حکم دے نال تاں سبھ کوئی بناں حکم دے خون گذارنی ایں
ٹھوٹھہ پھیر درست کر دیمیرا ہور آکھ کی پیچ نتارنی ایں
ایڈے فند فریب نے یاد تینوں سرداراں دے سر مُردارنی ایں

لے پ ۲۷ ع ۹ (ترجمہ) جس دن ... بیں گی ان کی زبانیں اور ہاتھ اور پاؤں جو کچھ کرتے تھے ۲ے پ ۴ ع ۶ (ترجمہ) اور کوئی نہیں جی مر سکتا بغیر حکم اللہ کے لکھا ہوا وعدہ ۳ے یعنی جو لوگ اللہ کی ... میں مارے گئے ہیں ان کو مردہ خیال نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور زندہ ہیں اور خدا وند تعالیٰ کے پاس دیئے جاتے ہیں ۴ے ہمارے حق میں تو راہزن ہے ۱۲

گھر والی اے ووہٹی اے بول تیں بھی کہے سوچ وچار وچارنی ایں
سوامنی مطہر ئے پھرکدی اے کسے یارنی دے سرمارنی ایں
گھوڑے اٹھ تے مال سبھ جان مر مر کہے ریت دے محل اُسارنی ایں

نال فقر دے پئی کھیڑدی ایں بنی اپنے آپ گوارنی ایں
ایس فقر اتے وڈا قہر کیتو لوہڑے ماری اے وڈی ہنکارنی ایں
اک چور تے دوسرا[1] چتر بنیوں وارث شاہ توں پچھ لے ہارنی ایں

جواب سہتی با جوگی

ایس ٹھوٹھے دی سار کی جٹ جانن لوہا ل توں کسے گھمیار دا وے
چار پہر ہوئے تینوں وچہ ویہڑے کوئی آن کے تدھ نوں مار دا وے
تینوں ذرا فقیری دا اثر ناہیں فقر سوئی جو نفس نوں مار دا وے
کیڈا طمع تے حرص ودھایائی کیوں ٹھوٹھیوں محل اسار دا وے

اوتھوں ہتھ آوے ٹھوٹھا پھیر تینوں پیسہ خرچیں تے کم سوار دا وے
سہتی آکھدی خیر دینال جائیں نہیں تے جان تیری کوئی مار دا وے
خودی چھڈ فقیر نہ ہوویں موٗلے پھریں لدیا کبر ہنکار دا وے
اِک دم دی وارثا کھیڈ دُنیا رب لے وارث کرمار دا وے

غصہ شدن جوگی در صحن نشستہ تاسف خوردن بر کاسہ و پوشیدہ نگاہ کردن بطرف ہیر

ویہڑے وچہ اوہ چونکڑی مار بیٹھا کرسے کیر نے خون گذار دانی
نہیں خوف کیتا ٹھوٹھا بھنے دا ویکھو پچ اس رن گوار دانی
نیویں نظر تے ہیر دے ول ویکھے کرے سیناں تے رمز مار دانی

جوڑے ٹھیکری ٹھیکری نال لاوے آہیں کڈھدا رو پکار دانی
ٹھوٹھا مُین والا مرشد بخشیا سی وڈا قیمتی لکھ ہزار دانی
وارث شاہ نے مکر سکھا دتا ویکھو جھگڑا نوں مول نہ ہار دانی

ایضاً

کاسہ بھن گھمیاراں دا گھر دسیں تینوں خوف نہ رب قہار دانی
میرے[2] پیر نوں رب توفیق دتی اوہ تاں خاص رفیق جبار دانی
اوہنوں ذرا شعور تے عقل ناہیں جیہڑا عاجزاں نال وگاڑ دانی

جے میں کھا غصہ کہاں پیر تائیں ترت گل تسا ڈڑی ساڑ دانی
پریشان حیران دلگیر ہویا ایہ واعدہ پروردگار دانی
بے پرواہیاں رب دیاں ویکھ وارث بخشنہار عاصی گنہگار دانی

تذکرہ نمودن سہتی با جوگی و اظہار کردن امورات قضا و قدر

گیا بھج تقدیر دے نال ٹھوٹھا لیجاہ قیمت ساتھوں مٹ دی وے

تقدیر اللہ دی نوں کون موڑے تقدیر پہاڑ نوں پٹ دی وے

---

[1] کہاوت ہے جیسے اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے [2] یعنی اولیاء کرام چونکہ خداوند تعالیٰ کے نیک بندے اور اس کے نزدیک معزز اور مکرم ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کی دعا خدا تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ چنانچہ کسی نے اچھا کہا ہے۔ اولیاء راہست قدرت از الٰہ ÷ تیر جستہ بازگردانند زراہ ۱۲

آدم حوّانوں کڈھ بہشت وچوں تقدیر زمین تے سٹدی وے
موسیٰ لنگھیا پار فرعون لتے تقدیر دریا الٹدی وے
داہڑی مُن تقدیر نے کن پاڑے اڑی گدھے والی اجے جٹدی وے
رسی وانگ سڑ گئے نصیب تیرے صورت رہی اوِنویں تیر وٹدی وے
اکے ڈوم کنجر اکے نقلیا توں نسل جاپنا ایں کسے نٹ دی وے
کدّوں جاپنا ایں نہیں آدمی توں پُر کسر تیرے اُتے جھٹدی وے
اچھے تیر تلوار دے زخم ہوندے مرہم نہیں زبان دے پھٹدی وے
پینچھی مرگ پھاہی وچہ آن پھاتھے نہیں خبر تقدیر دے جھٹدی وے

سلیمان بھجّ کے بھٹھ ماچیاں دے تختوں چا تقدیر پلٹدی وے
یوسفؑ جیہاں پیغمبر زادیاں نوں تقدیر کھوہ وچہ سٹدی وے
ہاتھی وانگ ٹنگاں تیرا ڈھِڈ کیتا اُتے سِری جاپے صورت ڈنڈی وے
جوگی ہوئی جو خاک در خاک ہووے اجے ریجھ تینوں چھپر کھٹدی وے
کلیاں ایڈی کتھوں سکھیوئی جو بھٹھ کھا دیوئی کسے بھٹدی وے
تیرے نال تقدیر نے بہت کیتی آکڑ نہیں جھیڑے والی گھنڈی وے
جیہڑا کھوہ کڈھے ڈِگ مرے کوئی تقدیر ادِہا کھاتہ کھٹدی وے
تقدیر جس دے سر تے تاج رکھے قدم اسدے پرتھمی چٹدی وے

دِتی زہر تقدیر نے حسن تائیں سیں شاہ حسین داکٹ دی وے
وارث نبی داوند شہید ہویا تقدیر نہ کسے توں ہٹ دی وے

کلام جوگی باسہتی واظہار کردن آن فقر خودرا

ٹھوہٹھ توڑ فقیر نوں مٹ ڈاہیں کھوری ملھنی ایں کچی اے پلی اے نی
وانگر گِدڑیاں مُشکیاں کرد ہوئی ایں اڈکھلی اے مُوتری ڈھلی اے نی
وانگ ڈیک دے نیر اچھالیائی کہیں کیتیا چیسکنی چلّی اے نی
ایس کجر جھنانداگن لنگھے انی ریتلی وہنی اے سلھی اے نی
کھوہلاں نال صفایاں گنڈھ تیری جیہڑی دغے دی بدھیّا چلی اے نی
تدوں رن بیصدق نوں صبر آوندے ٹھکے جدوں یقین دی کلی اے نی
آنے کڈھ کے ٹال اگالنی ایں رتڑا کھیاں دی گھرک بلّی اے نی
آئے ناتھ نوں اٹھ تعظیم کری اے اتے نال آداب دے ہلی اے نی
خدمت فقر دی حُب دے نال کری اے لاہ ڈلاں نوں غفلتاں دھلی اے نی
ایہناں نال نہ موڑ وگاڑ کری اے جیہاں سجناں نوں لوہڑ ملی اے نی

ایہا مان ساہی نہیں منکھ تینوں ہتھوں دند کڈھیں گھٹ سکھلی اے نی
ساری باہر دی اے ٹیپ ٹاپ تیری اندر وار چونچی اے ڈھلی اے نی
بھوئیں آٹھڑیں وتریں وسندی آنی ہلاں کھبدیاں پکڑیں گلی اے نی
جھون جھاڑیاں اسیں گذران کریئے پھک جاییے گِکڑاں ملھی اے نی
ترہن دے وچہ جدمیم پایا ہویاں سبھ تسلیاں دِلی اے نی
کوُلے ماس نوں مول نہ ہتھ لائیے نہواں نال نہ گڑہاں نوں چھلّی اے نی
کوئی دکھ جے پیڑ نہ پرہیٹ ہووے اینویں نخریاں نال نہ کلھی اے نی
پھانگاں چیر نگوں باہر کڈھیائی پھٹی جویں کپاہ دی کھلی اے نی
گل سمجھ میری چھوہرے لونکے نی دلدے کناں دے کھول کھڑ کلی آنی
وارث شاہ جے عشق دریا ترنے تلہا نیک نیت بنھ ٹھلی لے نی

لہ زمین کا پانی جب ذرا خشک ہوجاتا ہے تب ہل چلایا جاتا ہے [۲] بناوٹی طور پر کراہنا [۳] آنے والے فقیروں کو بےعزت کرنا نہ چاہیے۔ بلکہ آداب بجالانا چاہیے تاکہ ان سے فیض پاویں اور دعائے خیر لیں۔

منع کردن ہیر سہتی را از خر خشہ کردن با جوگی

ہیر آکھیا ایہ چوا ر کیہا ٹھوٹھ بھن فقیر نوں مارنا کی
جیہڑے کن پڑا فقیر ہوئے بھلا اوہناں دا پڑتنا پاڑنا کی
میرے بوہے تے فقر نوں ماریائی وسدے گھراں نوں چا اجاڑنا کی
ذات حق دے وچ جو محو ہوئے پھیر اوہناں دا عیب نتارنا کی
جنہاں آہلنے چھڈ ہوالیا پھیر اوہناں نوں اندریں واڑنا کی
جنہاں اِک اللہ دا آسرا ئے اوہناں فقراں دے نال کھہاڑنا کی
تھوڑی گل دا بہت وِدھان کر کے سورے کم نوں چا وگاڑنا کی
جیہڑے عشق دی اگ دے نال بھجے اوہناں لُوتیاں نال پھر ساڑنا کی
نال خلق دے فقر نوں بولی اے نی غصے قہر دے نال مڑ جھاڑنا کی
وارث شاہ اجاڑیاں رب دیاں نوں سہتیں اپنی پھیر اُجاڑنا کی

جواب سہتی با ہیر

سہتی آکھیا بھابی اے مُول مڈھوں ایس جوگیڑی دا دُم چایا توں
مان میٹھیاں ایس کو پتڑے نوں تے کو پتڑا بول بلایا توں
میر ایس مشٹنڈڑے پچ کولوں نی الان فلان پُنایا توں
ہتھوں سینتاں مار کے چھیڑیائی سان چاہڑ کے پھیر لڑایا توں
میری ماں تے باپ دے وچ ویہڑے کوئی آن کمذات نچایا توں
مندا بولیا سو گھریں بیٹھیاں نوں منع کیتا نہ مُول ہٹایا توں
جان بجھ کے گل نہ ٹالیوئی ہتھوں ہور فساد ودھایا توں
وارث صاف نہ اندروں مول ہولیں باہروں اپنا شان ودھایا توں

کلام ہیر

بھیڑا اکم جے اپنے آپ کری اے پھیر جگ نوں آکھ سناوناں کی
جیہڑے گھراں دیاں چادراں نال ماریں گھر چک کے ایس لیجاوناں کی
گھر میرا تے میرے نال کونسں چائیو ایتھوں کواری آندھ لیجاوناں کی
جبٹی ہو فقیر دے نال جھگڑیں ایس حسن دا شان وکھاوناں کی
جنہاں صرف اللہ دا آسرا اے اوہناں جہیاں نوں پھیر ڈکھاوناں کی
اٹھ نال فقیراں دے لڑن لگی شان اپنا آپ گواوناں کی
لڑیں نال برابری آپ کُڑی اے سوٹے پکڑ بیتیماں تے آوناں کی
صورت فقر دی ویکھ کے پیر پھڑی اے جھگڑا ادہدے نال مڑ لاوناں کی
بول اہکاں دا ہونس چوہڑیاں دی مر شوم رشودن رات کراوناں کی
وارث شاہ ایہ حرص بیفائدہ ای اوڑک ایس جہان توں جاوناں کی

کلام سہتی با ہیر

بھلا آکھ کی آہنی ایں نیک پاک کے جندیے بلو تے پڑھن نماز آئی
اکے چُپ چپاتڑی بیٹھنی ایں لکے گج کے کڑک آواز آئی

گھر بار تیرا ایس کون کوئی جالے لدکے گھروں جہاز آئی
سانوں خاطر تلے نہ لیاؤنی ایں ویکھ جوگی نوں کرکے ناز آئی
سیدے نال نہ کدی توں گل کیتی ہن جوگیڑے نال ہمراز آئی
نڈھے موہنی تے جھوٹے دوہنی ایں اجے تیک نہ عشق تھیں باز آئی
وچہ بیلیاں آپ خوار ہوئی گنڈی بنت بنکے ساز آئی
وارثشاہ جوانی دی عمر گذری اجے طبع نہ حرص تھیں باز آئی

ہیر دی گل سہتی نال

کلام ہیر با سہتی

ڈیر فقر دے نال کی چائیونی اڈھل جاوسیں تیں ہنس وسنا ایں
گڈا ابھسی ٹک دلیچہ تیرا گلی وچہ بازار دے دھنا ایں
تیرے کوارنوں خوار سنسار کرسی ایس جوگی دا کجھ نہ گھسنا ایں
ٹھوٹھے بھن فقیراں نوں مارنی ایں اگے رب دے آکھ کی دسنا ایں
تا دڑی وجے گی خواری دی مگر تیرے ایہ کم خرابی دا رسنا ایں
نال چوہڑے دے کھتری گھن لگا وارثشاہ پھر مک ہسنا ایں

سہتی دی گل ہیر نال

کلام سہتی با ہیر

تیرے جیہاں میں لکھ پڑھایاں نے تے اڈیاں نے اتے انگوٹھیاں دے
جیوں حماتی کھوتڑی لت مارے بھوتا زیاں نوں اتے بوتھیاں دے
ایہ مست ملنگ میں مست اوہ ایسے مکر ہین مکریاں جھوٹھیاں دے
تینوں سدھ کامل ولی غوث دسے مینوں ٹھگ دسے بھنس جھوٹھیاں دے
سٹ دے کھوسرے نوں نہیں یاد چوبر بھاویں ڈھیر لائیے آن ٹھوٹھیاں دے
وارثشاہ میاں نال چواڑیاں دے لنگ سیکیے جوڑاں گھوٹھیاں دے

ہیر دی گل سہتی نال

کلام ہیر با سہتی

ایہ مست ملنگ نہ چھیڑ کڑیے کوئی وڈا فساد پواسیانی
بہت اپنے کوروں نوں یاد کر دامت اوسنوں عرض سنا سیانی
سکندر شاہ جاں فقر دے پیر پکڑے تے قلعہ وڈا فتح کراسیانی
پیر پکڑ فقیر دے کرس راضی نہیں ایس دی آم پے جاسیانی
مالے جان کھیڑے اجڑ جان ماپے تدھ لنڈی دا کجھ نہ جاسیانی
احمد شاہ از غیب تھیں آن لوسی رب کھ جنڈیالے نوں جاسیانی
تمرلنگ اتے کیتی فقر کرپا بادشاہیاں ست دلواسیانی
وارثشاہ جس کسے دا برا کیتا جا گور اندر پچھوتا سیانی

سہتی دی گل ہیر نال

کلام سہتی با ہیر

سہتی ہیر نوں آکھدی بھلا بھابی تینوں کھیکھن ہور وکھائیسانی
تیرے طعنیاں بولیاں ساڑ سٹی اج زہر منگائیکے کھائیساں نی

لے پ ۲ ع (ترجمہ) اللہ کے پاس پھر جانا ہے تم سب کو پھر جتاوے گا جو کچھ تم تھے کرتے ۱۲

اکسے مراں گی میں اکسے الیس ماراں اکے بھابی لے تدھ مرائیا نی
چاک لیک لائی تینوں ملے بھابی گلاں پچھلیاں آکھ سنائیاں نی
سیتاد ھنسرے نال جوگاہ کیتا کوئی چا گھمنڈ لوائیاں نی
جیہڑے چہچے تے بولیاں لاونی ایں تیرے جیونوں ہی کھپائیاں نی
ہیرے رکھ توں اپنی جمع خاطر تیری رات نوں بھنگ لہائیاں نی
ناں رسیاں ہتھ تے پیر تیرے ہتھیں اپنی بھ ٹنگوائیاں نی
کوئی نواں شطو تراجوڑ کے تے تساں دوہاں نوں اج لڑائیاں نی

روواں مار ڈھاہیں بھائی اونیدے تینوں خواہ مخواہ کٹائیاں نی
اتے مارئیں تورا تے بیٹھ جوگی ایہا گھگھر چا وکھائیاں نی
رن تاں جے گھروں کڈھاں تینوں تے مراد بلوچ ہنڈائیاں نی
سرالیداوڈھ کے اتے تیر الیسے مٹو بھٹے دے نال لائیاں نی
کوٹائیاں اتے مرائیاں نی گتوں پکڑ کے گھروں کڈھائیاں نی
جویں اسانوں دکھڑے دیتونی تویں اسیں بھی دکھ دکھائیاں نی
وارثشاہ سکھائیکے سیدٹرے نوں تیرے لنگ سبھ چور کرائیاں نی

کلام ہیر

خون[1] بھیڈدے پندے مارئیے اجڑ جائے جہاں تے جگ سارا
تیرے بھائی دی بہن نوں کھڑن جوگی ہتھ لائے مینوں کوئی موسکارا
مینوں بھڈ کے تدھ نوں کرے سیداکواری لے پائیو ئی کیہا کارا
پھریں کبر ہنکار دے نال لدی تیر ینال کرساں دیکھے ملک سارا

ہتھوں جواندے جل[2] جے ٹٹ دیجن کیکر کٹی اے لوہ تے مانگھ سارا
میری بھنگ بھاڑے اوہدی ٹنگ بھناں سیال سار ڈسٹن اوہدا دیس سارا
ہُنے کھوہ کے چونڈیاں تیریاں نوں کراں نال ہزار دے خوب جھاڑا
وارثشاہ پناہ منگ رب کولوں رن آئی وگاڑ تے کرسے کارا

کلام سہتی

بگل لو چھل آرڑاگھت نیناں زلفاں کنڈلاں داربنا ونی ایں
زیور عاشقاں پاوکھاونی ئیں نت ویہڑے دیوچ چھنکاونی ایں
ٹھوڈی گلھ تے پائیکے خالی خونی راہ جاندٹے مرگ پھاونی ایں
چھٹے دند مسن ہی بناونی ئیں کسے گل نوں نہیں للھاونی ایں
تیڑ چوڑیاں پاکے پٹ والا کنجاں گھت کے لاؤنہ لاونی ایں
نال حسن گمانے پلنگ بہکے حورپری دی بھین سدا ونی ایں

نیویاں پٹیاں مکھ بلپا زلفاں کونجاں گھت کے لاؤنہ لاونی ایں
بانکی بھبہی جوہلی بانفتے دی اتے ٹھریاں الیاں لاونی ایں
کنہاں نخریاں نال بھرو مارنی ئیں اکھیں پاسرمہ مٹکاونی ایں
کل وٹناں لوہڑ دندا سڑے دارزی بادلہ پٹ ہنڈاونی ایں
نواں دیس تے دیس بناونی ئیں لنیں بھریاں تے گھمکاونی ایں
نال جوگیدے اکھیاں مارکے نی ساڈینال توں پئی چمکاونی ایں

[1] اگر بھیڑ کے قصاص پر گاؤں کے لوگ مارے جائیں تو جہاں ویران ہو جائے [2] پرانے لحاف اگر جوؤں کے خوف سے پھینک دیئے جاویں تو موسم سرما کسطرح کاٹا جائے سیفگن کلیم گرچہ عار آیدت. کہ ہنگام سرما، کار آیدت [3] عورت بگڑ جائے تو کوئی کرتوت کر دکھاتی ہے [4] کمر میں چوڑے دار تھن ریشمی [5] یعنی ہر روز نئے بابا بنا کر ادھر ادھر پھرتی ہے

نویں عشق بازار دی کسبنے تی نت نویں ٹھنگار بناونی ایں
مہندی لا ہتھیں پہن زری زیور سوہن چڑیدی شان گواونی ایں
سرداریں خوباں دے ترنجناں دی خاطر تلے نہ کسینوں لیاونی ایں
پر اسیں بھی نہیں ہاں گھٹ تیتھوں جیتوں آپنوں چھیل سداونی ایں
ناڈھو شاہ دی رن ہو پلنگ بہکے ساڈے جیو وچ مول نہ بھاونی ایں
تینوں ہتھ نہ آوسی کجھ ہیرے جیہاں سہتی تے چغلیاں لاونی ایں
چونگ پائیکے سر تے تھروالا توں تاں یار نوں پئی وکھاونی ایں
سنے جوگیدے مار کے مجھ کڈھوں جدسیاں چادڑاں پئی وکھاونی ایں
تیرا یار آیا اساں نہ بھاوے اتے ہور کی مونہوں اکھاونی ایں

حکم کرنی ایں ساریاں کھیڑیاں تے بڑی آپ نوں چھیل سداونی ایں
پیر نال چوا رہے چاونی ایں لاڈ نال گہنے چھنکاونی ایں
دیکھ ہو نہاں نک چڑھاونی ایں بیٹھی پلنگ تے لوتیاں لاونی ایں
ساڈے چن سرے مٹھیلیاں دے سانوں چوہڑی توں نظر آونی ایں
نال جوگیڑے دے توں تاں بلیکیں اکھیں نہریاں نال بھرماونی ایں
تیرا لم نہ کوئی وگاڑیائی اینویں جوگی دی ٹنگ بھناونی ایں
اکھیں پا سرمہ مٹکاونی ایں منہ پانی دے نال بھر آونی ایں
سبھے اڑتنے پڑتنے پاڑ سٹوں الویں سخیاں پئی جگاونی ایں
دیکھ جوگی نوں مار کھدیر سٹوں کویں اوسنوں پئی چھڑاونی ایں

تیرے نال جو کرانگی ملک ویکھے جیہے مہنے لوتیاں لاونی ایں
ایس گل وچوں تدھ چاہنا کی وارثشاہ دا مغز کھپاونی ایں

کلام ہیر با سہتی

بھلا کواری اے سانگ کیوں لاونی ایں چیتے ہوٹھ کیوں پئی بناونی ایں
لگی دس تاں کھوہ وچ پاونی ایں سڑے کانگ نوں لوتیاں لاونی ایں
ایڈی مہکدی نال کیوں گل کریں سیدے نال نکاح پڑھاونی ایں

بھلا جوگی نوں پئی بھرماونی ایں تے جیبھ کیوں پئی لپکاونی ایں
کاہی جوگی توں کوار بھناونی ایں منڈیاں پنڈیاں توں مرواونی ایں
وارثشاہ دیاں اٹھ جاہ اُدھلے کیہاں پئی بجھارتاں پاونی ایں

گرفتن سہتی را انجھارا

سہتی سنے لونڈی ہتھ پکڑ موہلی جیندیاں چھڑیندیاں چاولے نوں
کھیر سہلیاں توڑ کے گٹھ ہویاں ڈھاہ لیو نے سونے ساولے نوں
اندروں پلنگ توں ہیر پکار کیتی کیوں مار لوے گھنڈ باولے نوں
گھڑی گھڑی نالوں اکوار کیتا اساں تکیا سی اس لاوے نوں

گرد آن ہویاں وانگ جنج گندے ڈھا گھتیونے اس راولے نوں
اندر وارڑ کے ہیر نوں مار گنڈا باہر کیتیو نے لٹ باوے نوں
اینہاں کٹ کٹ مار تہبار کیتا جویں دھلی کٹی اے چاولے نوں
وارثشاہ میاں نال مکیاں دے ٹھنڈا کیتو نے ایس اتاولے نوں

لے اشاروں سے باتیں کرتی ہے ۲ے جسکے ساتھ چاول صاف کئے جاتے ہیں ۳ے یعنی جسطرح چاولوں کو صاف کرنے کے لیے کوٹا جاتا ہے اسی طرح جوگی کو خوب کوٹا ۱۲

زدن سہتی رانجھا را

دونویں وٹ لنگوٹڑے دھاپیاں کارے ویکھ لونڈیاں موہنیاں دے
انہاں ڈھاہ کے جوگیرا اپھاٹ کیتی کٹ نال گھڑونجیاں کھونیاں دے
نکل جھٹ کیتا سہتی راولے تے پاسے بھنو ننے نال ٹھونسیاں دے
لڑیا نال نواب حسین آہا جویں الو سمندھ وچہ چوہنیاں دے

ماہلڑ پیا میدان وچہ ٹھوک پیاں گھسے ویکھ لوو لوٹ ہنے لوٹہنیاں دے
الال وانگ دوالے جھرمٹ گھتیو تے جھٹے وجدے پاس دھروہنیاں دے
جٹ ماردا ہانیاں ہیٹھ سٹیا سر بھنیاں نال دو دوہنیاں دے
وارث شاہ فقیر حیران ہویا لشکر جھل پئے جھلے ٹوہنیاں دے

زدن رانجھا سہتی را

رانجھا کھائیکے مار پھر گرم ہویا ماریا بھوت فتور دے نے
کمر بنھ کے پیر نوں یاد کیتا لائی ہتھا پنا ملک حضور دے تے
جدوں نال ٹکور دے گرم کیتا دتا دکھڑا گھاہ ناسور دے نے

ویکھ پری دے نال خم ماریا ئے اوس فرشتے بیت معمور دے نے
ڈیرا بخشی دا مار کے لٹ لیا فتح پائی پٹھان قصور دے نے
وارث شاہ جاں اندروں گرم ہویا لاٹاں چھڈیاں تاہ تنور دے نے

زدن جوگی سہتی و کنیزک را با غصہ

دو دیں مار سواریاں راولے تے پنج ست بھوڑیاں لایاں سو
نالے توڑ جھنجھوڑ کے پکڑ گتوں دووہیں ویہڑے دیو وچہ بھوایاں سو
کھوہ چونڈیاں گلھاں تے مار منڈاں دد دھوندے اٹھ چالایاں سو
کیتے لک ٹکور تے پکڑ تر گوں دووہیں باندری وانگ نچایاں سو
جوگی واسطے رب دے بس کر جاہ ہیر اندروں آکھ چھڈایاں سو
جوگی ترس کر کے دتا چھڈ اوہنوں سوہاں ہیر بہتیریاں پایاں سو

گلھاں پٹ کے چولیاں کرے لیراں ہکاں بھنکے لال کرایاں سو
وانگ ڈھولدے چولیاں کھچ تنیاں پھڑ وانگ پتنگ اڈایاں سو
جیہا رچھ قلندراں گھول ہندے سوٹے چتڑیں لا نچایاں سو
ہتھ رکھ کے دوہاندے جسم اتے چنے بھٹھ دیو وانگ تپایاں سو
منع کر رہی باز نہ آوے لیکاں جوگی توں اج لوائیاں سو
وارث شاہ میاں پھڑے چور وانگوں دو دیں پکڑ حضور منگایاں سو

فریاد کردن سہتی و کنیزک و جمع شدن زنان برائے حمایت سہتی

انہاں چھڈیاں حال پکار کیتی پنج ست مشٹنڈیاں آگیاں
انہاں بار کے دھک کے رکھ اکے گھروں کڈھکے طاق چڑھا گیاں

وانگ کابلی کتیاں گرد ہویاں دو دو علی الحساب لگا گیاں
دھکے دیکے ست پلٹ اسنوں ہوڑ ابہت مضبوط اڑا گیاں

وانگ لشکراں آکے گرد ہویاں فتح پائیکے قلعہ چھڈ گیاں
نال افترے یار دے پاس بیٹھا باہوں پکڑ کے رنّاں اٹھا گیاں

باز توڑ کے تابنیو لائیو نے معشوق دی دید ہٹا گیاں
ملے چیریں وچھنڑے کھوہ وٹے دونی اگ تے اگ لگا گیاں

لگے دیر سی نواں پھر ہور ہویا ویکھ بھڑکدی تے تیل پا گیاں
جیہڑیاں راتاں دا خوف رانجھیٹڑے نوں سوئی راتاں رانجھیٹے تے آ گیاں

صوبیدار تغیر کر کڈھ چھڈیا وڈا جوگی نوں واعدا پا گیاں
گھروں کڈھ اروڑی تے سٹیا نے بہشتوں کڈھکے دوزخے پا گیاں

جوگی مست حیران ہو دنگ رہیا کیہا جادوڑا گھول پوا گیاں
اگے ہٹھ ہٹے نوں بھوردا خفا ہوندا اتوں ہور لپار بنا گیاں

رانجھا روندا اتے کرلاوندا سی مینوں کم بھیں ایہ گوا گیاں
وارثشاہ میاں وڈا سحر ہویا پریاں جن فرشتے نوں لا گیاں

مقولہ شاعر

گھروں کڈھیا عقل شعور گیا آدم جنتوں کڈھ حیران کیتا
سجدے واسطے عرش توں ملے دھکے جویں رب نے رد شیطان کیتا

شداد بہشت بھیں رہیا باہر نمرود چھسہ پریشان کیتا
جوگی عاشق سی عشق دیاں شاہیاں دا اک پل وچہ ویکھ حیران کیتا

جیہڑے عقل سن یار دے ویکھنے دے بھے کھوہ کے چاہ دان کیتا
وارثشاہ حیران ہو رہیا جوگی جویں نوحؑ حیران طوفان کیتا

کلام جوگی باہیر ازروئے درد

ہیر چپ بیٹھی اسیں کٹ کڈھے ساڈا واہ پیا نال ڈوکیاں دے
اوہ ویلڑا اسیتھ نہ آوندا ئے لوک دے رہے لکھ ڈھنڈوریاں دے

ایتھے گل کوچجدی آن وجی جوگ لیا سی نال ٹکوریاں دے
شرم رہنوں تیں مینوں دے بدلہ منڈیاں ماریا نال ہوڑیاں دے

اک رن گئی دویا دھن گیا لوک مار دے نال نہوریاں دے
دھیاں راجیاندیاں نال ڈاہڈیاں دیاں لیکر ہتھ آون نال زوریاں دے

اساں خیر منگیا انہاں دیر کیتا مینوں ماریا نال نہوریاں دے
وارث ڈاہڈیاں دا سوست ویہیں ماڑے رب اکے کمزوریاں دے

مقولہ بزبان جوگی

رانجھا آکھدا رناں دے بھیڑ بھیڑے رناں مڈھ فسادنی کلاندے جی
پہلاں بھابیاں نے پنڈوں کڈھ دتا کھچیں پے گھٹے مکر ہلاندے جی

در در اتے دھکے پھیر کھاہدے رناں گولیاں بیدھڑاں ہلاندے جی
نالے گھت موہدا مینوں کیتو نے بھنے ہڈ جیوں ڈکمے کھلاندے جی

ٹکر پن کھاہدے گھراں کیاندے ماڑے کم کیتے جٹاں چلاندے جی
کھاہدی مار پر ہیر نہ ہتھ آئی فند ڈھیر کیتے دلاں چھلاندے جی

انت ٹکراں مار کے ہٹ رہیا گئے زور جوانیاں بلاندے جی
وارثشاہ اللہ دا آسرا ئے جیہڑا کم ساہدے چہ پلاندے جی

پریشانی جوگی

ڈھوآں ہونجھدا روئیکے آہ مارے ربا میل کے یار وچھوڑ لیو کیوں
میرا رڑے جہاز سی آن لگا بنے لائیکے پھیر مڑ بوڑ لیو کیوں

جھا کا دیکے باغ بہشت والا پھیر جنگلاں دیو چہ لوڑ لیو کیوں
اساں باغ بہشت وچہ بیٹھیاں نوں ویری غیدا آن جھوڑ لیو کیوں

کوئی اساں تھیں وڈا گناہ ہویا ساتھ فضل اللہ کے موڑ لیو کیوں
وارثشاہ عبادتاں چھڈکے تے دل نال شیطان دے جوڑ لیو کیوں

ایضاً

گھروں کڈھیا بہت حیران ہویا ربا پھیر میں ایس گھر کدوں وڑساں
مشہور ساں ہیر نوں لین آیا مڑ سکھناں وطن کی نال کھڑساں

بانہہ کڈھ آیا ایس کم تائیں سوئیوا ٹکیا جا کس ہتھ پھڑساں
رہیا اک اکلڑا یار باجھوں میں تاں جیوڑا کٹ ادادھڑساں

پچھے شہر رہیا میرا ماں بھایاں دا با بجہ باہلاں کی کھیڑیاں نال کرساں
پلے دم ناہیں ویلاں حاکماں نوں بناں معاملے چوترے جا چڑھساں

سبھ شرم رسول مقبول تائیں نبے لادسی تاں کسے گھاٹ اڑساں
اکے بیٹھ کنارے میں چلہ کٹاں پڑھاں سیفیاں تے ذکر حق کرساں

مدد پیر دی ہیر جے آن ملے نال سگدے رل کے جھنگ وڑساں
من وچہ تو ہیں اتے نام تیرا وارثشاہ دا ورد دن رات کرساں

مقولہ شاعر

جوگی رو رو سرے سر پٹدائے مبھتے لکھیاں قلماں اولیاں نی
مینوں رب باجھوں نہیں تانگ کائی سبھ ڈنڈیاں غماں نے ملیاں نی

جھتے شینہہ ٹکن شوکن ناگ کالے بگھار گھتن نت جلیاں نی
ساڈے دیس تے ملک دی سانجھ ٹٹی ساڈیاں قسمتاں جنگلیں چلیاں نی

ہیر ہیر کردا زار زار روندا سانگاں سینے فراقدیاں ہلیاں نی
جیکر ہیر آوے ہتھ ایسویلے تدہون گیاں گلاں سولیاں نی

چلہ کٹ کے پڑھاں کلام ڈاہڈی بھیڑاں وجیاں آن اولیاں نی
کیتیاں محنتاں آکے دکھ جاگے راتاں جاندیاں ہین اکلیاں نی

آہیں ماردا حال پکار کردا کرے کہوتاں جھل دللیاں نی
وارثشاہ محبوب دی دید کارن اساں ایڈ مصیبتاں جھلیاں نی

مقولہ شاعر

روندا کا سنوں بیر بتا لیا وے پنجاں پیراں دا تدھ ملاپ میاں
درد یار دا ویکھ کے پون پولے روندا کردا سی پیا وجھاپ میاں

لیا ویکھ کے اوس تے چھان بیلی چڑھیا اوسنوں عشق دا تاپ میاں
لا زور للکار توں پیر پنجے تیرا دور ہووے دکھ گھاپ میاں

بالناتھ دا چیلڑا ہو ویوں توں تیرا جوگیاں نال ملاپ میاں
جھیڑے پیر دا زور ہے تدھ تائیں کردا سدا رات دن جاپ میاں

۱ے پ ۱۹ ع۱ (ترجمہ) اور ہے شیطان آدمی کو وقت پر دغا دینے والا ۱۲ ۔

۲ے پ ۷ ع۸ (ترجمہ) اگر پہنچادے اللہ تجھ کو کچھ سختی پھر اس کو کوئی نہ اٹھاوے سوا اس کے ۱۲

زور اپنا فقر لُوں یاد آیا بالنا تھ مینڈا گورو باپ میاں
وارثشاہ مُکھا بھوے روۓ بیٹھا دے اینہاں نوں وڈا ار پ میاں

بد دعا دادن جوگی

رانجھا بہت بد دعایاں دیوندا سی سہتی رن سانوں بُرا ماریا اے
مدد کرن جے آنکے پیر پنجے بدلہ لواں میں رو پکاریا اے
ایس ہیر دے واسطے تے لے گھر وسدا اساں اجاڑیا اے
بھائی بھابیاں نال چا ویر پایا اساں وطن تے دیس وساریا اے
ساڈا وس نہ چلدا اک رتی نال عاجزاں قہر گذاریا اے
تھک ہُٹ کے انت نوں ہی رہیا سانوں ہن نمارواداریا اے
کن پاڑ کے مندراں پالیاں ایس عشق بھیں جیونہ ہاریا اے
وارثشاہ ملے مینوں ہیر جٹی ایہو جیو وچہ سخن وچاریا اے

کلام رانجھا مخاطب بدل خود

کرامات لگائیکے سحر پھوکاں جڑہاں کھیڑیاں دیاں مُدھوں پٹ سٹاں
فوجدار ناہیں دیاں پھوک اگاں کر ملک نوں چوڑ چوپٹ سٹاں
نال فوج ناہیں پکڑ کوار ڈینوں ہتھ پیر تے نک کن کٹ سٹاں
سہتی ہتھ آوے پکڑ چوڑیاں نوں وانگ ٹانڈی بیری جھٹ سٹاں
وٹ سٹ چپیٹ گھدٹ ہو کے جھٹ ٹُٹ تے اوندھ ولٹ سٹاں
ہووے پار سمندروں ہیر جٹی بکاں نال سمندر نوں جھٹ سٹاں
دھواں دہو پ دھکھائیکے پڑھاں سیفی ٹونے کامناں دیاں نال جپٹ سٹاں
جیکر حکم خدا بھیں ملے مینوں اہناں کھیڑیاں دی جڑ پٹ سٹاں
الم تر کیف یا بدوح پڑھکے نیئں وسندیاں پلک وچہ اٹ سٹاں
پنج پیر جے باہوڑن آن مینوں دکھ درد قضیڑے کٹ سٹاں
حکم ربدے نال میں کال جیبھا مگر لگ کے دوت نوں چپٹ سٹاں
جیکر ہیر ملے تا ہئیں جیوناں ہاں نہیں تے جگر داخون الٹ سٹاں
بدھے جٹ تے پھٹ سبھ رہن قابو کریں گلاں سیانیاں سٹ سٹاں
وارثشاہ معشوق جے ملے خلوت سبھ جیودے دکھ الٹ سٹاں

رفتن جوگی بطرف کالا باغ و نشستن او در مراقبہ مسدود بہ حواس خمسہ

دل فکر نے گھیریا بند ہو یا رانجھا جیو غوطے لکھ کھا بیٹھا
اکھیں میٹ کے رب دا دھیان دھریا چار وطرف ہی دھونیاں لا بیٹھا
اساں کچ کیتا رب سچ کرسی ایہ آکھ کے ڈیل جگا بیٹھا
باغ ہرا ہو یا اوسو یلڑے جی جس ویلڑے دھونی رما بیٹھا
ہتھوں ہو نجھ دھوداں بسر چا ٹریا کالے باغ وچہ ڈھیر مچا بیٹھا
وٹ مار کے چاروں ہی طرف اُچی اُدھے دلگنا خوب بنا بیٹھا
بھڑکی اگ جاں تاؤنی تا کیتا عشق مشک وہاج کے جا بیٹھا
پھل آن لگا اس باغ تائیں جدوں چوٹ نقاریتے لا بیٹھا

پنڈے چھٹیاں جنگلاں تے چھڈ نٹھا ساھد گری نوں اوہ بھلا بیٹھا
ایہ کم سی اہل تپشر اندا سنیاں گلاں نوں ترت گوا بیٹھا

جدوں اگ تے دھپ نے تاپا یا تدوں چھاں ول جھونپڑی لا بیٹھا
طرف یار دی خیال دوڑا ئیو سوا تے رب نوں دلوں بھلا بیٹھا

تتھ لائیکے سانس چڑہا دوارے کوئی وڈا اہنت ہے آ بیٹھا
وچہ نگھنی چھلاندے لاتاڑی آسن وانگ تپسیاں لا بیٹھا

ہتھ سمرنا گل وچہ پا مالا ساری انگ بھبوت رما بیٹھا
چھاں سنگھنی تک کے سٹ بھورا وانگ آہدیاں ڈھا سنال بیٹھا

لال اکھیاں بھکھدیاں اوس سندرا تے ہوس نوں دلوں مٹا بیٹھا
وارثشاہ اس وقت نوں جھوردائے جس ویلڑے اکھیاں لا بیٹھا

تجویز نمودن جوگی بادل نشستن در مراقبہ

رانجھا دلوں تجویز بنا ئیکے تے وانگ سادھواں چیت بنا رہیا
کدی نانگیاں وانگ الکھ لوے ڈنڈے ستھریاں وانگ وجا رہیا

کدی مکھی تپ شام تپ لون پنکھی سدا برت نہی جھٹ لا رہیا
کدی مست مجذوب لٹ ہو ستھرا الف سیاہ متھے اتے لا رہیا

کدی اوڑتپ سانس گرانس تپ نوں کدی جوگ جھٹی جھٹ لا رہیا
وارثشاہ ہے یار دا غم اسنوں اسے نام دا ورد پکا رہیا

ایضاً

میٹ اکھیاں رکھیاں بندگی تے گھتے جلیاں چلے وچہ ہو رہیا
کرے عاجزی وچہ مراقبے دے دن رات خدا تے رد رہیا

دسویں دوار تے سانس چڑہا کے تے کدی وانگ سمادھ کھلو رہیا
غاراں گھت کے ذکر تے فکر دیاں میلاں دلدیاں ساریاں دھو رہیا

وچہ یاد خدا دے محو رہندا کدی بیٹھ رہیا کدی سو رہیا
نیولی کرم کر ددھ دے ارتپ وچہ کدی ہوم سمریہ وچہ جھو رہیا

پیراں آپ زبان تھیں حکم کیتا بچہ جاہ تیرا غم کھو رہیا
ایہ آواز آیا بچہ رانجھیا وے تیرا صبح مقابلہ ہو رہیا

رانجھا خوشی ہویا بہت دلے اندر کہندا یار دا میل ہن ہو رہیا
وارثشاہ نہ فکر کر مشکلاں دا جو کجھ ہونا سی سوئی ہو رہیا

سیر نمودن دختران و ہمنشینان ہیر بروز جمعہ در باغ

روز جمعہ دے ترنجناں دوڑ کیتی ٹر نکلے کٹک اربیلیاں دے
جویں کونجاں دی ڈار آ لہے باغیں پھرن گھوڑے اٹھ مہیلیاں دے

۱ پ ۴ ع ۱۰ (ترجمہ) آسمان زمین کا بنا نا رات دن کا بدلنے آنا اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور دھیان رکھتے ہیں زمین اور آسمان کی پیدائش میں اے رب ہمارے تو نے نہیں بنایا اس کو بے فائدہ تو پاک ہے سب سے سو ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے ۱۲

۲ پ ۲۵ ع ۱ (ترجمہ) اللہ چن لیتا ہے اپنی طرف جس کو چاہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف جو رجوع کرے ۱۲

دھمکار پیگئی تے دہرت بولی چھٹے پاسنے گرب گہیلیاں دے
وانگ شاہ پریاں چھن چھن چھنکن وڈے ترنجن نال سہیلیاں دے

ویکھو جوگی دے بھتاں وچ آن وڑیاں دھمکا پلے گئے چوڑیلیاں دے
وارثشاہ ہوشناک جیوں لٹ لیندے عطر واسطے ہٹ پھلیلیاں دے

کڑیاں نے جوگی دی بےحرمتی کیتی

خراب نمودن دختران آتشکدہ جوگی را

دھواں پھوککے روککے سٹ کھپر توڑ سہیلیاں بھنگ کھلایاں نے
دورا پیالہ تے پوست افیم ککڑ پھول پھاکے بٹیاں ڈاریاں نے
جیہا ہو نجھ بازار دا پھول کوڑا باہر سٹیا چھان لپاریاں نے

ڈنڈا کونڈا ابھنیاں حقے سنے نیچے سمیٔ گھت کے لڈیاں ماریاں نے
صافہ سنگلی چمٹا کنگ بگلی نادسمرنا دہوپ کھلاریاں نے
جوگی مسخرا خوب بنادیا کھوتا ہاندرا نواہنگ وچاریاں نے

کرن ہیلو ہیلو امار ماہگا دیھن دہیریاں تے کھلی ماریاں نے
وارثشاہ جیوں مغلاں پنجاب لٹی تویں جوگی دی سدا جاڑیاں نے

گریختن دختران از خوف جوگی

قلعدار نوں مورچے تنگ ڈھکے شبخون تے تیار ہو سجیا ای
ہتھ پکڑ کے پھاہوڑی مارنے نوں مگر چوردے باد جیوں بھجیا ای
سبھے نس گیاں اک رہی باقی جاسوئن چڑی اتے وجیا ای
ننگی ہو بیٹھی سٹ ستر زیور سبھ جان بہانیاں تجیا ای

تراہ پوے جیوں دہاڑ توں شینہہ چھٹے اٹھ لوٹیاں دے بنے گجیا ای
ارے بھوت کا قافلہ کہاں چلیاں گالیں دیندڑا مول نہ رجیا ای
ہائے ہائے مینڈے باہی جاہ ناہیں پری دیکھ اوبھوت نہ لجیا ای
ملک الموت عذاب بھیں کرنے ننگی پردہ ناہیوں کسید اکجیا ای

اتوں نادو جائے تے کرے نعرے اکھیں لال کرکے موہوں گجیا ای
وارثشاہ حساب نوں پری پکڑی صور حشر دا دیکھ کے وجیا ای

قولاں دا جوگی اگے واسطہ

فریاد نمودن قولاں پیش جوگی از زدن جوگی

کڑی آکھیا مار نہ پھاہوڑی وے مرجاؤں گی اہل دیوانیاں دے
عزرائیل جد آنکے بہے بوہے نہیں چھڈدا نال بہانیاں دے
گل دسنی اوں جیہڑی دس مینوں تیرا لے سینہوڑا جانیاں وے
میری چاچی جو دوست ہے دھروں تیری جا اونوں حال سنانیاں وے

کوکے باہوڑی باہوڑی مراں جانوں رکھ لئیں میاں مستانیاں وے
تیری ڈیل ہے دیو دی اسیں پریاں اک لت لگی مرجانیاں وے
تیرا بھید نہ کسیدے کول دساں میں تاں قسم قرآن دی کھانیاں وے
ہر نام اسدا جیہڑی تدھ بلن اسیں حال بھتیں نہیں بیگانیاں وے

جیہڑا اوسنوں دیں سنیہڑا توں تیرا آکھیا گھن لے جانیاں وے
تیرے سیجھ سنیہوڑے جا آکھاں کنیں اوسدے جا ٹیکے پانیاں وے
تیرے واسطے اوسدی کراں منت جا ہیر لگے ٹیٹانیاں وے

تیرا ہیر نوں دیاں پیغام پکا قولاں آکھیا ایں ہن جانیاں وے
جو کجھ کہے سو بھیج جواب گھلاں ہیں تاں اوسدے نال ہٹانیاں وے
وارثشاہ دی کریں مراد حاصل کل خلق دے کم دے بانیاں وے

پیغام دادن جوگی قولاں را بطرف ہیر

جوگی ہیر دا نام سن آہ مارے مونہوں رو کے ایہ سوال کیتو
وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا پڑھکے باب ساڈے اِذَا زُلْزِلَتِ چا لکدی فال کیتو
دنیا بیگ دے مگر جو پیٔے غازی ڈیرا لٹ کے چپ کنگال کیتو
احمد شاہ وانگوں ہیرے ڈیر پیکے پٹ سُٹھڈ کے چکدا تال کیتو
فتح آباد چا دتو ئی کھیڑیاں نوں بھاہ رانجھنے دے ویرو وال کیتو
کرکے لوک دکھا ڈرا اویاہ والا ڈولی چڑھن لگی حال حال کیتو
نادر شاہ توں ہند پنجاب ڈرکے میرے باب دا تدھ ہیچال کیتو
تدوں سکھ نوں پٹ کر جاندی سیں جدوں اساں دے نال وصال کیتو
جان میں گیا ویہڑے سہتی نال رلکے بھیڑے چور وانگوں میرا حال کیتو
تیرے باب درگاہ تھیں ملے بدلہ جہیا ظالمے تدھ میں نال کیتو
دکھاں وچ سر ہیر نوں جالیا ایں دردمند میرا اوال وال کیتو

جا ہیر نوں آکھنا بھلا کیتو ساہنوں حال تھیں چا بیحال کیتو
جھنڈا سیاہ سفیدی عشق والا اوہ گھت مجیٹھ غم لال کیتو
طلا کندن نوں اگ دا تا دے کے چا اندروں باہروں لال کیتو
چا ہڑ صدر رہالیو کھیڑیاں نوں برطرفیاں تے مہینوال کیتو
چھڈ نیٹھی ایں سیال تے میں ماہی وچ کھیڑیاں دے آن جا لکیتو
پہلے چوہدری دا پٹ چاک کیتو چا جگ لتے مہینوال کیتو
ساڈا بال کنگال بیحال کرکے حال قال تھیں چا بیحال کیتو
نیہوں لائیکے مکھ بھوایا ئی نال کھیڑیاں دے اشتغال کیتو
اساں عاجزاں نوں ترسایا ئی وچہ جگ دے چا پائمال کیتو
رات دن بددعایاں دیو ناں ہاں منوں عشق دیو چہ نڈھال کیتو
دتو اپنا شوق تے سوزمستی وارثشاہ فقیر نہال کیتو

رسانیدن قولاں پیغامہائے میاں رانجھا پیش ہیر باحسن تدبیر

کڑی اپنا آپ چھڈ اٹھی تیر غضب دا جیو وچ کسیا ای
چھڈ ننگ ناموس فقیر ہویا رہے رونڈ را کدی نہ ہسیا ای
گھروں مار کے مہلیاں کڈھیا ای جا کالڑے باغ وچہ دسیا ای
کھیڈن گئی ساں نال سہیلیاں دے مینوں اپنا بھید ایں دسیا ای
ہیر ہیر کردا دنے رات رونداَ اٹھے پہر تنسیرا نام جسیا ای

سچ آن کے ہیر دے کول بہکے حال جوگی دا کھول کے دسیا ای
ایس عشق دی اگ نے ساڑ دتا گھر اتھہر دا اوس تے وسیا ای
ایس حسن کمان نوں ہتھ پھڑ کے آ قہر دا تیر کیوں کسیا ای
دینہہ کھلا اوہ پنڈا دا راہ ویکھے راتیں گنے تارے تک کسیا ای
وارثشاہ دن رات دے مینہہ وانگوں نیر اوس دے نیناں دا وسیا ای

ہیر دی گل قولاں نال

کلام ہیر با قولاں

کڑی اے دیکھ رانجھیٹڑے کچ کیتا بھید جیو دا کھول لیا ریا ای
رسم ایس جہان دی چپ رہنا موہوں بولیا سو ئی اوہ ماریا ای
جنہاں عشق دے خبط نوں ضبط کیتا اوہناں عاشقاں وچ پکاریا ای
مینا خمرے اسرار زبان دتا اوہنوں قفس وچ بند کر ماریا ای
یوسف بول کے باپ نوں خواب دسی اوہنوں کھوہے دے وچ اتاریا ای

منصور نے عشق دا بھیت دتا اوہنوں ترت سُولی اُتے چاہڑیا ای
طوطے بولکے پنجرے قید ہوئے اینویں لعل نوں اگن سواریا ای
عاشق ہو جس عشق اظہار کیتا اوہنوں وچ میدان دے جھاڑیا ای
قُم باذنی[1] شاہ شمس کہیا اوہدا کھلے دا چم اتاریا ای
وارثشا قاروں[1] نوں سنے دولت ہیٹھ زمیں دے چا نگھاریا ای

قولاں دی گل ہیر نال

کلام قولاں با ہیر

چاک ہوئیکے کھولیاں چار داسی جدوں اوس دا جیو تدھ کھسیا ای
آسا ہورے دو ہٹڑی ہو بیٹھی تدوں جائیکے جوگ وچ دھسیا ای
مار مُہلیاں نال حیران کیتا تدوں کالڑے باغ وچ نسیا ای
ڈولی چڑھیں تاں مار توں جھپ گئی ایں تدوں ملک سارا تینوں ہسیا ای
آپ کڈھ کے گھنڈ لے گویں ہوئی ایں کوئی مول جواب دسیا ای
سگوں مہیناں مار خراب کیتا ایس خوف کولوں گھروں نسیا ای

اسدی نظر دے سامنے کھیڈ دی سیں ملک اوسدے باپ دا دسیا ای
آیا ہو فقیر تاں لڑی سہتی گرڑا اوس تے قہر دا دسیا ای
پچھا دیہ ناہیں ماری جائینگی نی بھیت عشق دا عاشقاں دسیا ای
جدوں میں نے کوچ دا حکم کیتا تنگ تو بر انفر نے کسیا ای
رمزاں نال[2] اوہ گل سمجھا رہیا اگوں سخن نہ کوئی سر سیا ای
توں تاں گجھیاں ڈائناں وانگ ہیر سارے ملک دا کالجہ جھسیا ای

جدوں روح اقرار خراج[3] کیتا تدوں جا قلبوت وچ دھسیا ای
جھیڑے نیویں سوادہ حضور ہوئے وارثشاہ نوں ہیر نے دسیا ای

ہیر دی گل

کلام ہیر

ہیر آکھدی سمجھ توں نڈھی اے نی رانجھیار نے کیڈ فساد کیتا
چالا دسکے کھیڈ شطرنج والا رانجھے اپنا شاہ برباد کیتا
اگے بھید دا اک وجوڑ آہا ہن رانجھے نے اہل اولاد کیتا

رناں اگے چا بھیت کھلاریا سو نرد عشق دی نوں چا ماد کیتا
جیہڑا اشتر سی بھید دی قید والا اوہدی توڑ مہار آزاد کیتا
وارث ہویا کی رانجھے دی عقل نوں جے جس دا دتوں چا بیداد کیتا

[1] پ۲۰ ع ۱ (ترجمہ) پھر دھنسایا ہم نے اسکو (قارون) کو اور اسکے گھر کو زمین میں ۱۲ [2] پ۲۳ ع ۱ (ترجمہ) اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ سوچیں ۱۲
[3] یعنی جب اللہ تعالیٰ نے آدم کے قلبوت میں روح کو داخل کیا اور پھر باہر نکالنے کا وعدہ کیا تب داخل ہوا اسیطرح رانجھے نے بھی عہد کیا پھر چاک بنا ۱۲

کلام قولاں

رانجھا وانگ ایمان شرابیاں دے جدا ہوئیکے پنڈ تھیں باہر رہیا
توں کھیڑیاں دی بنی چوہدرانی رانجھا روئیکے ٹکراں مار رہیا
اوہنوں وٹن نہ ملے توں ترخانے تھک ہٹ کے انت نوں ہار رہیا
شکر گنج مسعود مودود وانگوں اوہ تاں نفس دی حرص نوں مار رہیا
جیہڑا اوجناں ڈھول سی وج گیا اجے شرم دے نال پیار رہیا

نیناں تیریاں جٹ نوں قتل کیتا چاک ہوئیکے کھولیاں چار رہیا
انت کن پڑا فقیر ہویا گھت مندراں وچہ اجاڑ رہیا
تینوں چاکدی آکھدا ملک سارا انیویں اوسنوں مہنا مار رہیا
سدھا نال توکلے ٹھیل بیڑا لکے وچ ڈبا اکے پار رہیا
وارث ننگ ناموس نہ رہے اوتھے جتھے عشق دا لگ بازار رہیا

کلام ہیر

عاقی ہو بیٹھے اسیں جوگڑیتوں جاہ للئے زور جولا ونا ایں
سرمہ اکھیاں دے دوچہ پاکے تے اساں وڈا گھمنڈ پوا ونا ایں
رخ دے کے یار پیارڑے نوں سیدا رانجھے دے نال لڑا ونا ایں
ساڈے قول تے کجھ اعتبار ناہیں سیتا رام نوں ملن نہ آونا ایں
رانجھے کن پڑائیکے جوگ لیا اساں جزیہ ایہ جوگ تے لاونا ایں

اسیں حسن دے ہو مغرور بیٹھے چار چشم دا کنگ لڑاونا ایں
لکھ زور توں لاجے لاونا ئیں اساں بدھیاں باہجہ نہ آونا ایں
سیتا پوج بیٹھا سیدا وانگ دھنسر سوتے لنک نوں راوس لٹاونا ایں
کھلا پلکاں دا شان وکھائیکے تے جوگ جٹاں نوں خاک رلاونا ایں
وارث شاہ اوہ باغ وچہ جا بیٹھا اساں حاصل باغ دا لاونا ایں

کلام قولاں

عاقی ہوئیکے کھیڑیاں وچ وڑی ایں عاشق حسن دے وارثی جٹی اے نی
جیہڑا ویکھ کے مکھ نہال ہووے کیجے قتل نہ ہنس پلٹی اے نی
ایہ عاشق ویل انگور دی اے مڈھوں الیس نوں لا نہ پٹی اے نی
الیس حسن دا نہ گمان کری اے چھاں بدلاں دی جان جٹی اے نی
لیکے سٹھ سہیلیاں وچہ بیلے توں تاں دہاندی سیں نت ڈٹی اے نی
دعوٰی بھی ایں تے کھیڑیاں ہو لڑیئے تیر مارکے پچھاں نہ ہٹی اے نی

پچھا انت نوں دلونا ہووے جنہوں جھگا اوسدا کاسنوں پٹی اے نی
عاشق سجرائی کر جانی ایں نی دلوں نہ وسار کے سٹی اے نی
جیوں جیوں کٹی اے تیوں ہون دونے رت نال جے الیسنوں کٹی اے نی
ایہ جوبناں نت نہ ہوونا ایں پیر یار دے دھوئیکے چٹی اے نی
پچھا نہ دیکھے سچے عاشقاں نوں جو کجھ جان تے بنے سو کٹی اے نی
اکھے پہر وساری اے نہ صاحب دی ہوش دی اکھ پرتی اے نی

۱؎ پ۲۴ ع ۲ ترجمہ: کیس ہے اللہ اور اسی پر بھروسہ رکھنے والے ۲؎ کسی نے کیا اچھا کہا ہے: حسن پر مغرور رہنا غلط فہمی بات ہے ؛ چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے۔

جہناں کونت بھلایا چھپٹڑاں نے لکھ مولیاں مہندیاں گھتی اے نی
مٹھی چاٹ ہلا کے طوطڑے نوں پچھوں کنکرے روڑ نہ سٹی اے نی
اٹھ جوگی تے جائیکے ہو حاضر الیس کم وچہ ڈھل نگھتی اے نی
وارثشاہ کی کھلئیکے کھیڈ دھوں جس دا کھائی اے اوسد الگتی اے نی

ہیر نے سہتی دی خوشامد کرنی

خوشامد کردن ہیر سہتی را

جویں مرشداں پاس جوڑ گن طالب تویں سہتی تے پاوندی ہیر پھیرے
رہبر ڈھونڈ کے پکڑنا فرض ہویا یاں ہادیاں تم نہ ہون جھیڑے
بخشے ہنت گناہ خدا سچا بندے لکھ گناہ دے بھرن بیڑے
توبہ تائب نصوحے دی کراں بی بی باہجوں تساں دے سانوں کون چھیڑے
کریں سبھ تقصیر معاف میری پیریں لواں جے منیں توں نال میرے
بندہ پر تقصیر گناہ بھریا شافع حشر نوں باجھ رسول کیہڑے
ہیر کرے ترلے سہتی نہ منے گھڑی گھڑی اوہ پاوندی رہی پھیرے
وارثشاہ منا دڑا تساں آندا ساڈی صلح کرائیگا نال تیرے

سہتی دی گل

کلام سہتی

اساں کسے دے نال کجھ کیہہ مطلب سر دپالے کے خوشی ہو رہے
غصے نال ایہ وال پیکان وانگوں ساڈے جسم تے تیر کھلو رہے
جتھے ابدی رسا داغ لگے نہیں ہوندا سفید جے دھو رہے
نیل مٹیاں دے چہرے رہی لکھ لکھ میلے انت ڈھو رہے
رات دنے خوشامداں ہیر کردی اتے سہتی نوں لوک وگو رہے
لوکاں مہنے مار لے پتی کیتی ملے شرم دے اندریں رو رہے
مندا گھا زبان دا نیز یاں توں ہلا انہیں سوم ہماں گو رہے
میرا مدھ دے نال نہ جیو رلدا ہتھ بدھی غلام جے ہو رہے
ہیر پیر پکڑے سہتی نہ منے اسیں اپنا آپ وگو رہے
وارثشاہ نہ سنگ نوں رنگ آوے لکھ سوہے وچہ ڈبو رہے

ہیر دی سہتی اگے عاجزی

عجز نمودن ہیر پیش سہتی

ہیر آن جناب وچہ عرض کیتی نیاز منداں دیاں بخش مرغولیاں نی
نہیں جادسی چھٹ کے باغ نوں اوہ دا اتنک دا سانگ جو ہولیاں نی
سانوں بخش گناہ تقصیر ساری جو کجھ لڑدیاں تدھ نوں بولیاں نی
میرا کم کر مل لے باہجہ دماں جو کجھ آکھسیں میں تیری گولیاں نی
کیتی سبھ تقصیر معاف تیری دونا ول لے جو تینوں بولیاں نی
قولاں بتھ سینہوڑے لے اوس گھلے تیر نال دیاں اوہ ہمجولیاں نی
اچھی پیڑ دا انڈ اوڑی بھین میری تیتھوں وارثی گھول گھولیاں نی
گھر بار تے مال زر حکم تیرا سبھے تیریاں ڈہانڈیاں کھولیاں نی

ے پ ۲۲ ع (ترجمہ) اور میں ایک ہی نصیحت کرتا ہوں تم کو کہ اٹھ کھڑے ہو اللہ کے کام میں دو دو اور ایک ایک ۱۲ ے پ (ترجمہ) اور کام نہیں آتی سفارش اسکے پاس مگر اس کو جس کو حکم دیا ۳ے پ ۲۲ ع (ترجمہ) اے خرابی ہے جن کے دل سخت ہیں اللہ کی یاد سے یعنی جن کے دل پتھر کیطرح سخت ہوں انکو کسی کی ہدایت اور نصیحت کا کچھ اثر نہیں ہوتا ہے ہمدرد اور غمخوار ۱۲

میرا کم سوار دے بھین میری ہوساں باندڑی تدھ انمولیاں نی
خاطر ہیں سمانی دی جوگ لیا بھر چکیاں غماں دیاں جھولیاں نی
بیہڑا اڈھ قدیم دا یار میرا جس چونڈیاں کوار دیاں کھولیاں نی
میرا یار آیا چل ویکھ آئی پئی ماردی سیں نت بولیاں نی
جس ذات صفات چوہدرائی چھڈی میرے واسطے چاریاں کھولیاں نی
وارث شاہ گمان دے نال بیٹھا نہیں بول دا مار دا بولیاں نی

کلام سہتی با ہیر دگیر

پیا لعنت دا طوق شیطان دے گل اوہنوں رب نے عرش تے چاہڑنا ایں
اسیں جیؤ دی میل چکا بیٹھے وت کراں نہ سیونا پاڑنا ایں
اگے جوگی توں میل کرایا ای ہن ہور کی پڑتنا پاڑنا ایں
غرض واسطے آنکھے پویں پیریں غرض باہجھ کوئی کسے دا یار نا ایں
گھر بار توں چا جواب دتو ہور آکھ کی سچ نتارنا ایں
جھوٹھ بولیا جنہاں بیاج کھاہدی تنہاں وچ بہشت نہ وارنا ایں
سانوں مار کے بھیڑیا پٹیاں نوں چاہڑ سیج اتے جنہوں چاہڑنا ایں
توبتہ النصوحا جے ہوہوں لولاں نک وڈھ کے گدھے تے چاہڑنا ایں
گل سمجھ جہان سبھ مطلبی اے باہجھ مطلبے ہانگ پکارنا ایں
میرے نال نہ وارثا بول اینویں متے ہو جاوے کوئی کارنا ایں

منت کردن ہیر پیش سہتی

آ سہتی اے واسطہ رب دا ئی نال بھابیاں دے مٹھا بولی اے نی
کمر بند ہووے پردیسیاں دا نال مہر دے گنڈھ نوں کھولی اے نی
پرسوار بھی کم تے سمجھ بی بی جان گھولی اے تے نہیں ڈولی اے نی
جوگی چل منائیے باغ وچوں ہتھ بنھ کے مٹھڑا بولی اے نی
چل نال میرے توں تاں بھاگ بھری اے میل کرنی ایں وچہ وچولی اے نی
جنہاں راہ خدا دے کم کیتے وچ سُرگ دے لین گے جھولی اے نی
میرے کم دی سبھ ہے شرم تینوں صلح کار ہو بچ نردلی اے نی
رانجھا ہیر دے نال جے آن میلیں تینوں ملے گا یار مولی اے نی
ہوئیے پیڑ وند اوڑے شوہدیاں دے نہ شہر دے وچ نہ گھولی اے نی
مطلب واسطے شوہدیاں شاہ مرداں وک گئے سن سمجھ بھولی اے نی
تیری جیہی ننان ہو میل کرنی جیو جان بھی اوستوں گھولی اے نی
جو کجھ کہیں سو سہے تے من لئی اے غمی شادیوں مول نہ ڈولی اے نی
کویں میرا تے رانجھے دا میل ہووے کھنڈ ددھ دے وچ چا گھولی اے نی
پیریں لواں تے ست سلام تینوں یار میلنے میل منولی اے نی
نال صدق انصاف دا پکڑ کنڈا پورا نال حساب دے تولی اے نی
وارث شاہ نوں نال ملا وڑالے گلاں چھڈ دے آلی اے بھولی اے نی

راضی شدن سہتی با ہیر

ل یعنی جو تیری مرضی ہے ہم سے کروالے یہانتک کہ اپنی چارپائی پر جس کو سلانا ہے سلالے ہم تیرا حکم مانیں گے اور بھیّا پٹڑی دشنام ہے یعنی بھائی کا ماتم کرنے والی سہتی اپنے بھائی کو کہہ رہی ہے ۲ے مسکینوں کی مطلب برابری واسطے حضرت علیؓ مرتضےٰ فروخت ہو گئے تھے ۱۲

جویں صبح دی قضا نماز ہوندی راضی ہو شیطان بھی نچدا اے
تویں سہتی دے جیو وچ خوشی ہوئی دل رن دا اچھل ڈا کچدا اے

جویں بال چراغ بازار دے نے ہو چھا شاہ خوشی نال رچدا اے
ٹاہ ٹاہ کر کے سہتی ہس پئی چڑھیا زوم سی جس دے دِچدا اے

جاہ بخشیا سبھ گناہ تیرا تینوں عشق قدیم توں سچدا اے
وارث شاہ چل یار منا آئی لے ایتھے نواں اکھاڑا مچدا اے

مقولہ شاعر

سہتی کھنڈ ملائی دا تھال بھریا چا کپڑے وچ لوکایا اے
بیٹھا وچ نماز وسواس غیبوں عزازیل بنائے آیا ای

اتے پنج روپے سو روک رکھے جا فقر تے پھیر ڈا پایا ای
جدوں آوندی جوگی نے اوہ ڈٹھی پچھاں اپنا لکھ بھوایا ای

اساں روحاں بہشتیاں بیٹھیاں نوں تا دو نخے دا کتھوں آیا ای
طلب میٹھ دی وگیا آن جھکھڑ یار وآخری دور ہن آیا ای

سہتی بھج کے ہتھ سلام کیتا اگوں مول جواب نہ آیا ای
رانجھے ویکھیا تھے تے تھال چایا پلو گھت اُتے پردہ پایا ای

بہت منتاں سہتی دیاں ویکھ کے تے رانجھے یاد داجی بھرم آیا ای
عامل چور تے چوہدری جٹ حاکم سماں ہورہی رب وکھایا ای

اشراف پٹھان تے مغل سید سبھ خاک در خاک رُلایا ای
وارث شاہ مغرور نہ ہوویں ہرگز کالا منہ شیطان کرایا ای

ایضاً

جدوں خلق پیدا کیتی رب سچے بندیاں واسطے کیتے نی سبھ پیارے
قرآن کتاب تے ملک ملت اندر زمیں آسمان تے چند تارے

بادشاہ سلطان تے خان دیوان ہور ہندو مومن زنگار نگ دھارے
اک ساہد سنت اک پیر مرشد اک ہن اکنت جیوں فلک تارے

آپو اپنے پنتھ وچ آن ڈرے سبھو اوسدے انت دھن کرن ہارے
جنہاں کیتیاں مکڑیں پھاس گئے جیہڑے ہوئے اکنتھ اوہ ولی پیارے

ایہ تاں مول فساد دا ہویا پیدا جنہاں سبھ جگت دے مول ہارے
رناں بھو کمے جن شیطان راول کتا لکڑی بکری اُٹھ سارے

آدم کڈھ بہشت تھیں خوار کیتا ایہ تاں ڈائناں دھروں ہی کرن کارے
اسیں ہاں بیزار اس شیرنی توں اساں چھڈیا ملک تے جگت سارے

ایہ کرن فقیر چار اجیاں نوں امناں رانجھے تے رنے نی سبھ مارے
وارث شاہ جو ہنر وچ سبھ مرداں اتے مہریاں وچ نی عیب بھارے

کلام سہتی

سہتی آکھیا بیٹا تے خوار کیتا کنک کھا بہشت تھیں کڈھیا ای
آئی میل تاں جنتوں ملے دھکے رسا آس امید دا وڈھیا ای

۱ے حسن کا طوفان جوانی کا زور اور زدم شہوت کو کہتے ہیں ۲ے آسمان اور زمین کا بنانا اور رات کا بدلتے آنا اور کشتی جو لیکر چلتی ہے دریا میں جو چیزیں کام آویں لوگوں کے جو اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پھر جلایا اسنے زمین کو مرنے کے بعد اور بکھیرے اس میں سب قسم کے جانور اور پھرنا ہوا اس کا اور ابر جو حکم کا تابع ہے درمیان آسمان اور زمین کے ان میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے واسطے ۳ے جنہوں نے برے اعمال کئے اور وہ کیچڑ میں پھنس گئے ۴ے جو لوگ دنیا سے الگ رہے وہ خدا کے پیارے ہیں ۵ے ابتدا سے ہی یہ ڈائن عورتیں کرتوت کرتی آئی ہیں ۱۲

آکھ رہے فرشتے جو کنک دانہ نہیں کھاونا حکم کر چھڈیا ای
ایہ دیکھ شیطان بھی مرد ہویا نام رناں دا برا کر چھڈیا ای
پڑھکے عمل نہ کرے مردود ہووے بھاہی مکر دی دا راہ اڈیا ای
سگوں آدم نے حوانوں خوار کیتا ساتھ او سدا ایس نہ چھڈیا ای

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ نالے مورتے سپ نوں ٹھڈیا ای
جان بجھ کے تے نافرمان ہویا رب جیا درگاہ تھیں رویا ای
جوگی راس نہ عملدی پاس تیرے جھنڈا مکر فریب کیوں گڈیا ای
وارث کسے دا اساں نہ برا کیتا اینویں نام جہان تے وڈیا ای

کلام جوگی

کاہنوں حق مرداں مندا بولنی ایں رناں مڈھ توں منڈرے حال ہویاں
اکناں رب رسول پچھان لیا خدمت فاطمہؓ وچہ کمال ہویاں
مریم سارا زبیدہ تے ہاجرہ بھی نیکبخت ایہ صاحب کمال ہویاں
اک کرن بازار وچہ بیٹھ پیشہ لیکھ لکھڑے تے خوش حال ہویاں
اک گلی کوچے دا رلاندیاں نے کھیڈ وبلیاں منڈیاں نال ہویاں
اِنَّ کَیْدَکُنَّ کہیا رب سچے ایہ کسے دے نال کدسال ہویاں
ناقص عقل تے ہوئیاں کرہناراں کوئی ورلیاں نیک خصال ہویاں

مندا کرن دی لے سدا کار اوہناں اپر بعضیاں نیک خصال ہویاں
اک چنگیاں بیبیاں ستر داراں گھریں اپنے وس نہال ہویاں
اک خاونداں توں نافرمان ہوکے دھروں رنڈیاں مندڑے حال ہویاں
اک پھرن جوں کتیاں وہیریاں نے چیلان جوٹھ چھلاں بدافعال ہویاں
اک ڈھونڈدیاں فقراں تے جوگیاں نوں ترلے کردیاں بہت بدحال ہویاں
مکر رن دا وچہ قرآن لکھیا حکم رب دے نال چھنال ہویاں
وارث نر مذکر ہے مرد ہوندا رناں آدموں لا جنجال ہویاں

کلام سہتی

سہتی آکھدی رناں نوں کریں بدو اساں مرد بھی ڈھٹھے بھالڑے دے
رغبت حق حلال دے نال ناہیں کرن نویں توں نویں ادھالڑے دے
غلبہ کام دا کل منکھ نوں ایں جیہڑے اَن دیکھے رب پالڑے دے
گھریں چور اندے مور بھی آن پوندے اہناں ہور کدہرے پاہو بھالڑے دے
گھروں رن گوائکے پھر مجھن پچھوں کہن تقدیر حوالڑے دے
ملاں قاضیاں دے نیڑے ڈھک بہندے مسلے سنن منافقاں والڑے دے
جھوٹھ موٹھ رسول دے ساک بن دے نالے کہن خدا دے پیارڑے دے

راہ رب رسول دا چھڈ جنہاں پھڑے آن اپھڑے جالڑے دے
گھریں راستی دی نہیں گنڈھ کھولن کھولن باہر حرامڑے نالڑے دے
بھلا دس کیکوں رہے الوین جدھی سرت نہ خصم سنبھالڑے دے
حق عورتاں دے مندا بولنا ایں جھڈو مرد بھی ہون منہ کالڑے دے
اک مرد بنکے پارسا صورت لوکاں واسطے کرن دکھالڑے دے
اکناں دھو چکڑ پنڈ اصاف کیتا اکناں جا ٹکے چم جا گالڑے دے
یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا گلاں کرن اوہ لا مصالڑے دے

لہ پ رترجمہ، اور کہا ہم نے اے آدم تو اور تیری عورت رہو جنت میں اور کھاؤ اس میں محظوظ ہو کر جو چاہو اور نزدیک نہ جاؤ اس درخت کے ورنہ تم بے انصاف ہو گئے پھر پھیلایا ان کو شیطان نے اُن سے پھر نکالا ان کو وہاں سے جس آرام میں تھے ۱۲۔

اکناں شوق شراب دے مٹ بھرے اکناں سکھنے رہے پیالڑے وے
اک مرد جو صاحب کمال ہوئے کیتے زہد تقصیر ڑے جالڑے وے
اک اٹھ کے رات نوں جاگ دینی اکناں سُتیاں ای وقت ٹالڑے وے
اک دمڑ توحید دی بجھ گئے اک کوڑ کہانیاں والڑے وے
اک مرد منہ لو بھڑے تدھ جیسے جنہاں پھوک موا ترے بالڑے وے
وارثشاہ جو مرد خدا دے نی سدا خلق توں رہن نرالڑے وے

ایضاً

لماں حوا نوں تہمتاں لاونا ایں بے ادبیوں منہ کیوں اڈیا ای
مکہ سامنے آیا سی رابعہ نوں جدوں زہد وچہ جیو اوسِ گڈیا ای
بُرے مرد نے سوہندے تیویاں نوں منہ بھو بھڈا کا سنوں ٹڈیا ای
پھریں ماردا ٹکراں وچہ او ہجر راہ راستی کتوں نہ لدیا ای
حق فرض عورت ادھا دین آیا جنازہ روا نہ عقد بن بدھیا ای
اہناں رناں دا جھ اعتبار ناہیں مرد آکھدے جھوٹھ منہ اڈیا ای
اساں کسے دے نال نہ بُرا کیتا اینویں نام جہان تے ددیا ای
بنی اہل عیالؑ ای سمجھ میاں جہڑا خاص معراجنوں سدیا ای
مرد چور تے ٹھگ جوارئیے نے ساتھ بُرے دا بُریاں نے لدیا ای
سدھا چھڈ کے راہ کوراہ ٹریوں خچر دادیاں دا راہ پھدیا ای
فرقان وچہ فَانْكِحُوا رب کہیا جدوں وحی رسول نوں سدیا ای
وارثشاہ ایہ تریمتاں کان رحمت پیدا جنہاں جہان کر چھڈیا ای

کلام جوگی

عقل لکھیا نے گھٹ عورتاں دی ہور مرد نوں دس کی ہامیاں نی
سر کپ تے نال سلواہنے دے دیکھ رناں نے کیتیاں خامیاں نی
رناں دین تے دُنی دا راہ مارن پُتلی مکر فریب حرامیاں نی
انہاں مکر کیتے نال مرسلاں دے کی دساں میں ہوخوناامیاں نی
ناہیں علم تفسیر دی توں واقف گلاں کریں بلند تے ساہمیاں نی
مرد ہین جو رکھ دے بیٹھ سوٹے سریں چاہڑیاں اہناں نوں کامیاں نی
رناں دھنسرے نال جو گاہ کیتا راجے بھوج نوں دیہن لگامیاں نی
ایہ تاں مکر فریب دیاں پتلیاں نی راہ جاندیاں پاندیاں دامیاں نی
جنہاں نہیں داہڑی نک کن پاٹے کون تھر گا تنہاں دیاں حامیاں نی
ناقص عقل تے دین ہے عورتاں دا نبی پاک جیہاں کہیا خامیاں نی
جدوں نک تے دم اخیر ہووے تدوں ہوندیاں آن سلامیاں نی
وارثشاہ کیہ کھٹنا انت اہناں جنہاں ونجیاں ویکھ نہ سامیاں نی

کلام سہتی

جس مرد نوں شرم نہ ہووے غیرت اوس مرد توں چنگیاں تیویاں نی
گھر سدا ای عورتاں نال سوہندے شرم دند تے ستر دیاں بیویاں نی
رن جیڈ نہ آن ہے مرد نوں جی نال حسن گمان دے جیویاں نی
اک حال بھیں مست گھر بار اندر اک ہار سنگار وچہ کھیویاں نی

لے پ ۱۴ (ترجمہ) اور اگر تو کہا مانے اکثر لوگوں کا جو دنیا میں بجھ کو بھلا دیں اللہ کی راہ سے سب ہی چلتے ہیں خیال پر اور سب عقل دوڑاتے ہیں۔
ے پ ۱۳ (ترجمہ) اور بھیجے ہم نے کتنے رسول تجھ سے آگے اور دیں تھیں ان کو جوریں اور لڑکے ۱۲

نال اپنے حق ہمراز ہویاں ساتھ اپنے سنگ سوہیویاں نی
گھر دسدا عورتاں نال سوہنا جویں رات اندھیری نوں دیویاں نی
اکناں شرم حیادی بہن چادر اکھیں نال زمین دے سیویاں نی
پنجے انگلیاں ویکھ نہ اکو جیہاں وارث لچیاں تے اک نیویاں نی

کلام جوگی

وفادار نہ رن جہان اُتے لادی شیر دے نک وچہ نتھ ناہیں
گدھا نہیں کو لدکھٹ خوجہ اتے کھسریاں دی کوئی کتھ ناہیں
جوگی نال نہ رن دائے لوٹن روز زور ہتھیں چڑھے اکھتھ ناہیں
یاری سوہندی نہیں سہاگناں نوں رنڈی رن نوں سوہندی نتھ ناہیں
نامردی وار نہ کسے کاہنویں اتے احمقاں دی کائی ستھ ناہیں
بیوفا لولہ انہاں تیویاں دا کرم شرم حیا انتھ ناہیں
برے نال نہ نفع نیکو نیاندا بھلے نال برا کجھ ہتھ ناہیں
بہلاں چھکڑیاندا ہوندا قدر اوتھے جتھے پینیاں گھوڑیاں رتھ ناہیں
بھادیں لکھ روپیاں دا لادیئے محل سوہنداای بناں چھت ناہیں
اتے ڈاچھیاندا قدر اوسجا گہ جتھے ڈھاڈیاں دکھوڑے ہتھ ناہیں
اساں حق کہیا تینوں برا لگا حق آکھنے دا کوئی رتھ ناہیں
وارثشاہ اوہ آپ ہے کرنہارا انہاں بندیاں دے کجھ ہتھ ناہیں

کلام سہتی

اہناں تریمتاں نال ویاہ سوہن اتے مرد سے ہندے نی دین میاں
جنہاں جمیاں تہناں دے ناؤرکھیں اتے کہیں شیطان دی بھین میاں
بچہ چڑھدیاں نال ایہ مردے جی سر صدقہ جان کردین میاں
گھر بار دی زیب نے ہین زینت نال تریمتاں ساک تے سین میاں
کیتا رب نے زمین آسمان پیدا جوڑا جن سورج دن رین میاں
ہویا حکم قرآن دے وچہ نازل کلّ شیئٌ خلقنا زوجین میاں
اہ تریمتاں سجدیاں وارثی نی اتے دلاندیاں دین تے لین میاں
وارثشاہ ایہ جوڑناں جوڑدیاں نے اتے مہریاں مہریاں من میاں

کلام جوگی

سچ آکھ رنے کیہی دھم پائیا تساں بھوج راجہ تیس کٹیا ہے
دھنسر ماریا بھید گھر دگڑے نے ستے لنک دے اونوں پٹیا جے
کیرو پانڈوانڈی گل گئی کھوہنی مارے تساندے سبھ نکھٹیا جے
امام قتل ہوئے کربلا اندر ماردین دے وارثی سٹیا جے
جو کوئی شرم حیادا آدمی سی سنے جان تے مالدے پٹیا جے
وارثشاہ فقیر تاں نس آیا پچھا اوس دا کاسنوں گھتیا جے

کلام سہتی

تینوں بڑا ہنکار ہے جو بنے دا خاطر تلے نہ کسینوں لیاونائیں
جنہاں جائیوں تہناں دے نام دھرنائیں ٹرا آپ نوں غوث سداونائیں

لے یہ اس شعر کا ترجمہ ہے ؂ نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد ۔ خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد ۱۲ ۔ ؎ عورتوں کا جادو چل نہیں سکتا ۱۲

ہون تریمتاں نہیں تے جگ مکے وت کسے نہ جگ تے آونا ایں
اساں چھٹیاں گھل سدایوں تُوں ساتھیوں اپنا آپ چھپاونا ایں
چاک سد کے باغ توں کڈھ سٹوں اتے ہور کی موہوں کڈھاونا ایں
کُڑیاں ہتھ سینہوڑے گھلیو نی کی اساں توں بھُول بھلاونا ایں
ننگے فرض تے بہت دوہائیاں خصیتین نوں چاپلماونا ایں
ایہ نماز نہ چھُٹی پیغمبراں توں فرض وتر بجا نہ لیاونا ایں
وانگ مُردیاں دیر تے وال سر تے رچھ وانگ ہپیا نظر آونا ایں
کرامات تیری اساں ڈھونڈھ ڈھٹی انیویں شیخیاں پیا وکھاونا ایں
ان کھاوناں ریجھ کے گدھے وانگوں کدی شکر بجا نہ لیاونا ایں
شیطان شیطونگڑے یار تیرے سانوں مکر فریب وکھاونا ایں
یاد رب دی وچ نہ محو ہویوں انیویں خلق نوں گھور کے کھاونا ایں
چھڈ بندگی چوراں دا راہ پھڑیو وارثشاہ فقیر سداونا ایں

کلام جوگی

باغ چھڈ گئے گوپی چند جیہے شداد فرعون ڈہا گیا
آدم چھڈ بہشت دے باغ نٹھا بھلے وسرے کنک نوں کھا گیا
نمرود شداد جہان اُتے دوزخ اتے بہشت بنا گیا
مال دولتاں حکم تے شان شوکت مہگھا سروں رند لٹ گیا
اوہ بھی ایس جہان تے رہیا ناہیں جیہڑا آپ خدا کہا گیا
تیرے جہیاں بھی کتنیاں ہویاں نی تینوں چاڑکی باغ دا آ گیا
اصحاب کہف دے کُتے تے صدق کیتا نال چنگیاں دے رتبہ پا گیا
وڈا سوہنا سی حسن یوسفؑ دا درشن چند دیوانگ وکھا گیا
نبیؐ خاص خدا دا یار آہا امت عاجزی نال بخشا گیا
جو کوئی پیر پیغمبر تے اولیا سی سبھ خاک دے وچ سما گیا
باغ تساں بھی چھڈ کے جاونا ایں کئی آ ایتھے پھیرا پا گیا
نوشیرواں چھڈ بغداد ٹریا اوہ بھی اپنی وار لنگھا گیا
فرعونؑ خدا کہائے کے تے موسےؑ نال اشٹنڈ بنا گیا
قارون زراں اکٹھیاں میلکے تے بنھ سر تے پنڈ اٹھا گیا
سلیمان سکندروں لا سبھے تاں بھُوئیاں تے حکم چلا گیا
مویا بخت نصر اتے چاہڑ ڈولا سچے رب نوں تیر چلا گیا
حضرت صالح شیخ صنعان موئے حضرت ذکریا تن چرا گیا
خاندان پیغمبری گم ہویا بیٹا نوحؑ دا نام گوا گیا
اوس ایس جہان توں سفر کیتا جیندے حق لولاک آ گیا
عزازیل تکبری خوار کیتا متھے پھٹک دا تلک لگا گیا
ایڈا نال تکبری بولنی ایں تینوں فخر کیوں ایتنا آ گیا
وارثشاہ اوہ آپ ہے کرنہار اسر بندیاں دے گلہ آ گیا

کلام سہتی

پنڈ جھگڑیاں دی کیہی کھول بیٹھوں وڈا مسخرا ایں گُندباولا وے
اساں اک رسال ہے بھال آندی بھلا دس کھاں کی ہے راولا وے

لے پ ۱۹ ع (ترجمہ) پھر ڈالا موسیٰ نے اپنا عصا پھر وہی نکلنے لگا جو سوانگ انہوں نے بنایا تھا تب داؤں پڑا حق کا اور غلط ہوا وہ جو کرتے تھے تب مارے اس جگہ اور ذلیل ہو کر اور ڈالے ساحر سجدے میں بولے ہم نے مانا جہان کے صاحب کو جو موسیٰ اور ہارون کا ہے ۱۲

اُتے رکھیا کی ہے نظر تیری گِنے آپ توں بہت اتاولڑے — دسّے بناں نہ جا پڑی ذات تیری چھیڑ باہج نہ بھیوندے چاولڑے
کی روک ہے کاسدا ایہہ باسن سانوں دس کھاں سوہنیا اولڑے — سہج نال سبھ کم نبھاہوندے وارث شاہ نہ ہوویں اتاولڑے

کلام جوگی

کرامات ہے قہر دا نام رنّے تے کہیا گھتیو آن دسوریا ای — اسیں سدھ اولیا فقیر سچے اساں کھوہ وچہ جھوٹھ نوں لوڑیا ای
کریں چاوڑاں چگھڑاں نال مستی اجے تیک انجاں توں گھوریا ای — فقر آکھسن سوئی کجھ رب کرسی الویں جوگی نوں چاوڑ دریا ای
اتے پنج پیسے لال روک دھر لے کھنڈ چاولاں دا تھال پوریا ای — اگے لوکاں نوں بہت ڈراوندی سیں رانجھے شاہ تینوں ہن گھوریا ای
بال ناتھ اُتے پیراں مہر کیتی کرامات دے نال بھرپوریا ای — ساڈی گل تے صدق نہ مول کیتو بیصدق ہو کے سانوں دوریا ای
بناں امر دے گل نہ کرن موہوں بھانڈا فقر دا رب نے پوریا ای — پہلاں قول دلیری دا بول کے جی وارث شاہ فقیر ان بھوریا ای

کلام سہتی

مکر تتراں دے انھاں باز چھٹا جا چمڑے داند پتالوآں نوں — انھاں گھلیا انب انار ویکھن جا لگائی لین کچالوآں نوں
گھلیا پھل گلاب دے توڑ لیاویں جا چمڑے توت سمہالوآں نوں — انھاں موہرے لایا قافلے نے لٹیا سو ساتھ دیاں چالوآں نوں
نذر بجھ نہ لیوئی راولا دے دیں شیرنی حپا مٹھالوآں نوں — خچر لوپاں دے چالڑے کرن لگوں اساں بھاپیا گتکیاں والوآں نوں
کر بندگی رب دی کشف پاویں صافی نہیں نصیب جھگڑالوآں نوں — لعنت رب دی جھوٹھیاں ظالماں تے رحمت سچیاں غصے دیاں ٹالوآں نوں
بھیڈاں وچوں توں اوہٹھ پچھاننا ایں چنگا جاننا ایں کھنڈاں ہالوآں نوں — ٹنڈ بنے نائیں دعوی انگھیاند تیرے جیہے بھنا نوندے تالوآں نوں
جھوٹھ آہندیاں شرم نہ آوندی اے چوراں یاراں تے ٹھگاں اداہالوآں نوں — جانن سار کی کھنڈ دے لڈواندی جیہڑے کھلن ابا لکے آلوآں نوں
جیہڑے چالڑے توں بنا بیٹھوں میں جان دی تیریاں چالوآں نوں — اک پلک دے وچہ اسیں لبھ لئی اے چغلخور حرام نوالوآں نوں
گھر بار توں مار کے چک دئی اے تیرے جیہاں سایاں جھگا گالوآں نوں — وارث شاہ تنور وچہ دب بیٹھا انھاں گھلیا رنگنے ساوآں نوں

کلام جوگی

جاہ کھول کے ویکھ جو صدق آوے کیہا شک دل اپنے پا لیوئی — کیہا اساں سو رب تحقیق کرسی کیہا آن کے مغز کھپا ئیوئی

ہے تبلانے کے سوا معلوم نہیں ہوتی ۲ے پڑے ۳ع ترجمہ بنائے آدمی شتابی کا اب دکھاتا ہوں تم کو اپنے منوتے ۳ے کیا خیال رکھتے ہیں جن کے دل میں روگ ہے کہ اللہ نہ کھولے گا انکے بیرعہ اللہ تعالیٰ فرماتا والکاظمین من الغیظ یعنی جو لوگ غصہ پینے والے ہیں وہی اللہ کے نیک بندے ہیں اور ان پر خدا کی رحمت ہے ۱۲

جا دیکھ دسواس جو دُور ہووے کیہا درد ڑا آن مچایا ئیوئی
ٹک مٹے جے بھالنوں کھول ویکھیں ایتھے مکر کی آن پھیلائیوئی
منزل دُور تے اوکھڑا راہ جاپے بھلا آکھ کیوں بھار اٹھائیوئی
وارثشاہ میاں قول دے آکیوں ایتھے آن کے پھیر بھلائیوئی

دیدن سہتی بسوئے طشت

سہتی کھولکے تھال نوں دھیان کیتا کھنڈ چاولاں دا تھال ہو گیا
جیہڑا اچلیا نکل یقین آہا کرامات نوں ویکھ کھلو گیا
چھٹا تیر فقیر دے معجزے دا وچوں کفر دا جیو پرو گیا
گرم غضب دی آتشوں آب آہا برف کشف دے نال سمو گیا
جس نال فقیراں دے اڑی بدھی اوہ اپنا آپ دگو گیا
الویں ڈاہڈیاں ماڑیاں کہیا لیکھا اوس کھوہ لیا اوہ رو گیا
مرن وقت ہویا سبھو ختم لیکھا جو کوئی جمیا چھو ہنے چھو گیا
وارثشاہ جو کیمیا نال چھہتا سونا تانبیوں ترت ہی ہو گیا

عاجزی کردن سہتی بخدمت جوگی و عذر نمودن

ہتھ بنھ کے کورنشاں کرے سہتی دل وچ جان بھئیں چیلڑی تیریاں میں
کراں باندیاں وانگ بجا خدمت نت پاوندی رہانگی پھیریاں میں
میرا ماں نہ باپ نہ بھین بھائی نہ کوئی خصم تے نہ سہیڑیاں میں
پیر پیچ دا اساں قبول جاتا نال صدق مریدنی تیریاں میں
کرامات تیری اتے صدق کیتا تیرے حکم دی کشف نے گھیریاں میں
اگے بھلکے بول میں بول بیٹھی ہن حق حکائیتاں چھیڑیاں میں
ساڈی جان تے مال تے ہیر تیری نالے سنے سہیلیاں تیریاں میں
تیرا شان شوکت نالے فیض دولت اج تولیا گھٹ پنسیریاں میں
اساں کسے دی گل نہ کدی منی تیرے اسم اعظم کفروں پھیریاں میں
اک فقر اللہ دا رکھ تقوے ہور ڈھا بیٹھی سبھے ڈھیریاں میں
مینوں کشف دکھا کے موہ لیا تیرے عشق فراق نے گھیریاں میں
پوری نال حساب نہ ہو سکاں وارثشاہ کی کراں دلبریاں میں

کلام جوگی

گھر اپنے چا چواہ کرکے آکھ ناگنی وانگ کیوں شوکئیں نی
نال جوگیاں موچالا یا ئی ربے جٹ دا نگوں وڈی بھوکئیں نی
جدوں بنھ جھیڑے تھک ہٹ رہئیں جا پنڈیاں سناں تے کوکئیں نی
کڈھ گالیاں سنے رابیل باندی گھن مہلیاں اسانتے گھوکئیں نی
بھلو بھلی جاں ڈٹھیو عاشقاں دی وانگ کتیاں انت نوں چوکئیں نی
وارثشاہ توں تچھ لے بندگی نوں روح ساز قلبوت وچ پھوکئیں نی

عاجزی کردن سہتی پیش جوگی

سانوں بخش اللہ دے نام میاں ساتھوں بھلیاں ایہ گناہ ہویا
کچا شیر پتیا بندہ سدا بھلا دھروں آدموں بھلنا راہ ہویا

آدم بھل کے کنک نوں کھا بیٹھا کڈھ جنتوں حکم فناہ ہویا
شیطان استاد فرشتیاں دا بھلا سجدیوں کبر دے راہ ہویا

اللہ سچ نبی برحق میاں ایس قول دا رب گواہ ہویا
مڈھوں روح بھلا قول دے وڈیا جسہ چھٹ کے انت فناہ ہویا

قارون بھل زکوٰۃ تھیں شوم ہویا وارداد دے تے قہر الاہ ہویا
بھل ذکر دے لئی پناہ ہیزم آرے نال اوہ چیر دو پھاہ ہویا

حضرت شیخ صنعان نے سور چارے منصور فی الفور تباہ ہویا
عملاں باہجھ درگاہ وچہ پون پولے لوکاں وچہ میاں وارثشاہ ہویا

کلام جوگی

گھر سکڑیئے بری ہو آئینوں دیتوں چھپیاں نال انگوٹھیاں دے
انت سچدا سچ ہی نتریگانی کوئی دلیس نہ وسدے جھوٹھیاں دے

جے توں ہاریا اساں نے صبر کیتا نہیں جان دی دایہ گھوٹھیاں دے
جٹی ہو فقیر اندر نال لڑائیں چھناں بھیڑیوئی نال ٹھوٹھیاں دے

اوڑک کھچ گھسیٹ کے لنگ کوڈے آیوں عشقدے لاہ دھرٹھیاں دے
نال آکڑاندے گلاں آکھدیں سخن سنے نی چھوٹھیاں موٹھیاں دے

سانوں بولیاں مار کے ہند دیسیں منہ ڈھو ٹکراں جوٹھیاں دے
وارثشاہ فقیر نوں چھیڑدی ہیں ڈھو معجزے عشقدے لوٹھیاں دے

عجز سہتی

سانوں بخش گناہ تقصیر ساری ساتھوں جنگ جھگڑے بھل گئے
بھائیاں عیب کی ڈھٹھا سی یوسفے دست ٹھوہ وچہ دسنوں جل گئے

یوسف بھلکے حسن داماں کیتا سو تراٹیاں دے نال تل گئے
ولی بلعم باعور جیسے زہد کردے اک گل توں بھل کے رل گئے

فقر مہر کردے عیباں والیاں تے حدول فضل دے جھوٹے بھل گئے
پھڑیا دامن پاک رسول والا وارثشاہ دے عقدے کھل گئے

مقولہ شاعر

کرے جہاں دیاں رب حمایتاں نی حق تہاں دا خوب معمول کیتا
جدوں مشرکاں آن سوال کیتا تدوں جن دو کھن رسول کیتا

مٹھوں سنی توں کملی اے سہتی اے نی جھیڑا توں کیوں عرض دے طول کیتا
خاطر نبی دی سبھ تحقیق ہویا اندر شان قرآن نزول کیتا

کڈھ پتھروں اونٹنی رب سچے کرامات پیغمبری مول کیتا
وارثشاہ جاں کشف دکھا دتا تدوں جٹی نے فقر قبول کیتا

کلام جوگی با سہتی بطریقہ سوال

لے پ ۱۳ ع ترجمہ اور آیا آدم ؑ اپنے آپ کو پھر راہ سے بہکا ۲ے کہام بڑی سوچ ۳ے جھوٹوں کے وطن آباد نہیں ہوتے ۱۲

پھریں زدم دی بھری تے سان چڑھی آٹلیں نی مُنڈھی اے اواسطاای
میں ھی عشق پچھے مہیں چاریاں سن ہتھ پکڑ کے کھُنڈی اے اواسطاای
مردمار مرکنے جنگ بازے مان متی اے گُنڈی اے اواسطاای
اتفاق دینال فقیر مارے ہیر سیال دی جنڈی اے واسطاای
آکھیں مجھیاندا چھیڑ وسدا ئے کھول جی دی گھنڈیئے واسطاای

مینوں ساڑکے عشق کباب کیتا سڑ گیاؤں لُنڈی اے واسطاای
لیا ہیر نوں ترت مراد پاویں کرلے درشنی ہنڈی اے واسطاای
بخشی بھ گناہ تقصیر تیری لیا ہیر نوں نندی اے واسطاای
کوئی ہور فساد جگاونا ایں انی بھاری اے منڈھی اے واسطاای
وارث شاہ سمجھا جٹیٹڑی نوں لاہ دلیدی گھنڈی اے واسطاای

سہتی دی گل

کلام سہتی

جو کجھ تسیں فرماؤ سو جا آکھاں ول جان بھیں چیلڑی ہویاں میں
تیری پاک زبان دا حکم لیکے قاصد ہوئیکے آن کھلویاں میں
کھاہ روٹیاں باغ وچ رکھ ڈیرا لیکے ہیر نوں حاضر ہویاں میں

تینوں پیر جی بھُل کے برا بولی بھلی وسری آن وگویاں میں
پہلاں سخن اولڑے بولکے تے شرمسار شرمندڑی ہویاں میں
وارث شاہ دے معجزے صاف کیتی نہیں مٹھ دی وڈی بدخویاں میں

آرزو نمودن جوگی پیش سہتی برائے حصول دیدار یار غمخوار ہیر

جوگی دی ہیر نوں ویکھن دی سدھر

لیا ہیر سیال جو دید کری اے آجاہ اودلبرا واسطاای
اساں عاجزاں کی تقصیر کیتی تے گناہ اودلبرا واسطاای
زلف ناگ وانگوں کنڈل گھت بیٹھی گلوں لاہ اودلبرا واسطاای
تینوں ہار سنگار گھر بار چنگا میں نتباہ اودلبرا واسطاای
لوہڑے لیٹیاں نیناں دی جھاک دیکھے لوہڑ جا اودلبرا واسطاای
گل بلوڑا عشق دے کُٹھیاندے منہ گھاہ اودلبرا واسطاای
تیرے واسطے سرتے سواہ پائی سینے بھاہ اودلبرا واسطاای
مینوں کل جہان دا اہمنا ایں مکردں لاہ اودلبرا واسطاای
تیرے واسطے مندراں پایاں نی بندے لاہ اودلبرا واسطاای
تیری خاطرے اساں نے کھٹر تیتے ملی سواہ اودلبرا واسطاای

جا کے آکھ رانجھا تینوں عرض کردا گھنڈ لاہ اودلبرا واسطاای
سانوں مہر دینال وکھال صورت مکھ ماہ اودلبرا واسطاای
دن رات نہ جوگی نوں ٹکن دیندی تیری چاہ اودلبرا واسطاای
نوکاں نیناں دیاں کالجہ سیلئے لا چھاہ اودلبرا واسطاای
پیریں پیاں نوں مار دے لت اتوں بے پرواہ اودلبرا واسطاای
سر صدقہ جان ہے اساں دی اوئے سنی آہ اودلبرا واسطاای
مال جیؤ تیرے اتوں واریا ہے سدھر لاہ اودلبرا واسطاای
دل ترسدا اے تیرے ویکھنے نوں ہر ہر ساہ اودلبرا واسطاای
تیرے واسطے اساں اجاڑ ملی دیسں راہ اودلبرا واسطاای
مسطر وانگ ہویا مکھ تن میرا کرنگاہ اودلبرا واسطاای

[1] یعنی نقد مال جو ساہوکاروں کو دہ ہنڈی دکھا کر فی الفور روپیہ وصول کرتے ہیں۔

تیرے عشق فراق نے گھیریا لے لاراہ اودلبراواسطا ای
کوئی گھل سنیہوڑا اساں تائیں ویکھاں راہ اودلبراواسطا ای
حال اپنا کس نوں جا دسّاں خیر خواہ اودلبراواسطا ای
تیرے واسطے ایس فقیر ہوئے توں گواہ اودلبراواسطا ای
تیرے نیناں نے مار خوار کیتا تے تباہ اودلبراواسطا ای
تیری چال چکور تے چھیل سندر لویں راہ اودلبراواسطا ای
ٹھاٹھاں مار دا عشق دریا کشتی لے واہ اودلبراواسطا ای
مینوں ناہ قرار آرام آوے مل جاہ اودلبراواسطا ای
تیرے عشق دے ڈھولاں دی ہبّ بولی دھرہ دھراہ اودلبراواسطا ای
پردہ عشق تے ننگ ناموس والا لیا لاہ اودلبراواسطا ای
تیرے ہوٹھاں دی سُرخی ہے عجب بنی دکھلا اودلبراواسطا ای
مینوں اگ جدائی نے بھُنیا ئے لُونا ڈاہ اودلبراواسطا ای
گھر بار وسار فقیر کیتا تیری چاہ اودلبراواسطا ای
تینوں چھڈ کے دس میں جاں کتھے نہ تراہ اودلبراواسطا ای
جان لباں تے آئیکے اٹک رہی کاہلا ساہ اودلبراواسطا ای

مینوں آسرا ہور نہ کوئی ہرگز لائیں واہ اودلبراواسطا ای
ہائے ہائے کوکاں تیرے ہجر اندر اوبھے ساہ اودلبراواسطا ای
داغ تیری جدائی دا وچہ سینے آہ آہ اودلبراواسطا ای
اکے آپ آویں وچہ باغ دے اوئے گھر لیجاہ اودلبراواسطا ای
ایس بہت حیران لاچار ہوئے میرے شاہ اودلبراواسطا ای
تیری ٹکدی مٹک ہے عجب بھبی واہ واہ اودلبراواسطا ای
تیرے عشق نے مار بیچین کیتا ڈنجھ لاہ اودلبراواسطا ای
سینہ سانگ فراق تے پاڑ دتا سیویں گھا اودلبراواسطا ای
جیہڑا لُوٹا سی آس امید والا اگی ڈھاہ اودلبراواسطا ای
توپاں دغدیاں ہجر دے لوں گوے ہٹاہ ہٹاہ اودلبراواسطا ای
تیری چال ہے چھنک خلخال پاوے پائے بھاہ اودلبراواسطا ای
صدقہ سیدیدے نوں پیار والا ٹل جاہ اودلبراواسطا ای
منگن گیاں نوں مار کے کڈھیوای ایہ کی راہ اودلبراواسطا ای
جنہاں یار نوں دلوں وساریا ای اوہ گمراہ اودلبراواسطا ای
رنگ زرد دم سرد تے نین لہو واہ واہ اودلبراواسطا ای

یاد کریں اوہ قول اقرار پہلے ہن نباہ اودلبراواسطا ای
وارثشاہ سمانہ دا فرض وڈا سروں لاہ اودلبراواسطا ای

قبول کردن سہتی فرمان جوگی را

سہتی نے جوگی دا حکم منیا

ہُنے سوہنی موہنی ہنس رانی مرگ موہنی جاکے گھلنی آں
پیری پیرٹی ویکھ مرید ہوئی تیریاں جُتیاں سر تے جھلنی آں
مینوں ملے مراد تاں جیونی ہاں کرو بخشش تاں ایتھوں ملنی آں
گھر بار نوں چھڈ مرید ہوئی تیرے جوگیاں سہلیاں سلنی آں

تیریاں عظمتاں ویکھ کے رانجھیا میں باندی ہوکے گھرانوں چلنی ہاں
دلوں صاف ہوکے تیرے پیر پکڑے ہن ہو مریدنی چلنی ہاں
مینوں عشق مراد خوار کیتا توں ملنگ تے میں ملنگنی ہاں
مینوں میل مراد بلوچ سائیاں تیرے پیر میں آنکے ملنی ہاں

اوہدے نام دا شوق ہے راتدنے وانگ سیخ کباب دے جلنی ہاں
وارثشاہ کر ترک بریایاں دی دربار اللہ دا ملنی ہاں

کلام جوگی

سن سہتی اے نی گھر ماپیاں دے ہون کواریاں ڈہاک مروڑیاں نی
حق گرُاں پیراں منداوہ بولن متاں جنہاں دیاں رب نے لوڑیاں نی
جنہاں خیر فقیر توں ہتھ روکے انہاں کدی نہ دولتاں جوڑیاں نی
تیریاں ورتیاں کیتیاں سہتی اے نی وارثشاہ ہوواں سبھے موڑیاں نی

کلام سہتی

گلاں کرن سندی نہیں جاکائی صورت فقر اگے توبہ کرنیاں نی
سون بہن آرام حرام ہویا دکھ باجھ مراد دے جرنیاں نی
آتش ہجر بلوچ دی جگر لوہٹا کریں مہر سایاں تتی بھڑنیاں نی
اگے فقر دے رہاں میں ہتھ بدھی ہو ٹہل جو سرے سو کرنیاں نی
خانہ رب دا جو صورت فقر دیئے حکم فقر دا سر تیتے دھرنیاں میں
اُٹھے پہر غوطے کھاندی جان میری ہووے کرم تیرا ڈُبی ترنیاں میں
نال عاجزی عجز نیاز پیرا مرط مطلب مراد دی کرنیاں میں
جان مال سارا وارثشاہ وانگر نام فقر دے توں صدقے کرنیاں میں

کلام جوگی

رکھ سہتی اے اپنی جمع خاطر تیرے یار توں رب ملاوسی نی
ساڈی عاجزی عجز منظور کرسی رب تدھ نوں یار دیواوسی نی
سیاں کوہاندے پندھ اک گھڑی اندر رب مہر دینال انوادسی نی
مڑی گھراں نوں نویں سلام کرکے گلاں ہیر نوں جاساوسی نی
الیسی پڑہاں میں اک عظمت سیفی نال جادواں ٹونیاں آوسی نی
تقویٰ اک دا رکھ لے سہتی اے نی رب چا سبب بناوسی نی
نال فقر اندے کرے برابری جے ہتھو ہتھ بدلہ ویکھو پاوسی نی
وارثشاہ جیہا کری آپالئی اے ہیش ازل دا لکھیا آوسی نی

پیغام رسانیدن سہتی ہیر را

سہتی جا کے ہیر دے کول بہکے بھیت ہیر دا سبھ سمجھایا ای
اوہنوں ٹھگ کے مہیں چرایاں نی ایتھے آنکے رنگ وٹایا ای
اوہ بھی کن پڑا کے آن لتھا آپ وہٹڑی آن سدایا ای
دِتے توں قرار وسار سارے آن سیدے توں کونت بنایا ای
جنہاں مار کے گھروں فقیر کیتا اوہ جوگیڑا ہوئے کے آیا ای
تیرے نیناں نے چا ملنگ کیتا منوں اوسنوں چا بھلا ای
آپ ہو زلیخا دے وانگ سچی اوہنوں یوسف چا بنایا ای
ہو یا چاک بنڈے ملی خاک رانجھے لاہ ننگ ناموس ونجایا ای

دینے دار موا س ہو وہر مبیٹھا لینے دار ہن اک کے آئیا اى
ہو جائیں نہال جے کریں زیارت تینوں باغ دچہ اوس بلایا اى
بہت زہد کیتا ملے پیر پنجے مینوں کشف ہی زور وکھایا اى
ادہدے نزع نوں آبحیات پہتا کیہا جھگڑا بھابی اے لایا اى
مار حال بھیں ہو بیحال رہیا کیہا بھابی اے مغز کھپایا اى
بچے اوہ فقیراں توں ہیر کڑی اے ہتھ بنھ کے جنہاں بخشایا اى
اکے مار جاسی لکے تار جاسی ایہہ میٹھ انیاؤندا آئیا اى
کدھ وہیڑلوں دھک اروڑیاں تے ہوڑا وچہ پروہنہ گڈایا اى
دانگ عتیاں نظر لے جاہ اس تے فوجدار بن کے نواں آیا اى

گالیں دے کے ویہڑلوں کدھ اسنوں کل مہلیاں نال کٹایا اى
زیارت مرد کفائتاں جان عصیاں نور فقر دا ویکھنا آیا اى
جھب نذر لے کے رل ہو رعیت فوج دار تغیر ہو آیا اى
وقت نزعدے آبحیات توہیں کیہا بھابی اے بھول بھلایا اى
جھانک لائے کے کن پڑوا یونی نیناں والی اے غضب کیہ چایا اى
قتل عام پایا ملک صاف ہویا نیناں والی اے غضب اٹھایا اى
ڈبھا حال توں حال چنگیڑا اے عیسٰے ہو زمین تے آیا اى
وچ باغ کالے ڈیرا لا بیٹھا دل وچ تیرا دھیان آیا اى
اگے جائیکے کورنشاں بہت کریں اوہ تاں تدھ دے واسطے آیا اى

عمل فوت تے وڈی دستار بھلی کتوں بھیلدا سانگ بن آیا اى
وارث قول بھلائیکے کھیڈ روہوں کیہا نواں مخول جگایا اى

کلام ہیر

ہیر آکھیا جائیکے کھول گل اوہدے دلیس نوں بھوک کھاونی ہاں
جنّاں چاہڑ کے سان تے کراں پرزے قتل عاشقاں دے اتے دھاونی ہاں
پایا ہے نال فراق رانجھا عیسٰے وانگ مڑ پھیر جگاونی ہاں

اہدے پیراں دی خاک ہے جان میری جیو جان بھیں گھول گھماونی ہاں
اگے چاک سی خاک کر سار سٹاں اوہدے عشق نوں صقل چڑھاونی ہاں
وارث شاہ پتنگ نوں شمع اتے اگ لائے کے ویکھ جلاونی ہاں

تیار شدن ہیر بطرف جوگی در کالا باغ!

ہیر نھائے کے پٹ دا پہن تیور والیں عطر پھلیل لگاؤندی اے
کجل بھنڑے نین اپڑا ہد لٹے دو دیں حسن دے لک لے دھاوندی اے
اصاف دا بھو چھن پہن اتے کنیں ٹک ٹک والیاں پاوندی اے
ہیر مو ہرے دار پٹا گلی دے ڈورے کدھ کے لک دکھاوندی اے

دل پائیکے مہندیاں خونیاں نوں گورے مکھ تے زلف پلماوندی اے
ل وٹناں ہو بھٹاں تے لاسُرخی نواں لوہڑ تے لوہڑ چڑھاوندی اے
کیمخواب دی چولڑی بھب رہی بانک چونک تے تیر ڈولاوندی اے
چلی بھب کے لٹکدی یار وٹے پیر پیر تے ٹھوکراں کھاوندی اے

ٍ حضرت عیسٰی ابھی زندہ ہیں جب یہودیں دجال پیدا ہوگا تب اس جہان میں آکر اس کو ماریں گے اور یہود نصارے سب ان پر ایمان لادیں گے۔

گھت جھانجراں لوہڑے سرے چڑھکے ہیر سیال لٹکدی آوندی اے
لٹکا بندلی بنی ہے نال لوہلاں وانگ مور دے پائلاں پاوندی اے

ہاتھی مست چھٹا چھنا چھن چھنکے قتل عام خلقت ہوندی آوندی اے
نین مست تے لوہڑ دندا سڑے داشاہ پری چھنکدی آوندی اے

کدی کڈھ کے گھنڈ لڑ ہا دیندی کدی کھول کے مار مکاوندی اے
گھنڈ لاہ کے لٹک وکھا ساری جٹی رُٹھڑا یار مناوندی اے

مالک مال دے نوں سبھ کھول دولت وکھو وکھ چا کر وکھاوندی اے
اونوں امن امان امانتاں دی ثابت نال ایمان لے آوندی اے

جویں روز نشور دے روح آون دل قالباں دے تویں دھاوندی اے
وارثشاہ تا پیدی نظر چڑھیا خلقت سیفیاں پھوکدی آوندی اے

آمدن ہیر نزد جوگی در باغ

رانجھا ویکھ آکھدا پری کوئی اکے بھاویں تے ہیر سیال ہووے
کوئی ہیر کہ موہنی اندرانی ہیر ہووے تے سیال دے نال ہووے

نیڑے آئیکے کالجے دھا گئی جویں مست کوئی نشے نال ہووے
رانجھا آکھدا ایہہ بہار آیا بیلہ جنگلاہی لالو لال ہووے

ہاتھ جوڑ کے بدلاں ہانجھ بدھی ویکھاں کیہڑا دیس نہال ہووے
چمکی لیلۃ القدر سیاہ شب تھیں جس تے نظر لوے سو نہال ہووے

ڈول ڈال تے چاک دی لٹک سندر جیہا پیکنے دا کوئی خیال ہووے
دوست سوئی جو بپت وچ بھیڑ کٹے اتے دوستی وچ کمال ہووے

یار سوئی محبوب توں فدا ہووے جی سوئی جو مرشداں نال ہووے
وارثشاہ آ جمڑی رانجھنے نوں جیہا گدھے دے گل وچ لال ہووے

دیدار کنانیدن بیوی ہیر رانجھا جوگی را

گھنڈ لاہ کے ہیر دیدار دتا رہیا ہوش نہ عقل تھیں تاک کیتا
لنک باغ دی پری نے جھاک دتی سینہ چاک دا پاڑ کے چاک کیتا

بنھ ماپیاں ظالماں ٹور دتی تیرے عشق نے مار غمناک کیتا
ماں باپ تے انگ بھلا بیٹھی اساں چاکنوں اپنا ساک کیتا

تیرے باجھ نہ کسے نوں انگ لایا گواہ حال دا ایں رب پاک کیتا
ویکھ لویں نردئی امان تیری سینہ ساڑ کے برہوں نے خاک کیتا

اللہ جاندا اے ایہناں عاشقاں نے مزے ذوق تے چا تڑاک کیتا
وارثشاہ لے چلنا تساں سانوں کس واسطے جیو غمناک کیتا

کلام جوگی با ہیر

چوہدریاں چھڈ کے چاک بنیاں مہیں چار کے انت نوں چور ہوئے
قول کواریاں دے لوہڑے ماریاں دے داڈھل ہاریاں دے کھو ہو رہوئے

تساں رنگ نے جڑھکے لال ڈولے ساڈے لئے انت جوالڑے ڈھور ہوئے
جنہاں قول اقرار وسار دتے لیکھے تنہاں دے لانت وچہ گور ہوئے

ماں باپ قرار کر قول ہارے کم کھیڑیاں دے زور و زور ہوئے
راہ سچڑے تے قدم دھرن ناہیں جنہاں کھوٹیاں دے دل کھوڑ ہوئے

تیرے واسطے دِتے ہاں کڈھ دیسوں اسیں اپنے دیس دے چور ہوئے
وارثشاہ نہ عقل تے ہوش رہیا مارے ہیر دے سحر دے مور ہوئے

کلام ہیر با جوگی

مہتر نوح[1] دیاں بیٹیاں ضد کیتی ڈُب موئے نی چھڈ ٹکانیاں نوں
یعقوب[4] دیاں[5] پُتراں ظلم کیتا سنیاں ہو سیا یوسف[4] دیاں دانیاں نوں

ہابیل[3] قابیل دِل جنگ ہویا چھڈ گئے پیغمبری بانیاں نوں
جے میں جان دی ماپیاں بنھ دینی چھڈ چلدی جھنگ گھیانیاں نوں

جدوں ویلڑا وقت گھُسا بیٹھی خیراں ہویاں نے خاک سمانیاں نوں
تقدیر خدا دی دُکھ پائے سبھ حق دے راہ وکھانیاں نوں

عزرائیل سرے اتے گھوردا اے چھڈ چلنا تنبواں تانیاں نوں
میرے وس ناہیں کجھ ماہیا وے جھولی چننگ پکیٔ ایانیاں نوں

خواہش حق دی قلم تقدیر دی گی موڑے کون اللہ دیاں بھانیاں نوں
لکھیا لوح قلم دا نہیں مڑدا ہونی ہندی آ حرف لکھانیاں نوں

ہیر آکھیا رانجھیا سنی میتھوں کہی دسنی مت سنانیاں نوں
کسے تر سِطے وقت سی نہیوں لگا تُسان بیجیا بھُنیاں[6] دانیاں نوں

گنگا نہیں قرآن دا ہووے حافظ اُٹھاں ویکھدا نہیں[7] ٹٹانیاں نوں
ساڈھے تِن ہتھ زمیں ہے ملک تیری انویں کاسنوں ولیں ولانیاں نوں

رانجھا ہیر گناہ دے بھر بیڑے بنے لا دنی شرم مہانیاں نوں
وارثشاہ اللہ بناں کون پچھے پچھاٹیٹاں اتے نتانیاں نوں

کلام رانجھا

تیرے ماپیاں ساک کو بھاں کیتا اسیں رُلدے رہ گئے پاسیاں تے
آپ رہے پٹ گئیں نال کھیڑیاں دے ساڈی گل گوائیا[8] ہاسیاں تے

سانوں یار کے حال بیحال کیتو آپ ہوئی ایں وابیاں جھانسیاں[9] تے
ساہڈے تِن من دیہی میں فدا کیتی ہن ہویاں ہاں تولیاں ماسیاں[10] تے

شمش پنج باراں اتے تن کانے لکھے الیں زمانے دے پاسیاں تے
وارثشاہ وساہ کی زندگی دا ساڈی عمر ہے نقش پتاسیاں تے

کلام ہیر

جو کوئی ایس جہان تے آدمی ایں وند امر یگا عمر تے جھورا دا جی
سدا خوشی ناہیں کسے نال نبھدی ہے ایہ زندگی نیش زنبور دا جی

گل لگ میرے میاں رانجھیا وے تت ساڑ دا داغ مہجور دا جی
سڑ بل کے کوئلہ ہویاں میں سینہ ہویا جوں روڑ تنور دا جی

[1] پ ع اور جن کے دل میں آزار ہے سوان کو بڑھائی گندگی پر گندگی اور وہ مرے جب تک کافر رہے [2] اشارہ بقصہ نوح ہمراہ پسر خود کنعان در کنعان متعلق کشتی در طوفان ذکر یافت یا بُنیّ ارکب معنا [3] اشارہ بہ قصہ یوسف علیہ السلام با برادران خود [4] اشارہ بہ قتل قابیل برادر خود ہابیل [5] ظاہر ہے کہ بھُونے ہوئے دانے اُگتے نہیں [6] رنگی گئی یعنی بشیر د شکر ہو گئی [7] ہمیں مذاق میں اڑا دیا [8] لعنت دلعل یعنی زبانی دعوے [9] بہت کمزور نحیف ۱۲

بندہ جیونے دی نت کرے آسا عزرائیل سر دے اُتے گھور دا جی
وارثشاہ اس عشقدے کرنہار اڈال ڈال تے خال کھجور دا جی

ایضاً

بہہ بیٹھ کے ہیر سلام کیتا تیری بندی ہاں جویں فرمائی اے جی
بحر عشق دا خشک غم نال ہویا نال عقل دے مینھ ورھائی اے جی
حضرت سورۃ اخلاص لکھ دیو مینوں قرعہ فال نجوم دا پائی اے جی
نالے کھول کتاب تعویز لکھو کویں سہتی دا دل بھوائی اے جی
جا تیاریاں ٹرن دیاں جھب کرے ی اے جے سجنوں حکم فرمائی اے جی

تیس مہر کرو ایس گھریں جائی اے نال سہتی دے ڈول بنائی اے جی
کویں کراں میں کوشاں عشق دیاں تیر عشقدیاں پوریاں پائی اے جی
نقش حب دا لکھ دیو کوئی اکے لوک زبان پڑھائی اے جی
پھر جیو ادہدا جھب موم ہووے کرے کم اوہ نال رسائی اے جی
کھول فالنامہ تے دیوان حافظ وارثشاہ توں فال کڈھائی اے جی

ملاقی شدن ہیر و رانجھا

ادل ہیر پکڑے اعتقاد کر کے پھر نال کلیجے دے لگ گئی
کیہی لگ گئی چنگ جگ گئی خبر جگ گئی وچ دھڑگ گئی
لگا مست ہو کملیاں کرن گلاں دُعا کسے فقیر دی لگ گئی
وار وگ گئی حرص بھگ گئی دل لگ گئی خبر جگ گئی
اگے دھواں دھکھنڈرا جو گیڑیدا توں پھوک کے چھوکری اگ گئی
رانجھا شوق دے نال دیدار کردا گل ہجر دی ہو الگ گئی

نواں طور عجوبے دا نظر آیا ویکھو جل پتنگ تے اگ گئی
یار وٹھگاں دی ریوڑی ہیر جٹی منہ لگدیاں یار نوں ٹھگ گئی
رانجھا شوق دے نال اُٹھ کھڑا ہویا واؤ عشق دی دہاں نوں وگ گئی
جدوں یار نوں یار پھر آن ملیا حرص دوہاں دی اندروں بھگ گئی
دونویں مست دیدار وچہ جھولدے سن نہر شوق دی دھار رگ گئی
یار یار دا باغ وچ میل ہویا گل عام مشہور ہو جگ گئی

یار و گھکی اندھیر ڑی عشق والی اُڈ شرم حیا ر دی پگ گئی
وارث ٹٹیاں نوں رب جوڑ دا اے دیکھو کملڑی نوں پری لگ گئی

روانہ شدن ہیر از جوگی بطرف خانہ خود و مشورت نمودن با سہتی

ہیر ہو رخصت رانجھے یار کولوں آکھے سہتی اے متا پکائی اے نی
دھن لوہڑ پیا بیڑا شودیاں دا نال کرم دے بنڑے لائی اے نی

ٹھوٹھا بھن فقیر نوں کڈھیائی کویں دسنوں خیر بھی پائی اے نی
میرے واسطے اوس تے لے ترلے کویں وسدی آن پہنچائی اے نی

۱ے صلح سے کام کرے ۲ے چلنے کی تیاریاں جلدی کریں ۳ے شہرت جہان میں پھیل گئی ہے جب کسی کو لوٹنے لگتے ہیں تو پہلے اس کو ریوڑی کھلاتے ہیں جس میں دھتورہ ملا ہوتا ہے جب آدمی اس کو کھاتا ہے تو بیہوش ہو جاتا ہے ۵ے غضب کے دریا میں کشتی پڑتی ہے ۱۷ -

تینوں ملے مراد تے اساں ماہی دونویں اپنے یار ہنڈائی اے نی
ہویا میل جو چریں وچھنیاں دا یار رب نے گلے لگائی اے نی
سسّی نال ہوتاں پنوں میل کیتا تویں میر ابھی میل ملائی اے نی
کھیڑیاں وچہ نہ پرچدا جیو میرا کویں رانجھے دے نال رلائی اے نی
جیو عاشقاں دا عرش حق دائے کویں اوسنوں ٹھنڈ لوائی اے نی
نال خوشی دے جوبناں مان لئی اے ایس دکھ نوں چا مٹائی اے نی
شیطان دیاں اسیں استادنیاں کوئی آکھاں مکر پھیلائی اے نی
گھر لیائیکے تے کراں خوب خدمت جیو اسدا خوشی کرائی اے نی

رانجھا کن پڑا فقیر ہویا سراوس دے دری چڑھائی اے نی
باقی عمر رانجھیٹے دے نال جالاں جویں سہتی اے ڈول بنائی اے نی
درلیائے مقصود وجے عاشقاں دا بدلہ رب توں بھوبھ پائی اے نی
چوری چوری تاں جتن ہزار کیتے حقداراں نوں حق پہنچائی اے نی
ایہ جوبناں ٹھگ بازار دا اے سر کسے دے وری چڑھائی اے نی
کوئی روز دا حسن پراہونا ایں مزے خوبیاں نال ہنڈائی اے نی
باغ وچہ نہ جاندیاں سوہندیاں ہاں کویں یار نوں گھریں لیائی اے نی
گل گھت پلو منہ گھاہ لے کے پیریں لگ کے پیر منائی اے نی

مشکل حل تیری میری رب کرسی دعا فقر توں چل کرائی اے نی
وارثشاہ گناہ دے اسیں لدے چلو کل تقصیر بخشائی اے نی

دیدن ہمنشینان ہیر را بوقت باز آمدن از باغ

ہیر آوندی سیاں دی نظر پئی مست ہست جیوں بہت خوشحال آئی
اج سکھ دے نال سوہاوندی اے دلوں دکھ دے لاہ جنجال آئی
لکھ یار والا چانن اکھیاں دا کھیں ویکھ چانن خوشی نال آئی
اگے وہندیاں گئی سی نموں جھونی مست یار دے شوق دے نال آئی
اج سدہراں دل دیاں لاہیاں سو بھاویں جاندڑی کڈھ ابال آئی

جویں بت وچ جان اٹھ جان دوڑی تویں گھراں نوں ہیر سیال آئی
تویں پا دیدار محبوب والا غم سٹ کے ہو نہال آئی
۹۸۶ رب وچھڑے یار ملادتے دلوں غماں دا لاہ زوال آئی
۹۸۷ سیاں ویکھ کے لگیاں کرن طعنے ہیر جوگی دا پا وصال آئی
وارثشاہ سہاگے تے اگ وانگوں سونا کھیڑیاں دا سبھو گال آئی

تمسخر نمودن رائباں وصیرفاں[3] با ہیر

اگوں رائباں صیرفاں بولیاں نے کہیا متھا توں بھابی اے کھیڑیا ای
بھابی آکھ کی لبھوئی ٹھک آئی ایں سوئن چڑی وانگوں رنگ پھیریا ای

لے پ ۲۵ ع (ترجمہ) اور جو کوئی چاہے گا بدلہ دینا دیا کا اس میں دیں گے اس کو جو کوئی چاہے گا بدلہ آخرت کا اس میں سے دیں گے اس کو اور ہم ثواب دیں گے احسان ماننے والے کو ۲ے سورۂ ہود (ترجمہ) اور یہ گناہ بخشواؤ اپنے رب سے پھر رجوع لاؤ اس کی طرف کہ پھر آوے تم کو اچھا بھر آنا ایک وعدہ مقرر تک اور دیوے ہر زیادتی والے کو زیادتی اپنی ۳ے رائب شک کرنیوالا آدمی اور صیرفی پر کھنے والا اور جانچنے والا مراد اصل بات کو تاڑ جانے والا۔ ۱۲

موئی گئی سین جیوندی آن وڑی ایں سچ آکھ کی سچ سہیڑیا ای
نین شوخ بنے رنگ چمک آیا کسے جوبنے دا کھوہا گیڑیا ای
قدم چست تے صاف کنوتیاں نے ہتھ چابک سوار نے پھیریا ای

اج رنگ تیرا بھلا نظر آیا بھٹ سکھ تے دکھ نبیڑیا ای
ہاتھی مست عاشق بھاویں باغ والا تیری سنگلی نال کھہیڑیا ای
وارثشاہ اج حسن میدان چڑھکے گھوڑا شاہسوار نے پھیریا ای

ایضاً

نین مست گلھاں تیریاں لال ہویاں تنیاں چولیدیاں وکھے لے ڈھلیاں نی
کسے نال بھاویں اج میل ہویا دھاراں کچلیدیاں سرمیلیاں نی
۹۸۹ کسے زدم بھرے پاسوں نسی ایں توں دھڑکے کالجہ پونیاں تر میلیاں نی
۹۹۱ کسے لئی ہشناک نے جت بازی پاسہ لائیکے بازیاں کھیلیاں نی
۹۹۳ تیریاں گلھاں تے دندرے داغ دسن اج سیدیاں ٹھاکراں چیلیاں نی
۹۹۵ اج کھیڑیاں نے نال مستیاں دے سہتھنیاں ہاتھیاں تے چا پیلیاں نی
رنگ ہور دا ہور ہے اج ہویا کھیڈاں کھیڈیاں کتے اکیلیاں نی
۹۹۷ تھک ہٹ کے گھر کدی آن پئی ایں ٹکیاں مٹھیاں بھرن سیلیاں نی
۹۰۹ جہناں یار گوا ئیکے پھیر لدھے اوہ تاں جگ اتے ا ربیلیاں نی

کسے نب بھنیں اج چوپ لئے تل پیڑ کڈھے جویں تیلیاں نی
سبھو ول وٹیں وانگ پھلاں جھوکاں تیریاں ہانیاں بیلیاں نی
۹۹۰ بھیڑیاں وہٹیاں دی کھلی اج قسمت کوتنا توالیاں ڈھا میلیاں نی
۹۹۲ صولے دار نے قلعہ نوں ڈھوتوپاں کر کے زیر رعیتاں میلیاں نی
۹۹۴ اج نہیں ایالیاں خبر لدھی بگھیاڑاں نے پاڑیاں چھیلیاں نی
۹۹۶ چھٹا جھانجر ا باغدے صفحے وچوں گاہ کھڈیاں سبھ جا میلیاں نی
سارا جگ جہان کپاہ ویلے توں تاں بھابی اے پونیاں ویلیاں نی
۹۹۸ کسے ہک تیر نیال ہک جوڑی اکھیں نال تیرے اکھیں میلیاں نی
دس وارثا کن ایں نکچھڑی ایں توں کتے گوشٹے ہولیاں کھیلیاں نی

ایضاً

جویں سوہنے آدمی پھرن باہر کچرک دولتاں رہن چھپلیاں نی
اج کیاں دے لاندی آس پئی جم جم جاں باغیں بھر جایاں نی
خاک تودیاں دے جھتے ڈھیر وڈے تیر اندازاں نے کانیاں لایاں نی
پانی باجھ سکی داہڑی کھیڑیاں دی اج من گھتی انہاں نایاں نی
سیاہ بھور ہویاں حسنچاں پاریاں دیاں بھر بھر پاوندے رسلائیاں نی

اج بھاویں تاں باغوچہ عید ہوئی کھادیاں بھکھیاں نے مٹھلیاں نی
وسے باغ جگاں تائیں سنے بھابی جتھے کھان فقیر ملایاں نی
اج جو کوئی باغ وچہ چادڑیا موہوں منگیاں دولتاں پایاں نی
اج سرچو پائیکے چیلیاں نے سرمے دانیاں خوب ہلایاں نی
تیرا رنگ بہار گلزار بنیاں اکھیں تیریاں ددن سوایاں نی

اج آب چڑھی ایہناں موتیاں نوں جیو آئی ایں بھابی لے آئیاں نی
وارثشاہ ہن پانیاں زور کیتا بہت خوشی کیتی مرغایاں نی

۱؎ کسی آدمی کے ساتھ وصال ہوا ۲؎ کسی شہوتی سے بھاگ آئی ۳؎ بے نصیب دلہنوں کا کام بن گیا قسمت کھل گئی ۱۲

ایضاً

تیرے چھنبے دے سہرے حسن والے اج کسے ہوشناک نے لٹ لئے
جیہڑے نِت نشان چھپاوندی سیں کسے تیر انداز نے چُٹ لئے
آکھ کہناں پھلیلیاں بڑی ایں توں عطر کدھ کے پھوگ نوں سُٹ گئے
کسے ہِک تیری نال ہک جوڑی وچوں پھُل گلاب دے ٹٹ گئے

تیرے عطر نوں کسے چاڈوہلیا ئی نافے مشک والے اکسے پٹ لئے
کسے ہو بیدرد کسیس دِتی بند بند کمان دے ٹٹ گئے
بھاویں یار رانجھے نال میل ہویا زبرن زیر کرکے کٹ گئے
وارثشاہ اوہ وگاں دے نال چگن جیہڑے پہلڑے پور ہو جُٹ گئے

ایضاً

سینہ صاف ہویا پیڈو لال ہویا تیرے سر تے ہتھ کسے پھیریا ای
لا یارنگ ملنگ نسنگ بھاویں انگ نال تیرے انگ بھیڑیا ای
سرمے دانی دا لاہ پردچنا بھی سرمے سرمچو کسے لویڑیا ای

تیری گاہدی نوں اج کسے ڈھکیا ای تیرا اج کھوآ کسے گیڑیا ای
لاہ چھونی دُدھ دے دیگچے دی کسے اج ملائی نوں چھیڑیا ای
وارثشاہ تینوں پچھوں آن ملیا کے نواں ای کوئی سہیڑیا ای

ایضاً

بھابی اج جوبن تیرے لہر دتی جویں ندی دا نیر اچھلیا ای
قفل جندرا توڑ کے چور وڑیا اج بیڑا کستوری دا ہلیا ای
اج پیدلاں نے شاہ مات کیتا چالا نواں شطرنج دا چلیا ای
سُرخی ہوٹھاں دی کسے نے چوپ لئی اَنب کھنا موڑ کے گھلیا ای
انگ نال تیرے انگ جوڑ کے تے تیرا اندروں کالجہ سلیا ای

تیری چولی دیاں تنیاں ڈھلیاں نی تینوں کسے محبوب تھلیا ای
سُوہا گھگھر الہراں دے نال اڈے لوک بندہ چندہو چلیا ای
کِتے کیہے کھڈار کھڈاری ایں نی سنے مہریاں فرش تھلیا ای
کستوری دے مرگ کس ڈھالئے کوئی نواں ہیر کر آن ملیا ای
وارثشاہ میاں روز حشر دے نوں ساڈا روندیاں نیر نہ ٹھلیا ای

ایضاً

تیرے سیاہ تولڑے کجلیدے ٹھوڈی اتے گلھاں اتوں گم گئے
تیرے خوانچے شکرپاریاں دے ہتھ مار کے بھُکھیاں لُم لئے

تیرے پھُل گلاب دے لال ہوئے کسے گھیر کے راہ وچ چم لئے
دھاڑ مار کے دھاڑدی میو یاندی رلے جھاڑ لوٹے کتے گم گئے

وڈے ونج ہوئے اج وہٹیاندے کویں نویں ونجارڑے گھم گئے
وارثشاہ میاں کیتے کم تیرے اج جگ جہان تے دُھم گئے

ا؎ مویشیوں کے ساتھ پھرتے ہیں جو پہلے روز باندھے گئے ۲؎ کسی استاد نے بازی کھیلی ۳؎ بھوکوں نے کھالئے
۴؎ نئے سوداگر آن کر گھومے ۱۲

ایضاً

کوئی دھوبی ولائیتوں آن لتھے سرلیاف دے تھان چڑھ کھنب گئے
کنہاں چوراں نے مال چرایا اے ساتھوں کھس کے کھوج تے سُنب گئے
کھیڑے کابلی کتیاں وانگ نٹھے وڈھوائیکے کن تے دُنب گئے

تیری چولی دلوہندری سنے سینے پینجے تو پینے نوں جویں تُنب گئے
کیکوں لبھسی ہال ایہہ کھیڑیاں دا پیریں خار مُغیلاں دے چھُنب گئے
وارثشاہ اچمبڑا انواں ہویا ستے پاہرواں نوں چور ٹُنب گئے

ایضاً

کسے کیہے نپیٹر نپیٹری ایں توں تیرا رنگ ہے توری دے پھُلدا نی
تیرا لک کسے پائمال کیتا ڈھکا کل وجود وچہ گھسلدا نی
نال وررزشاں دے جُسّہ جھگ کیتا جدوں ہٹ گیا پچھاں ٹُلدا نی
ضرباں مار جس جان ترور سٹی کوئی زدم بھریا تیرے تُلدا نی ۱۰۰۰
کھڑکی حسندی نوں لگا خوب دھکا کر رجھوٹ فقیر پُلدا نی ۱۰۰۲
پچھی نگلدی رہی ثبوت ڈولا بگلا پچھڑاں چھوب اُگلدا نی ۱۰۰۴
قمری ہوئیکے سرو تے لے جھوٹے جیہڑا باغ وچہ سی جھلدا نی
تیری اج امیدی دی کلی کھلی ٹھوہنگا ٹھیک لگا بلبلا مدا نی
متھا اج تیرا کھڑیا پھُل دانگوں حصہ لیا سو باغ دے ہلدا نی
بھادیں اج فوارا باغ چھٹا تیری نہر دا نیر اُچھلدا نی
اتوں ہٹیا اج جوان بھادیں متھاڈ گا ای تیری پڑلدا نی
تیری عطر دانی گاندھی خوب بھری وچوں عطر بھابی پیا ڈُلھدا نی
تیری سر تے برسیا ابر نیساں پیدا گوہر ہوسی وڈے مُلدا نی

ڈھاکاں تیریاں کسے مروڑیاں نی ایہ تاں کم ہویا ہل جُلدا نی
دُرمہ پھیر الماس وچہ وِنھ دِتا جویں تیر گیا اندر سُلدا نی
کسے ڈاہ کے موڑ اچھو تھابی لے لاہ دِتا تیری چُلھ دانی
جیہڑا مجھیاں نوں موئیں نت دیندا پھوکاں چاہڑ کے گایاں نوں مُلدا نی ۱۰۰۱
اج سکدیاں دلاں دی ریجھ لتھی لوہڑا لٹیا دوہاں انملدا نی ۱۰۰۳
پانی بھلیا گیا نہ نالیاں توں بدل سٹیا میںہ ہڑلدا نی ۱۰۰۵
بھادیں تخت اُتے بیٹھا اوہ جوگی جیہڑا خاک دلوچہ سی رُلدا نی
اوہ بھی تدھ نوں نت اڈیکداسی جیہڑا تدھ نوں نہیں سی بھُلدا نی
بھابی دس کھاں کتوں کی لبھیائی تیرا حسن پیا اج ڈُلھدا نی
تیری ماڑی دی چھت نوں آتاں کیتا دیکھے زور معمار نے تُلدا نی
ماری شوہ دریا نے آٹکر درہ کھول دِتا تیرے پُلدا نی
شیشی عطر والی کِتھے ڈھیلوا ای کوئی بھار نہ ٹھبیرا اُملدا نی
سپ کسے جواہری نے چیر لیا جیہڑا انہیں سی سیدے توں کھُلدا نی

بیلی ملے وچھنیاں بیلیاں نوں ہویا کرم ہے رب رسُلدا نی
وارثشاہ میاں ایہو دُعا منگو بارا کھُل جاوے اج کُل دا نی

۱؎ نداف رُوئی کو جس طرح دھنتے ہیں ۲؎ سوئے ہوئے محافظوں کی چوروں نے بے عزتی کی ۳؎ حرکت کا کام ہے۔
۴؎ جس سے دھکا تمام وجود کو پہنچتا ہے ۵؎ گرا کر موٹی لکڑی کا زور دیا تیرے دیگدان کا فرش باڑ دیا ۱۲

جواب دادن ہیر رائیاں وصیرفاں را بہ انکار

ہیر آکھدی رائیاں صیرفاں نوں اڑیو دیر پیو کس واسطے نی
پر نیہہ دا مینوں اثر ہویا رنگ زرد ہویا ایس واسطے نی
کٹے جاندے نوں بھجکے ملی ساں میں تیناں ڈھلیاں چولیدیاں پاستے نی
موہدی پئی بنیرے تے ویکھدی ساں پیڈو لال ہویا ایس واسطے نی
راہ پکیاں دے ولوں ویکھدی ساں کوئی نظر نہ آیا راستے نی
میرے پیڈ ونوں کٹے نے ڈھڈ ماری لاساں پگیاں میرے پاستے نی
مینوں قسم اڑیو کوئی گل ناہیں تسیں بھلیاں ہور وسواستے نی

چھیڑو نہ گولی خصم پٹڑی نوں میتھے ملنا رب دے واسطے نی
چھاپاں کھبّ گیاں گلھاں میریاں تے داغ پیگیا چپ پرایسرت تے نی
روونی اتھروں ڈلھیاں کھڑے تے کھل گئے تولڑے پاستے نی
سرخی ہوٹھاں دی آپ میں چوپ لئی رنگ اڈ گیا ایس واسطے نی
کٹا گھٹیا وچہ گلو کڑی دے ڈھاکاں لال ہویاں آس پاستے نی
میرا چھڈو خیال سہیلیو نی ہیر آکھدی رب دے واسطے نی
وارثشاہ میں تجھ غریبنی ہاں لوک آکھدے کیوں مہاستے نی

کلام رائیاں

بھابی اکھیاں دی رنگ رت دی نی تینوں حسن چڑھیا انیاوندا نی
اج دھیان تیرا اسمان اتے تینوں آدمی نظر نہ آوندا نی
راجپوت میدان وچ لڑن تیغاں اگے ڈھاڈیاں دا پت گاوندا نی
تیرا عشق میدان ہن آلتھا یار نظر تینوں ہن آوندا نی

تیرا حسن گلزار بہار بنیاں اج ہار سنگار سبھ بھاوندا نی
تیرے سرمے دیاں دھاریاں دھوڑیاں چوین گانگوی مال تے آوندانی
رخ ہور دا ہور ہے اج تیرا چالا نواں کوئی نظر آوندا نی
اج آکھدے نی وارثشاہ ہوریں کھیڑا کون الوکس تھاوندا نی

کلام ہیر

مٹھی مٹھی مینوں کوئی اثر ہویا اج کم تے جیو نہ لگدا اے
تیور لال مینوں اج کھیڑیاں دا جویں لگے النبڑا اگدا اے
کھل کھل جاندے بند چولڑی دے اج گل میرے کوئی لگدا اے
اکے جوبنے نے اج ہٹا ٹھ دتی لوہنا آوندا پانی تے جھگدا اے

ہھلی وسری لوٹی اولنگھ آئی اکے ہویا بھلا ڈراٹھگدا اے
اج یاد آئے مینوں سوئی سجن جیندا مگرالا ہمڑا جگدا اے
گھربار وچوں ڈرن آوندا اے جوبن کسے نثار وچہ وگدا اے
وارثشاہ بلانہ مول سانوں مینوں بھلا نہیں کجھ لگدا اے

کلام رائیاں وصیرفاں

اج کسے بھابی تیرے نال کیتی چور یار پھکڑ گنہگاریاں نوں
تیرے نیناں دے نوکاں دے خط بنے دانہہ ملدی اے جوبن کٹاریاں نوں
تیرے جوبن دا رنگ کسے لٹ لیا ہنوماں جو لنک اٹاریاں نوں
گھروں ٹرن لگے مساں ہیر پٹیں آئیوں چرتلا کڈھ تیاریاں نوں
تیری ترکڑی دیاں کساں ڈھلیاں نے کسے تولیا لونگ سپاریاں نوں
اج سکدیاں کواریاں کرم کھلے جیہڑیاں ڈھونڈیاں سن نت یاریاں نوں
کھلے بھار سوداگراں ونج کیتے گھاٹ پئی دلال بازاریاں نوں

بھابی اج تیریناں اوہ بنی دُوھ ہتھ لگا دُدھ دھاریاں نوں
حکم ہوردا ہور راج ہو گیا اج ملی پنجاب قندھاریاں نوں
ہتھ لگ گئی ایں کسے یار تائیں جیویں کستوری بے بھا بیوپاریاں نوں
گئی ہوریں ہور کجھ ہو آئی ایں کہ گل کرے معمار جو باریاں نوں
جیہڑے نت سواہ وچہ لیٹدے سن اوہ مل بیٹھے سرداریاں نوں
چوڑے پیڑے تے ہار سنگار ٹٹے ٹھوکر لگ گئی میناکاریاں نوں
وارث شاہ جنہاں ملے عطر شیشے اینہاں کی کرنا فوجداریاں نوں

کلام ہیر

کیہی جھنجھ گھتی اج تساں بھیناں خوار کیتا جے میں نگھر جاندڑی نوں
کیوں لاہ کے گھنڈ لوکایا جے چپ کیتڑی تے شرماندڑی نوں
سیسے کھیڑیدے ڈھڈ وچہ سول ہویا سدن گئی مساں میں کسے ماندڑی نوں

بھیا پڑی کدوں میں گئی کتے کیوں اڈایا جے منس کھاندڑی نوں
پچھ چھاننی گھت اڈایا جے ماپے پٹنی تے لڑھ جاندڑی نوں
وارث حالے مڈھ قدیم جیہڑے کرن مہر دی نظر ماندڑی نوں

کلام رائباں و صیرفاں

کسے ہو بیدر دلگام دتی اڈیاں دکھیاں وچہ کھبایاں نی
سیاہ کالیاں ہوٹھاں تے لہو لگا کسے نیلی نوں ٹھوکراں لایاں نی
چالاں ہور دیاں ہور اج نظر آیاں سبھے گام تے ہور بھلایاں نی
اج آن ملیا پچھلا یار تینوں جس آئیکے خوشیاں کرایاں نی

وہلیاں ہو کے کسے میدان لٹیا کیتیاں کسے محبوب صفایاں نی
دکھ درد تیرا اج دور ہویا ملاقات زیارتاں پایاں نی
گھوڑے دوڑ ہوئی بھاویں باغ اندر نیزے بازیاں خوب کرایاں نی
وارث شاہ میاں ہوئی ہور ہی بن کیہاں رکتاں چایاں نی

کلام ہیر

لوہڑ گئی جے میں دھرت پاٹ چلی کڑیاں پنڈیاں اج دیوانیاں نی
عیب دھرن بے عیباں نوں ہجکے تے بھرن حسدنے نال گمانیاں نی
مست پھرن ادماد دے نال بھریاں ٹھڈی چال چلن مستانیاں نی

چوچے لاندیاں دھیاں پرایاں نوں بیدردتے انت بیگانیاں نی
میں بیدوس اتے بیخبر تائیں رنگ رنگدیاں لاندیاں کانیاں نی
خوچاں لچیاں پکیاں ٹھگیاں نی ایہ سب کشمیر خرمانیاں نی

بھے وڈیاں نکیاں اک سّے کھڑے پگیاں اُٹھ زنانیاں نی
وارثشاہ دی خوب پچھاندا اے باہجھ ہیر شیطان دیاں نانیاں نی

رانیاں تے ہیر نال دی گل

کلام رانیاں وصیرفاں

بھابی جاننے ہاں اسیں سبھ چالے جیہڑے مُنگ تے چنے دلواونی ایں
پچھو پچھ گھنڈولیاں آپ کھیڈیں چڈلے ٹاپیاں نال دلادنی ایں
مست کسے دی مُول نہ لئیں بھابی نِت گُجھڑا یار ہنڈاونی ایں
آپ کھیڈنی ایں کتھے چالیاں نوں سانوں متیاں چابناونی ایں
آپے ہیں بے غرض بدیس بیٹھی مال کھیڑیاں دا لٹواونی ایں
وارث مکر فریب دی پا کھاری ہور کا ہور دا ہور سناونی ایں

ہیر دی گل

کلام ہیر

اڑیو قسم مینوں جے یقین کرو میں نردل بے غرض بدیسیاں نی
گھے مہنے مار کے تایا جے جند کڈھیا جے نال جھوسیاں نی
میں تے پگیاں نوں نت یاد کراں ہتھ پا دنی ہاں نت اوسیاں نی
جیہڑی آپ وچ رمز سناندیاں ہو نہیں جاندی میں چاپلوسیاں نی
گل بیحیائی دی بول کے تے پچھوں رُس لوپنا نال رویاں نی
وارثشاہ کیوں تنہاں آرام آوے جیہڑیاں عشق دی اگو چہ لوسیاں نی

رانیاں تے ہیر نال دی گل

کلام رانیاں وصیرفاں

بھابی دس کھاں اسیں جے جھوٹھ بولاں تیری گل اہو جیہی ڈوول سی نی
جاکے جوگی نوں باغ وچہ گھیر لیا ای اوہ تاں مٹھا ہویا انبھول سی نی
اج گھوڑی تیری نوں آرام آیا جیہڑی نت کردی پئی اوّل سی نی
لوٹا سکھنا اج کرا آئی ایں کسے توڑ لیا جیہڑا امول سی نی
تیرا یار پچھلے نال میل ہویا اساں لبھ لیا تیرا الول سی نی
باغوں دھڑکدی گھرک دی آن پئی ایں دس کھیڑیاں ندا تینوں ہول سی نی
اج دفتر چڑھے سیاپیاں دے جنہاں سال چھماہیاں دے رول سی نی
اساں اتنی گل معلوم کیتی تیرے مگر تاں عشق دھمول سی نی
الویں رائیگاں جھنجٹ پا لویں اوہ تاں بھل گیا جیہڑا قول سی نی
وارثشاہ تاں کل کنگال آہا اج ہو گیا عرض طول سی نی

ہیر دی گل

کلام ہیر صاحب تدبیر

ہیر رو کے آکھدی سنو بھینو مینوں آکھ کے تساں کیوں ساڑیاں نی
راہ جاندڑے جھوٹے نے ڈھالیاں سا ہن تھل کو تھل کے ماریاں نی

ا یعنی تو بڑی شہسوار ہے کہ گھوڑوں کے سموں سے نکل کر سوار ہو جاتی ہے مطلب یہ کہ خطرناک کام کر کے بچ نکلتی ہے اور پرہیزگار ہو جاتی ہے ۱۲
۲ یعنی چھنگ عشق کی سے جو جھلسے گئے ہیں ان کو کس طرح آرام آوے ۱۲ ۳ منہ سے لگام چباتی اور جماع کی خواہش کرتی تھی ۱۲

رائیاں دی گل

ہبوں گبھوں گو ایکے بھن چوڑا پاڑ سٹیاں چُنیاں ساڑیاں نی
ساہن مار برڑھکاں پیا مگر میرے کیتیاں اساں دیناں خواریاں نی
سینہ بھن کے بھنیو سو پاسیاں نوں دوہاں سنگاں اتے چاپاہڑیاں نی
میرے کرم سن آن ملنگ ملیا جس جوہندی پنڈ وچہ واڑیاں نی

ڈاہڈے ماڑیاں نوں ڈھا مار کُٹ دے انت زدر اوراں اگے ہاریاں نی
نس چلی ہاں اوسنوں ویکھ کے مَیں جویں وراں توں جان کواریاں نی
رڑے چاہڑ کے مار پٹاک مینوں شیہہ ڈھالیندے جویں پاڑیاں نی
وارثشاہ میاں گل نویں سنیئے ہیرے ہرن میں ترڑی ماریاں نی

کلام رائیاں

بھابی ساہن تیرے مگر دھروں لگا بلیا ہویا قدیم دی بار دانی
ساہن باغ وچہ لیٹ دا ہو کملا ہیر ہیر ہی رٹت پکار دانی
پر اوہ ہلت بُری ہلایا ای پانی ہوندا تیری نسار دانی
ساکھ کسے دے ول نہ دھیان کردا ساکھاں تیریاں اوہ لتاڑ دانی
اوہ تخت ہزاریوں ساہن آیا پیا ہیر دا نام چیتار دانی

توں بھی وہٹڑی پُت سردار دی سیں اوس ددھ پیتا سردار دانی
تیرے نال اوہ لاڈ پیار کردا کسے ہور ہی نوں مول نہ مار دانی
توں جھنگ سیالاں دی مورنی ایں تینوں آن ملیا ہرن بار دانی
تیری خاص انگوری نوں ویکھدا ای ہور کسے دی نہ اجاڑ دانی
وارثشاہ میاں پیچ جھوٹھ وچوں پن کڈھدا تے نتار دانی

ہیر دی گل

کلام ہیر

انی بھر وٹھیں ہائے ہائے مُٹھی ایس برہوں دے ڈھڈ وچہ سُول ہویا
طلب ڈُب گئی سرکار میری مینوں اک نہ دام وصول ہویا
دُکھ ہوراں کدی انجام ہوندا ایں تی داعرض تے طول ہویا
کھیڑیاں وچہ نہ پرچدا جیو میرا شاہد حال دا رب رسول ہویا

لہر پیڈوؤں اُٹھ کے پوے سینے میرے ڈھڈ دلوچہ ڈنڈول ہویا
لوک نفع دے واسطے لین ترلے میرا سنے وبھی چوڑ مول ہویا
انب بیجکے ددھ دے نال پالے بھاڑ تتی دے اک ببول ہویا
وارثشاہ دے عملدی خبر ناہیں ویکھاں رد ہویا کہ قبول ہویا

رائیاں تے صیرفاں دی گل

کلام رائیاں وصیرفاں

بھابی زلف گلھاں اُتے پیچ کھاہدے سر لوٹڑے سرمیدیاں ہاریاں نی
جیہڑی وچھی شطرنج سی حسن والی بازی جت لئی اج کھڈاریاں نی

گلھاں اُتے بھنبیریاں ڈیاں نے نیناں سان کٹاریاں چاہڑیاں نی
باغ حُسن دے وچہ عراق بدھے اج ہو دیاں ہور تیاریاں نی

۱؎ زور آور لاغروں کو مارتے ہیں ۲؎ خاوندوں یعنی منگیتروں سے کنواریاں ۳؎ چھڑا کہ نندہ گاؤں میں پہنچا دیا ۱۲
۴؎ شروع سے ہی شیطان تمہارا دشمن ہے ۱۲ ۵؎ بھی اصل سمیت ضائع کی ۱۲
۶؎ بدبخت کے نصیب میں خارمغیلاں ۱۲

تیرے نیناں نے شاہ فقیر کیتے سنے ہاتھیاں وچ عماریاں نی
وارث شاہ زلفاں خال نین خونی فوجاں قتل اُتے چا چاہڑیاں نی

مقولہ شاعر

بارہ برس دی اوڑسی مینہ وریہا لگا رنگ بھر خشک لغیچیاں نوں
گھلی واو صبا دی بوٹیاں تے لگے پھل بھر ایچیاں بیچیاں نوں
ولّیں ٹکیاں سبز مڑ پھیر ہویاں الیس حسن زمین دے بیچیاں نوں
فوجدار تغیر بحال ہویا جھاڑ تینوں اتے غلیچیاں نوں
بدل فضل دے جدوں آ وسدے نی پانی پہنچدا اوچیاں نیچیاں نوں
وارث وانگ کشتی پریشان ہاں میں پانی پہنچا نو جدے ٹیچیاں نوں

کلام ہیر با سہتی

حال دلیدا تدھ نوں آکھنی ہاں جیہڑا سہتی اے تدھ اقرار کیتا
جویں جانی ایں تویں میل رانجھا دل کھیڑیاں توں اوازار کیتا
کھیڑے نال نہ پرچدا جیو میرا جوڑے توڑن نوں جتن ہزار کیتا
دماں باجھ غلام میں سہتی اے نی شاھد حال دا رب جبّار کیتا
کدھ کھیڑیاں توں رانجھے نال میلیں جانی لکھ ہزار اپکار کیتا
رانجھے نال ہن میل ملا ویندا وارث شاہ نے اج اعتبار کیتا

کلام سہتی با ہیر

خاطر جمع کر ہیر نوں کہے سہتی تینوں رانجھیدے نال ملاوساں میں
ایہ عمر سر ہوگ نہ کدی سُنیاں جیہڑا افتراج بناوساں میں
ٹکراوساں پربتاں بھاریاں نوں باجھ بدلاں مینہ وریاوساں میں
آسمان تے زمین دا میل کرساں بڑی ریت دے وچہ ترا وساں میں
کوئی نویں سر کر بھیلا ٹیکے تے ماں باپ دی شرم لہاوساں میں
وارث شاہ اچمبڑا نواں ہویا گلاں جگ جہان سناوساں میں

مشورہ سہتی با ہیر

سہتی ہیر دے نال پکا مصلحت وڈا مکر بھیلا ٹیکے بولدی اے
ابلیس ملفوف خناس وچوں لے روائتاں جائزاں بولدی اے
تیرے یار دا فکر دن رات مینوں جان باپیاں دے لوں ڈولدی اے
گردان دے مکر مطولاں نوں اتے کنز فریب دے کھولدی اے
وفا کل حدیث منسوخ کیتی پٹی لعنت اللہ والی کھولدی اے
وارث شاہ سہتی اگے ماں وڈی وڈے غضب دے کیرنے پھولدی اے

لے یعنی یہ احسان کرے گی تو گویا لاکھ ہزار نیکی میرے ساتھ کرے گی ٢ے گذشتہ دنوں میں کبھی نہ کیا ہوگا ٣ے بھاری پہاڑوں کو آپس میں ٹکراؤں گی ۱۲۔
٤ے بھادوں کے سوا بارش کروں گی ٥ے مکر و فریب کی مطول کو دوہرایا اور کنز فریب کے کھولے۔ دونوں کتابوں کے نام ہیں۔ مطول میں
تو علم معانی اور فصاحت و بلاغت کا بیان اور کنز الدقایق علم نفع کی بہت معتبر کتاب ہے۔

اظہار کردن سہتی کیفیّت ہیر پیش مادر خود

اماں ہیر دا بُرا احوال دِسّے نِت پلنگ تے رہے انو کھڑی نی
اساں ویاہ آندی کو بخ بھاہ آندی ساڈے بھادی بنی ہے اوکھڑی نی
جدوں آئی تدو کنی رہی ڈھٹھی کدی ہونہ بیٹھی اُسے سوکھڑی نی
گھراں وچہ ہوندی نوہاں نال وسّوں ایہ اجاڑے دا مُول ہے چھوکری نی
آئی جدوں تدو کنی رہی ڈھٹھی چرخے ہتھ نہ لاوندی ٹوکری نی
دنوں دن ایہ سُکدی جاوندی اے کوئی دکھاں دا مُول ہے دو کھڑی نی
ویکھ حق حلال نوں اگ لگس رہے خصم دے نال ایہ کوکھڑی نی
لاہو لتھڑی جدوں دی ویاہ آندی اک کلدی ذرا ہے چوکھڑی نی
تن کپڑے وڈے ٹیار ساری سانوں نظر نہ آوندی لو بکرڑی نی
وارثشاہ ایہ دُدھ نہ ان کھاندی بھکھ نال سکاوندی کوکھڑی نی

ایضاً

ہاتھی فوجدا وڈا سنگار ہوندے اتے گھوڑے سنگار ہین دلاندے نی
گھوڑے کھان کھٹن کرامات کردے لکھیں ویکھدیاں جان بن پراندے نی
مجھیں گائیں سنگار دیاں سَتھ تلے اتے نوہاں سنگار ہین گھراندے نی
مشہور ہے رسم جہان اندر پیار وہٹیاں دے نال وراں دے نی
تدوں رن بدخواہ نوں عقل آوے جدوں لت لگے وچہ بھراں دے نی
ایتھے نیک کوئی عمل کما لئے دہندے چھڈ کے دولتاں زراں دے نی
اچھا پہننا کھاونا شان شوکت ایہ سب بناہیں زراں دے نی
ڈھارا مار دے جادو پھر ویلے پانی آپندے پھیر سراں دے نی
خیر خواہ دے نال بدخواہ ہونا ایہ کم ہین کتیاں خراں دے نی
دل عورتاں لین پیار کر کے ایہ گبھرو مرد ہین سراں دے نی
سیدا ویکھ کے جائے بلاوانگوں ڈیرے دوہاں دے سراں لکھڑاں دے نی
وارثشاہ اوہ اک کدی ہوندے جنہاں ویر قدیم تھین جڑھاں دے نی

ایضاً

پیہڑا گھتکے کدی نہ بہے بوہے اسیں الیدے دُکھ وچہ مراں گے نی
سوہنی رن بانا ارنہ ویکھنی ایں ویاہ پُت دا ہور دے کراں گے نی
جیہڑی ڈاگ سیال وچہ دُدھ دیوے ٹہل اوسدی دِلوں لا کراں گے نی
ملاّں وید حکیم لیجاہن پیسے کیہاں چٹیاں غیبدیاں بھراں گے نی
وہٹی گھبرو دوہاں نوں واڑ اندر اسیں باہروں جندرے اجڑاں گے نی
الیسدا جیونہ پر چڈ اپنڈ ساڈے اسیں ایہ علاج کی کراں گے نی
خوشی کدی نہ ہسدی ایہ ڈھٹی اسیں کرک دکھ ایہ جراں گے نی
جیہڑی لائیری ریڑ کا کہے ساڈا ونڈا وسنوں رجاں دھڑاں گے نی
مارے بولیاں پئی رنجور رہے اسیں ایسے ہی دکھ وچہ مراں گے نی
سیدا ڈھاکے الیتوں لے لیکھا اسی چکینوں مُول نہ مڑاں گے نی

۱؎ ڈوبی ہوئی جب بیاہ کر لائے ۱۲ ۲؎ کل سے ذرا آرام ہے ۱۲ ۳؎ یہ سب دولت کے بناؤ ہیں ۱۲ ۴؎ پردں کے سوار جاتے ہیں ۱۲
۵؎ شادی کا پیہڑا بچھا کر دروازہ پر نہیں بیٹھتی ۱۲ ۶؎ اس کا دل خوش نہیں ہوتا ہمارے گاؤں میں ۱۲ ۷؎ دولہا دلہن دونوں کو اندر داخل کر کے ۱۲

ایس رن کو پتری بولنی توں ایسیں کھڑک اندریں وڑاں گے نی
کدی چرکھڑا ڈاہ نہ چھوپ کتے ایسیں میل بھنڈار کی کراں گے نی
شرمندگی سہاں گے ذرا جگ دی منہ پر ہاں نوں ہوردے کرانگے نی
وارثشاہ شرمندگی الیدی توں ایسیں ڈب کے کھوہ وچ مراں گے نی

رفتن سہتی معہ ہیر نزد مادر خود بکمال تزویر

عزرائیل اک عمر عیار دوجی ہیر چل کے سس تے آوندی اے
سہتی نال ہیں جائکے کھیت ویکھاں پئی اندرے عمر وہاوندی اے
سس ہیر دی گل سن چپ ہوئی کائی گل نہ موہوں الاوندی اے
چل بھابی اے ولجہان دی لے باہوں ہیر نوں پکڑ اٹھاوندی اے
وانگ بڈھی امام نوں زہر دیکے پچھوں ہونیاں آکھ بھلاوندی اے
ویکھو ماں نوں دھی ولائیکے تے کہیاں پھوکیاں[1] ڈہیاں لاوندی اے
شیخ سعدی[2] دے فلک نوں خبر ناہیں جیکوں رو دیکے پھند چلاوندی اے
اہدی پئی[3] ڈی عمر وہاوندی اے زاری روندی تے پلو پاوندی اے
دکھ جیؤ داکھول سناوندی اے بنڈے شاہ جی دے ہتھ لاوندی اے
سہتی آئیکے ہیر دی کرے منت نال دلبری بات جتاوندی اے
کول ماں دے آنکے بیٹھ جاندی اتے ہیر دی گل ہلاوندی اے
بہت پیار دے نال اوہ پچھدی اے تیرے من کیہڑی گل بھاوندی اے
ایہناں کوفیاں طوطیاں خراں وانگوں قصہ جوڑ کے غیب سناوندی اے
پچھوں چھکدی نال بہانیاں دے نڈھی گھڑی گھڑی پھیرے پاوندی اے
وانگ ٹھگاندے ککڑاں رات ادھی ازغیبدی بانگ سناوندی اے
قاضی لعنت اللہ دا دے فتوے ابلیس نوں سبق پڑھاوندی اے
اہنوں کھیت لیجاں کپاہ چگن میرے جیؤ دبیر ایہا آوندی اے
تلی ہیٹھ انگیار ٹکا سہتی اتوں بہت پیار کراوندی اے
ویکھو دھی اگے ماں جھرن لگی حال نونہہ داکھول سناوندی اے
کسے منع کیتا کھیت[4] نہ جائے قدم منجیوں ہیٹھ نہ لاوندی اے
افلاطون لقمان حکیم اگے قصہ دلے داکھول سناوندی اے
ہیر سہتی داآکھیا من لیا سہتی ماں تے جاکر لاوندی اے
قصے چھیڑدی نال محبتاں دے گلاں مٹھیاں نال دلاوندی اے
ہیر آکھدی اے مینوں میل رانجھا میرے دل خوشی ایہو آوندی اے
نالے سبزیاں باغ وکھا مینوں اندر بیٹھیاں جان گھبراوندی اے
انصاف دے واسطے گواہ کر کے وارثشاہ نوں پاس بہاوندی اے

گفتگو سہتی با مادر مہربان خود

سہتی ماں نوں آکھدی سنی موئی اے کسو اسطے جیو تپاونی ایں
نونہہ لال[5] جیہی اندر گھتیائی پر کھ باہروں لعل ونجاونی ایں

[1] پھوکی تڑی لنک حجامت بلا خون نکالنے کے [2] مراد دھوکا دینا اور دم میں لانا اور حضرت سعدی کے خیال میں بھی نہیں ۱۲
[3] بڑی ہوئی کی عمر گذرتی ہے [4] کس نے منع کیا کہ کھیت میں نہ جائے اور چارپائی سے نیچے قدم نہ اُتارے ۱۲
[5] سہو لعل جیسی اندر ڈالی ہوئی ۱۲

ہیری ایہ پھل لمڑی پدمنی ایں وا لینے[1] کھنوں کرین گواونی ایں
بھاویں پئی رہے دن رات اندر نال شوق دے ناہ بلاونی ایں
اٹھے پہر ای تاڑ کے وچ کوٹھی پتر[2] پاناں دے پئی سکاونی ایں

پئی اندرے ہو بیمار چلی جان بجھ کے دکھ وددھاونی ایں
ایہ پھل گلاب دا گھت اندر پئی دکھڑے نال سکاونی ایں
وارث دھی سیالاں دی مارنی ایں ہن آپنوں کون سداونی ایں

فرمائش نمودن سہتی برائے ہیر پیش مادر خود

نوہاں ہوندیاں خیال جو پکھنی داماں متیاں لوہے دیاں مہریاں نی
اک کرمدے باغ دیاں مورنیاں نی اک نرم ملوک اک زہریاں نی
باہر پھرن جو باہر دیاں دلہناں نے شرم وچہ بہایاں[3] شہریاں نی

پری موتاں چتریاں چندرانی اک موم طبع اک نہریاں نی
اچھا کھان پہون لاڈ نال چلن لین دین دے وچہ لڈیریاں نی
وارثشاہ اک حسن گمان لدے اکھیں نال گمان دے گہریاں نی

اجازت دادن مادر سہتی ہیر را برائے بیرون رفتن

جائے منجیوں اٹھکے کویں ٹلکے ہتھ پیر ہلا ئیکے چست ہوئے
پلنگوں آئے قدم ہلا ہے کسے نال اوہدی گل گفت ہوئے
ہیراں بیٹھ میں ہتھ ٹکاونی ہاں اہپر ایہ نہ دلوں درست ہووے
دلوں گنڈھ کھوے موہوں ہس بولے میری کلی امید شگفت ہووے
ایہ وڈا عذاب ہے ماپیاں نوں نوہ دھی لوہے اتے سست ہووے

وانگ روگیاں رات دن رہے ڈھٹھی کویں ہیر بی بی تندرست ہووے
ایہ تاں اندرے اندرے کھا کھڑی آ دن رات مینوں اہو جست ہووے
رکتے اٹھکے جی پرچا آوے اوہدی ماندگی دور نخست ہووے
کیکوں چین آوے نہاں مالکاں نوں جاندا مال جہاندڑا مفت ہووے
وارثشاہ میاں کیوں نہ ہیر بولے سہتی جہاں دی جہاں نوں لشت ہووے

کلام خوشدامن ہیر با ہیر و جواب دادن ہیر

سس آکھدی ہیر نوں بول بی بی پئی نت تینوں للکارنی ہاں
ہیر آکھیا بیٹھ کے عمر ساری میں تے اپنے آپ نوں ساڑنی ہاں
قلم لیکھدی وگی اے بری میری رز ازل دے پئی نمارنی ہاں

پئی سکنی ہاں بولے نال میرے جیو وچہ خیال چتارنی ہاں
سست ہو گئے بند بیٹھیاں دے دکھاں نال میں حال پکارنی ہاں
دن رات مینوں کوئی روگ ہویا ذکر رب دا پئی پکارنی ہاں

[1] ہوا لینے کے لیے اسکو گنوا رہی ہے۔

[2] پان کے پتے خشک کر رہی ہے۔

[3] شہریوں نے پردہ کرایا۔ گھر میں بٹھلائیں۔

مت باغ گیاں ہیر ابیو لگے انت ایہہ بھی پڑتنا پاڑٹی ہاں
پئی رونی ہاں ہیں لیکھ اپنے نوں کجھ کسے دا نہیں وگاڑنی ہاں
دن رات ڈیل وچارنی ہاں اتے سہتی نوں پئی ونگارنی ہاں
باہر جا ویکھاں ہریا لے نوں پئی دلوں وچار وچارنی ہاں
بیٹھی اندر ہی گیٹیاں گالنی ہاں اپر دلے دا اسھٹ نہ ہارنی ہاں
وارثشاہ میاں تقدیر آکھے ویکھ نواں پسار پسارنی ہاں

کلام مادر

ماں آکھدی سہتی اے سمجھ بی بی ہوسی او کھڑا ایہہ نباہ دھیا
گھراں وچہ ہوندی نوہاں نال وستی اساں آندی سی ایہہ ویاہ دھیا
دھیاں نال نہ کتنا کدی ہویا نوہاں نال ہے چلنا راہ دھیا
نال حق حلال دے گل ناہیں ویکھ اوسنوں کڈھدی آہ دھیا
کدی اُٹھ نہ بیٹھیا وچ ویہڑے کدی بہے نہ پیر کھڑا ڈاہ دھیا
اُٹھے پہر ہے بیٹھی پلنگ اُتے مینوں ساڑیا او سدے واہ دھیا
گل کھلکے موہوں نہ کرے کوئی کہیا چندرا پیا سبھا دھیا
کوئی گجھڑا روگ ہے ایس دھاناں آہیں نال اے آوندا ساہ دھیا
تیرے نال نہ جاندی نوں ٹھکنی ہاں جے بیس تاں کھیت لیجاہ دھیا
رل کے نال سہیلیاں ہیر جائے خوشی نال ہووس دل چاہ دھیا
گھروں نکل نہ کریں فساد کوئی جانی رب رسول گواہ دھیا
تیریاں گلاں دا کجھ وساہ ناہیں ضامن دے جائیں وارثشاہ دھیا

مشورہ کردن سہتی با دختران

حکم ہیر دا ماں بھی لیا سہتی گلاں آپ وچہ دوہاں میلیاں نی
انی آؤکھاں آپ وچ گل گنوں سد گھلیاں سبھ سہیلیاں نی
رجوع آن ہویاں سبھے پاس سہتی جویں گورو اگے سبھ چیلیاں نی
کئی کواریاں کئی ویاہیاں نی جن جیہے سر پر متھلیاں نی
جھناں ماں تے باپ نوں بھن کھادا منگ پہنے کواریاں کھیلیاں نی
دوچ ہیر سہتی دونویں بیٹھیاں نی دوالے بیٹھیاں اٹھ سہیلیاں نی
سبھناں بیٹھ کے اک صلاح کیتی بھابی نند نے نال رسیلیاں نی
ستیں پئیں لوکیں اُٹھ چلناں جے باہر کرنیاں جا قلیاں نی
سیّو ہم ہماکے آوناں جے گلاں کرنیاں اج گہیلیاں نی
وارثشاہ سنگار مہادتاں نے جویں ستھنیاں قلعے تے پیلیاں نی

کلام ایضاً

وقت فجر دے اُٹھ سہیلیو نی تساں اپنے آہرای آوناں جے
ماں باپ نوں خبر نہ کرو کائی بھلکے باغ نوں پاسنا لاوناں جے
دہٹی ہیر نوں باغ لیجلنا ایں ذرا ایس دا جیو دلاوناں جے
لادن پھیر نی وچ کیاہ بھنیاں کسے پرس نوں نہیں وکھاوناں جے

لے دونوں کی بات ہوگئی ۲ے منگ پہنے کھیلنا۔ حرامکاری کرنا ۳ے قلعہ پر مقابلہ کے لیے چھوڑ دیں ۱۲

راہ جاندیاں نوں پچھّن لوک اڑیو کوئی افترا چانبا دناں جے
درڈ وٹ لنگوٹڑے وچہ پیلی بناں وٹ سبھ پٹ وکھاوناں جے
وڈے رنگ سوہن اکو جیڈیاں دے راہ جاندیاں دے ساتنگ لاؤناں جے
منجیوں اٹھدیاں سبھ نے آجانا اک دوئی نوں سدلیاوناں جے
کھیڈ دمّیاں تے گھتو پیّاں نی بھلکے کھوہ نوں رنگ لگاوناں جے
بنھ جھولیاں چنو کپاہ سبھے تے موڈھاسیاں رنگ وٹاوناں جے
چرخے چاپروٹڑی کجھ اُٹھو کسے پونی نوں ہتھ نہ لاوناں جے
وارثشاہ میاں ایہوا رتھ سہریا سبھناں اجڑدے پھلے نوں آوناں جے

آمدن سہتی نزد مادر

مصلحت کرآئی سہتی نال سیاں پھیر ماں دے کول جو آوندی اے
اگوں ماں بھی سہتی نوں سبھ ورتھ دکھ اپنا پھول سناوندی اے
وڈا اجھوٹھے تے لوہڑا پراہد لوبے وکھوں داجیو بھٹھ ہراوندی اے
وارثشاہ نوں پاس بہائیکے تے دھی اپنی نوں سمجھاوندی اے

مصلحت نمودن سہتی باہم نسار

متا کردیاں ای گندری رات ادھی تارے گن دیاں سبھ ادماد یاں نی
نخرلیاں اک نک توڑیاں سن اک بھولیاں سدھیاں سادیاں نی
سبھے اپنے آپ وچ حال متاں بادشاہ وانگوں صاحبزادیاں نی
گرڈا پاندیاں گھمبرا ماردیاں جہیاں ہون ٹٹیاریاں دادیاں نی
اک نیکبختاں اک بے زباناں اک پچنیاں تے مالزادیاں نی
وارثشاہ میاں اک ہیر باہجوں ہور سبھ شیطان دیاں دادیاں نی

اظہار کردن کیفیّت ہمنشیناں بایک دگر

گنڈھ پھیر راتیں وچہ کھیڑیاں دے گھر دگھری وچار وچار لیونے
چلوچل ہی کرن چھنال بازاں سبھو کم تے کاج وسار لیونے
شیطان دیاں لشکراں فیلسوفاں بناں آتشی فن کھلار لیونے
سبھ بنھ بھنڈار اجاڑ چھوپاں سنے پونیاں ٹرپے نوں سار لیونے
راتیں لامھندی دنے پائر مے گنڈ چونڈیاں کم سوار لیونے
بھلکے کھوہ تے جائیکے کروکشتی اک وڈیڑی نوں خم مار لیونے
بازی دیلنے پیواں بڈھیاں نوں لتاں باواں دے موہاں تے مار لیونے
گلتی مار لنگوٹڑے وٹ ٹریاں سبھو کپڑا لترڑا جھاڑ لیونے
تنگ[۲] کھچ اسوار تیار ہویاں کڑیا لٹے گھوڑیاں چاہڑ لیونے
تیڑ لنگیاں مُٹکراں دین پچھوں چُن کنیاں لڑاں نوں چاہیڑ لیونے

[۱] کپاس چُننے کے وقت عورتیں کپڑا گلے میں ڈال کر گرہ دے دیتی اور جھولی بنالیتی ہیں ۱۲
[۲] یعنی گھوڑیوں پر تنگ کس کر اور لگام پکڑ کر اسوار ہونے لگیں ۱۲

کجل لوچناں والڑا دیاہیاں داہو نھٹیں سرخ دند اسر چاپاڑیو نے
گلھاں ٹھوڈیاں تے بنے خال دانے رڑے حسن نوں چاناڑیو نے

زلفاں پلم گیاں گورے مکھڑے تے بندیاں لائیکے حسن اکھاڑیو نے
کھول چھاتیاں حسن دے کڈھ لاٹو وارثشاہ نوں چا اجاڑیو نے

مقولہ شاعر

دے دعایاں رات مکا بیٹھی ویکھو ہو ونی کرے شتابیاں نی
ایس ہونی شاہ فقیر کیتے پنوں جیہیاں نوں کرے شرابیاں نی
معشوق نوں بے پرواہ کرکے دھن عاشقاں رات عذابیاں نی
سہتی ہیر نوں گھیریا ویکھ ہونی با جھ اپنے یار بیسّا بیاں نی

جیہڑی ہو ونی گل سو ہو رہی سبھے ہو ونی دیاں خرابیاں نی
مجنوں جیہاں دے نام مجذوب ہوئے شہزادیاں کرے خرابیاں نی
ہونی حسن حسینؓ امام کٹھے ہوئی کردی لے بہت خرابیاں نی
علیؓ جیہاں نوں قتل غلام کیتا خبر ہوئی نہ مول اصحابیاں نی

کڑیاں پنڈ دیاں بیٹھ کے تر اکیتا کٹی اج قندھار پنجاباں نی
وارثشاہ میاں ویہڑے کھیڑیاں دے جمع آن ہویاں ہرباباں نی

مقولہ شاعر

اک عشق نے افترے بکھ کرنے بہت اوکھیاں راندیاں یاریاں نی
ایہناں رجے تے رانے فقیر کیتے ایس کنیدیاں نکھٹ ہاریاں نی
ایس عشق نے ویکھ فرہاد کٹھا کیتیاں یوسفے نال خواریاں نی
ایس لیلی دے عشق ملنگ کیتا مجنوں چھڈ بیٹھا سرداریاں نی
زلیخا چھڈ بادشاہیاں پا بھگی ایس عشق دیاں ایہو خواریاں نی
عشق سوہنی جیہاں صورتاں نے ڈوب وچ دریا دے ماریاں نی
ویکھ لوبناں ماردی قہر کیتا ہور کئی کرچکیاں یاریاں نی
عشق بدر منیر خوار کیتا رلے ملک زادی دے وچ باریاں نی
جتھے عشق دریا دی موج آوے اوتھے اوکھیاں ترنیاں تاریاں نی
عشق بحر دے وچ غرقاب ہوئے تدوں ملن حضور درباریاں نی

کیڈا پاڑنا پاڑیا عشق پچھے سد گھلیاں سب کواریاں نی
کوئی ہیر نے عشق نہ نواں کیتا عشق کیتا ہے خلقتاں ساریاں نی
روڈا اوڈھ کے ڈکرے ندی پایا تے جلالی نے اکھاں گھاڑیاں نی
معیار نوں عشق نے تنگ کیتا کہیاں پان مصیبتاں بھاریاں نی
مجنوں جیہے بھی ننگ کے کاٹھ ہوئے سر کھادیاں عشق کوہاڑیاں نی
مرنے جیہاں صورتاں سوہنیاں نجیں اگ لائیکے بار وچ ساڑیاں نی
سسّی جیہاں صورتاں وچ تھلاں ایس عشق رلائیکے ماریاں نی
اتے بینظیر نوں کھوہ پایا کئی کھونیاں عشق نکھاریاں نی
جنہاں عشق توں جان قربان کیتی اوہناں بخشیاں رب سرداریاں نی
وارثشاہ جہان دی چلن نیاری اتے عشق دیاں دھجاں نیاریاں نی

آواز دادن سہتی زناں را بوقت شام

شام وقت سہتی چرخا چھکے سد کیتا نی سنوں بھیناں وارو واری آئی نی
بھالو چوہڑی اے تاجو بر والی اے نی خبردار کراہی سنیاری آئی نی
اللہ رکھی اے دھی اے نال سوہجے لیادیں نال ستو گھمیاری آئی نی
میراں بخش سگھڑ مراسنے نی سنگ ساتھ کریں کالے ہاری اے نی
گل سمجھ ولیتے کرب والے رنگو واگنے رنگ مٹیاری لے نی
کوڑے نیئے صاحبے آدرے آدی پرلیوں سد کریں فرا اٹھری ڈاری اے نی
وقت صبح دے اساں دل آونا جے دیکھے اپنی گھریں بہاری اے نی

لموں موچیتے سمی اے ماچھنے نی بخنا ولے نی سمجھ لوہاری اے نی
ترکھانی ایں بخت سوانی ایں نی تے سلامتے چھیل بلہاری آئی نی
صاحبزادی اے نائینے ہوش رکھیں بھیناں بھاگ بھری امنہاری آئی نی
سبھرائی اے تیلنے پینے نی نندو جھیوری اے ہونجھ سواری آئی نی
سن خیر یئے گل مہانیئے نی بڑی عقل دی پار اتاری اے نی
بھابی ست بھرئیے اتے دولتے نی ذرا آونا سانبھ گھر باری آئی نی
لادن پھیرنی وچہ کپاہ بھیناں کائی نیک صلاح چتاری اے نی

ایس گل دا فکر جے ساریاں نوں ایس کم نوں بیٹھے وچاری اے نی
وڈے وڈے وارث ڈھیہہ ڈھیر ہوئے ہن نویں محل اساری اے نی

تیار شدن دختران و ہمجلیسان ہمراہ سہتی

صبح چلنا کھیت اقرار ہویا کڑیاں ماواں دیاں کرن دلداریاں نی
روزے دار نوں عید دا چن چڑھیا جویں حاجیاں حج تیاریاں نی
کئی ساویاں سوہنیاں رنگ بھریاں کئی بھولڑے مکھ بچاریاں نی
تھاؤں تھائیں چوا دینال بھڑکن متھے چونڈیاں اتے ٹیاریاں نی
گھوڑے چھٹے عیار جیوں پھرن نخیدے چلن ٹھنڈری چال نیاریاں نی
جنہاں چن جیہے مکھ تے شوخ نیناں چنن جیہے سر پہ سہاریاں نی
گرد پھلے دے گھورے آن ہویاں سبھ ہار سنگار کر ساریاں نی
انوئیں بنھ قطار ہو صفاں گیاں جویں لدیاں ساتھ بپاریاں نی
ہن دیکھئے کی کجھ ہوونا ایں تیریاں قدرتاں توں بلہاریاں نی
ہور کڑی نہ پنڈ وچہ چھڈی کائی فوجاں ہندتے ترک نے چاہڑیاں نی

آپو اپنے تھاں تیار ہویاں کواریاں اتے ویاہیاں ساریاں نی
جویں ویاہ دی خوشی دا چا چڑھدا اتے ملن مبارکاں کواریاں نی
اک ہین اصیل نہ بولدیاں نے اک بانکیاں نخیراں ڈاریاں نی
ہور لاگناں سبھ ہمراہ ہویاں کالے کرن سبھے کالے ہاریاں نی
کھتریٹیاں تے بھمنیٹیاں نی خوب جٹیاں نال سنیاریاں نی
چلو چل ہلچل دھڑادھڑ ہوئی خوشی نال نچن منہاریاں نی
اودھر دوں سہتی نے کواریاں میل لیاں چلو چل ہی سبھ پکاریاں نی
سہتی ہیر تے آپ وچہ تاک ہو کے جھنڈ میل لیے جٹاں دھاریاں نی
بحر عشق دا چھاگنا بہت اوکھا نالے اوکھیاں لہنیاں تاریاں نی
وارث شاہ ہن ہیر نوں سپ لڑناں نخیر پاوندیاں نخیر ہاریاں نی

مقولہ شاعر

پہلاں آئی قولاں پھوں آئی رحموں اتے امیر خاتون چلی آوندی اے
گجری رحمتے تے نالے دولتے بھی اکدوئی نوں گل سناوندی اے
بھاگی ڈومنی تے موراں کنجری بھی خوب دے کے ہتھ بتاوندی اے
نالے آئی سکھدئی تے چندکوراں بھر ٹھونگلاں آنکے پاوندی اے
نالے آئی بھگونتی بسنتی گنڈ وھنڈ دیاراں نوں پئی ترساوندی اے
آیاں در شنوں دروپتی پہاڑناں بھی جنتو گلو کشمیرن بھی آوندی اے
کائی آکھدی کی گلانئے توں تکی شرم بھی ذرہ نہ آوندی اے
دلفو گفتہ اے آنچہ خوب ہستی کہوں فارسی لفظ بتاوندی اے
پکھوں نور بی بی تے شکور بی بی نال رنگے گاونے گاوندی اے
جمنا دئی جھیوری سکھاں کھترانی نالے دتی لوہاری بھی آوندی اے
آئی بلو گھسیٹی تے طوطلاں بھی نالے نندٹکونی بھی آوندی اے
خوجی عمر بی بی آئی شور کردی چوہڑی ساہنسیانی لڈی پاوندی اے

نالے آئی سلامتے صاجیانی بھولی امام خاتون سدلیاوندی اے
سہتی ہیر دونویں وچہ گوروبنیاں اکدوئی تے حکم چلاوندی اے
چندکور جٹی آن رجوع ہوئی میواں اودسدیاں سہاوندی اے
سبھرائی تے صاحباں نال طوطی اتے جیونی بھی رنگ لاوندی اے
ماموں نائن مٹھی نائن دو ویں بھیناں بھروکجلا پاودکھاوندی اے
ہتا لیوڑ ول دین چھو کہندیاں نے اچھنا گچھنا بھی کائی سناوندی اے
نور بیگم قندھار نوں خان بیگم بیا بیا کرکے کرلاوندی اے
اِقبَل زَینَبُ اِن دَخَلتِہَا صیغہ عربی نال بلاوندی اے
رامی بہمنی تے نندی پروہتانی گنگا دیئی اروڑی بھی آوندی اے
بی بی رانی ارائن بھی دوڑ آئی خاتون چھینی پھپوں سدلیاوندی اے
روشن بی بی مراسن بھی آن پہتی بی بی تیلن پھپوں چلی آوندی اے
اکو جیڈیاں سنگ سہیلیاں دا اک دوئی دی گل سمجھاوندی اے

ہور سبھ ذاتاں جمع آن ہویاں میتھوں گنتی نہ انہاں دی آوندی اے
وارثشاہ چل کھیڈو کھالیئے سہتی ہورہن مکر پھیلاوندی اے

مقولہ شاعر

حکم ہیر داماں توں لیا سہتی گل گنی سو نال سہیلیاں دے
چھڈ پاسنا ترک بازار چلے راہ ماردے نی اٹھکھیلیاں دے
سوہن سبزیاں نال بلاک بندے گویا بھری دکان پھلیلیاں دے
جٹاں دہاریاندے جھنڈ تیار ہوئے سہتی گورو چیلا نال چیلیاں دے
راجے اندر دی سبھا وچ ہورہی ہولی پنے عجب جھنکار بیلیاں دے

دونویں ہویاں تیار نان بھابی نال چڑھے نی کٹک ابیلیاں دے
کلے پٹ ہوگئی وچہ ویہڑیاندے رہی اک نہ وچہ حویلیاں دے
دھاگے پاونٹے بنے نی نال لوہلاں ٹکے بھپے وچہ سہیلیاں دے
اکھیت وچہ جاں نان بھابی نال چڑھے نی کٹک مہیلیاں دے
آپ ہار سنگار کر دوڑ چلیاں ارتھ کیتڑا نے نال بیلیاں دے

۱ اسطرف آؤکہتی ہے ۲ زلفو نے جو کہا تھا وہ خوب ہے ۳ آگے بڑھ زینت اگر تو اس مشورہ میں شامل ہے ۴ فوج کا کوتح ۵ یعنی اپنے اپنے آشناؤں سے کنواری عورتوں نے وعدے کئے کہ فلاں مقام پر ہم کو ملنا۔ شاہ صاحب عورتوں کے کرتوت کس ڈھنگ میں ظاہر کرتے ہیں کسی دوسرے شاعر کا یہ کام نہیں ۱۲

باشک نانگ کروندڑی اے میڈ پھک پھنیے نیترے سیس نواوندے نی
تندوڑالوڑدا اچھلی تے بلی پھنیر سب اوسدا حکم بجاوندے نی
چلیپا تیلیا سنگتا بوچپلا وڈانا دڑا آوندے نی
لونگ مندر دیوے انہاں جتن جوتی روگی ہون چنگے پوٹی کھاوندے نی
کوئی دکھ تے درد نہ ہے بھوراجادوجن تے بھوت سبھ جاوندے نی
راون راجے تے وید تے دیوپریاں سبھ اوستوں متھ دکھاوندے نی

کلغی دار اڈنا اتے بھونڈنا دی اسرال کھرال ڈر کھاوندے نی
مٹی دار دوسہرے تے کھرنیالی منتر پڑھے تے کلی تے آوندے نی
کھجوریا تیلیا بنت چنگا پھوڑاریا کونچیا چاوندے نی
کھنکھوریار ہامیاں لبن ساطی رتواڑیا کوڑیا چھاوندے نی
ملے اوسنوں کوئی نہ رہے روگی دکھ کلاں دے اوستوں جاوندے نی
ہور وید گی وید لگا تھکے وارثشاہ ہور ہی ہن آوندے نی

کلام کھیڑیاں

کھیڑیاں آکھیا کھیڑا گھلّی اے جی جیہڑا ڈگے فقیر دی جا پیریں
سارا کھول کے حال احوال دیں نال مہریاں پرکتاں وچہ وہڑیں
دم لائیکے ہیر دیاہ آندی جنج جوڑکے گئے ساں وچ دائریں
جویں جانسیں توں تویں لیا اسنوں کریں منتاں لاونا ہتھ پیریں

ساڈی کریں داہر نام رب دے ادئے کوئی فضلد اپوڑا آن پھیریں
چلو واسطے رب دے نال میرے قدم گھتیاں فقر دے ہون خیریں
بیٹھ کوڑے گل پکا چھڈی سید اگھلّی اے رلن جان ایر ایریں
وارثشاہ میاں تیرا علم ہویا مشہور ہے جن تے انس طیریں

روانہ کردن مہر اجو سیّد ار انزد جوگی

اجو آکھیا بدیا جاہ بھائی ایہ وہٹیاں بہت پیاریاں او
اگے نذر رکھیں سبھو مال دیں اگے جوگی دے کریں زاریاں او
نال عاجزی دے قدم چم آکھیں رب آپ بنایاں خواریاں او
نالے ادب آداب بھی بہت کرنا گلاں کرنیاں خوب پیاریاں او

جاہ بنھ کے ہتھ سلام کرنا تساں تاریاں خلقتاں ساریاں او
سانوں بنی ہے ہیر نوں سپ لڑیا کھول کہیں حقیقتاں ساریاں او
جوگی مار منتر کرے سپ حاضر جاہ منالیا توں داریاں او
آکھیں رب دے واسطے چل جوگی سانوں پیاں مصیبتاں بھاریاں او

یار و کنڈلیوں سپ بنادتا ویکھو عشق دیاں گلاں نیاریاں او
وارثشاہ اوتھے ناہیں پھرے منتر جتھے عشق نے دندیاں ماریاں او

رفتن سیّدادر کالا باغ

۱ سب سے نبض دکھاتے ہیں ۲ سب حکیم حکمت کر چکے اب آپ خیر سے آتے ہیں ۳ وہاں منتر تاثیر نہیں کرتا جہاں عشق نے دانت چلائے ہیں ۱۲

کھیڑیاں دی گل

اجو نے سیدے نوں جوگی کول گھلنا

سیدے دا باغ وچ جانا

سیدے مار بُکل بدھی پچاڑ کی جُتی جھاڑ کے ڈانگ لے کڑکیا اے
فکر ہیر دے توں ٹک ترکھ ہویا پنجے سیدے دا اٹھ دیاں کھڑکیا اے
جویں ذکریا خاں نے جنگ کیتا لیکے توپ پہاڑ تے کڑکیا اے
کالے باغ وچ جوگی تے جا وچیا جوگی ویکھ کے جٹ نوں ٹرکیا اے
سیدا اَنگ کے تھرا تھر ہیا کنبے اوہدا اندروں کالجہ دھڑکیا اے
چلیں واسطے رب دے جوگیا اوئے خاوہچ کلیجیدے اٹکیا اے
یار دسنو تقدیر گھر گالدی اے کھوتا ہو گھوڑا ایُن بھڑکیا اے
جٹی وڑی کپاہ وچ بنھ جھولی کالا ناگ از غیب دا لڑ گیا اے
واہو واہ چلیا کھڑی بانہہ کرکے وانگ کانگوی تے سر کیا اے
دُکھ وہٹی دا جٹ نوں کھا گیا وانگ کُٹھے کبوتر دے پھڑکیا اے
تویں سیدے نے جوگی تے جا ٹیکے تے حال اپنا کھول کے پرکیا اے
کھڑا ہو ماہی منڈے کہاں آویں نال بھابڑے شور کر پھڑکیا اے
اتوں کھڑی کر بانہہ پکاریا اے ایہہ خطرے دا ماریا پھڑکیا اے
سانوں کھیڑیاں نے اج لا دھ گھتی دل جوگی دا ویکھدیاں ڈرکیا اے
جوگی پچھیا کی ہے بنی تینوں ایس حال آویں جٹا بڑھکیا اے
وارث شاہ جاں چونیاں جمع ہویاں سپ جھاڑ بوٹے کتے وڑ گیا اے

ایضاً

ہتھ بنھ کے سیدے نے پیر پکڑے مینوں دُکھ لگا تیتھے آیا میں
سارے دید تے ماندری بھال چکا سبھ کم تے کاج بھلایا میں
دِن رات وہٹی میری تڑفدی اے ایس درد نے بہت اکایا میں
وارث شاہ سہتی تیری دس پائی رل کوڑمے سبھ پہنچایا میں

شاعر دی گل

مقولہ شاعر

جدوں سیدے نے کیتی سی عرض ایسی جوگی اپنا جیو ٹھہرایا اے
سہتی ہیر نے کوئی اشٹنڈ کیتا بھاویں مکر فریب بنایا اے
جیہڑا اکنبدا دھڑکدا بھڑکدا سی خوف خطر لوں دل ہٹایا اے
وارث شاہ بھلانہ مول سرتوں سہتی کیڈا احسان چڑھایا اے

جوگی دی گل

کلام جوگی

جوگی بولیا سنیں کھاں چھیل جٹا لکم ویکھ لے اوسدے رنگدے نی
تقدیر نوں موڑنا بھلا ناہیں سپ نال تقدیر دے ڈنگدے نی
جنہوں رب دے عشق دی چاٹ لگی دید دان قضا دے رنگ دے نی
جیہڑے چھڈ جہان اجاڑ وسن صحبت عورتاں دی کولوں سنگدے نی
جدوں غرض بنیاں تدوں ہو لویں حاضر دیندا مہنے رنگ برنگدے نی
کیتی اوسدی فقراں نے منّ لئی تقدیر نوں کون النگدے نی
ہر وقت اوہ ربدا دھیان رکھن نال عاجزی دے دعا منگدے نی
کدی کسیدی کیل وچ نہ آئے جیہڑے سپ سیال تے جھنگ دے نی

لے پلیٹ کر ہاتھ پیچھے باندھ لئے جیسے دشی لوگوں کی عادت ہے ٢ے کھڑا ہوا دگڑ دیا لڑ کے کہاں آتا ہے ٣ے کیوں گوجتا ہوا آتا ہے ٤ے کپاس چننے والی عورتیں جب اکٹھی ہوئیں تو سانپ کہیں بھاگ گیا ٥ے تمام قبیلہ نے مشورہ کر کے مجھے بھیجا ہے ٦ے جو اس خیال سے ڈرا تھا کہ شاید میرا راز ظاہر ہو گیا ٧ے جب تجھے مطلب ہوا تو حاضر ہوا ٨ے تقدیر سے کون گذر سکتا ہے ٩ے ہم لوگ عورتوں کی صحبت سے ڈرتے ہیں ١٢

مرن دے جٹی ذرا وین سُنی ایں ہو کے نکلن رنگ برنگ دے نی
اساں چا قرآن تے ترک کیتی ننگ مہریاں دے کولوں سنگ دے نی
گھر کسیدے اساں ہن نہیں جانا پی بیٹھے پیالڑے بھنگ دے نی
اسیں نسنے ہاں ایس گل کولوں تیں کر دسیماٹڑے جنگدے نی
جوان مرے مہری وڈے رنگ ہو سن خوشی ہوئی ہے دل تنگ دے نی
صحبت خلقدی عیب ہے فقر تائیں جیہڑے مرد میدان دے سنگدے نی
اساں کسے دی نہیں پرواہ رکھی شرم نہ ناموس نہ ننگ دے نی
وارث شاہ منا ئیکے سیس داہڑی ہو رہے ہاں منگتے گنگدے نی

فریاد کردن سید انزد جوگی

سیدے روئیکے آہ و پکار کیتی تینوں رب نے اج نوالیا اوئے
تیرے چیلیاں ہوندی اے ہیر چنگی دھرُوئی ربدی مندرا نوالیا اوئے
اٹھ پہر ہوئے بھکھے کوڑمے نوں لوہڑ گئے ہاں فاقڑا جالیا اوئے
اوہ تاں ساڈڑی سیلڑی ہو چلی تیری خیر دا پیر سمھالیا اوئے
جوگی واسطے رب تار سانوں بیڑے لا نہ مہر والیا اوئے
تیری جٹی دا کی علاج کرنا اساں اپنا کوڑما گالیا اوئے
کر دعایاں رب تھیں منگ لوٹا تیرے واسطے اساں نے پالیا اوئے
ہتھ بنھ نیویں دھون گھا منہ وچ کڈھ نشاں ڈنڈیاں بھالیا اوئے
بے پرواہیاں کیہاں چایاں نے میری عرض نیں اللہ والیا اوئے
جٹی زہر والے کسے ناگ ڈنگی اساں ملک تے ماندری بھالیا اوئے
چنگی ہووے ناہیں جٹی ناگ ڈنگی تیرے چیلیں خیر ہے رالیا اوئے
مکھی وچ رضا دے مرے جٹی طمع جس نے سپ دا دکھ ہے جالیا اوئے
بھگا اپنا چوڑ چوپٹ کیتا تیرے دسنے نال کی سالیا اوئے
وارث شاہ تقدیر رضا ویلا اینہاں اولیاں بھی نہیں ٹالیا اوئے

کلام جوگی

چپ ہو جوگی سچ بولیا ئے جٹا کاہے نوں پکڑ لو کاہیاں نوں
یاد رب دی چھڈ کے کراں جھیڑے ڈھونڈاں اُڈریاں چھڈ کے پھاہیاں نوں
رناں پاس فقیراں نوں عیب جانا جیہا نسار نوں سپاہیاں نوں
رناں سچیاں نوں کرن چا جھوٹھے رناں قید کراندیاں راہیاں نوں
چھڈ اسیں جہان فقیر ہوئے انہاں دولتاں تے بادشاہیاں نوں
تیر نال نہ چلنا نفع کوئی میرا علم نہ پھرے ویاہیاں نوں
کی غرض ہے کسے دے گھریں جائیے اساں نیاں بے پرواہیاں نوں
وارث کڈھ قرآن تے بہیں منبر کیہا اڈ لو مکڑیاں پھاہیاں نوں

کلام سیدا

سیدا آکھدا روندڑی پئی ڈڈلی چپ کرنے ناہیں ہتھیارڑی اوئے
کوئی وڈی جوان سی خوبصورت تن کپڑے وڈی مٹیارڑی اوئے

ا؎ منگتے جو گنگا سے پھر کر آتے ہیں ۲؎ صحت یاب نہیں ہوتی سانپ کی کاٹی ہوئی تیرے چلنے کے بغیر ۳؎ بیاہی عورتوں پر میرا منتر نہیں چلتا ۴؎ بھاگنا میدان سے سپاہیوں کو ۱۲

اِک میرے ہی نال نہ ویر اسدا ویر نال ہی ٹابری ساڑی اوئے ‏ کدی کسے دینال نہ ڈھک بہندئی سدا وسدی اک اکارڑی اوئے

جے میں ہتھ لاواں سِروں لاہ لیندی چاگھتدی چیخ چہارڑی اوئے ‏ ہتھ لاونا پلنگ نوں ملنے ناہیں خوف خطرلویں رہے نیارڑی اوئے

مینوں مار کے آپ نِت رہے روندی ایس ڈول ای ہی کوارڑی اوئے ‏ نال سس نناں دے گل ناہیں پئی مچدی نِت خوارڑی اوئے

اساں وسنوں مول نہ ہتھ لایا کائی لاغر لوہتھ یا بھارڑی اوئے ‏ اینویں غفلتاں وچہ برباد کیتی وارثشاہ ایہ عمر پیارڑی اوئے

مقولہ شاعر

جوگی لیک گتی پھیر وچہ چونکے چھری اوسدے وچہ کھپایا سُو ‏ کھاہ قسم قرآن دی بیٹھ جٹ ٹا قسم چورنوں چا کرایا سُو

اوہدے نال توں ناہیوں انگ لایا چھری پٹ کے دھون کھایا سُو ‏ پھڑیا حسن دے باغ دا چور ثابت تاہئیں اوستوں قسم کرایا سُو

ایس عشق کتاب دا مکر کر کے نشا اپنے من منایا سُو ‏ سو جہا مال دالیا سو چور کولوں مُت سیدے دی گل گوایا سُو

نال مکر فریب دے لیا اندر تاہیں اوس نوں تہمت لایا سُو ‏ وارث رنوں جھڈ کے پیا جھنجٹ اینویں رائیگاں عمر گوایا سُو

قسم خوردن سیدا

کھیڑے نشارتی اگے جوگیڑے دے سانوں قسم ہے پیر فقیر دی جی ‏ مراں ہو ئیکے ایس جہان کوہڑا کدی صورتؔ میں ڈھٹی جے ہیر دی جی

سانوں ہیر جٹی دھولی دھار دسے کوہ قاف تے دھار کشمیر دی جی ‏ لنکا کوٹ پہاڑ دا پار دسے فرہاد نوں نہر جوں شیر دی جی

دوروں ویکھ کے فاتحہ آکھ چھڈاں گو پر پیر پنجال دے پیر دی جی ‏ سانوں قہقہہ دلوار دیواانگ دسے ڈھکاں نیڑے تے کالجہ چیر دی جی

اوہدی جھال نہ اساں تھیں جائے جھلی جھال کون جھلے جٹی ہیر دی جی ‏ لوک آکھدے حسن دریاو گے سانوں خبر نہ اوسدے نیر دی جی

لئے مکھ تے آکھا کھا بھائی پچھے غیبت کرو نہ کیر دی جی ‏ بھینس مار کے رنگ نہ دے ڈھوئی اینویں ہونس کیہی ددھ کھیّر دی جی

خلق آکھدی ہے ویاہ آندی میل ہوے نہ انگ سرید دی جی ‏ لوک آکھدے ہین ایہ اہد لٹی اساں نہ ڈِٹھی صورت ہیر دی جی

ایس جھو ٹھ نہ بولی اے جوگیاں تے خیانت نہ کرئیے چیر ہیر دی جی ‏ وارث شاہ ایہ خواب خیال وانگوں جگ شیرنی جانیئے شیر دی جی

کلام جوگی

جوگی رکھ کے اکھدے نال غیرت کڈھ اکھیاں روہ پلٹیا اِی ‏ ایہ ہیر دا وارثی ہو بیٹھا چا ڈیرلویں سواہ وچہ سٹیا اِی

سنے جُتیاں چونکے دیوچہ آویں ساڈا دھرم تے نیم سب پٹیا اِی ‏ ویکھو جوگی ہُن سیدے دینال کیتی جویں مال دے چورلوں پھٹیا اِی

ا؎ ہلکہ نہیں بیٹھتی ہمیشہ اکیلی نظر آتی ہے ۲؎ فریاد دغوغا مچادیتی ہے ۳؎ معلوم نہیں کہ اس کا بدن لاغر ہے یا موٹا ۴؎ پیر پنجال کی قبر کشمیر میں ایسی جگہ پر ہے کہ وہاں کوئی چڑھ نہیں سکتا ۱۲

لٹ پٹ کے نال نکھٹیا ای کٹ پھاٹ کے کھوہ گھسٹیا ای
پکڑ سیدڑے نوں نال بھوڑیاں دے چور یار وانگوں ڈھاکٹیا ای
موراں پسلیاں بھنکے چور کیتا وانگوں ظالماں ظلم تے جٹیا ای
دودیں بھن باہاں سروں لاہ پٹکا گنہگار وانگوں پکڑ جٹیا ای
ایسی جوگی نے سیدے دے نال کیتی روم روم تھیں خون آ پھٹیا ای

بڑا بولدا نیر پلیٹ اکھیں جیہا بانیاں شہر وچ لٹیا ای
گھر لتاں تے بھوڑیاں نال جتیاں دھون سکی آ نال غربٹیا ای
ہُنداں مُکیاں نال بیحال کیتا لک بھن مروڑ کے سٹیا ای
شانہ بھنکے کٹ چکچور کیتا لنگ بھن کے کھگھ نوں گھٹیا ای
وارثشاہ خدائے دے خوف کولوں ساڈا روندیاں نیر نکھٹیا ای

سیدے دا حال

احوال سیدا

کھیڑا مار کھاکے ترت بھج چلیا داہو واہ روندا گھر آوندا اے
ایہ جوگیڑا نہیں جے دھاڑ کائی حال اپنا کھول وکھاوندا اے
نالے پڑھے قرآن تے دے بالگاں چونکے پاوندا سکھ وجاوندا اے
نالے کرے زاری اگے کوڑمے دے ہائے ہائے کرپیا کرلاوندا اے

ایہہ دیوا جاڑ وچہ آن لتھا نال کرڑکیاں جند گواوندا اے
ایہ قارون دے دیسدے سحر جانے وڈے لوہڑ تے قہر کماوندا اے
مینوں مار کے کٹ تہیار کیتا پنڈا کھولکے جھب وکھاوندا اے
جو کجھ حال حقیقت وہ رتیا سی وارثشاہ نوں آکھ سناوندا اے

اجو دی گل

کلام اجوّ

اجوّ آکھیا لوئی نیر یار وایہ غضب فقیر نے چایا جے
میں تاں خوف خدا دے ادب کیتا کراں اوہ جو اوس کرایا جے
فقر مہر کردے ساری خلق اُتے اوس قہر دا سبق پڑھایا جے
میرے چھوہر دا مار کے ناس کیتا اوہنوں رب دا خوف نہ آیا جے

میرا کیوڑے دا سٹا مار جندوں کم کار تھیں چا گوایا جے
ہتھو ہتھ لواں بدلہ اوستوں جی جیکوئی کرے سو اپنا پایا جے
ایہ جوگیڑا نہیں بلا کوئی کھیڑیں آ ئیکے ظلم اٹھایا جے
وارثشاہ میاں لواں سانگ ویکھو دیو آدمی ہوکے آیا جے

سہتی دی گل

کلام سہتی

سہتی آکھیا بلا جاہ آپے سیدا آپ نوں وڈا سداوندا اے
نال کبر ہنکار دے مست پھردا خاطر تلے نہ کسینوں لیاوندا اے
آدم گری دی گل نہ اک کردا سگوں رکتاں پیا اٹھاوندا اے
جا نال فقیراں دے کرے آکڑ غصہ غضب نوں پیا وکھاوندا اے

لمہیا جائیکے بہت تعظیم کرنی ادب اک بجا نہ لیاوندا اے
سامنے وانگ ایہ سری پھہاوندا اے اگوں آکڑاں پیا وکھاوندا اے
جوگی کسے دا کی دھراوندے نی لیکھا ئول بیاج مکاوندا اے
فقر کسے نوں لشم نہ جان دے نی شا شپ چھٹا باغ آوندا اے

مار نونھ دے دُکھ حیران کیتا اجو گھوڑے تے چڑھ کے آوندا اے
یارو عمر ساری جتی ناہ لدھی رہیا سوہنے ڈھونڈ ڈھونڈاوندا اے

سپ ویکھ جواوسنوں ڈنگیا اے نیر اکھیاں نداڈھل آوندا اے
ایہ قدرتاں ربدیاں کون موڑے مینوں جوگیاں توں مرواندا اے

تیرے راج وچہ صاحبا حکم کرداشہزادیاں نفر رکھاوندا اے
جنہاں ملک تے مال گھر بار چھڈے تنہاں خوف کیہا کسے راوندا اے

اوہ کسے دی کی پرواہ رکھن جنہاں آسرا رب دے ناوندا اے
میاں خوف خدا ئیدا بہت کرداکراں اوہ جواوس کراوندا اے

تسیں ہو بڈھے وڈے کرم برکت مینوں جاوناتساں دابھاوندا اے
وارثشاہ جوانی وچہ مست رہیا گئے وقت تائیں پچھوتاوندا اے

مقولہ اجوؒ

میں تاں جاوناہاں اجو آکھدا اے سبھو چلو ہی چل پکار دے ہو
نال عاجزی دے وچ مراقبے دے تسیں رب ہی رب چتار دے ہو

تسیں فقر اللہ دے پیر لوڑے وچہ رنج دے میخ نوں مار دے ہو
اٹھے پہر خدادی یاد اندر تسیں نفس شیطان نوں مار دے ہو

تقصیر تمام معاف کرنی بخشنہار بندے گنہگار دے ہو
فقر مہر کردے کل خلق اُتے اکھیں ویکھ کے عیب تار دے ہو

لوڑے جان بیڑے اوگنہاریاں دے فضل کردتے پاراتار دے ہو
جیہڑا آن کے کرے برابری جی اوہنوں وچہ زمین نگھار دے ہو

جانبھ کھڑا ہتھ بیراگے تسیں لاڈلے پروردگار دے ہو
نظر فضل دے نال نہال کرو ساری عمر دے دُکھڑے پاڑ دے ہو

ہووے دُعا قبول پیاریاں دی دین دُنی دے کم سوار دے ہو
حکم رب دے تھیں تسیں نہیں باہر پر خاص حضور دربار دے ہو

اوگن بخش لیؤ اوگنہاریاں دے ذاتی نام نوں نت چتار دے ہو
میری نونھ نوں سپ دا اثر ہویا تسیں کمل منتر سپ مار دے ہو

تیرے چیلیاں نونھ میری جیوندی اے لگے دامن سو تسیں تار دے ہو
وارثشاہ دے عذر معاف کرنے بخشنہار تسیں اوگنہار دے ہو

کلام جوگی

چھڈ دیس جہان اُجاڑ ملی اجے جٹ نہیں پچھا چھڈ دے نی
اساں ایس جہان توں ہتھ دھوتے کیہڑے پھیر آ لودگھسڈ دے نی

اساں چھڈ سنسار کنارہ پھڑیا سانوں پھیر سنسار وچہ گڈ دے نی
اساں چھڈیا ایہ نمول چھڈن کیہڑے مڈھ قدیم دے ہڈ دے نی

لیہے پئے میرے اُتے جھاڑیاں دے ایہن جان ناہیں ہنج گڈ دے نی
وارثشاہ جہان توں اک پئے اج کل فقیر ہن لد دے نی

کلام اجوؒ

لہ پ ۲۴ ع ۱۹ (ترجمہ) تیرے رب کے ہاں معافی ہے۔ اور سزا بھی دُکھ والی مار کی ۱۲

چلیں جوگیا رب دا واسطا ای اسیں مردلوں مرد للکارنے ہاں
میری نونہہ نوں سپ دا روگ ہویا دن رات وچار وچارنے ہاں
پیا کل دا کوڑما بھ روندا اسیں کانگ تے مورا ڈارنے ہاں
چور سدیا مال دے سانبھنے نوں تیریاں قدرتاں توں بلہارنے ہاں
اعتبار کرنا کم سورمے دا آئے مرد نوں مرد دھمکارنے ہاں
ایہ بوہڑی داویلا جوگیا اوئے اوکھے ویلڑے تدھ ونگارنے ہاں
جو کجھ سرے سو نذر دے پیر پکڑاں جاں مال پروار نوں وارنے ہاں
سانوں روز قیامت ہے آن ڈھکا بیٹھے رونڈٹے ٹکراں مارنے ہاں
ہتھ بنھ کے بینتی جوگیا جی اسیں عاجزی نال پکارنے ہاں
سوال منناکم ہے سورمیاں دا اسیں اپنے زور توں ہارنے ہاں
تیری مہر دے نال ہو جائے چنگی اسیں تدھ تے آن پکارنے ہاں
وارث شاہ وساہ کی زندگی دا اینویں رائیگاں عمر کیوں ہارنے ہاں

آمدن جوگی برائے معالجہ ہیر

جوگی چلیا روح دی کلا ہلی تتر بولیا شگن مناونے نوں
ویکھو عقل شعور جو ماریا نے طعمہ باز دے ہتھ پھڑاونے نوں
اوہناں نہر دے واسطے سد آندا سگوں آیا سی نہر وڈھاونے نوں
آکھن دلشنہ دلوی دا درت کھی لے باندر ہیلیاں پاس بٹھاونے نوں
گدڑ کچہریاں نے جمعدار ہویا اٹھ چلیا باغ لگاونے نوں
ایڑ اگے بگھیاڑ دے چھیڑ دتا شیر چلیا مہیں چراونے نوں
بہلوں آپ بگھیاڑ نوں چھیڑ ایڑ حسرت نال پھر ہتھ کٹ ونے نوں
راکھا جواں دے ڈھیر دا گدھا ہویا انھاں گھلیا حرف لکھاونے نوں
انھاں سپ دا ماندری سد آندا ہتھوں آیا ای سپ لڑاونے نوں
سپ مکر دا پری دے پیر لڑیا سلیمان آیا جھاڑا پاونے نوں
گوشے یار نوں یار ملاونے نوں کھول دلاندے حال سناونے نوں
کیہڑے کم دے کارنے سد آندا آیا کیہی کرتوت کماونے نوں
اتوار نہ پچھیا کھیڑیاں نے جوگی آندا نے سیں مناونے نوں
بھکھا کھنڈ تے کھیر دا ہو یار اکھا رنڈا گھلیا ساک کراونے نوں
ہتھیں اپنی زہر سہیڑ لیونے جھگا چوڑ چوپٹ کراونے نوں
سر ہوں ڈھک مکوڑیاں کول رکھی دانے لگڑاں پاس سکاونے نوں
بیڑی کاغذ دی باندر ملاح بنیاں انھاں گھلیا پور لنگھاونے نوں
راکھا مال دا دھاڑوی کھیونے چور سدیا کھوج لگاونے نوں
نیت خاص کر کے انہاں سد آندا میاں آیا ئی رن کھسکاونے نوں
وسدے جھگڑے چوڑ کراونے نوں مڈھوں پٹ لوٹا لیجاونے نوں
سپ مار کے دند ہوا ہویا جوگی آندونے سپ پھڑاونے نوں
آون جاونوں لوک ہٹاونے تے آیا ماندری کیل کراونے نوں
جوگی ہیر دے پاس جا بیٹھدا ای کر دا منتر دسہاونے نوں
وارث بندگی واسطے گھلیا ئیں آ بیٹھا ئیں پہننے کھاونے نوں

کلام زناں

جوگی دا ہیر دے علاج لئی آونا

زنانیاں دیاں گلاں

ا؎ پ۲۵ ع ترجمہ ، اور جو پڑے تم پر کوئی سختی سو بدلہ اس کا جو کمایا تمہارے ہاتھوں نے ۱۲

اُجوُ دڑائی آپ نوں جاندا سی ڈیرے جائیکے آپ لیایا ای
دُکھ درد گئے سب ہیر والے کامل ولی نے پھیرڑا پایا ای
جیندا نام لیاں کھیڑے چکدے سن سوہرا ہیر دا آپ لیایا ای
شاخاں رنگ برنگیاں ہون پیدا ساون ماہ جوں مینہ وسایا ای
انہاں سکدیاں دی دعا رب سنی اوس وانہنڈری دا یار آیا ای
ایہدی پھوہڑے کلام اج کھیڑیاں تے اسم اعظم نے اثر کرایا ای
اپرا ہد ویکھو ایتھے کوئی ہندا جگد ھوڑ بھلا وڑا پایا ای
کھسکو شاہ ہودی اج آن بیٹھے تنبو آن ادہاؤاں لایا ای
لکھوں لکھ چا کرے خدا سچا دکھ ہیر دا رب گوایا ای
سہتی اپنے ہتھ اختیار لیکے ڈیرا ڈوماں دے کوٹھڑے لایا ای
آپے دھاڑوی دے اگے مال دتا پچھے ساہنگر وڈھول وجایا ای

بھلا ہویا بھیناں ہیر بچی جانوں من منے دا وید ہن آیا ای
جیہڑا چھڈ چوہدرایاں چاک ہویا دت اوس نے جوگ کمایا ای
جیندی ونجھلی دیوچہ لکھ منتر ایہ اللہ نے وید ملایا ای
نالے سہتی دے حال تے رب ترٹھا جوگی دلاندا مالک آیا ای
تناں دھراندی ہوئی مراد پوری دھواں الیس چرد کناں لایا ای
مہمان جو آوندا الیں وہٹی اگے ساہویاں پلنگ وچھایا ای
منتر اک تے پتلیاں دُوا دُن اللہ والیاں کھیل رچایا ای
سیوا کرے جوگی بیٹھا مدتاں دا اج کھیڑیاں نے خیر پایا ای
بھلا ہویا جے کیدی آس پُنی رب وچھڑیاں یار رلایا ای
رناں موہ کے لین شہزادیاں نوں ویکھو افترا کون بنایا ای
بھلکے ایتھے نہ ہووسن دووین کڑیاں سانوں ٹھگ ایہا نظر آیا ای

جدوں جوگی تے ربدی مہر ہوئی کلہ شور وچہ باغ لوایا ای
وارثشاہ شیطان بدنام کرسولوُن بھال دے وچہ کٹایا ای

مسخری نمودن ہمنشینان باہیر

کڑیاں آکھیا جا کے ہیر تائیں اتی دوہٹی اے اج ودہائی ایں نی
تینوں دوزخدی آنچ حرام ہوئی رب بچ بہشت دے پائی ایں نی
جس ویدنوں نت پکاردی سیں اوسے ویدنے آن اُٹھائی ایں نی
ادہو آن ملیا چھلا یار تینوں باہیں پکڑ کے جس اُٹھائی ایں نی
تیری ربنے آس پہنچا دتی اج یار دے نال رلائی ایں نی
دوہٹی جیوندی بچی ایں بھلا ہویا جوگی جھاڑ پا بچائی ایں نی

ملے آبحیات پیاسیاں نوں جد جوگیاں دے وچ آئی ایں نی
پوری رب نے میلکے تاری ایں توں موتی لال دینال پوڑائی ایں نی
ننگوں گھتھیاں نوں سال گندگئے رب نال سبب ملائی ایں نی
رنگوں وچھڑی نردنوں رنگ ملیا جوڑی رنگ دے نال ملائی ایں نی
رب آپ سچے آن کرم کیتا بیڑی رہڑدی نوں بنے لائی ایں نی
ایہ جوگی ناہیں ولی قطب کوئی جس اپنا فضل کرائی ایں نی

١ یعنی اب سہتی پر خداوند تعالیٰ نے مہربانی کی کیونکہ دلوں کا مالک آگیا ہے ٢ باہر سے آئی ہوئی مراد ہیر ٣ سہتی ہیر را نجھا یہ تینوں ٤ پہ ۴ ع
ترجمہ تو کہہ بڑائی اللہ کے ہاتھ میں ہے دیتا ہے۔ جس کو چاہے اور اللہ گنجائش والا ہے خبردار خاص کرتا ہے مہربانی جس پر چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے ١٢

تیرے دل دی ہوئی مراد حاصل اج رانجھنے ہتھ پھڑائی ایں نی	وارثشاہ کھو ہیر دی سس تائیں اج رب نے چوڑ کرائی ایں نی

کلام جوگی

جوگی شگن منائیکے آن وڑیا کہندا ہیر دا روٹ پکاونا ہے	پھرے مرد نہ عورت غیر کوئی کسے نہ پرچھاوڑا پاونا ہے
ہووے اک نویکلی جا چنگی جتھے ہیر دا پلنگ وچھاونا ہے	گو رمنتراں پڑھاں سوا لکھ واری میرے پیر دا ایہہ فرماونا ہے
دھوآں دھوپ دھکھائیکے رات اندر گورمنتراں جتن کراونا ہے	وارثشاہ میاں لوہا بند کرنا بار بار ناہیں ایتھے آونا ہے

ایضاً

درد دور ہوسی رب سکھ کرسی میرا آکھناں نہ بھلاونا اوئے	جوگی آکھیا پھرے نہ مرد عورت پوے کسیدا ناہ پرچھاونا اوئے
کراں بیٹھ نویکلا جتن گوشے کوئی نہیں جے بن جھنج لواونا اوئے	کن سن وچ ودہڑی آن پھاتی ناہیں دھم تے شور کراونا اوئے
اکو آدمی آونا ملے سہتی اوکھا سپ دا روگ گواونا اوئے	کواری کرڑی دار کھ وچہ پیریا یئے نہیں ہور کسے ایتھے آونا اوئے
مست ٹلکدا خوشی دیدار دی نوں دکھ اپنا چاہنٹا ونا اوئے	اوہدے ڈنگ اتے اساں لا منگا اسی سپ نوں ڈنگ چٹاونا اوئے
سپ نس جائے پھل مار جائے پڑا او کھرا اچلہ کماونا اوئے	مہرا جوڑدے پت نوں ہتھ لایا سیدے کھیڑے نوں مت لکھاونا اوئے

لکھیا ستّ سے ولر قرآن اندر نہیں چھڈ نماز پچھتاونا اوئے
وارثشاہ نکوئی تے بندگی نوں مرڈوٹ نہ جگ تے آونا اوئے

سپرد کردن کھیڑیاں ہیر و رانجھا سہتی را

سہتی کرڑی نوں سد کے سونپیو نے منجا وچہ ایوان ڈہائیکے تے	پنڈوں باہر اک ڈوماں دا کوٹھڑی اوتھے دتی نے تھان بنائیکے تے
جوگی پلنگ دے پاس بہایو نے آبیٹھا ای شگن منائیکے تے	ناڈھو شاہ بنیا مست ہو عاشق معشوق نوں کول بہائیکے تے
کھیڑے آپ جا گھریں بیفکر ستے طعمہ باز دے ہتھ پھڑائیکے تے	سر تے ہوونی آئیکے کوکدی اے چٹکی مار کے ہتھ بنائیکے تے
اوہناں کھیہ سرگھت کے پٹنائیں جنہاں ویاہی سی دھڑی لگائیکے تے	بھلکے مالک ہووسن مول کھیڑے جنہاں آندی سی شگن منائیکے تے
اوہناں جگت لا ہمڑے بہت دلیسی ہن بیٹھے ہو نوہ کھہائیکے تے	وارثشاہ پھر تنہاں نے وین کرنے جنہاں ویاہیوں گھوڑیاں گائیکے تے

یاد کردن رانجھا پنج پیر را

رانجھا کوٹھڑی دیو چہ تنگ بیٹھا دل اندروں اوسدا ڈولیا ای
شکر گنج دا پکڑ رومال چُمے مندرا لال شہباز دا کھولیا ای
تنجر کدھ مخدوم جہانیئے دا دچوں روح را بجھیٹے دا بولیا ای
مشکل کرن آسان آپیر میرے رانجھے یار نے سخن آ بولیا ای
پیر بہاؤالدین ذکریئے دھمک دتی کنڈھ ڈھاہ کے راہ نوں کھولیا ای
ادھی رات رانجھے پیر یاد کیتے طرہ خضر داہتھ لے تولیا ای
کھونڈی سید جلال بخاریئے دی وچوں عطر دے مشک نوں جھولیا ای
مدد پیراں دی ہووے جس شخص تائیں اوتھے ایتھے نہ کسے تھیں ڈولیا ای
تیریاں مشکلاں سبھ آسان بچہ جیؤ ساڈڑا تدھ نے موہ لیا ای
جا لپشت پناہ ہے رب تیری جا کیوں تیرا دل ڈولیا ای
جاہ بیٹھا ایں کاسنوں اُٹھ جٹا سویں نہیں تیرا راہ کھولیا ای
وارثشاہ پچھوں تا دیں بندگی نوں عزرائیل جاں دھون چڑھ بولیا ای

اظہار کردن سہتی احوال خود بخدمت میاں رانجھا خواستن مراد بلوچ را

نکل کوٹھیوں ترت تیار ہویا سہتی آن حضور سلام کیتا
تیرا آکھنا دلوں منظور کرکے مقا کھیڑیاں دا سبھو خام کیتا
میرا یار ملاونا مہر سہتی اساں کم تیرا سر انجام کیتا
شرم ماپیاں دی سبھو دہر دتی سسی نال جویں آدم جام کیتا
جدوں کوٹھیوں دوڑ کے نکل چلیا سہتی بنھ کے ہتھ سلام کیتا
جو کجھ ہو دنی نے سیتا نال کیتا اتے دھنسر نے نال جورام کیتا
اوتھے ٹٹیاں دلاں نوں خوشی ہووے جتھے رب نے آن مقام کیتا
میرے ہتھ پھڑائے دی لاج رکھیں تیرا اساں نے کم تمام کیتا
بیڑا لا بنے اساں عاجزاں دا رب فضل تیرے اُتے عام کیتا
میں تاں ہوئی خوار جہان سارے نام یار دے کل بد نام کیتا
بھابی ہتھ پھڑائیکے ٹور دتی بدو کھیڑیاں نوں خاص و عام کیتا
تیرے واسطے ماپیاں نال کیتی جویں علی دے نال غلام کیتا
موہوں کہے مراد جے ملے مینوں اہو تدھ تھیں طلب انعام کیتا
ملے شاہ مراد تاں موئی جیواں میں جان کے اج آرام کیتا
دل جان تھیں ہوئیکے ٹہل کیتی تیرے کم دا خوب انجام کیتا
وارث شاہ جتول مہربان ہووے اوتھے خلق نے آن قیام کیتا

دُعا کردن میاں رانجھا بجناب باری تعالیٰ و رحق سہتی و آمدن مراد شتربان

رانجھے ہتھ اٹھا دعا منگی ربا میلنا یار گوارنی دا
ایہ تاں جگ لیوچہ خوار ہوئی پردہ ڈھکنا ایس خوارنی دا
ربا مہر دے نال توں یار بخشیں ایس عشق دے کم سوارنی دا
ایس حُب دے نال ہے کم کیتا بیڑا پار کرنا کم سارنی دا
ایس آن بیچارنی نے یار میلے میلیں یار توں ایس بیچارنی دا
ڈھل وچہ نہ گھتنا کم سایاں سہتی عشق تے مشک نتارنی دا

ے سہتی اپنے احسانات جتا کر اپنے یار سے ملنے کی درخواست کرتی ہے ۱۲

پنجاں پیراں دی ترت آواز ہوئی ربا یار ملیں اداسارنی دا
تیرے کرم کولوں نہیں دور اللہ آوے جھب دلدار دلدارنی دا

پیا دچہ گھمن کندھی دور جا پلے بلا بھیج صرصر ہیرے تارنی دا
فضل رب کیتا یار آن ملیا وارثشاہ مراد پکارنی دا

کلام شاہ مراد سہتی از کلام رانجھا

پری حور دلدل سندی بھین ڈاچی آدیکھ لے جھٹ کرلاڑی اے نی
جادو سحر اکے کرامات آکھاں کل ڈھونڈنے دی وڈی بھاری اے نی
کیتو گرد نامہ اکے پھند کوئی اکے منتراں وانگ مداری اے نی
اک سدغیبوں پئی کن میرے ڈاچی سندیاں سار نگاڑی اے نی
میری گئی قطار کوراہ گھتی کوئی سحر کیتو ٹونے ہاری اے نی
دائے سوئی دی لوہتری ایہ ڈاچی گھن جھوک پلانے نوں لاڑی اے نی

ڈاچی شاہ مراد دی آن رنگی اتوں لولیا سائیں سواری اے نی
جالپے انج جیوں کسے مہار پھڑ کے تیرے لوہے تے آن کھلاری اے نی
ڈاچی مہر دی تے اسوار آہا جا گومیٹ سال نال خماری اے نی
نظر میتھ گولا اکے تیر آکھاں ڈاچی دگئے وانگ اندھاری اے نی
شالا ڈھکا آوے ہش ڈھک نیڑے آچڑھیں کجاوے تے ڈاری اے نی
ادہد اپلو ڈرامنہ تے پیٹھ پربت ایہ فرشتیاں اٹھ چاری اے نی

دیکھ دیویاں ہتھ نہ آوندی سیں ادھیں راتڑے مار دی دھاڑی اے نی
وارثشاہ دی عمر دی بکری توں کھا جائے گی موت بگھیاڑی اے نی

روانہ شدن ہیر رانجھا و مراد و سہتی

سہتی لئی مراد تے ہیر رانجھے واں ہو چلے لاڑے لاڑیاں نی
آپو دھاپ گئے لیکے داہو داہی گھیاڑاں نے ترنڈیاں پاڑیاں نی
کوہٹا دیکھ کے سکھنا روگیاں دا اکدوئے نوں سینیاں ماریاں نی
اونہاں اندر دل باہروں خبر لیکے گلاں آپ وچ ایہہ وچاریاں نی
سارے شہر وچ شور تے دھم پیا کرن کیرنے تے زاروزاریاں نی
ایہ مہریاں مثل شیطان دے نی کام والیاں دیاں نظاریاں نی
سے گندگی انہاندے فرج وچوں بھتیں موہڈیاں دے تے ہاڑیاں نی
ادھل جان اتے جنہاں لک بیٹھا اونہاں لکھیاں دھروں خواریاں نی

راتو رات گئے لیکے بانہ کونجاں سریاں نانگاندیاں شیہاں لتاڑیاں نی
وقت ہلاں دا ہو یا جاں ہالیاں نے ڈھگیاں گلیں پنجالیاں چاہڑیاں نی
اجو ہیر دے گھراں نوں سنھ لگی انہاں ویکھ کے گلاں چتاریاں نی
جیہڑا بابا ہر ولوہے دے وچہ رستا اونوں چاہنگران ہو کراں ماریاں نی
رل ہیر تے سہتی نے خوار کیتا کم چوڑ کیتا انہاں ڈاریاں نی
جڑھ دین ایمان دی کٹنے نوں ایہہ مہریاں تیز کٹاریاں نی
میاں جنہاں بیگانڑی نار راویں ملن دوزخوں تا ہواڑیاں نی
وارث کیدے کھیاں رہن ناہیں تیاں جنہاں دیاں رب اتاریاں نی

ایضاً

بھگا ہیر تے سہتی نے چوڑ کیتا نک وڈھ سٹیا دوہاں لاڑیاں نے
دیکھو رب نے آپ سبب لایا اودہیاں قدماں نوں بلہاریاں نے
کر انہاندے واہراں اُٹھ پیاں پکڑ برچھیاں اتے کٹاریاں نے
اُبھر واہیاں اٹھکے بھج نٹھے پھڑکے ڈانگاں تے کہیاں کوہاڑیاں نے

لگیا اُدھال کے ادہناں جوگی ہویاں مگدیو ہج خواریاں نے
ادھی رات کار وانیاں کوچ کیتا سُن کھیڑیاں نے واہراں چاہڑیاں نے
ہائے ہائے ہوئی وچہ کھیڑیاندے دیکھو نہاں تے واہراں چاہڑیاں نے
وارثشاہ نائیاں نال جنگ بدھا منوا ئیکے کھیڑیاں داہڑیاں نے

اطلاع نمودن مرداں اجوا

اجو مہر نوں لوکاں نے خبر دتی تیرا چوڑ جھگا اج ہو گیا
بجلی پئی آسمان تھیں اک غیبوں سبھ باغ لُٹا صاف ہو گیا
چادر چٹی نوں داغ سیاہ لگا جوگی اپنا دھوناں دھو گیا
زمیں سخت آسمان بھی دور دسے جیہڑا اہو دناں سی سوئی ہو گیا

کیہی ہوئی تقصیر ہے اساں کولوں تیر غضب دا سینہ پر دگیا
جوگی لے گیا ہیر نوں سنے سہتی ساڈا شرم حیا سبھ کھو گیا
ایہ گلاں توں داغ نہ دور ہوسی ساڈوں کالکھیں گھت سمو گیا
ساڈا اجیونا بہت محال ہویا وارثشاہ سن اندروں رد گیا

مقولہ شاعر

حال حال کر کے دلبراں بھج پیاں چاہنگ کو کدی وچ اکاس ہوئی
اک چپتر وچ جاوندے جان بھنے بھلا ہویا فقیراں دی آس ہوئی
جوگی لے گیا سہتی تے ہیر تائیں گل عالم اودنیں آس پاس ہوئی
ایہو درد سی ہیر نوں سنو یارو دن رات ندھی سی ہراس ہوئی

سن اندروں باہروں حال تُو بُو سس ہیر دی اٹھ ہراس ہوئی
اک جان روندے جوہ کھیڑیاندی اج دیکھو تو چوڑ نخاس ہوئی
اکلے ڈنڈے بیٹھیں جان بھنے یلدوئی سی ہیر اداس ہوئی
وارثشاہ نہ منڈیاں ڈھل لگدی جدوں استرے نال بیاس ہوئی

ایضاً

پہلاں واہراں آن مرادملیاں اگے کنک بلوچاں نے چاہڑ دتے
جیہڑے واہراندے گھٹ بہاٹھ یار دواہ واہ کر دے سبھے پاڑ دتے
مارناد کاں مونچے بھن دتے مار جھاڑ کے پنڈ دوچ واڑ دتے

پکڑ ترکشاں تیر کمان دوڑے کھیڑے نال ہتھیاراں دے مار دتے
مار برچھیاں آن بلوچ کرڑ کے تیغاں مار کے واہری جھاڑ دتے
الکدے دیناں نہ رہیا کوئی کھوہ موہ کے مارا جاڑ دتے

داتگ فوج سکندری دھا واہراں دا را ماریا کھیت وگاڑ دتے
وارثشاہ جاں رب نے مہر کیتی بدل قہر دے لُطف نے پاڑ دتے

ایضاً

جیہڑی جُوہ اندر رانجھا ہیر گئے اوتھے شیر ہیسی آدم خور میاں
اچن چیت جا اوسنوں بو آئی اوتھوں دوڑ آیا کرکے زور میاں

چاروں طرف پھرے مُکھاں ماردا اوہ بیلے وچہ مچایا شور میاں
کن ہیر دے وچ آواز پہنچی کہندی پیا دھنداہن ہور میاں

ہیر آکھدی رانجھیا شیر آیا بیرے کن پئی گھنگھور میاں
پیر یاد کر رب دا واسطائی شیر نہیں ایہ قہر قلور میاں

پنج پیر رانجھیٹے نے یاد کیتے اوہ آئے نی آکھدے بھور میاں
مدد کرو خدائے دا واسطہ جے ساڈی تساں دے ہتھ ہے ڈور میاں

جیکر کرو مدد تاہیں گل بنگی نہیں دسدی اے سانوں گور میاں
وارثشاہ پیراں اگے عرض کردا خوشی کرو مینوں دیہو لوڑ میاں

مژدہ دادن پیران رانجھا را

پنجاں پیراں زبان تھیں حکم کیتا بچہ جاہ جلدی فتح پاویں توں
جدوں شیر آسی تیرے مارنے نوں تدوں کبر ہنکار گواویں توں

کر عاجزی عجز توں شیر اگے اوہنوں منت دے نال مناویں تیں
جیکر منسی عرض اوہ نہ تیری وارث اوسنوں مار مکاویں توں

آمدن شیر

رانجھا آکھدا سنیں توں شیر مردا تینوں قسم ہے پیر فقیر دی جی
اساں عاجزاں نوں کیوں مار نائیں گل بُری ہے الٹیں تدبیر دی جی

من اساں دا آکھیا جاہ مڑ کے من قسم حضرت دستگیر دی جی
وارثشاہ رانجھا منت بہت کردا طبع تنگ پئی جٹی ہیر دی جی

کلام شیر

شیر آکھیا رانجھیا سنیں میتھوں ست روز دا طعام نہ کھایا اے
بُھکھ تریہہ نے بہت بیحال کیتا رب اج شکار ملایا اے

تساں دوہاں نوں رج کے کھاوساں میں شیر گجکے آکھ سنایا اے
وارثشاہ میاں ہیر آکھدی اے سانوں رب عذاب پہنچایا اے

مقولہ شاعر

رانجھا منتاں کر کے تھک رہیا شیر آکھیاں باز نہ آوندا اے
رانجھے پیراں دا حکم پروان کیتا ہر چند سوال تاں پاوندا اے

شیر اک نہ منی سی بات اسدی پنجہ زہر دا چا چلاوندا اے
وارثشاہ رانجھا پنجہ جھلکے تے غصہ جیوے تے بہت لیاوندا اے

کلام رانجھا

رانجھا ہیر نوں آکھدا اچل پیاری میں بھی شیر نوں مار کے آوناہاں
منت کیتیاں باز نہ آوندا اے ڈھول السیدی اکھ چلا ہوناہاں

پچھا چھڈ دیوے جیکر اساں دا ایہ نہیں تے جان تھیں مار گواونا ہاں
وارثشاہ جیکر کہیا نہ منے ایہنوں چنڈ توں مار مکاونا ہاں

غصّہ کردن شیر

شیر گل سُنکے رانجھے یار والی جیو وچہ پچھیاں کھاوندا اے
رانجھے ویکھیا نہیں خیال چھڈ دا دوہاں باہاں توں پکڑ ڈہاوندا اے
کہندا آدمی زاد کی آکھدا اے پنجہ دوسری دار چلاوندا اے
وارثشاہ غصے نال شیر تائیں رانجھا جان تھیں ماریا چاہوندا اے

کشتہ شدن شیر

رانجھے کڈھ کھونڈا پیر ذکریئے دا وکھی شیر دی وچہ کھبایا سُو
حکم پیراں دا جٹ نوں یاد آیا زور اپنا سب لگایا سُو
شیر تڑ فدا بہت بیحال ہویا اودہی الکھ فساد مکایا سُو
خنجر سید جلال بخاریئے دا شکم اوسدے وچہ چلایا سُو
پنجاں پیراں رانجھیٹے نوں فتح دتی جد بسم اللہ دا نام دھیایا سُو
وارثشاہ میاں رانجھے بیٹھ کے تے چم شیر دے بدن توں لاہیا سُو

مقولہ شاعر

کھل شیر دی لاہ مرگان کیتا سہوں ماس بُگلی اندر پایا اے
ہیر بیٹھی سی بہت دلیل اندر رانجھے جاپکے مُکھ وکھایا اے
دشمن جان دا پکڑ فناہ کیتا اوہدا نام نشان مٹایا اے
رانجھا خوشی دینال اٹھ رواں ہویا ترت ہیر جٹی پاس آیا اے
جٹی آکھدی شکر خدا دا اے تینوں رب نے اج بچایا اے
وارثشاہ مقبول اوہ رب دے نے جنہاں نفس نوں مار مکایا اے

کلام ہیر

جوہ عدلی دی لنگھی جاں دوہاں جنیاں رانجھے یار نوں نیند آگھیریا اے
وقت سون دا نہیں ایہ ہیر واری نورا دی دراز ہو فیر یا اے
زورا وری اوہ آن دراز ہویا ہیر آکھدی برا توں چھیڑیا اے
جدوں ہو بے سرت تاں گھوک سُتا پھیر ہیر نوں نیندنے گھیریا اے
نیند غفلت دے وچ دراز ہوئے ساعت بری نوں جانکے چھیڑیا اے
متیں دے رہی ہیر رانجھنے نوں اوس اک نہ چیت سہیڑیا اے
تدھ برا ہی پھیڑنا پھیڑیا اے کون ہونی دے نال کھہیڑیا اے
رانجھے ہوش نہ مول وچار کیتی ہیر اوس نوں مول نہ چھیڑیا اے
مت نہ لئی دوہاں عاشقاں نے ویکھو ہونی نے عقل نکھیڑیا اے
دوہاں ہوش نہ مول وچار کیتی جان بجھ کے دکھ سہیڑیا اے
موڑے کون رضا خدا دی نوں لگے کے نے مُول نہ پھیریا اے
وارثشاہ اوتھے سوں گئے دوویں دکھاں آنکے پلڑا بھیریا اے

قید کردن کھیڑیاں ہیر و رانجھا را

کھیڑیاں نے ہیر رانجھے نوں قید کرنا

دوجیاں داہراں رانجھے نوں آن ملیاں سُتا پیا اجاڑ وچہ گھیر لیو نے
سَر ہیر دے پٹ تے رکھ سُتا سپ گنج خزانیوں چھیڑ لیو نے
ہیر پکڑ لئی رانجھا قید ہویا ویکھو جوڑی نوں آن نکھیڑ لیو نے
دیکے رانجھے نوں دکھ پہوڑیاں دا مشکاں بنھ کے چا نبیڑ لیو نے
اس وقت حساب نوں روز محشر سوئی ملے گا جو کجھ بھیڑ لیو نے
ہیر آکھیا رانجھیا صبر کریں اساں عاجزاں تے دکھ گھیر لیو نے
رانجھے چاک دے نال دو ہتھ کیتے اتے ہیر نوں دب دریڑ لیو نے
ڈنڈ پاوندے برچھیاں پھیردے نی گھوڑے وچ میداندے پھیر لیو نے
سُتا پکڑیا کجھ نہ وس چلے شامت نفس دی آن لویڑ لیو نے
لاہ سہیلیاں بنھ کے ہتھ دونویں پنڈا چابکاں نال اچیڑ لیو نے
جیڈا وس چلے بندہ لا لیندا ویکھو عاشقاں دُکھ سہیڑ لیو نے
ہتھو ہتھ بدلہ جھولی رب پایا رُلیا اپنا سب نبیڑ لیو نے
ربا بندے دے وس نہ پائیں بندا رکھیں حفظ امان سہیڑ لیو نے
وارثشاہ فقیر اللہ دے نوں مار مار کے چا کھدیڑ لیو نے

کلام ہیر

ہیر دی گل

ہیر آکھیا سُتے سو سبھ مُٹھے نیندر مار دیا راجیاں رانیاں نوں
ایس نیند نے شاہ فقیر کیتے رو بیٹھے نے وقت وہانیاں نوں
نیند ہیٹھ سٹیا سلیمان تائیں دیندی نیند چھڈا ٹکانیاں نوں
نیند پُت یعقوب دا کھوہ پایا سُنیا ہوسیا یوسفیاں دانیاں نوں
ہابیل قابیل دے جنگ ہوئے چھڈ گئے نے قطب ٹکانیاں نوں
سُتے سوئی وگتڑے وہم وانگوں غالب نیند ہے دیو نجانیاں نوں
نیند فجر دی قضا نماز کردی شیطان دے تنبواں تانیاں نوں
نیند ویکھ جو سسی نوں وخت پایا پھرے ڈھونڈدی یار وہانیاں نوں
مارے نیندراں دے نہیں تاب آئے رہیاں حسرتاں نیند ستانیاں نوں
کسے تتڑے وقت سی نیوں لگا اساں بیچیا بھنیاں دانیاں نوں
نیندر ولی تے غوث تے قطب مارے نیندر ماریا راہ بھلانیاں نوں
نیند حسنؓ حسینؓ شہید کیتے کُٹھے کربلا وچہ شہانیاں نوں
نیند ذبح کیتا اسمٰعیلؑ تائیں یونسؑ پیٹ مچھی وچ پانیاں نوں
نیند شیر تے دیو امام کُٹھے نیند ماریا وڈے سیانیاں نوں
خواہش حق دی قلم تقدیر دگی موڑے کون اللہ دیاں بھانیاں نوں
رانجھے ہیر نوں بنھ لیچلے کھیڑے دونویں روندے نی وقت وہانیاں نوں
نیند نال زلیخا دے کیہی کیتی خبراں پچھیے درد رنجانیاں نوں
نیند مرزے دا سیس کٹا دتا گھت گکھاں دے وچہ بھوکانیاں نوں
ایہناں ویلیاں نوں پچھوں یاد کریسیں جٹی ہیر دے سخن الانیاں نوں
ساڈھے تن ہتھ زمیں ہے ملک تیرا وارثشاہ کیوں ولیں ولانیاں نوں

کلام ہیر با رانجھا

ہیر دی گل رانجھے نال

وقت سون دا نہیں سی ہیر واری زور اوری توں کھہ لپیٹیا وے
وس ہیوں توں ڈیریاں ڈاہڈیاں دے کی واہ ہے مشک لپیٹیا وے
کھلی بانہہ کر کے ہیر آکھدی اے میرے دس نہ کجھ گمر ہیٹیا وے
روز حشر دے سبھ حساب ہوسی تیرے نال ہی میاں رانجھیٹیا وے
میں آکھنی ہاں اُٹھ جاہ جھبدے ایتھے کا سنوں زمین تے لیٹیا وے
راجہ عدلی ہے تخت تے عدل کردا کھڑی بانہہ کر کوک گھرہیٹیا وے
اثر صحبتاں دے کر جان غلبہ جا راجے دے پاس جٹیٹیا وے
نہیں حور بہشت دی ہو جاندا گدھا زری دیاں لپیٹیا وے

ہائے ہائے مٹھی مت نہ لئی آدتی عقل ہزار جوگیٹیا وے
پنڈا چابکاں نال ادھیڑ دلسیں میاں رانجھیا حسن ولیٹیا وے
جھیڑا اکھنڈیا وچہ جہان سارے نہیں جاونا مول سمیٹیا وے
بناں عملے نہیں نجات تیری پیا بایئیں قطب دیا بیٹیا وے
دیس ویریاندے وچہ گھوک ستوں کیتی سرت نہ ہوش سیٹیا وے
ویلا بیتیا ہتھ نہ آوندا اے میاں رانجھیا سمجھ بے ھٹیٹیا وے
چاندی قلعی تانبا ترت ہووے سونا جیتیاں کیمیا نال چمیٹیا وے
گول گل نوں مار نہ وچ کنّاں وارث شاہ سن جٹ کھچریٹیا وے

مقولہ شاعر

اُدّو کوکو کیتا رانجھنے نے اچی کوک چا نگر دھر داسدا اے
راجے آکھیا لیو کھاں خبر یارو کیہا شور تے غم ہراسدا اے
کس ماریا کس رنجانیا اے لیاؤ وچ دربار ہراسدا اے
رانجھے آکھیا راجیا چر ین جیویں تیرا راج تے حکم ارا سدا اے
تیری دھانگ پئی روم شام اندر بادشاہ ڈرے آس پاسدا اے
عدل کرنا تے صاحب دل دھیاں دھرنا فرض تیرے اُتے عام خاصدا اے
میں آس کر کے تیرے تیک آیا ہئے لا مینوں جیو ترا اسدا اے

بو بو مار کے للکراں کرے دُھماں راجے پچھیا شور ایہ کاسدا اے
نفر آ آکھیا اک درویش جوگی دادخواہ آیا کرم آس دا اے
رانجھا آدربار وچ ہویا حاضر خون بھُٹیا چابکاں ماسدا اے
حکم ملک دتا تینوں رب سچے کرم او سدا فکر غم کاسدا اے
تیرے راج وچہ بناں تقصیر مویا گناہ تے نہ کوئی بھاسدا اے
میری سبھ تقصیر معاف کرنی مینوں فضل امید دی آسدا اے
مکھی بھاسدی اے جویں شہد اندر وارث شاہ اس جگ وچہ بھاسدا اے

حکم کردن راجہ وگرفتار شدن کھیڑیاں

راجے حکم کیتا چڑھی فوج بانکی آراہ وچ مارے کھیڑیاں نوں
سانوں حکم جے چور نہ جان پاوے چلو چھڈ دکھاں کرمیاں بیڑیاں نوں
تسیں ہو سدھے چلو پاس ساڈے چھڈ دیو کھاں جھگڑیاں جھیڑیاں نوں

گھیر لئے کھیڑے فوج عہدیاں نے دیندے دب تے بہت دریڑماں نوں
عزت نال چلو تسی نال ساڈے نہیں وڈھ کے کھانگے بیریاں نوں
بنھ کھڑانگے اسی تے آپ چلو نہیں جاندے اسیں بکھیڑیاں نوں

پکڑ وچہ حضور دے لیائے حاضر راہزناں تے کھوہراں بیڑیاں نوں
وارث شاہ جنہاں ہور جہاں گرہن لگے اوہ بھی بھیڑے اپنے بھیڑیاں نوں

آمدن کھیڑیاں نزد راجہ بحالت گرفتاری

کھیڑے راجے دے آن حضور ہوئے منہ بنے تے آن فریادیاں دے
میتھوں کھوہ فقیرنی اٹھ نٹھے جویں پیاں نوں ڈوم شادیاں دے
چیتا داہڑیاں پگڑیاں ویکھ بھلیں شیطان آندرو ں واد یاں دے
ایڈا جھوٹھ اپرادھا ایہ لوک دے نے ایہ جھگڑے بے مرادیاں دے

رانجھے آکھیا کھوہ لیچلے ندھی ایہ کھوہرو پے بیداد یاں دے
میرانیاں تیرے اگے راجہ صاحب ایہ وڈے دریار نی عادیاں دے
میں فقیر غریب اناتھ جوگی تینوں کراں گا بچن آبادیاں دے
وارث باہروں سفید سیاہ وچوں تنوہوں جویں ملزادیاں دے

عرض کردن کھیڑیاں پیش راجہ

کھیڑیاں جوڑ کے ہتھ فریاد کیتی نہیں وقت ہن ظلم کماونے دا
ویہڑے وڑدیاں ندھیاں موہ لیاں اس تے علم جے تاں دلاونے دا
سہتی دسیا جوگیڑا ابلغ کالے ڈھب جان داچھاڑیاں پاونے دا
اک دھی تے اک سی نونہہ ساڈی منتر پھوکیا دوہاں لیجاونے دا
وچوں چور تے باہروں ساہد دسے استے دل ہے بھیس وٹاونے دا
اُقْتُلُوا الْمُؤْذِيَاتُ قَبْلَ الْاِيْذَا کیہا فائدہ جھگڑیاں پاونے دا
اوہدیاں میلیاں ولیاں تے بھل ناہیں استے دل ہے بھیس وٹاونے دا
تدوں کھیڑیاں نوں بہت ہویا غلبہ موت اپنا آپ بھلاونے دا

ایہ ٹھگ ہے ماہیے دا وڈا کھوٹا سحر جان دا سر ہوں جماونے دا
ساڈی نونہہ نوں اک دن سپ لڑیا اوہ وقت سی ملدری لیاونے دا
منتر جھاڑتے نوں اساں سد آندا سانوں کم سی جند بچاونے دا
لیندا دوہاں نوں راتوہی رات نٹھا نفر دلی اللہ پھیرا پاونے دا
راجے چوراں تے یاراں نوں ماردے نی سولی رسم ہے چور چڑھاونے دا
بھلا کریں تو الیس نوں مارسٹیں حکم آیا ہے چور مکاونے دا
بادشاہ نوں عدل ہی پچھیگا وقت آ دسی عمل تلاونے دا
کی جانی ایں ہوگ کی باب ساڈے ویلا آوے جان پاس بلاونے دا

ویلا گذریا پھیر نہ ہتھ آوے پچھوں تار ہے عمر گواونے دا
وارثشاہ دا عدل نہ کریں یار کھاں آپس میں فضل کراونے دا

جواب رانجھا

رانجھے آکھیا سوہنی رن ڈٹھی مگر لگ میرے آ گھیریا نے
میں ہیر دا ہیر قدیم میری جھگڑا پائے کے الویں لویڑیا نے
ویکھو وچہ دربار دے جھوٹ بولن ایہ وڈا ای پھیڑنا پھیڑیا نے

نٹھا خوف توں ایہ سن دیس والے پچھے کنک از غیبد اپھیڑیا نے
پنجاں پیراندی ایہ مجاورانی اینہاں کدہروں ساک سہیڑیا نے
آپ وارثی بنے اس ووہٹڑی دے میرے سنگ دا سنگ نکھیڑیا نے

سب راجیاں رانیاں دھک چھڈیا تیرے ملک وچہ آن کے پھیڑیا نے
مجروح ساں غماندیاں نال بھریا میرا الڑا اگھاہ اچیسڑیا نے
راجہ آکھدا کراں میں قتل سارے تیری چیز نوں جے ذرہ چھیڑیا نے
چھڈ ارلیاں جوگ بھجا نیٹھے پر کھوہ نوں اجے نہ گھیرلیا نے
مینوں بنھ کے رکھ دے نال راجہ پنڈا چابکاں نال ادھیڑیا نے

چوریار بدنام کر جوگیڑے نوں مار مار کے چا کھدیڑیا نے
کوئی روز جہان تے داولینی بھلا ہویا نہ چپ انبڑیا نے
سچ آکھ توں مار کے کراں پرزے کوئی برا جوالیں نال بھیڑیا نے
میں تاں آپ شیطان نوں جاں چھیاں آدم وچ آلو رو پڑیا نے
وارث شاہ میں گرد ای رہیا بھوندا اس مے سر مچو نہ لویڑیا نے

کلام راجہ

راجے آکھیا تساں تقصیر کیتی ایہ وڈا فقیر رنجانیاں جے
رب جبٹ نہ جان دے کستے تائیں تسیں اپنی قدر پچھانیاں جے
کراں اوہ جو جانسی ملک سارا براجوگی نوں جے رنجانیاں جے
راتیں چور تے دنے ادھالیاں نے شیطان وانگوں جگ رانیاں جے
قاضی شرع دا تساں نوں کرے جھوٹھا موجاں سولیاں دیاں تساں مانیاں جے

نک کن وڈھادیاں چاہڑ سولی انہوں لے گئی ایہ گل نہ جانیاں جے
رناں کھوہ فقیراں ہتھیں راہ مارو تنبو کبر دے تسیں نہ تانیاں جے
نیڑے رب نوں سمجھ کے جاناسی کیوں عاجزاں نال ترسانیاں جے
مار کھل تساڈی میں کھچ سٹاں میرے راجدے وچہ بلانیاں جے
ایہ رنت ہنکار نہ مان رہندا کدی موت تحقیق پچھانیاں جے

نقر جانکے الینوں ماریا جے مفلس بہت غریب ستانیاں جے
وارث شاہ سراں دی رات وانگوں دنیا خواب خیال ہی جانیاں جے

آمدن کھیڑیاں و رانجھا نزد قاضی

جدوں شرع دے آنکے رجوع ہوے قاضی آکھیا کرو بیان میاں
کھیڑے آکھیا ہیر سی ساک چنگا گھر چوچک سیالدے جان میاں
جنج جوڑ کے اساں ویاہ آندی ٹکے خرچ کیتے ڈھیر دان میاں
وڈی رسم کیتی ملاں سد آندا جنہوں حفظ سی فقہ قرآن میاں
اساں لائکے دم ویاہ آندی دیس ملک ہیا سبھو جان میاں
اساں کھولکے حال بیان کیتا جھوٹ بولنا بہت نقصان میاں

دیہو کھول سنائیکے بات مینوں کراں عمر خطاب دانیاں میاں
اجو کھیڑیدے پت نوں خیر کیتی ہور لاتھکے سبھ تران میاں
لکھ آو ماندی ڈھکی لکھی سی ہندو جان دے تے مسلمان میاں
شاہد پاس بہال نکاح بدھا جویں لکھیا وچہ قرآن میاں
ساری خلق خدائیدی جاندی سی شاہد پنج تے ست نہ جان میاں
راون وانگ لے چلیا ہے سیتا ایہ بھو ہرد تیر زمان میاں

[1] بات سرسری نہ سمجھو [2] رات کو چوری اور دن کو عورتیں نکالنا [3] یعنی شرع کا قاضی تم کو جھوٹا کریگا پھر تم کو سولی پر چڑھایا جائیگا [4] بخشدیا اور لوگ لگا چکے زور ۱۲

راجے دی گل

ایہو عرض لوہاں جناب اندر ربّا جملدار ہے جہان میّاں
ساڈی نونہہ آوے جیکر ہتھ ساڈے تدوں ہووسی مہر رحمان میّاں

ربا دین دا صدق ایمان رکھیں حقدار نوں حق پچھان میّاں
نال صدق ایہ نونہہ جے رہے ساتھے تدوں حقدار حق تون مان میّاں

ڈربار دا راجیاں رانیاں نوں ہیبت نال ہے کنبدی جان میّاں
وارثشاہ درگاہ وچ سچ بولیں جھوٹھ کرے ایمان زیان میّاں

جوگی دی گل

کلام جوگی

رانجھا آکھدا ایہہ پچھو کھاں ایہہ چھاپہ کتھوں دامن نال چموڑیا جے
راہ جاندڑے کسے نہ لون چمبڑا ایہہ بھوتناں کتھوں سہوڑیا جے

اوہ تاں روندڑا رہیا ہے مگر تساں اوہدے نیناں دا نیر نگھوڑیا جے
اک مجھ چکڑ نال لپڑی سی سارا منگو چا اوس لیوڑیا جے

سارے ملک ایہہ جھگڑا پیا پھردا کسے ہٹکیا تے نہیں ہوڑیا جے
وارثشاہ کسنبے دے پھوگ وانگوں اسداکڑا رسا نچوڑیا جے

کھیڑیاں دی گل

بیان کھیڑیاں

جدوں ٹکے سر ساہی سی آن وکدا قحط پیا سی وڈے غضب لیاندا
تدوں آیا ایہ کال وچہ بھکھ مردا لگا چاک سی مہریاں کھولیاندا

لوک کرن وچار جوان بیٹی اہنوں فکر شریکاں دیاں بولیاندا
چھیل نڈھڑی ویکھ کے گرد ہویا ہلیا ہویا سیالاں دیاں گولیاندا

ہہیں جا کے پچیا دعویاں تے ہویا وارثی ساڈیاں ڈولیاندا
موجو چوہدری دا پت آکھدیں چھپک ہزارے دیاں بولیاندا

عدل کریں جو عمر خطاب کیتا ہتھ وڈھناں جھوٹیاں رولیاندا
نوشیرواں گدھے دا عدل کیتا اتے کنجری عدل تنبولیاندا

ناد کھپری ٹھگدی بات ساری چیتا کریں دھیان توں بھولیاندا
منتر مار کے کھنب دا کرے ککڑ بیر نم نوں کرے مولیاندا

کنگھی لوہے دی تا ئیکے پٹے دا ہے سر دا ہے برے کسبولیاندا
بھیس مکر دا پہنکے ٹھگ پھردا بلی بنے مدار پھلولیاندا

ہرے لونگ لیا دکھاندا اے کرے جائفل حپا مولیاندا
تارے توڑدا نال ایہ جادواں دے اتے وڈا استاد بھنگولیاندا

انب بیج تنور وچہ کرے ہریا بنے کھیوں بالکا اولیاندا
وارثشاہ سبھ عیب دا رب محرم انیویں سانگ ہے پگڑیاں پولیاندا

قاضی دی گل

کلام قاضی

قاضی آکھیا دس فقیر سائیں اتے شاہد حال جو تیرڑے اوئے
از غیب دی خبر نہ جاننے ہاں شرع ظاہر پرست سو برڑے اوئے

باجھ شاہداں نہیں ہے روا تینوں شاہد باجھ نہ ہوں بیرڑے اوئے
اساں شرع شریف دا حکم کرناں چھڈ وجھگڑے سبھ بکھیرڑے اوئے

جس شرع شریف نوں من لیا ہووے عاقبت اوس نبیرڑے اوئے
فیصل کراں خرخشے نوں میاں وارث جھب آکھ سناہنڑے لوئے

کلام جوگی

رانجھے آکھیا ایہ سُن عرض میری تینوں علم ہے فِقہ اصول میّاں
راہ عِشقدا عاشقاں من لیا جیہڑا منیاں نبی رسُول میاں
اوس قول پچھے روح من آپے وَالصَّاد دیوچہ دھول میاں
اہناں عاشقاں عشق اللہ داا ے جنید امنیا رب معمول میاں
سانوں عشق مجازی دی لوڑ ناہیں کیتا عشق حقانی قبول میاں
عاشق عشق خدا وچہ محو رہندے کدی کریگا رب قبول میاں
مارے ربدے تے دخلق ہوئے حکم عشق جو کرے عدول میاں
اوسے حکم اتے عمل عاشقاندا جیہڑا رب دا فرض معمول میاں
عشق ربدا منّا مثل فاعل عاشق اوسدے مثل مفعول میاں

کر عمل توں اوستے میاں قاضی جیہڑا نص دے وچہ نزول میّاں
قَالُوْا بَلٰی دے روز دا قول بدھا میرا ہیر دے نال قبول میّاں
اندر لوح تے قلم دے لکھ چھڈیا روح جاندا میل ملول میاں
ایسے پاک دیدار دے ویکھنے نوں منگے نت دعا رسُول میاں
عاشق سوئی جو عشق وچہ رہے قائم کدی بہے نہ ہو ملول میاں
واس عشقدے توں اوہ لنبھاندے جیہڑے جر ملے جہل جہول میاں
عاشق چھڈکے عشقدیاں رہجکاں نوں ہوون عشقدے شغل مشغول میاں
کرن طعن ملامتاں عاشقاں نوں احمق عقلدے لوک مجہول میاں
وارثشاہ نوں نال شفاعتاں دے رب کمے دیدار وصول میاں

کلام قاضی

قاضی آکھدا بول فقیر سائیں چھڈ جھوٹھ دے دب دیڑیاں نوں
اہناں جٹاندی شرم تدھ لاہ سٹی خوار کیتا ای سالاں تے کھیڑیاں نوں
پچھے میلکے چوئیا رڑ کیائی اوہ رواسی وقت سہیڑیاں نوں
پہلاں مچیوں آنکے دعویاں تے ہے سلام ولاں چھلاں تیریاں نوں
دنیاداراں نوں عورتاں نسد فقراں میاں چھوڑ کر جھگڑیاں جھیڑیاں نوں
ہتھ بنھ کے رانجھے نے اٹھ کہیا کراں عرض نہ کراں بکھیڑیاں نوں
نت مال پرایا چور کھاندے ایہ دس متکلے راتیں پھیڑیاں نوں
غضب نال قاضی کہیا سن میاں اسیں شرعتے کراں نبیڑیاں نوں
حکم رب دے نال انصاف کرکے دیاں دس آلود لویڑیاں نوں

اصل گل سو آکھ درگاہ اندر لَا تَذْکُرُوْا جھگڑیاں جھیڑیاں نوں
سارے دیس وچہ دھم تے شور ہویا دوئیں پھڑنی اپنے پھیڑیاں نوں
بھلیاں مانساندی عزت لاہیائی مفت چڑیوں نال اکھیڑیاں نوں
اینویں پنڈا جاڑکے چپ چکوں ہن وہٹڑی دیہ کھاں کھیڑیاں نوں
چھڈ دیہ حیا دینال جٹی نہیں جانسیں دریاں میریاں نوں
آؤ ویکھ لو سنن گنن والے ایہ قاضی نے ڈوبدے بیڑیاں نوں
قاضی بہت جے آوندا ترس تینوں میٹی بخشدے اپنی کھیڑیاں نوں
مسلمان کرکے تینوں چھڈنا ہاں نہیں جان دا غضباں میریاں نوں
عیبی گل جہان دے پکڑ ینگے وارثشاہ فقیر دے پھیڑیاں نوں

ؔ یعنی جسطرح گائے کو زیر کرکے دودھ دوہتے اور دودھ سے روغن نکال لیتے ہیں اسی طرح تونے کیا۔ کیا وہ جائز تھا ؔ تیرے فریبوں کو سلام۔

فیصلہ کردن قاضی

قاضی دا فیصلہ

قاضی کھوہ دِتی ہیر کھیڑیاں نوں یارو ایہ فقیر دغولیا جے
دغیدار تے جھاگڑو کلا کاری بن بھیس مشائخ نے مولیا جے
وڈے وڈے پکھنڈ ایہ جاندا جے کدی بنے جوگی کدی مولیا جے
کدی جٹا دھاری کدی نقر بندا کوئی ذات کمین تتبولیا جے
جھگڑے مفتدے ایہ الویں لاوندائے کلا کلا تے جھاگڑو رولیا جے

وچوں چور تے باہروں سادھ دسے بنے مکیوں ولی تے اولیا جے
جدوں دغے تے آدیتے صفاں گالے اکھیں میٹ بہے جا پلے لولیا جے
رنگ رنگ دے مکر فریب جانے کدی مہر کدی زہر گھولیا جے
ایہ فقر ناہیں سانگ مکر دا جے الویں بھکھڑا لونگ بھولیا جے
وارثشاہ دے بھیت دا رب محرم اینویں اپروں سانگ مخولیا جے

مقولہ شاعر

شاعر دا کہن

ہیر کھوہ دِتی چلے داہو دائی رانجھا رہیا منہ کج حیران یارو
کھیت مارلے کھتری سڑے لوبل حق عملیاں دے دہڑے جان یارو
اوہناں عقل تے ہوش نہ تھاں رہندی سریں جہاندے پین دو ان یارو
وچ اوہڈنی سہم دے نال جٹی جیویں وچہ کربان کمان یارو
تکھے دیدڑے وانگ مہاستی دے مل کھڑلیی عشق میدان یارو
کھیڑے جوگی دو دویں پاسہ لا بیٹھے بازی کھیڑے ای جت لیجان یارو
سُرت مست نہ رہی بر جا اوہناں سریں نوحد آیا طوفان یارو

اڈ جائے نگری[1] تیہ غرق ہووے ویل دیس نہ زمین اسمان یارو
ڈوراں دیکھ کے ہیر سکار رووّن ہتھوں جہاندیوں باز اڈجان یارو
ہیر لا کے گھنڈ حیران ہوئی سٹی چھنجدے وچہ میدان یارو
چپ شل ہو بولنوں رہی جٹی بناں روحدے جویں انسان یارو
سُن من ہو کھلے میدان اندر جویں نقش دیوار بے جان یارو
نی[2] لتے جوگان داجگ پھٹا ویکھا کیہڑی طرف لے جان یارو
اوہلے بھادا حشر دا روز بنیاں گویا آخری ایہہ مکان یارو

منہ بھوک ہوئے کھلے کاٹھ وانگر رہے دلاں دے وچہ ارمان یارو
وارثشاہ دویں پریشان ہوئے جویں پڑھیاں لاحول[3] شیطان یارو

کلام جوگی

جوگی دی گل

رانجھا آکھدا جاہ کی ویکھنی ایں برا موت بھیں ایہ وجوگ ہے نی
خالی ہتھ جو ملک وچہ پھرے بھوندا یار اوسدا کوئی نہ ہوگ ہے نی
پلے دم ناہیں دیاں حاکماں نوں بناں معاملہ کجھ نہ یوگ ہے نی

پئے دھاڑدی لیپ چلے مینوں ایہ دکھ کی جان دا لوگ ہے نی
جنہوں عمر دا داعدا پیا ہویا استوں کجھ احسان نہ ہوگ ہے نی
اوڑک آونا ئیں اکو قت ہیرے الکدے[4] توں بجھ کھلوگ ہے نی

---

[1] شہر اجڑ جائے یا شق ہو جائے [2] دیکھنے کون کان سے نکال لیجاتا ہے [3] جیسا لاحول پڑھنے سے شیطان حیران ہو جاتا ہے [4] ایک دوسرے سوال کا وقت یعنی قیامت

ملی ادسنوں ہیر تے سول مینوں تیرے نام دا اساں نوں ٹوک ہے نی
شوقن رن گواہنڈ کوپتیاں دا بھلے مردے بابدا روگ ہے نی
جدوں کدوں محبوب نہ چھڈ نائیں کالا ناگ خدائیدا جوگ ہے نی
جیہڑا اپناں خوراک دے کرے کشتی اس مردنوں جانی ایں بھوگ ہے نی
آسمان ڈھیہ پوے تے نہیں مردے باقی جہناندی جگ تے چوگ ہے نی
جو کجھ لکھیا سی جھولی پالیا کی بیھنا پا ہٹھ پڑیوگ ہے نی
لئی چیز غریب دی ڈاہڈیاں نے زور آوراں کولوں کیہڑا اکھوگ ہے نی

بکل لیفدی چھپیاں وہٹیاندیاں ایہ رات سیالدی بھوگ ہے نی
خوشی کت ہوون مرد ہُل وانگوں گھر ین جہناندے نِتدا سوگ ہے نی
تہناں وچہ جہان کی مزہ پایا گل جہناندے دلیشہ جوگ ہے نی
جیہڑا ہتھ خالی پھرے ملک اندر یار اوسدا کوئی نہ ہوگ ہے نی
کاہنوں طرف میری ہیرے ویکھنی ایں رانجھا آکھدا ایہ ٹھگر وگ ہے نی
ہیر کھوہ دِتی قاضی کھیڑیاں نوں مگ گئی نیز یدی اوگ ہے نی
کاں کونجنوں ملے تے شیر بھوی وارث شاہ ایہ دھروں سنجوگ ہے نی

مقولہ شاعر

ہر وقت جے فضلدا مینہ وسے بھلا کون مناوندا رٹھیاں نوں
تیری میری پریت سی لہڑی الویں کون ملیگا دہراں چھٹیل نوں
با ہجہ سجناں پیڑ ونڈاندیاندے نِت کون مناوندا رٹھیاں نوں
رودیں راہ فراقدے مارلئے کرامات مناوندے رٹھیاں نوں
مرشد پیر کامل ہووے کھسدیوے حال قال فقیردے لٹیاں نوں

لب یار دے آبحیات باہجوں کون زندگی بخشدا اکٹھیاں نوں
پاک رب حبیب دی مہر باہجوں کون بخشدا کھتیاں ٹٹیاں نوں
لوح قلم تے لکھی پریت میری جدا کون کرے اساں بیٹیاں نوں
آہ صبر دی مار کے شہر ساڑو بادشاہ جانے اساں مٹھیاں نوں
بناں طالع نیک دے کون موڑے وارث شاہ دے نال اپٹھیاں نوں

بددعا دادن ہیر

ہیر نال فراقدے آہ ماری ربا ویکھ اساڈیاں بھکھن بھاہیں
اگے میل ساایاں رانجھا یار مینوں اکے دوہاندی عمر دی الکھ لاہیں
ہووے میل تے رانجھے داپھیر میلا منگاں ربتوں اج ایہ کراں دعائیں

اگے اگ پچھے سپ شینہہ ناہیں ساڈی واہ نہیں چلدی چوہیں راہیں
ایڈا قہر کیتا دیس والیاں نے ایس شہر نوں قادرا اگ لائیں
وارث شاہ داعجز قبول کرنا تیرا نام ستار غفار سائیں

کلام ایضاً

ہیوی ہیر رُنی ہتھ بنھ کے تے آہیں مار کے ملک رویا ای
جیہڑا پائیکے قہر دے نال غصے اگ وچہ خلیل لوپایا ای

ربا اوہ پائیں قہر شہر اتے جیہڑا گھت فرعون ڈبایا ای
جیہڑا قہر ہویا نال ذکریئے دے اوہنوں گھت شرینہہ چرایا ای

لے مسکین کی چیز زدر آوردں کے پاس گئی ۲ے چاروں راستے روکے ہوئے ۱۲

جیہڑے قہر دینال پھر شاہ مرداں اک نفر توں قتل کرایا ای
جیہڑے قہر دا یونسؑ تے یا بدل اوہنوں ڈنبھرے توں نگلوایا ای
جیہڑا گھت کے غضب تے بڑا غصہ یوسف کھوہ دے وچہ پوایا ای
گگے بورے تے تیز زبان کولوں حسنؓ دیکے زہر ونجایا ای
اوہو قہر گھتیں ایس شہر تے سراتنیاں دے جیہڑا آیا ای
اوہو قہر پائیں ایس دیس اتے قوم عاد تاں تے جیہڑا پایا ای
رب جھب منیں ایہ دعا میری مینوں کھیڑیاں بہت اکایا ای

جیہڑا پا یکے قہر تے سٹ تختوں سلیمان نوں بھٹھ جھلکایا ای
جیہڑے قہر تے غضب دی پکڑ کاتی اسمٰعیل نوں ذبح کرایا ای
جیہڑے قہر دینال اس بڈھڑی توں امیر حمزہ نوں چامروایا ای
جیہڑے قہر دینال یزیدیاں توں مظلوم حسینؓ کوہایا ای
ہتھ جوڑ کے ہیر بد دعا دتی سارا رو کے حال سنایا ای
بدلہ بدلے دا رب نے کہیا لوکو میں تاں جگ وچہ آکھ سنایا ای
جیہا کرے کوئی تیہا پاوندا اے وارث شاہ نے کوک سنایا ای

بد دعا دادن جوگی

رانجھے ہتھ اٹھا دعا منگی تیرا نام جبار قہار سائیں
توں تاں اپنے نام قہار پچھے ایس شہر نوں قادرا اگ لائیں
ساڈی شرم رہے کرامات جاگی بنّے بیڑیاں ساڈیاں چالائیں

ہتھو ہتھ سزا دے ظالماں نوں کوئی ڈاہڈڑا انہاں تے قہر پائیں
سارا شہر اجاڑ کے ساڑ ربا رکھ لئیں حیوان تے مال گائیں
ٹوریں نال ایمان دے داد دیکے وارث شاہ غریبڑیاں نیں دعائیں

فریاد نمودن ہیر و رانجھا بدرگاہِ مجیب الدعوات

رانجھا ہیر دونویں درگاہ اندر انہاں رو کے کوک سنایا ای
جویں اندھ تے قہر دی نظر کر کے مگھاسروں پوری لٹایا ای
قہر کریں جو بھدر کا ماریائی جھنڈ منڈ سبھ بھسم کرائیا ای
رگت بیج مگھاسروں لاہ سٹے پر چنڈ کر پلک وچہ آیا ای
اوہا کرودھ کریں جیہڑا چا رادن راون رامچندر توں لنک لٹوایا ای
اوہا کرودھ کریں جیہڑا پانڈوؤں توں چچا لودے وچ کرایا ای
گھت کرودھ جیوں پاگل کھڑیدے کئی کھونیاں چا گلوایا ای
گھت کرودھ جو رام نوں دے بھیشر گھت موں سرپ لگایا ای
گھت کرودھ جیوں رام نے کرودھ کر کے بلی سندھ نوں کھیت گرایا ای

ربا قہر گھتیں ایس قوم اتے جنہاں اساں نوں چا ستایا ای
سرگا پوری امرپوری اندر پوری دیو پوری مگھواس تے لایا ای
کرودھ گھت کے جو ہرناکشپ تے نال بخشاندے ڈھڈ پڑوایا ای
گھت کرودھ جو پا یکے کشن راجے منڈی کاہن توں چا پٹایا ای
اوہا کرودھ کریں جیہڑا کرودھ جوگی بشوہ متروں کھیل کرایا ای
در دتی چاہڑ جولائیکے بھیل ہنگم جیہڑا کیرو واندے گل پایا ای
گھت کرودھ جو دردتی نال ہوئی بید نال پرانڈ بجایا ای
جدھ وچ جو رام تے لچھمن نے کنبھ کرن دے باپ [illegible]یا ای
گھت کرودھ جو بالی تے رام کیتا اتے مار کے چا چر وایا ای

جوگی دی بُری دُعا

گھت کرودھ جوں سیتانوں بھجکے تے مہاں دلیو داکوپ بنایا ای
اوہا کرودھ کریں جیہڑا آتیا نتے چخہ لوددے وچہ کرایا ای

ایہ عرض اسا دڑی سن ربا رانجھے یار نے آکھ سنایا ای
اسدا آکھنا رب منظور کیتا ترت شہر نوں اگ لگایا ای

جدوں اگ نے شہر نوں چوڑ کیتا لوگ راجے دے پاس بھر آیا ای
پانی گھتیاں بجھے نہ مول ہرگز اگ بھڑ ماک کے شہر تپایا ای

وگی ہوئی فقیر دی کون موڑے قہر رب نزول ہو آیا ای
وارثشاہ میاں وانگ شہر لنکا چاروں طرف ہی اگ مچایا ای

مقولہ شاعر

آہ عاشقاں دی ہن آگ مچی دیکھ ربدیاں بے پرواہیاں نوں
لگی اگ چو طرف جاں شہر سارے کیتا صاف سمجھ گیاں چھاہیاں نوں

سارے دیس وچ دھم تے شور ہویا خبراں پہنچیاں پاہندیاں راہیاں نوں
راجے پچھیا ایہ کی ظلم ہویا کوئی دسو رے انہاں گواہیاں نوں

پرسن لانجو میاں خبر دسی کی دوس ہے قلم سیاہیاں توں
رب عاشقاں دو ہاں دی آہ سنی بدلہ ملیا ایہ ظلم کمایاں نوں

پئی آن ازغیب دی ایہ آتش لگی محلاں تے قلعیاں کھائیاں نوں
جیتوں سد کے دوہاں نوں کریں راضی رب بخشیگا سبھ گناہیاں نوں

راجے حکم کیتا کھیڑے کرو حاضر نہیں جاندے ضابطے شاہیاں نوں
لوکاں آکھیا فقر بد دعا دتی راجے بھیجیا ترت سپاہیاں نوں

آکھن کھیڑیاں نوں چلو ہوو حاضر کھیڑے چھڑے نی ویکھ کے کاہیاں نوں
ہیر کھوہ لئی کھیڑے دھک دتے تساں چاہڑیاں سولیاں چاہیاں نوں

حق رانجھے دا ایہ ہے ہیر جیہی اُٹھ پئے ہو مگر کیوں راہیاں نوں
سانوں پرتو انہاں دکھادتا کل خبر ہے پالیاں راہیاں نوں

کھیڑے ہو مایوس سبھ اٹھ چلے بیٹھے چھوڑ دے داغ سیاہیاں نوں
وارث صوم صلوٰۃ دی کچھ ہوسی ایہناں دین ایمان اگاہیاں نوں

حاضر شدن ہیر و رانجھا بحضور راجہ

دووِیں راجے دے آن حضور ہوئے راجے آکھیا حق نوں تک ہیرے
مسلمان ہیں توں نہیں مالزادی دل وچہ نہ رکھ توں شک ہیرے[1]

کوئی کرے زیادتی مار ستاں رشوت خوریاں دے وڈھاں نک ہیرے
دد دھ[2] وچوں میں پانی نوں چھان کڈھاں چھیڑاں سچے جھوٹ تڑک ہیرے

بھلے برے ایتھے آن جوع ہوئے جنہوں دھکنائیں دے دھک ہیرے
ایہو دیہاڑا[3] ای سچدے بولنے دا سرتے وکھدائی شاہ فلک ہیرے

لعنت بدی لوے پھٹکار اوہناں جھوٹھ بولنے دی جنہاں لک ہیرے
دل جھوٹھدی مول نہ ہری ہووے چھانگی پتریں رہے چھڑک ہیرے

لہ پ ۲ ع ترجمہ حق بات یہ ہے تیرے رب کی طرف سے پھر تو مت رہ شک میں۔

۲ پ ۹ ع ۲ ترجمہ اور ہماری پیدائش میں ایک مگ ہیں کہ وہ ہوتے ہیں سچے اور اس پر انصاف کرتے ہیں۔

۳ پ ع ترجمہ فرمایا اللہ نے یہ وہ دن ہے کہ کام آوے گا سچوں کو ان کا سچ۔

جھوٹھ جیڈ نہ سخت آفات کوئی سچ جھوٹھ نوں کریں دو ٹک ہیرے
جدوں پسچ اُتے نیت ہوگ تیری پر درب لیسی سارے ڈھک ہیرے
بیڑے سچیاں دے پار لنگھ ویسن ایہ تاں عالماں نوں خبر پک ہیرے
تصدیق بالقلب دے بیان کر کے کھول دلدیاں کنانڈے ڈک ہیرے
پلا اوسدا پکڑ لیجاہ بی بی جیہڑا جانی ہیں حق پک ہیرے

گلیں جھوٹیاں طوق زنجیر ہوسن پیریں بیڑیاں پون کھڑک ہیرے
سچ آکھنوں ذرا نہ سنگ رکھیں ہو ہون لول ہوکے لادھڑک ہیرے
میں انصاف کہے کے تینوں آکھناں ہاں دلوں رکھ نہ ظن پلک ہیرے
پیا معاملہ قول اقرار والا کہئے منہ تے پھیر کی جھک ہیرے
وارث شاہ ایمان نوں صاف کر کے باہوں پکڑ لیجاہ بیشک ہیرے

دُعا ہیر و رانجھا در حق راجہ صاحب

رب فضل کیتا راجے عدل کیتا دتا یار نوں یار ملامیاں
ہیر کھوہ کے رانجھے دے ہتھ دتی کیتی جوگی نے خیر دعامیاں
تیرے حکم تے ملک وچہ خیر ہووے تیری دور ہو کل بلامیاں
آن دھن تے پچھی ملک دولت نت ہووسی دون سوامیاں

انہاں دُھ قدیم دی دوستی سی جانے رب رسُول خدامیاں
رانجھے ہتھ اٹھا دعا کیتی اللہ پاک دی صفت ثنامیاں
گھوڑے اُٹھ ہاتھی دم توپ خانے ہندسندھ تے حکم چلامیاں
وارث شاہ رب آبرو نال راکھے مِٹی مُٹھ ہی دے لنگھامیاں

روانہ شدن رانجھا معہ ہیر بطرف جھنگ

لیکے ہیر رانجھا چلیا دیس ولے چل ندھی آرب دیوائی ایں نی
پنجاں پیراں نے آن کے میلی ایں توں موتی لعلڑے نال پروائی ایں نی
کڈھ کھیڑیاں توں رب دتی ایں نی اتے ملک پہاڑ پہنچائی ایں نی
ہیر آکھیا الویں جے جاوڑساں رناں آکھسن اُدھل آئی ایں نی
لاواں پھیریاں عقد نکاح باجھوں الویں لو دلی ہو ٹکے آئی ایں نی
مینوں چاچیاں تایاں دین مہنے اتے آکھسن کیوں ول آئی ایں نی

چوہدرانی ایں تخت ہزارے دی پنجاں پیراں دتی گھنائی ایں نی
کہیا نبی نے کُل شئی یرجع الیٰ اصلہ اصل نوں اصل ملائی ایں نی
چل تخت ہزارے نوں چلی اے نی رب سنگدے سنگ رلائی ایں نی
پیکے ساہورے ڈوب کے گا لیونی کھوہ کون نوالیاں آئی ایں نی
گھت جادوڑا دیونے پری ٹھگی جو آدمی دے ہتھ آئی ایں نی
وارث شاہ پریم دی جڑی گھتی مستانڑی چاکرائی ایں نی

آمدن زنان کوہستان نزد ہیر و رانجھا

رناں دیس پہاڑ دی نگری دیاں آیاں ہو کے دھنبلا بڑا ابھارا
تہار و اُبھرو تہار ہی تہار آہندی بائی کوک چڑھ ہیوا ایرا اید بھارا

راجے ماہنواں جیو کیو سیو کناندی ہو یا پر یمدی جھوک بھیں جیو پارا
اہدوں دلیس اوہاں گلا ٹکے تے مارو دلیس کو لیجان کارا

دھرمی راجے کو ماہنواں کہہ لیتی کیلے کاوندا ہیرے جٹے ڈارا
کدی کدی وینجے چنگے ماہنواندے جے گن چاکیتی سوکونت بھارا

پریم کلی کو پیر پنچال بیتھر بھلو گھاٹ کو لورا ہی چلنہارا
کتے لاڑیاں کتے گلائی منڈی وارث کون کورا مکر کھیڈ وہارا

ایضًا

تہار دا اتھر دتہار ہی تہار آندے آکھن ہو بدری دل روڑے
اٹھ کھیلر دگھان گہہ لے دہایو تہا کو کھانگی دیس تے چکر وڑے
کون بدی سو پتر لو چڑے لائے لو چڑے تھاک چل چلر وڑے

کدی دلیشر دچندر مکھ کال بدری ایہ دلاں کر بہت کلر وڑے
وہوں مارکے بید ہونس دیکے کون سرپ تن چڑے اولر وڑے
اٹھے بھر بھری کا مجھ اور کانپو تہا کو وارث[2] تو ناتھ لے چلر وڑے

گفتگو نمودن ہیر بار انجھا بر وقت روان شدن بطرف سیال وطن خود

جتی ہیر رانجھا دو دیں اٹھ ٹرے ہوئی ملک تے دیس دی سو میاں
اصلی وطن دی جا نجھان کے تے کدھی عاشقاں آ تے اوہ میاں
جتھوں کھیڈدے گئے سان نال خوشی تقدیر سٹی وچ کھوہ میاں
ہیر آکھدی رانجھے نوں ہس کے تے ایتھے ہویا سی میل ملوہ میاں
ایتھے نال سہیلیاں ساریاں دے لنگے رچھ دی لاہی سی بھوہ میاں

راہو راہ سیالاں دے جوہ آئے ہیر آکھیا ویکھ لے جوہ میاں
ڈھٹی تھاں جتھے کیدو پھاٹیا سی نال سہیلیاں بنھ دھروہ میاں
جدوں جنج آئی گھر کھیڑیاں دی چڑھ آیا طوفان سر نوح میاں
ایہ رانجھیا ویکھ توں تھاں میاں جھگی کیدو دی سٹی سی لوہ میاں
وارث روز نفیر دے لیھ لیسن آپو اپنے قالباں روح میاں

رسیدن ہیر رانجھا در حد سبت سیالاں و شناسیدن آنہار اشابانان

جوہ وچ ماہی مجھیں چاردے سن رانجھے ہیر ول کرن دھیان میاں
ماہیاں پچھیا رانجھیا دس بھائی تیرے کس پاڑے ہن کان میاں

جدوں آن ڈھکے نیڑے ماہیاں دے تدوں دوہاں نوں لیا پچھان میاں
وارث شاہ تدوکنے کن پاٹے جدوں لگا سی عشق دا بان میاں

خبر کردن در جھنگ سیال و بشنیدن والدین ہیر و طلبیدن آنہار ادر خانہ

کہیا ماہیاں جا کے وچ سیالیں نڈھی ہیر نوں چاک لیایا جے
سیالاں آکھیا پہاڑ جان کتے جا کے نڈھڑی نوں گھر لیایا جے

داہڑی کھیڑیاں دی پھیر مُن سٹی پانی اک چلی نہیں لایا جے
گھریں اپنے نڈھڑی ہیر وارث وتایاں چاچیاں کول بہایا جے

لے یہاں کلیجہ بھر بھر کا پنتا ہے ۱۲
۲ے اس کا وارث فقیر بن کر چلا ہے ۱۲

آکھو رانجھے نوں جنج بنا لیاوے نڈھی ہیر نوں ڈولڑی پایا جے
اودھر ہیر تے رانجھے نوں لیجلے ایدھر کھیڑیاں دانائی آیا جے
ہیر دیاہ دتی موئی گئی ساتھوں منہ دھی دا نہ وکھایا جے
اوڑک تساں تے ایہ امید آہی ٹنڈے سٹھریاں وانگ وجایا جے
مال لٹ کے لشکراں ونڈ لیے انہیں ڈگا کیوں ڈھول تے لایا جے
صفاں ہون اکٹھیاں روز محشر ہتھو ہتھ بدلہ تسیں پایا جے
بھائی ہیر تے رانجھے نوں گھریں لیائے نال غور دے پلنگ وچھایا جے

جو کجھ ہین نصیب سو داج دیجے ساتھوں تسیں بھی چالے جایا جے
سیالاں آکھیا کھیڑیاں نال ساڈے کوئی خیر دا پیچ بنایا جے
مرے تسیں تے اوہ کسے کھوہ ڈبی کیہا دیس تے پچھنا لایا جے
ذاتوں مڈھ قدیم دے تسیں ہینے بیٹھے دھوئیں دی سواہ اڈایا جے
ساڈی دھی نوں تساں مکا ستیا بدلے اوسدے ساک دیوایا جے
طعنے مار کے نائی نوں موڑ گھلیا مڑ کے پھیر نہ اساں تے آیا جے
وارث شاہ دیاں خدمتاں کرن سبھے سارا کوڑماں خوشی کرایا جے

بخانہ آوردن ہیر و رانجھا

بھائیاں جائیکے ہیر نوں گھریں آندا نال رانجھا گھریں منگایو نے
جامہ ریشمی گل وچ پا کے تے اوہدی آدمی شکل بنایو نے
مکھن گھیو اتے دُدھ کھنڈ چاول اگے رکھ کے پلنگ وچھایو نے
بھائی چالے نوں میل بہایو نے سبھو حال احوال سنایو نے
جاہ بھائیاں ندی جنج جوڑ لیاویں اندر وار کے بہت سمجھایو نے
دجہ نال جواب دے موڑ چھڈیا نائی ہتھ اک خط پھڑایو نے
بدنیت تے آن تیار ہوئے دھی مارن دا متا پکایو نے
ہتھیں اپنی اگ خرید کے تے سیراں سیٹھ انگیار کھنڈایو نے

لاہ مندراں جٹاں منا ستیاں سر سوہنی پگ بنھایو نے
یعقوب دے پیارڑے پت وانگوں کڈھ کھوہ تھیں تخت بہایو نے
کھانا رکھ اگے بہت نال خوشی اتے فرش دے بیٹھ کھوایو نے
دیکھے وعدے کوڑ تے مکر والے رانجھے یار دا من منایو نے
نال دے لاگی خوشی ہو سبھناں طرف گھر اندے چا پہنچایو نے
ساتھی آونا جاونا چھڈ دینا وچہ خط دے ایہ لکھایو نے
کیدو رات دن وچ صلاح رہندا ویکھو کیڈ مخول بنایو نے
گردن اپنی خون لکھائیکے تے متھے داغ سیاہی دا لایو نے

جھوٹھے سچے الاہمڑے دیکے تے نائی کھیڑیاں طرف بھجایو نے
وارث شاہ ایہ قدرتاں رب دیاں نے ویکھو نواں کھنڈ جگایو نے

آمدن رانجھا در خانہ خود و تیار کردن برات

رانجھے جائیکے گھریں آرام گندھ پھیریا سو وچ بھائیاں دے
چلو بھائیو دیاہ کے ہیر لیائیے سیال لئی ہے نال دعایاں دے

سارا کوڑما آئیکے گرد ہویا بیٹھا پینچ ہو وچ بھرجایاں دے
جنج جوڑ کے رانجھے نے تیار کیتی ٹونک چاہدے مگر نایاں دے

باجے دکھنی دھرگاں دینال وچن نکھ رنگ چھٹن سرناہیاں دے
بھابیاں رانجھیدیاں گاندیاں نال خوشی گاون مطرباں نال عطایاں دے
انہاں ویاہ دا چا سامان کیتا نال شتریاں تے کرنایاں دے
وارثشاہ وساہ کی زندگی دا بندہ بکرا ہتھ قصائیاں دے

مصلحت نمودن سیالاں برائے کشتن ہیر نیز شنیدن این خبر ہیر از کسے

کسے ہیر نوں کن وچ چا کہیا ماپے بیٹھ دلیس وت کھیڑیاں نوں
کیدو آکھیا اگی بدعا میری سبھو سنو نگے نت کھیڑیاں نوں
ہیرے ویکھ وکیلاں نے آونائیں چھڈ دیہن کوڑ دیاں پھیڑیاں نوں
گجھا آدمی گھلیا کھیڑیاں تے مڑ بھیڑے اوہ اپنے پھیڑیاں نوں
ایتھے آون کھیڑے وڈے پون جھیڑے ایہہ ویکھو گے انہاں کھیڑیاں نوں
وارثشاہ جے فضل دی جا جھلی بنے رب لاسی رہڑے بیڑیاں نوں

کلام کیدو

کیدو آکھیا ایہہ نہ کدی سنیا اگے کسے نہ وچ سنسار دے جی
اکدہر کرن نکاح ویاہ دیون اکدہر دیدے تھاں ساک وچار دے جی
سبھو کیدو نوں آکھدے توں سچا اوڑک ملکی چوچک دونویں ہار دے جی
ساڈی تیری آہی پت اک بھائی ساتھوں ہوئے نے کم وگاڑ دے جی
کدی آد جوگا دنہ مول ہوئی سچے سیال ایہہ قول اقرار دے جی
آکھن رانجھیا جاہ توں جنج لیاویں ہن ایہہ فساد خوار دے جی
کوئی جائے نہ پیش تدبیر ساڈی لگے کیدو دے سبھ پکار دے جی
وارثشاہ کیدو بہت خوشی ہویا کرکے مکر فریب ہنجار دے جی

ایضاً

کیدو جائکے ہیر دے کول بیٹھا بچہ صبر کر بات قرار دی اے
کیدو آکھیا رانجھے نوں مارسٹیا موت چمکدی دھار تلوار دی اے
چاچا صبر کیہا مینوں آکھنائیں ہیر جیو وچ خوف وچار دی اے
وارثشاہ کیدو وں گل کیتی ہیر قہر دی آہ سن مار دی اے

ایضاً

ساتھی کھیڑیاں دا نائی آیا جے اوہ تاں قہر تے خون گذار دتے جے
آن کھن مکلاوے دی بات سانوں لاگی آن ایہو گل تاڑ دتے جے
سانوں آکھدے نے اسیں کدوں آئے تے پچھدے قول قرار دتے جے
وارثشاہ مکلاوڑا لین آون ایتھے نواں پسار پسار دتے جے

مشورہ کردن سیالاں وزہر دادن ہیر را

سیالاں بیٹھ کے سبھ وچار کیتی بھلے آدمی غیرتاں پال دے نی
پٹ چھڈدی کالک بیٹیاں دی عیب جیہاں دے مہنے گال دے نی
یارو گل مشہور جہان اتے سانوں مہنے ہیر سیال دے نی
پت رہیگی ناں جیکر ٹور دیئے ندھی نال منڈے مہنوال دے نی

جد ہا کھاوندے ادید ابر امنگن دغا کرن ہو کے محرم مال دے نی
برکت مگدی اتے امان بھنن کس غیبتی جرڑھاں نوں گال دے نی
عورت اپنی کول جے غیر ویکھن غیرت کرن نہ اوسدے حال دے نی
سید شیخ نوں پیر نہ جانی ایں لئے عمل کمے جے اوہ چنڈال دے نی
دولت مند دیوث دی ترک صحبت مگر لگئے نیک کنگال دے نی
زہر دیکے ماری اے ہیر تائیں گنہگار جو جل جلال دے نی
کیدو آکھدا رانجھے نوں مارسٹیا گندر گئی وچ ایس خیال دے نی
مارسٹیا ہیر نوں پاپیاں نے ایھہ پکیتے ذوالجلال دے نی
پڑھکے علم تے عمل نہ کرن جیہڑے اوہ شیطان مردود دے نال دے نی
ترک صوم صلوٰۃ درپیش رکھن دنیا واسطے محتاں جال دے نی
ویکھو عقل شعور جو ماریا نے پئے ہورناں نوں کولوں گال دے نی
بھاویں ٹبر مرید دا مرے بھکھا پیر اپنے نفس نوں پال دے نی
ایھہ شیطان قطو نگرڑے وڈے ظالم لیرڑے لاہوندے ننگ کنگال دے نی
شان ویکھ مشٹنڈیاں ہون راضی جدوں سائیں ہوری ڈیل ڈال دے نی
رناں گشتیاں گنڈیاں گرد بیٹھن فقراڈڑے مکھ سوال دے نی
اشرافاں دے پت ہو گئے کنجر ہوئے دور جاں وقت زوال دے نی
کاں باغدے وچ کلول کردے تتر مور چکور بھکھ جال دے نی

قبر وچ دیوث خنزیر ہوسن جیہڑے لاڈ کرن دھن مال دے نی
نال سجناں لڑن تے دیر گھتن کھوٹے نیت دے ٹھگ کمال دے نی
منہ تہاں دا ویکھنا خوک دا اگوں قتل کرو ورفیستق نہ مال دے نی
ہووے چوہڑا ترک حرام مسلم مسلمان سبھ اوسدے نال دے نی
کدی کچکڑا لعل نہ ہو جاندا جے پرو دیئے نال لال دے نی
رہندی ہیر بیمار لاچار اگے صورت اوسدی وانگ ہلال دے نی
مکروں زہر دتی وچہ گھول شربت مت اپنی آپ اوہ گال دے نی
بدعملیاں جیہڑیاں کرن چوری محرم سبھ تیرے سوال وال دے نی
شرع وچ بدمارنے آوندی ایس گل نوں مرد سنبھال دے نی
ایہ نماز نہ چھٹی پیغمبراں توں تارک ماردے دم کمال دے نی
انیویں بھیس فقیری دا پہن لیندے واقف ہون نہ مالتے کال دے نی
فرض سنتاں واجباں ترک کرکے سبھ دوڑدے پیر دی فال دے نی
سگوں پیر دے نام نوں لاج لائی اوہ رد درگاہ جلال دے نی
مکر سہلیاں لوٹیاں پہن باناں پکڑ استرا من منوال دے نی
خاندان اشراف سبھ گم گئے مالک ہوندے کمذات دھن مال دے نی
منع ہوئی زکوٰۃ زناہ وددھیا ایہ نشان سبھ قحطوبال دے نی
سانوں جنتی ساتھ رلاوناں جے اساں آسرے فضل کمال دے نی

پیر فند فروب دا پہن جامہ دلوں خوشی مرید ملال دے نی
جیہڑے دوزخاں وچ بنھ لوڑنی گے وارث شاہ فقیر دنیال دے نی

مقولہ شاعر

۱؎ بے غیرت دولتمند کی صحبت چھوڑ کر غریب نیک کی پیروی کرنی چاہیے ۲؎ ہیر یہ سن کر بیہوش ہو گئی ۳؎ لیرڑے لباس کپڑے یعنی کنگالوں کے کپڑے اتار لیتے ہیں ۴؎ اس مصرعہ میں مصنف نے اس بیت کا ترجمہ کیا ہے ۵؎ از زناہ افتد با اندر جہات :: ابر ناید از پئے منع زکوٰۃ

نڈھی ہیر نوں حکم دا تاپ چڑھیا پئی رانجھنا یار پکار دی سی
کیڈو آکھیا رانجھے نوں ماریئیا پئی چمکدی دھار تلوار دی سی
جان گئی ہوا ہو گل سُنکے رانجھا مرن دے وقت چیتار دی سی
جھب سد لیا ڈورانجھا ملے مینوں آہ عشق دے سوز دی مار دی سی
جے تاں چپ کریں گل ہوگ چنگی نہیں تے الکھ لاہاں تیر کار دی سی
وارث شاہ نوں ہک دیدار سی جیہی ہیر نوں بھڑکنا یار دی سی

فوت شدن ہیر

ہیر جان بحق تسلیم ہوئی ایہناں دفن کر خط لکھایا ای
ولی غوث نے قطب سبھ ختم ہوئے موت سچ ہے رب فرمایا ای
اساں صبر کیتا تساں صبر کرنا حکم اِنَّکَ مَیِّتٌ آیا ای
رضا قطعی ٹلے نہ کدی ہرگز لکھ آدمی ترت بھجایا ای
ڈیرا پچھ کے دھیدو دا جا وڑیا خط روئے کے ہتھ پھڑایا ای
میرے مال نوں قاصد اخیر ہے اوئے آکھ کا سنوں ڈسکنا لایا ای
تیرے مال نوں دھاڑ دی اوہ پیا جس نوں کدی نہ کسے پھڑایا ای
غسل کفن دے کے کل ہیر تائیں وچہ قبر دے جا دفنایا ای
لکھیا مالکاں دا تیرے ہتھ دتا بندہ امر بجا لیایا ای
دنیا کھیڈ ہے کھوہ کیاریاں دی اوڑک خاک درخاک سمایا ای
وقت موت دا نبیاں انبیاں نے اوتھے کوئی نہ سخن دوہرایا ای
کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ حکم وچ قرآن دے آیا ای
اساں ہور امید سی ہور ہوئی خالی جا امید فرمایا ای
قاصد دوڑیا جھنگ سیال نوں جی ترت تخت ہزارے وچ آیا ای
رانجھے پچھیا خبر کی لیایا ایں منہ کاسنوں برا بنایا ای
قاصد اٹھ کے مکھ توں آہ ماری اگوں ایہ جواب سُنایا ای
ہیر موئی نوں اٹھواں پہر ہویا مینوں سیالاں نے اج بھجایا ای
کل مہر بیٹھے اوہدی فاتحہ تے مینوں ایدھر ترت دوڑایا ای
تخت زندگی توں ہن معزول ہو لویں تینوں حکم تبدیل دا آیا ای
وارث شاہ میاں گل ٹھیک جانی ایتھے آدمی کوچ دا آیا ای

مقولہ شاعر

کئی بول گئے شاخ عمر دی تے ایتھے آہلنا کسے نہ پایا ای
وڈی عمر تے بہت اولاد والا جس نوح طوفان ڈبایا ای
سخن یادگاری رہی شاعراں دی جنہاں طبع دا زور آزمایا ای
ایہ روح قلبوت دا ذکر سارا نال عقل دے میل ملایا ای
کئی حکم تے ظلم کما چکے نال کسے نہ ساتھ لدایا ای
جیہڑا دین تے دنی دا بادشاہ سی اوہ بھی خاک دے وچ سمایا ای
ایہہ ہیر نہ کسے نے کہی ایسی شعر بہت مرغوب بنایا ای
وارث شاہ میاں لوکاں کملیاں نوں قصہ جوڑ ہشیار سنایا ای

فوت شدن رانجھا

دُنیا کوچ مکان فناہ دا ای کیوں بیٹھا ایں جھونپڑی پا میاں
تیرے نال دے بیلیا لد گئے ہونا سب دا چل چلا میاں

لبھے وانگ فرہاد دے آہ ماری گئی جان سو ہو ہوا میاں
دونویں عشق مجاز وچ پُرے ہے قائم نال صدق دے گئے وہامیاں

دو دیں دار فنا تھیں گئے ثابت جا پھرے فی دار لقامیاں
وارثشاہ اس خواب سرائے دی تے کئی واجڑے گئے وجامیاں

عبرت دنیا و نفرت ازان و بیان و بطور آن در نمودن و نصیحت کردن وتاریخ اختتام کتاب قصہ ہیر و رانجھا ساختن

جاہل فاسق نے جگ نوں مت دیندے دانشمندی مت خوار ہوئی
مجلس لائیکے کرن حرام ایکا ہتھ ظالماں تیز کٹار ہوئی
پیا ملک دے وچ ہے بڑا رولا ہر کسے دے ہتھ تلوار ہوئی
چور چوہدری یار تے پاک دامن بھوت منڈلی اک دو چار ہوئی
ساڈے دیس تے جٹ سردار آہے گھرو گھری جدیں نویں وچار ہوئی
سن یاراں سئے اسی سی نبی ہجرت لمے دیس دیو چہ تیار ہوئی

حق سچ دی گل نہ کہے کوئی جھوٹھ بولنا رسم سنسار ہوئی
صوبیدار تے حاکم نہ شاہ کوئی رعیت ملک تے سبھ اجاڑ ہوئی
پردہ ستر حیا دا اٹھ گیا ننگی ہوئے کے خلق بازار ہوئی
اشراف خراب کمین تازہ زمیندار نوں وڈی بہار ہوئی
تدوں شوق ہویا قصہ جوڑنے دا گل عشق دی جدوں اظہار ہوئی
اٹھاراں سئے تے ویہہ سی سمتاں دا راجے بکرما جیت دی سار ہوئی

کیتی نذر حضور جد عالماں دی گل عام سرکار دربار ہوئی
وارث جنہاں نے آکھیا پاک کلمہ بیڑی تنہاندی عاقبت پار ہوئی

کھرل ہانسدا ملک مشہور ملکاں جتھے شعر کیتا نال راسدے میں
ہور شاعراں چلکیاں جھوتیاں نی غلہ پیٹھلے وچ خراسدے میں
گوشے بیٹھ کے ہیر کتاب لکھی یاراں واسطے نال قیاسدے میں

پرکھ شعر دی آپ کر لین شاعر گھوڑا پھیریا وچ نخاس دے میں
سمجھ لین عاقل ہوش غور کرکے بھیت رکھیا وچ لباسدے میں
پڑھن گبھرو دیس وچ خوشی ہو کے پھل بیجیا واسطے باسدے میں

پئی آس امید الحمد للہ اٹھے پہر ساں وچ ہراسدے میں
وارثشاہ نہ عملدی راس میتھے کراں مان نمانڑا کاسدے میں

۱۰۱۷ تیرے فضل دے باہجھ نہ آس کائی عدل ہو یلتے لکھ لنگور دا اے
افسوس مینوں اپنی ناقصی دا گنہگار نوں حشر دے صور دا اے
صوبیدار نوں طلب سپاہ دی دا تے چاکراں کاٹ قصور دا اے
سانوں شرم ایمان دا خوف ہندا جویں موسیٰ نوں خوف کوہ طور دا اے

۱۰۱۸ تیرے خاص حبیب دی مہر باہجوں کجھ حال نہ چلنا چور دا اے
جویں مومناں خوف ایمان دا اے اتے حاجیاں بیت معمور دا اے
سارے ملک پنجاب خراب وچوں سانوں بڑا افسوس قصور دا اے
انہاں غازیاں کرم بہشت ہووے تے شہیداں نوں جیوں دعوے حور دا اے

لہ سنہ ۱۱۸۰ھ   لہ سنہ ۱۸۲۰ بکرم

اینویں باہروں شان خراب وِچوں جیوں ڈھول سہاونا دُور دا اے
دولت علم تے عقل سبھ دادِتی کوئی کم نہ عقل شعور دا اے
وارث شاہ وسنیک جنڈیالڑے دا تے شاگرد مخدوم قصور دا اے
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ لائق اونوں شان غرور دا اے
شکر گنج مودود دی نال مدد کھلا فیض ایہ فیض گنجور دا اے

عزت آبرو نال توں بخش ایماں سانوں آسرا رب غفور دا اے
وارث شاہ نہ عملدی راس میتھے آپ بخش لقا حضور دا اے
قصہ لکھ کے جا استاد اگے ڈھو آ رکھیا نظر منظور دا اے
صاحب ہتھ وڈیایاں ساریاں نی کوئی عذر نہ ایس معذور دا اے
وارث شاہ ہووے روشن نام تیرا کرم ہووے جے رب شکور دا اے

وارث شاہ دی عاجزی منّ ربا دکھ درد گوار بخورُ دا اے
وارث شاہ اتے جملہ موماناں نوں حصہ بخش توں اپنے نور دا اے

تیرے نام دے آسرے میں جیواں ربا ایہو ہے نِت سوال میرا
اپنے ذوق تے شوق دا چا رکھیں گلوں غماں دا لاہ جنجال میرا
میرا نبی شفیع نگہبان ہووے ماضی حال تے جو استقبال میرا

ٹوریں نال ایمان سلامتی دے ہووے خوار نہ حال احوال میرا
پڑھے سنے لکھے سوئی خوشی تھیوے ہووے سخن قبول بیتال میرا
وارث شاہ فقیر دے عیب کجیں توہیں قادر اجل جلال میرا

خاتمہ کتاب

ختم رب دے کرم دے نال ہوئی فرمائش پیارڑے یار دی سی
جو کوئی سنے پریت دے نال بہکے وِچوں کوڑ دلوں سچ نار دی سی
کھول کھول کے ذکر بیان کیتا رنگا رنگ دی خوب بہار دی سی
جو کوئی پڑھے سو بہت خورسند ہووے واہ وا سبھ خلق پکار دی سی

گل سوہنی عاشقاں سچیاں دی خوشبو گلاب گلزار دی سی
ایسا شعر کیتا پر مغز موزوں جیہی موتیاں لڑی شاہوار دی سی
تمثیل دے نال بیان کیتا جیہی زینت لعل دے ہار دی سی
وارث شاہ نوں سِک دیدار دی سی جیہی ہیر نوں بھٹکنا یار دی سی

دعائے مصنف بدرگاہ قاضی الحاجات

وِچ پاک جناب دے عرض میری توہیں رب رحیم خدا سائیں
تیرے عدل کیتا نہیں جا کائی نال فضل دے ہوگ بچا سائیں
بخش دمیں لکھن والے جملیاں نوں پڑھن والیاں کریں عطا سائیں
رکھیں شرم حیا توں جملیاں دی بیڑی مٹھ ہی دئیں لنگھا سائیں

بندہ حرف جے بھُلکے بول بیٹھا میرا بولیا بخش خطا سائیں
غم دین تے دُنی دا لاہے ناہیں میرا ایہو سوال دُعا سائیں
سنن والیاں نوں بہت خوشی رکھیں نال ذوق تے شوق دا چا سائیں
وارث شاہ تمامیاں موماناں نوں دئیں دین ایمان بقا سائیں

خلاصہ قصہ ہیر ورانجھا منجانب مصنف ہیر

ہیر روح تے چاک قلبوت جانو بالناتھ ایہہ پیر بنایا ای
قاضی حق جھیل نے عمل تیرے عیال منکر نکیر بھیڑایا ای
کیدو لنگا شیطان ملعون جانوں جس نے وچ دیوان پھڑایا ای
ملکی چوچک نے فقہ اصول دونویں جنہاں حق دا راہ بتایا ای
جوگ ہے عورت کن پاڑ جس نے سب انگ بھبوت رمایا ای
دو کھاں رات مسافری سخت جیہڑی جس حساب کتاب لکھایا ای
بھائی بھابیاں ساک پیوند تیرے جنہاں نال توں بھنجٹا پایا ای
گھر نایاں دا ادھلا جگ دا اے گوشے بیٹھ کے شغل کمایا ای
بیڑی پلنگ والی پل صراط بندے جس وچ دھکو دھوڑا کھایا ای
دانگ ہیر دے بنھ لیجان تینوں کسے نال نہ ساتھ لدایا ای
قول قولاں دے سچ سینہوڑے نی جنہاں ازل پیغام سنایا ای
سہتی موت تے جسم ہے یار رانجھا اوہناں دوہاں نے بھیڑ مچایا ای
اوہ شیر ہے نفس ہنکار تیرا جس راجے دی جوہ ڈرایا ای
آئیوں نکل ہزاریوں سانجھ ٹٹی ساک انگ دا منگ گوایا ای
کجھ کھٹ لے وقت ہے موڑ کھاویں ویلا گھتھڑا ہتھ نہ آیا ای
مالدار ہو کے وچ غفلتاں دے کیوں جان کے رخت لٹایا ای
اندر چھپ شیطان دے عمل کرنائیں باہر نیکاں دا دیس وٹایا ای
خناس وانگوں نچ دادیاں دا کاہنوں جان کے کسب بنایا ای
جنہاں نفس نوں مار یار رب جاتا نبی وچ حدیث فرمایا ای
مٹھے بیٹھ کے غافلا گھوک ستوں کیوں چڑیاں توں کھیت چگایا ای
غفلت کوٹ اثبات دی توپ دھر کے گولا نفی دا مار اڈایا ای
جیہڑے یار جانی تیرے نال دے نی انہاں نال پیوند نہ پایا ای
عدلی راجہ ہے موئے نیک عمل تیرے جس ہنیر ایمان دوایا ای

پنج پیر نے پنج حواس تیرے جنہاں تھاپناں تدھ نوں لایا ای
کوٹھا گور اتے عزرائیل کھیڑا جیہڑا لیندائی روح نوں دھایا ای
سیاں ہیر دیاں رن گھر بار تیرا جنہاں نال پیوند بنایا ای
جیہڑا بول دا ناطقہ ونجھلی دا جس ہوش دا راگ سنایا ای
شہوت بھابی تے بھکھ رابیل باندی جنہاں دی جنتوں مار کڈھایا ای
اوہ مسیت ہے ماں دا شکم بندے جس وچ شب روز لنگھایا ای
تریجن ایہہ بدعملیاں تیریاں نے کڈھ قبر بھیں دوزخیں پایا ای
پیلی طمع دی چنین کپاہ وڑیوں نانگ حرص دے ڈنگ چلایا ای
ایہہ مزدوری سیالاں دیاں مجھیاں نے جیہڑا حیلہ تے کسب اٹھایا ای
دنیا جان الویں جویں جھنگ پیکے گور کالڑا باغ بنایا ای
منزل موت مقصود مراد ہے اوہ جتھے گیا کوئی ورت نہ آیا ای
جس اوہناں پہلواناں دے بھیڑ ڈٹھے کدا اپنا آپ بچایا ای
اوس ماریاں مشکلاں دور ہویاں رانجھا ہیر نوں پھیر ملایا ای
اوڑک رس ٹریوں بے وطن ہو کے دلوں کسے نہ مول منایا ای
ایہو وقت ہے تخت سنبھالنے دا کس شان تے ہوش بھلایا ای
ایس نفس شیطان دے لگ آکھے وچ غفلتاں وقت ونجایا ای
ٹھگا کھڑک ٹھگیاں نال ٹھگیں لقمہ جان حرام دا کھایا ای
تینوں نال نکیری آکڑاں دا شیطان نے سبق پڑھایا ای
کڑاں لونڈیاں آپ موہا بیٹھوں پچھوں کملیا ڈھول وجایا ای
ایس ملک وجود دا سیر اوکھا بناں رہبراں راہ نہ آیا ای
اندر ویکھ توں اپنے آپ وڑ کے تینوں راہ طریق سمجھایا ای
نالے یار تے جوگ چگا گئے ہن پچھے نوں ہتھ کیوں لایا ای
وارث شاہ میاں بیڑا پار تیرا کلمہ پاک زبان تے آیا ای

ابیات در مدح سید وارث شاہ صاحب مرحوم مصنف قصہ ہیر رانجھا از بندہ پیر اندتہ ترگڑ

لایا اپنا اپنا زور سبھناں ہیر شاعراں بہت بنائیاں نی
فضل شاہ تے میاں ہدایت اللہ مجلس بیٹھ زیارتاں پایاں نی
سوہنی ہوئی گھمیاراں دی جیہ سوہنی لکھی چک توں نال صفایاں نی
لکھ لکھ شاباش محمد نوں رمزاں درد دی نال الائیاں نی
رحیم بخش میں ڈھولن والئے نے تالی بیٹھ کھلیاریاں مایاں نی
خدمت وچہ مصاحباں عام خاصاں عرضاں عاجزی نال سنایاں نی
ڈٹھا نال نگاہ دے غور کرکے گلاں سچیاں دلاں نوں بھایاں نی
گلاں پہلیاں وچ تاثیر چنگی بعض پچھلیاں بھی چت لایاں نی
سنن والیاں نوں بہت خوشی ہوئی جو جو لکھیاں سبھ ازمایاں نی
شیراں وانگ میدان توحید اندر وارث گجلے چنگیاں لایاں نی
ظاہر ہیر کتاب دا نام دھریا باطن آیتاں لکھ لکھایاں نی
مرد صاحب کمال سی رب بخشے ہوس وچہ حضور دے جایاں نی
زندہ سخن انہاندڑا سدا تازہ ذرا لکھئے نال بنایاں نی
نکے ہوندے نوں ہیر دی چاہ ہوئی عمراں ڈھلندے کنڈھڑے آیاں نی
سکی زمیں تے کرم دا مینہ وریا باہر چھٹ کے سبزیاں آیاں نی
وچ سن سٹھیراں تے چار ہجری وارث شاہ مڑ پھیریاں پایاں نی
سینتی سال گئی میری عمر ضائع شامت نفس دی غفلتاں پایاں نی
دل دے عرش توں شوق دی گھٹا اٹھی بونداں رحمتی رت وسایاں نی
محلاں وچہ فقیراں دا پیر خانہ جھگوں پوریاں رب نے پایاں نی
جنڈیالہ پنڈ سیانا دا جرم میرا جتھے گڑھتیاں دتیاں دایاں نی
اصلی جاگہ وزیرآباد آہی باپ دادیوں ملک تے جایاں نی

شاعر حال دی صفت موصوف سبھے طبع اک توں اک سوائیاں نی
خاص الخاص گلاں فضل شاہ دیاں عام فہم دے وچہ نہ آیاں نی
تھوڑے کم وچہ میاں ہدایت اللہ استادکاریاں خوب دکھایاں نی
بیلے کھڑ لدے چاہڑ کے صاحباں نوں واہ وا نیلیاں بارکدایاں نی
اتے ہور جو یار طرلقدے نے لائق سبھ تعریف ثنایاں نی
بے عیب خدا دی ذات عالی بندہ نہیں جو باجھ خطایاں نی
طبع سچیاں نوں جدوں جوش آوے کدی رکن نہ نال رکایاں نی
ایہہ شعر سید وارث شاہ دے نی پڑھن والیاں لذتاں پایاں نی
خبراں حال ماضی استقبال دیاں نال رمز دے سبھ سنایاں نی
قدرداں سوئی جہیڑا ڈھونڈھ جانے اوہیں کرنیاں نہیں وڈیایاں نی
گلاں رب رسول دے بھیت دیاں رانجھے ہیر دے وچہ چھپایاں نی
پڑھ پڑھ فاتحہ اوسنوں لکھ بخشاں رب کرے بہشت عطایاں نی
عاشق رب دے سدا ہی جیوندے نے جنہاں کیتیاں نیک کمائیاں نی
عقل ذوق تے شوق دے کھوہ ڈبے جیوں جیوں لذتاں دھنگیاں مایاں نی
بی مار نہیں ہوندی حشر تاکر جڑاں ڈبیاں رب اگایاں نی
اُنی سو چھتالیاں سال بکرم اٹھاراں سو تاسی عیسیاں نی
بخشہار سچا قادر تاں والائق اوسنوں بے پرواہیاں نی
رہبر خدا ڈھونڈھنا فرض ہویا باں ہادیاں نہیں صفایاں نی
سجدہ گاہ محمود شاہ پیر بھولا جنے پٹیاں بوٹیاں لایاں نی
گھر نا نگے دو ستھرے لاڈلے نوں موجاں رب نے خوب کمایاں نی
جتھے بحر چناب نے موج ماری ٹھاٹھاں بحر کریم دیاں دھائیاں نی

ہویا چت اداس تے قہر کرکے لیاں ملک تے پھیر ہوائیاں نی
کہی دساں رنگیلڑی عشقبازی کھیڈاں عجب توں عجب کھِڈائیاں نی
رب باجھ نہ آسرا عاشقاں نوں باہجھ دلبراں نہیں سمائیاں نی
ہوی ہیر جہیاں الیں عشق ظالم گھت تیغ دے وچہ کلائیاں نی
پہلاں جگ جہان خوار کرکے باہاں چھڈیاں پھڑا پھڑائیاں نی
ہووے یار توں یار نہ جدا سایاں اگے نیڑیاں جویں رضائیاں نی
کجھ طور زمانے دا ہور ہویا چالاں الٹیاں ای نظر آئیاں نی
دنیا داسطے عقل ہے تیز ہویا ساراں دین توں خلق بھلائیاں نی
جدوں عالماں سچتوں ترک کیتی متاں جاہلاں دھروں گوائیاں نی
آیا وقت جو کسب روزگار وچوں یمن برکتاں سب سدھائیاں نی
آب خور دنے آن مقام کیتا کرکے چار چو کوٹ توں دھائیاں نی
رب سوہنے دا دتا کسب مینوں حکم محنتاں کرن فرمائیاں نی
ہویا جی تے شعر دا شوق مینوں ساراں علم توں تھوڑیاں پائیاں نی
پڑھاں شکر ہزار الحمدللہ وارث پیر توں دولتاں پائیاں نی
گڈی طبع نوں لمبڑی ڈور دیکے داؤ نال پریم اڈائیاں نی
کتے حاشیہ لہریے کتے ٹکڑے پھلاں ڈالیاں کتے لٹکائیاں نی
کاریگر ویکھے قدر دان کوئی بیویاں گھٹ کے خوب تریائیاں نی

تھاں تھاں محبتاں خوب ہویاں نال دوستاں دون سوائیاں نی
ایتھے عاشقاں ملک ملامتاں دے پچھے شہرتاں جگ نے لائیاں نی
رانجھے تخت ہزاریوں دھک ملیا نے ساک نہ دیر بھرجائیاں نی
ایہ ساریاں پکیاں جھٹ رٹی رکھے ماسیاں پھپھیاں تائیاں نی
کہیا نبیؐ کل شیئے یرجع یار یار نوں جیہیاں پائیاں نی
ربّا حفظ ایمان دے وچہ رکھیں کراں کل دے حق دعائیاں نی
وچ غفلتاں اہل کتاب ہوئے رسماں دفع قانون جمائیاں نی
پنڈاں بنھ کے جھوٹھ اپرادھ دیاں لوکاں گنڈھڑیاں سر اتے چائیاں نی
قصے ہون منصوبیاں جھگڑیاندے بدلے نیکیاں کرن برائیاں نی
دلوں خلق محبتاں دور ہویاں رسماں حسد تے بغض ودھائیاں نی
وچ شہر لاہور دے شوق کیتا جتھے کل ولائتاں آئیاں نی
پیرانداتا عاصی سدن ہیر والا خادم پیر نوں وچ لوکائیاں نی
بخشش آپ کیتی وارثشاہ مینوں کرکے وچہ یقین صفائیاں نی
مہربان ہوکے مالامال کیتا باقی چھڈیاں نہ تھڑاں کائیاں نی
قطع درزیاں والیاں سوچکے تے کتراں رنگ برنگ ملائیاں نی
قیمت وار بانات دی درز کیتی گھُتی چوہیاں صاف بخیائیاں نی
سوئی ہجر دی حُب دا میل دھاگا جامہ شوق نے رفو کرائیاں نی

ہوئے خاتمہ نال ایمان میرا رب کرے قبول دعائیاں نی
اوکھے وقت اندر کلمہ یاد ہووے پیرانداتا رب ملائیاں نی

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نظم تاریخ تحریر خلاصہ وقطعہ ہیر طبعزاد جناب مولوی پارس علی صاحب

تخلص علی تلمیذ حضرت فرید العصر مولانا فرید الدین صاحب عباسی المتخلص فرید مرحوم

وارث شاہ آکھی وار سجناندی قصہ جوڑ رانجھیٹے تے ہیر دا اے	۱۱۰۲	جوڑ جوڑ کے توڑ چڑھا دتا جوڑ میل جویں کھنڈ کھیر دا اے
تور تخت ہزاریوں رانجھنے نوں سیالیں میل کراہتی ہیر دا اے	۱۱۰۴	موت اتے سنجوگ نہ ٹلے مُولے ڈھکے ڈھو جاں آن تقدیر دا اے
عشق آن اولیاں جایاں نے کی کی پٹنے پاڑ دا چیر دا اے	۱۱۰۶	حضرت عشق دی وار نیارڑی اے نیارا مسئلہ عشق تعبیر دا اے
کِتے دیس تے وطن تیاگ چھٹے ساک سین بھابی بھائی ویر دا اے	۱۱۰۸	کِتے رات مسیت دے وچ کٹی پڑھدا سبق جاگاں تدبیر دا اے
کِتے ونجھلی سار کے سوز کڈھے سوز ساز جویں مزامیر دا اے	۱۱۱۰	کِتے بحر حباب دیاں لے ٹھاٹھاں موج جاں ماندا تے نین چیر دا اے
کِتے وچ بیڑی پلنگ ہیر دے تے سوندا جانکے دیس جاگیر دا اے	۱۱۱۲	چھمکاں پکڑ کتے ہیر وانگ آوے دیدہ چاہڑ کے روہ دے نیر دا اے
کِتے لڈن جھبیل کٹاوندائے ذمہ لائے کے عذر تقصیر دا اے	۱۱۱۴	کِتے ویکھ رانجھیٹے دے مست نیناں نظر مہر دنیال کھنڈ کھیر دا اے
کِتے قول اقرار زبان کر دا لے نام خواجہ خضر پیر دا اے	۱۱۱۶	کِتے چوچکیدیاں مہیں چاندا اے کِتے چاک سداوندا ہیر دا اے
یاراں لئی کتے پھرے وچہ باراں بیلے گاہندا تے جھل چیر دا اے	۱۱۱۸	پنجاں پیراں دا کتے ملاپ کر دا دِسے حرف مرید نوں پیر دا اے
کِتے وانگ کیدو لگے مکر کر دا بانی مکر فریب تزویر دا اے	۱۱۲۰	کِتے لادندا کتے بجھاوندائے کتے پاڑ دا تے کتے چیر دا اے
کِتے کھیڑیاں ہیر پرناہ دیندا بندا وارثی حسن جاگیر دا اے	۱۱۲۲	کِتے نال رانجھیٹے دے وچہ بیبے دکھاں غماں دے کیرنے کیر دا اے
کِتے ناتھ دے جا دوار بہندا اس نوں آسرا پیر فقیر دا اے	۱۱۲۴	جوگ لین کارن ٹلے جا چڑھدا اگھتے ناتھ نوں واسطا پیر دا اے
جوگ دیندیاں نیتاں دھار کے تے بہندا ہو فقیر دا اے	۱۱۲۶	داہڑی بھواں سر پٹے منا کے نے لاہ آسرا ساک تے ہیر دا اے
اڈو بھو ڈکر مندراں پاکنیں دیندا جٹ نوں جرم فقیر دا اے	۱۱۲۸	جوگ لیندا ای ٹلیوں اٹھ ٹریا جوہ رنگپور کھیڑیے خیر دا اے
منکر ہو عیال نوں کتے دیندا پتہ قول اقرار نکیر دا اے	۱۱۳۰	کِتے ہو جوگی کفنی پا پھر دا جوگ جیوندی جان کفنیر دا اے
کِتے نادو جا نکلے نگر وڈدا ایتر جٹاں دا بال فقیر دا اے	۱۱۳۲	کِتے جوتشی بنے تے وید کِتے اٹھ لوٹیاں وچ اکسیر دا اے
کِتے سنگلی سٹ کے شگن لوے جویں لکھیا لیکھ تقدیر دا اے	۱۱۳۴	کِتے وچ ترنجناں پھرے بھوندا نقش اکھیاں جب تصویر دا اے
پھیر ویکھدا اچھیل ٹیار کڑیاں نقش روم تے چین کشمیر دا اے	۱۱۳۶	کِتے نال سہتی رانجھے وانگ لڑدا بن داسانگ ملنگ فقیر دا اے
کِتے کوٹیدا اچھاٹیدا آپ کِتے راہ کالڑے باغ نوں چیر دا اے	۱۱۳۸	قولاں سیتھ سنہوٹے گھلدائے رانجھا یار جا پے جٹی ہیر دا اے

۱۱۳۹ کِتے کھنڈ ملائی دا تھال لُوہے کرے چا برنج تے شیر دا اے

۱۱۴۰ کِتے پرتو اپائیکے معجزے دا سہتی نال یقین کھیر دا اے

۱۱۴۱ کِتے متا پکاوندا نال سہتی ویکھو مشورہ ایس مشیر دا اے

۱۱۴۲ کِتے کنڈیوں سپ لڑاوندا اے ہیر دشمناں نال ظہیر دا اے

۱۱۴۳ کِتے ماندری ہو کے آوندا اے جا پہے یار کدو کناں ہیر دا اے

۱۱۴۴ کِتے ڈھل کے کندھ پچھا ڈیدی پکڑ ہتھ ٹردا سہتی ہیر دا اے

۱۱۴۵ ڈاچی شاہ مراد دی موڑ راہوں نال کشف دے اٹھ نکھیڑ دا اے

۱۱۴۶ سہتی دے مراد تے ہیر رانجھے تھاؤں تھاں چا دوہاں کھیڑ دا اے

۱۱۴۷ انہاں توڑ کے کھیڑیاں ول جاندا گھاہ الٹے دے لاندے چیر دا اے

۱۱۴۸ کِتے داہراں چاہڑ لیاوندا اے ڈھنگ لڑن دے کرے تدبیر دا اے

۱۱۴۹ کِتے شاہ مرادنوں جا دسے بیلیاں داہراں مار بھنڈیر دا اے

۱۱۵۰ کِتے پھیر مڑ رانجھے دے خیال لوندا دسیاں اٹھے چھیڑ اہیر دا اے

۱۱۵۱ کِتے عدلی دے جا دربار کوکے کتے جا قاضی نال ہیر دا اے

۱۱۵۲ کھوہ ہیر دیوندا کھیڑیاں نوں ویکھے حال نہ جٹ دلگیر دا اے

۱۱۵۳ کِتے مار آہیں سارا شہر ساڑے کرے کھیڑیاں حکم اسیر دا اے

۱۱۵۴ کھیڑے بنھ کے کھیڑے دربار اندر ہویا انہانوں کم اسیر دا اے

۱۱۵۵ ہتھ رانجھے دے ہیر دی بانہہ دیندا آکھے حکم سنا اخیر دا اے

۱۱۵۶ امر ہویا اے پاک جناب وچوں ہیر رانجھے دی تے رانجھا ہیر دا اے

۱۱۵۷ پھیر اٹھ ٹردا وارثشاہ وَلّے آہو لاوندا اے پینڈے چیر دا اے

۱۱۵۸ کِتوں کچھ جنڈیالڑے جا دڑیا خادم ہون کارن وارث پیر دا اے

۱۱۵۹ کسے بھاگ بھری چا دسیا اے نال تھاؤں مکان فقیر دا اے

۱۱۶۰ وارثشاہ اگے دکھاں نال بھریا اتوں گھاء دو ہیڑا چیر دا اے

۱۱۶۱ وارہ ہیر رانجھیٹے دی چھوہ بہند اٹھوں لاہ کے سال اخیر دا اے

۱۱۶۲ قصہ جوڑ کے عاشقاں پیاریاں دا چا جگ دے وچ تشہیر دا اے

۱۱۶۳ گئے وقت تے بولیاں ہور ہویاں فرق بول تے قول تقریر دا اے

۱۱۶۴ ویکھو وس انجان دے پا قصہ چا بولاوندے بول تعبیر دا اے

۱۱۶۵ بولی دیس والی جانن دیس والے جانے کی ونیک کشمیر دا اے

۱۱۶۶ کیہا سوہنا بول جھناوندا اے جیہڑا شعر سیّد وارث پیر دا اے

۱۱۶۷ ہویاں مدتاں پھیر مڑ شوق لگا جا جنڈیالڑا اپھول پھلیر دا اے

۱۱۶۸ ڈھونڈ بھال کے لیاوندا اک نسخہ وارثشاہ دی خاص تحریر دا اے

۱۱۶۹ ہتی سال مسودیاں حال ہوئے لوڑے درق جیوں حال ظہیر دا اے

۱۱۷۰ اجے ہوئی نہ اوس دی تشا خاطر وچوں جیو نوں چا دلگیر دا اے

۱۱۷۱ ٹردا ہوا اداس جھناں وتے نال سیوندا پیر فقیر دا اے

۱۱۷۲ وڑدا جا وزیر آباد اندر چٹّہ کٹ جھناں دے نیر دا اے

۱۱۷۳ دس بچھ کتوں آیا یار بن دا میاں پیر انت تے خادم پیر دا اے

۱۱۷۴ خادم پیر جوان دا نام یارو سچ مچ ویکھو خادم وارث پیر دا اے

۱۱۷۵ کر کے نویں سروں ترمیم قصہ جوڑ جوڑ دا ٹھیک تدبیر دا اے

۱۱۷۶ اکے پھیر مڑ آیا پیر وارث جا پہے اکے خادم وارث پیر دا اے

۱۱۷۷ اوہا بول زبان محاورے دی کائی فرق نہ بول تقریر دا اے

۱۱۷۸ خادم پیر وچ فرق نہ جوئیں کائی ایہا فرق جیہڑا خادم پیر دا اے

۱۱۷۹ اوس حق دی خبر دی خبر کدھی جو ضمیر اس پاک ضمیر دا اے

۱۱۸۰ بچھو حق تاں پیچ ترمیم سندا حصہ حق ہویا خادم پیر دا اے

۱۱۸۱ بھلا ہویا ایہ عشق مراد بنی مندا حال سی ایس دلگیر دا اے

۱۱۸۲ لٹکاں نال ہو آیا ای نال ساڈے چالا ویکھ الیس گنی گہیر دا اے

۱۱۸۳ ویکھاں بھا پچھاوندا اے کی ساڈے کی کی نویں فرنگ کھیر دا اے

۱۱۸۴ مڈھوں سُنیدا بے پرواہ یارو گل کسے دی ناہ پذیر دا اے

جویں جان داتویں بنا ہوندائے جگ ساراہی دلیں جاگیر دالے
جویں جنس نہ پرچدی جنس باہجوں عشق باہجہ نہ عشق کھلیر دالے
دم مارنیدا انہیں تھاں کائی ایتھے کم نہ عقل تدبیر دالے

لاچننگ چاترڑی اوہ جاندا کسے نال نہ بھجید اسیر دالے
ایتھوں ٹیک ڈٹھی جھیڑی ہوئی بیتی آپ جان دلحال انیر دالے
پارس علی میاں کیہڑے خیال ہیوں ہونا ہووسی جویں تقدیر دالے

آکھ سال تاریخ ترمیم سندا جیہڑا سال ترمیم تحریر دالے
وارثشاہ کہیا واہ واہ سبھو ہویا تو ترمیم اوہو قصہ ہیر دالے

معراجنامہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حمد الٰہی آکھ زبانوں
ثابت ہو کے دلوں زبانوں
تاں کجھ بخرہ ملے ایانوں
ثمرہ شکر گذاری دا

بعد درود سیّد ابراراں
آل اتے اصحاباں یاراں
رحمت اُپر نیکوکاراں
ایہہ راہ تابعداری دا

صفت تساڈی موں نے کردا
کیا میں عاجز گولا بردا
سخن کریندا ڈردا ڈردا
دل نہیں گفتاری دا

اوّل سیں توں احمد سرور
پچھوں ہوئی دھرتی انبر
نور تیرے تھیں سبھ پیغمبر
تینوں بخش ستاری دا

ناؤں تیرا جاں احمد آہا
ہرگز آدم دا دم ناہا
تینوں سی رب دِتا راہا
عالم دی سرداری دا

جاں توں آئیوں نال چن تارے
سبھے تیرے نال لیاہے
ہردم تیں لبیک پکارے
خالق خلقت ساری دا

سب پیغمبر تیرے پرنے
تدھے پار اتارے کرنے
سبھناں سر تیں اگے دھرنے
توں محتاج نہ یاری دا

تاں چن بدر منیر کہایا
داغی ہو در تیرے آیا
تاں اس پایا نور سوایا
خلعت خدمت گاری دا

خلعت پایا توں لولاکی
پیغمبر سن سبھ وچہ خاکی
تیرے نال انہاں نوں پاکی
توں محبوب غفاری دا

جاں توں مُہر نبوت پائی
آدم دا دم کجھ نہ سائی
ایہہ سبھ رونق تے پیشوائی
شملہ برخورداری دا

لوح محفوظ قلم بھی ناہی
جان توں آیوں نور الٰہی
تیں خاطر ایہہ سبھ اپائی
ناہا شور شراری دا

کرسی عرش نہ آہا ہولے
جھنڈے حکم تیرے دے جھولے
تاں اسلام ہویا ات رُلے
بھناں کفر کفاری دا

تیرے سنگوں سنگ نہ باہر
تاں اس اندر لعل جواہر
تیں وچ دُریتیم ہے ظاہر
توں دریا دینداری دا

طٰہٰ تے یٰسین مُزمّل
ایہہ سبھ تیرے ہین تجمل
کامل اکمل توں مکمل
صدقہ شب بیداری دا

تیں وچہ خلق حیا حلیمی
فاقہ فقر سخا یتیمی
مدحت تیری صفت قدیمی
کرم تینوں غفاری دا

جس دن بھتیں توں ظاہر ہویا
بیدیناں نے دست سنگویا
دفتر کفر شرک دا دھویا
دینوں دین پکاری دا

جاں توں حضرت جرم لیاسی
اکھر پڑھیاں باجھ پچھانے
توں بخشش دا بحر سمندر
لوح محفوظ اندر جو لکھیا
صفت تیری کہے عزوجلّے
قدر تیرا سبھناں تھیں عالی
توں محمدؐ احمد نوری
سبھے در تیرے تے بردے
جاں اگست کہیا ای سائل
مکی مدنی ناں دھرایو
جاں رب بخشے تدھ خزینے
رحمت عالم صفت تساڈی
او گنہار نہ میتھوں بھاو
منصورؒ تیرا اِسخوردہ پیتا
جدوں خلیل چخہ وچہ ڈھویا
یوسف عشق تیرے کھوہ پایا
جالگا سی تیرے چرنی
عیلے و نج اسمانے چڑھیا
جاں تینوں اسمان ڈھویاسی
دھم پئی سی وچ اسماناں
برق مثال براق چلاکی
جاں ہوئے احمد احد اکٹھے
اَوْ اَدْنٰی انھیں قرب کیتا

زور آور انداز درگیاسی
تاں توں ناں علم سبھ جانے
ہے حجاب شرم تیں اندر
سو تدھ احمد پورا لکھیا
اِنَّا فَتَحْنَا شاہد گھلّے
در تیرے نت رہن سوالی
تیں وچ بہتی صبر صبوری
ملک حضوری سجدہ کردے
لفظ بلٰے دا توں سیں قائل
عرب عجم دا شاہ کہایو
آدمؑ سی اندر ماریطینے
راہ گم ہویاں دا توں ہادی
مار لقا رحمت دا مارو
دعویٰ انا الحق تاں اس کیتا
عشق تیرے تھیں ہنجوں رویا
بھایاں نوں الزام دوایا
موسےٰ کہیا رَبِّ اَرِنِیْ
کنبکا بھی اس تیرا بھڑیا
شیطاں ڈھائیں مار رویاسی
آیا سرور دوہاں جہاناں
جس تے چڑھیوں مار بلاکی
جبرائیل جیہے اُٹھ نٹھے
دریا وحدت دے وچہ پیتا

شہر نوشیرواں غل پیاسی
پاڑیا سی ڈھڈ بال ایانے
غوث قطب تے پیر پیغمبر
سائل ویکھ دلیویں توں بھکھیا
کمے پائی فتح اکلّے
روز قیامت ہوسیں والی
تاہیں ہویوں خاص حضوری
پیراں لُٹے متھا دھردے
تاہیں ہویوں گھائل مائل
لَقَدْ کَرَّمْنَا رتبہ پایو
نوحؑ بھی ناہا وچہ زمینے
کریں دوزخ کنوں آزادی
روز حشر دے ہوسیں داہرد
کتھوں رہندا چپ چپیتا
یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا ہویا
پھیر زلیخا دے دل دھایا
پھیر کے آکھے لَنْ تَرَانِیْ
ویکھ قرینے انبر جھڑیا
جبرائیل نقیب ہویاسی
زہرہ گاویں چھند شاہاں
نور الٰہی پہن پوشاکی
کرن کلام نہ ہوون مٹھے
اپنا آپ اوتھے دھولیتا

تیرا نام چپاری دا
سینہ بزرگواری دا
تیں سنگ یار اتاری دا
رکھیں شرم بھکیاری دا
لوہا توڑ ٹھاری دا
توہیں خلق بیچاری دا
محرم ایزد باری دا
صدقہ اس دلداری دا
پورا ایں اقراری دا
پایو عزوقاری دا
تیرا نام شماری دا
پردہ ہوسیں ناری دا
توہیں خلقت ساری دا
آہا مست غفاری دا
حکم ہویا گلزاری دا
خواب ڈٹھا بیداری دا
سنگ تیرے سنگتاری دا
گھٹا گرد غباری دا
تیری خاص سواری دا
آیا شاہ عماری دا
یاراں کول سدھاری دا
غیر نہ پاس کھلاری دا
واقف ہوا سراری دا

سارے نبی حبیب سدھائے
تیرا نام محمد دھریا
عجب آہی اوہ رات نورانی
دوہاں کلام جدوں تم کیتی
سمجھ کلام نبی جاں آئے
اوتھے فاقہ فقر وکاوے
بخش گناہ میں بھلا ہویا
جتوں جاواں ملے نہ ڈھوئی
جے میں لکھ گناہی بھریا
چنگا عمل نہ کوئی کیتا
جے میں مندا سبھنی چجیں
میں ہاں بہت بیمار گناہاں
مینوں باجھ شفاعت تیری
میں ہاں بہت غریب وچارا
میں ناقص توں کامل بھاری
ذرہ سورج سنگ نہ رلے
عاجز کیڑا مفلس کیا توں

جاں توں چلیوں پاس پیارے
سبھناں تیرا کلمہ پڑھیا
جس دن بل بیٹھے دو جائی
حضرت آئے وچ مسیتی
تحفہ یاراں کارن لیائے
خودی تکبر مُل نہ پاوے
نیکی دا اک بیج نہ بویا
داہڑو تیرے باجھ نہ کوئی
بھی سر در تیرے تے دھریا
جاں میں پیالہ غفلت پیتا
توہیں میرے پڑدے کجیں
دارو رحم تیرے دا چاہاں
ہور نہ کائی ہوسی ڈھیری
ڈبا ہویا گناہ دے وچ سارا
کتھوں نعمت کھاون ساری
کیجے تقویٰ ہنت اتونے
اسدی آکھیں صفت ثناتوں

توں وچ دلیری اوتھے مارے
باغ شریعت تیرا ہریا
احمد احد اکٹھے ثانی
وِتر سمانہ اٹھائیں نیتی
ایہہ بھی سبھناں نوں فرمائے
پھڑ وتیمی چھڈ دعوے
بدیاں دی چڑھ سیجے سویا
زندگی مینوں بھار ہوئی
فضل کریں توں تاں میں تریا
قد اپنے تے آپے سیتا
کریں شفاعت مول نہ بھجیں
توہیں صحت بخش اساہاں
توہیں کریں خلاصی میری
در تیرے نے منگنہارا
میں تدھ سنگ نہ کیتی یاری
بحر سمندر نال کی چلے
مت کوئی سخن کریں بیجا توں

جتھے دم نہ ماری دا
توں گل ابر بہاری دا
سخن کرنیدے داری دا
ثمرہ شکر گذاری دا
حکم سانوں رب باری دا
چلن دُنیا داری دا
پھڑ یارا ہ بدکاری دا
وانگ سگاں درکاری دا
توں ہیں پہتر بھاری دا
جامہ بدکرداری دا
دافع توں غمخواری دا
من سوال ازاری دا
خطرہ قبر اندھاری دا
مُن سوال ازاری دا
کی ماراں دم یاری دا
ذرہ اک انگیاری دا
وارث تن من واری دا

نصیحت نامہ سیّد وارث شاہ صاحب

اللہ باقی عالم فانی
آدم خاکی سر جیا خاکوں
نادن میلے وقت بہاراں
اُچے محل بلند کشادے

سرورِ عالم یار حقانی
روح پیا وچ نوردں پاکوں
کیتے کوچ کویلے یاراں
چھوڑ گئے سبھ شاہ شہزادے

چھوڑ گئے فرقان نشانی
آدم موت قبولے آپوں
نیم گلاں سب ہیاں کاراں
منزل پہتے نال ارادے

باغ رہیا گلزاری دا
کر قول زبان اقراری دا
رخت رہیا بیوپاری دا
تخت رہیا سرداری دا

رہن اٹھائیں باغ بغیچے / سنگ نہ جاسن فرش غلیچے / آخر فکر چلندا کیجے / بدھا بھار تیاری دا

پیر پیغمبر غوث ولی جے / موت لنگھائے اک گلی جے / جتوں جاواں نال کھلی جے / باشہ جویں شکاری دا

گلیاں دے وچ پھریں اربیلا / چلن دا کر فکر سویلا / عاجز ہوسیں رہیں اکیلا / غیر نہ پاس کھلاری دا

ایہ جگ جان اچاّلو ڈیرا / کرلے کوئی عمل چنگیرا / اس دُنیا تے اِکو پھیرا / قول نہ دُوجی واری دا

موت ہمیشہ نت پکارے / بندے خاکی سنن بیچارے / بھی نت تینوں قبر چتارے / توں نہیں پلک وساری دا

تلخی جان کندن دی ہوسی / گُل قبیلہ بیٹھا روسی / ناہ کوئی سرت سمھالا ہوسی / حکم نہیں گفتاری دا

جیھڑے تیرے دلبر جانی / بھر چلیاں منہ پاسن پانی / اوہو ویلا وقت پچھانی / دعوے بھُلے باری دا

اوڑک ایتھوں جانا پیسی / عزرائیل جدوں آ بہسی / روح مکان کیتوں ولیسی / جسہ قبر اتاری دا

آسے پاسے ہوسن کندھاں / پکڑ اتارن بھائی بنداں / پھیر نہ رلسیں زن فرزنداں / تینوں منوں وساری دا

آن فرشتے حاضر ہوسن / گرز ہتھاں وچ پکڑ کھلوسن / سوال جواب تدھ تھیں ہوسن / چنیاں ہوسیں ماری دا

غافل ہوویں غفلت سیتی / چور لگے تیرے اندر بھیتی / کھڑیاں آپ لٹایا کھیتی / حاصل بھریں ساری دا

اک دو چور رہن تیرے اندر / رات دِنے اوہ لٹن مندر / گھاٹ تین مل بیٹھے بندر / دسن راہ اجاڑی دا

اے بندے توں کجر کر رہناں / اس دنیا وچ جھوٹھا پہناں / سُکے رُکھ دانگوں تدھ ڈھیناں / گھسا پھرے جاں آری دا

بھُلا کاہ نہ اوہ بجر بیلا / ایہ دنیا دا بھریا میلا / اج خریدن دا کجھ ویلا / کُھلا ہٹ پساری دا

ظالم جاہل عقل نہ کاری / سر تے پنڈ اٹھائی بھاری / پندھ دور اڈارات اندھاری / بھلکے روز شماری دا

اوگھن لکھ نہیں گُن کوئی / کونت نہ دیندا پیچھے ڈھوئی / جو سمجھی سی سو لو ہوئی / روناں عمراں ساری دا

جس خاوند دی مرضی منی / سوئی جانوں چنگی ونی / نہیں تاں روٹی سولاں منی / عذر نہ اوگنہاری دا

پڑھنے والے مومن خاصے / وچ بہشتاں ہودن داسے / فاتحہ آکھو نال دلاسے / یاراں یار ونگاری دا

بھاویں سے برساں کوئی جیوے / اوڑک موت پیالہ پیوے / لکھ کروڑ ہزاری تھیوے / بے وارث کر ماری دا

وارث عمل نہ کیتے چنگے / بے پرواہی کولوں سنگے

نت دُعا فضل دی منگے
رحم کریں میں تاری دا

چوہڑیٹڑی نامہ

اللہ پاک محمد ہادی بخشنہار گناہاں

کلمہ چار مقام چوہڑیٹی پڑھیا فقرا اماموں
دوازدہ امام دے صدقے جاواں چہاردہ معصوموں
کی چوہڑے کی ذات چوہڑیاندی لوک اسانوں ہے
تن کھلوارڑ آ آہیں کاہیں ایہ بھریاں درد کھایا
سر تے بھار گناہاں چھجلی کلمہ ہتھ بہاری
بوہل اُتے کی لاگ چوہڑیاندی وندی اون سرہاناں
دیکھ مردار نہ مڑدی کھاواں ناہیں ترک حراموں
گوہا نھین کوڑا سٹن کار اساڈی ایہا
گرم گوہے تے نرم چوہڑیٹی سر بہوں چھج چکائے
کٹ ناریں عشق وٹانے نازے تقویٰ تن مزدوری
روزہ حج زکوٰۃ نمازوں چھڑکاں تیلوں کانے
شرلیعتوں اگے لنگھ طریقت حقیقتوں معرفت جاواں
میں میں کردی کھٹی بکری الٹی کھل لہائی
خودی تکبر رب نہ بھاوے ویکھ لیو جیں بھاوے
الفوں بے نہ آکھاں اوتھے خاوند کولوں ڈردی
آکر ڈتیکر رہی نہ مینوں سن سن گیان رہانے
پڑھنا علم شیطانوں اتے نہیں محنت کیسے جنگیری
چھری کوہاڑی چھج ٹوکری ترکو ترک اساہاں
رہنا رہنا آکھن سارے ایتھے کسے نہ رہنا

ابا بکر عثمان علی میں خدمتگار چواہاں
صاحب دے دربار میں چوہڑیٹڑیاں
چار پیر چوداں خانوادے شرطاں ست ایمانوں
چوداں طبق دلیو چہ پائے رب رسول اندرونوں
جس پایا تس چاچھپایا بھیت کسے نہ دسے
کام کرودھ لوبھ ہنکاروں ایہ بہو کر دکھ لوایا
پھڑ شوق ترنگلی کوری گھنڈی کر دنتاری
اوڑک جو کجھ نماوندلیسی سو لیوے گھر جاواں
مُنج کُٹا بھن نفس مجوبی سٹ سنگلی ذکر دہاڑوں
نواں پُرانا جھگڑا دیون ٹکڑا اسجر ابہیا
سوڑیاں گلیاں بگدے دھکے مان وکھن مارے
صبروں انوں سر شکروں کھاری ڈہو واں صدق اوڑی
رچھ رچھیڑاں عمل کتاباں سیپ کراں سیانے
جیہیں مکانیں جھاڑو پھیراں تاں چوہڑی نام سداواں
عزرائیل نوں خودیوں گل وچ لعنت طوق پہنائی
سلیماں نوں بھٹ جھوکاوے یوسف ہٹ وکاوے
کامیاں درپڑ کامیاں کولوں خوف دے وچ کردی
تیری ڈاہڈی بے پرواہی کولوں خوف چوہڑی جانے
چھ لکھ برس عبادت ضائع گئی اک تے دیری
کتھاں گئے بادشاہ زمیں دے لشکر سپاہاں
کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ہویا حکم ربانا

وارث منے مذہب چارے سچا صدق اساہاں

وارث جا دربار کھلوتی بخرہ لیا ایمانوں
وارث چوہڑی ہاں میں جدے اگے ظاہر کن فیکونوں
وارث عشق نہ پچھدا ذاتاں فضل لدوڑی دسے
وارث لوہل ذات آلہی دا نہ نکل آئیا
وارث لوہل صاف کراں میں فضلوں وانیاری
وارث پلو چہ سیپ گواناں جے سخن کراں انہاناں
وارث اگلا خوف مجولی منہ ساڑاں وچہ شیطانوں
وارث کی بنیاد چوہڑیاندی ماں نمانی کیہا
اُچیاں کرڑیاں نیویں دروازے اساں لبھ لبھ چال ونجائے
وارث لاج رہے دربار دیں میں شکر کراں لکھ واری
وارث چشماں سر پر نیاں خاوند دے فرمانے
وارث جاں دربار صاحب دے میں کارو کار چھڑا داں
وارث منیا میں ناہ آکھے تاشاہاں دست بجھائی
وارث آرہ دھر ذکر یا سر توں پیر چراوے
وارث جے دم ماراں اوتھے کون چوہڑیٹی بردی
وارث توبہ توبہ پکاراں ویکھاں فخر شیطانے
وارث چوہڑی کون بیچاری جو امر خاوند ابھاری
وارث نکے وڈے چلے ویکھو کر دنگاہاں
وارث جے سو درماں ہوں اکثر خاک سماناں

کہاں گیا سُلطان سکندر کہاں گیا شاہ دارا
ظالم ظلم تیتیاں اُتے کر کر ظلم ستاون
غافل نہ کر میری میری کیا بھروسہ دم دا
غافل کردے میری میری سر تے موت نہ جانن
پیر پیراں سر حضرت میراں میں چوہڑی ہاں جس دی
عبدالقادر غوث الاعظم بیڑا ساڈا میرا ل
چوہڑی ہاں جناب عالی دی چنگا عمل نہ کوئی

کہاں گیا جمشید سلیمان لشکر بے شمارا
ایہ گل غافل سمجھ نہ جانن طاقت پیے وکھاون
پکڑیں راہ شریعت سجادہ رہے نہ غم دا
کھان خوراکاں پہن پوشاکاں سنگ نہ شیطانن
مریدی لاتخف میں پڑھیاں خوف نہیں کجھ کردی
بیڑی غرق نکالی پوچھ معاف کرے تقصیراں
چھوڑا ایمان گمان یالیس مڑ در لدھی ڈھوئی

وارث کیا فقیر پیراں دے دنیا چھوڑ پسارا
وارث آخر لکیھ دلوں مردے پچھے تاون
وارث نار سہاگن ہوئی جیہڑی منّا خصم دا
وارث کردے بیوفائی ایہ رب دا راہ نہ جانن
وارث لگے میں سانڈ دی ہن بیٹھوں خلقت ڈری
وارث خاص مریداں کیا غم توں دلو چہ کرم نظیراں
وارث لاج پئی گل مرشد کرم غلام کیتوئی

دوہڑہ جات سید وارث شاہ صاحب

اوہ نین تیرے خونریز خنجر تھیں تیز قیامت خیز ظلم انگیز بریز بریز شمش تبریز جیہے پکار دے
اوہ مست سدا خمار رہن بیمار ہو دن دو چار موہن ستار دیکھیں کوار پکڑ تلوار مویاں نوں مار دے
ایہ کیہے تیرے دو نین موہے رہن سدا بچین بنگلوں دین تے ڈالوین چھڈا پاین رلن وچ بار دے
ٹک پردہ منہ تھیں لاہ ایہ وارث شاہ در سدی چاہ کھلے تے راہ تے کرن نگاہ بھکھے دیدار دے

دوہڑہ

نالے ہٹل ہٹل نالے جاساں میں چھوٹی سرکاروں
جیندے پاروں پاڑا پڑلیس اوہ سدنہ دیندا پاروں ل
انبڑ بابل مُول نہ بھاواں تے جھڑکن بھیناں بھائی
چاچا مینوں چاچا مارے تے سبھناں مندی چائی
نانا نانا کر رہیا تے نانی آکھے نانی
سر تھیں لاہ پیراں تے سٹیا لج نہیوں چو چکانی
دادا دار دار تک تک مارے تے دادی نی میں دادی
رانجھا کھسن تے کھیڑے دسن ہور ہی فریادی
ہتھیں مہندی مُول نہ لائی پیر حرم کو م... دی... [illegible]

۱ چھڈ ترکے میں جاساں ترکے ڈرساں نہ سنساروں
وارث شوق ماہی دے کھٹی میں پھڑکے تلواروں
۲ تایا ہے دل تلئے میرا تے تائی دسی تائی
وارث ویراں ویرن کرکے میں چا آتش پائی
۳ رانجھا چاک نہ ساک کسے دا جس تے توں قربانی
وارث رانجھا چاک تسانوں اتے سانوں یوسف ثانی
۴ دادا سانوں کوئی نہ دیندا ہور ہی بے داری
وارث جنت دے وچ تھیواں جے رانجھا نے ہادی
۵ تے مُولی نوں رانگ لایا ناہ جیہڑی سی سر گئی

رتی مہندی جے ہتھ لاؤ رنگ نہ چڑھسی رتی
وارث گھت رنگریز علیؓ دی میں عشق رنگن گھت رتی

۶ میرا گھڑا گھڑولی والا حوض کوثر ہتھیں بھریا
کرکے سون سپت عرشاں تے حوراں سی سر دھریا

جیہڑے جوں پیغمبر کھاہدے اوہ ڈٹھناں انگ چڑھیا
وارث دیکھے غسل ہیرے نوں بھیرا انجھن ڈل کھڑیا

۷ باہوں پکڑ بہالی ساں میں سرورِ عالم کھارے
چارے یار کھلوتے بھرکے سالو دے لڑ پیارے

ڈیہیں پھٹی سرپائی حوراں سئے شگن وچارے
وارثشاہ وت عقد بدھونے میرا انجھن نال پیارے

۸ روز الست دے دست اساڈے ملیا سی جاں ماہی
اوسے روز دیاہی آہی رانجھن نال الٰہی

شرع ایجاب ڈِتا سی ملکاں حضرت کول گواہی
وارثشاہ اوہ کون جو مینوں آکھے باہجھ نکاہی

۹ جدیں نال ماہی دے پیتی بھر کے پریم صراحی
تد ایہ کھیڑا کتھے آہا دیندا جو بد راہی

میں جیہی نال ماہی دے چائی ہتھیں توڑ بناہی
وارث لوے قبول جے چاہے ہن اگے بے پرواہی

ابیات طبع تاریخ وڈی ہیر سیّد وارثشاہ صاحب

از میاں نبی بخش ٹھیکیدار قوم باغبان خلف میاں نظام الدین صاحب مرحوم مالک موضع نبی گنج نو آباد متصل شہر لاہور

چھپی ہیر ہن تیرھویں وار وڈی جلی قلم دی لکھی صفا میّاں
نقلی ہور بھی بہتیاں وکدیاں نے ویکھیں آپ پا لئیں دکھا میّاں
محمد دین دھرڑیالوی مولوی دا سر ورق تے نام پڑھا میّاں
وارثشاہ دی ہیر دے شوق والے سبھے اہل طریق بھرا میّاں
جے کر تاہنگ ہووے میرے ملن سندی بڑی خوشی دینال تُوں آ میّاں
خدمت نال شیراز موجود ہوسی دیندا رب برات پوچا میّاں
سپ شینہہ فقیر دا دیس کیہا وارث پیر جو گئے فرما میّاں
محمد دین نوں حق ہے چھاپنے دا سارا ملک جواد سدا جا میّاں
چھیڑے مُول نہ کوئی غریب تائیں مندا کسیدا کون سنا میّاں

ایہو ہیر اصلی جنہوں آکھدے نے الیس وچ ہے فرق نہ کا میّاں
متے کریں افسوس خریدکے تے اینویں مُل نہ دئیں گوا میّاں
نالے نام پیرانْدتا لکھیا ای پتہ ویکھ بے شک لے آ میّاں
شاید کسیدا نہ نقصان ہووے قیمت خرچ نہ کرے بے جا میّاں
ایتھے قوم تے ذات دا فرق ناہیں خانے نفر دے درج نہ کا میّاں
پیرانْدتا بھی نال نصیب دے جی اجکل ایتھے گیا آ میّاں
وڈی قید ہی دینال پابناں دی قسمت لئی چھڑدی پچھے لا میّاں
کرے قصد نہ ہور چھپوان سندا بدلے لین دے دین نہ آ میّاں
متے حرص کرکے مارے ہتھ کوئی دولت مُفت نہ دے لٹا میّاں

فرہنگ دیباچہ چوہڑیٹڑی بھی زینت گئی کتاب ودھامیاں
او کھے لفظ آہے جیہڑے تن اندر دتا ترجمہ نال کرامیاں

طالب علم زبان پنجاب دے نوں دتا فائدہ ڈھیر پہنچامیاں
عقدے حل ہوجان گے شائقاں دے کیتی شرح آیات بھی چامیاں

سال طبع دے لکھن دا فکر کیتا یاراں دوستاں دیاں سنامیاں
ایہ باغ عرفان ہے بنی بخشا وارث ہیر گیا بوٹا لامیاں ۱۳۲۸ھ

ابیات تاریخ طبع کتاب موسومہ ہیر سید وارث شاہ صاحب ملک الشعراء

از خاکسار معتقد سید صاحب موصوف سگ دربار غوث اعظم بندہ پیراں دتا ترکھڑ تخلص خادم پیر
ترمیم کنندہ ہیر درزی درویش موجد فرہنگ المعروف ہیر والا خلف میاں محمد اسمٰعیل وزیرآبادی سکنہ موضع چوہڑیاں ضلع گوجرانوالہ

جمع کردیاں ہیر نوں ڈھیر مدت حصہ عمر دا بہت لنگھایا میں
کوئی طمع نہ نفس دا مول کیتا نام رب دے شوق کمایا میں
ایس گل پچھے شاعر اُٹھ پئے لکھیا ویکھیا تے ویکھایا میں
دنیا دشمن دین ایماندی لے سچ آکھنوں باز نہ آیا میں
کراں شکر خدا دا ایس کموں نہیں حرص دے جال پھسایا میں
پیر وارث شاہ دی قبر اُتے جدوں چلہ سی بیٹھ کمایا میں
ہسیں تے حرف نہ یاں داول منیوں وارث پیر نے آپ پڑھایا میں
قدر داں کلام دے جان دے نے شوق والڑا اوک پرتایا میں
محمد دین دھریالوی مولوی نوں حق چھاپنا ملک کرایا میں
اج کل ڈیرا گنج وچہ میرا نبی بخش نے کول بہایا میں
غوث اعظم پیر دا حال جیہڑا کر کے نویں تصنیف بنایا میں
لکھے اپنے ہتھ دے کول میرے چھاپے وچہ نہ کوئی چھپوایا میں

الٹے شوق تھیں دیس پنجاب اندر ہیر والڑا نام سدایا میں
جاتا شاعراں کھٹیا بہت ہوسی سگوں اپنا آپ گوایا میں
ریسو ریس ترمیم کتاب کیتی شابا آفریں آکھ سنایا میں
اوہناں خوف خدا نہ مول کیتا جدوں ویکھیا آپ شرمایا میں
پھر دار ہیاہاں بار وچہ عمر ساری ہر سال طریق بھرایا میں
تدوں آپ غریب نواز ہویا عاجز جا فقیر وڈیائیا میں
دنیا کوڑدیاں کھچاں ماردی اے اچھا ویکھیا تے ازمایا میں
کھوٹا کھرا صراف نتار دے نی سونا سدھ بازار تلایا میں
ہور آہر نہ کرے کوئی چھاپنے دا اچی کوک کے آکھ سنایا میں
نواں اک مکان دوکان دیکے جیلے کسب روز لگایا میں
نالے ترجمہ بھی ستاں سورتاں دا بولی ٹھیٹھ پنجاب التایا میں
کوئی خواہش جے کرے چھپوان سندی دسنوں خوشی دینال پلایا میں

سال طبع تاریخ دے لکھن اندر رہتا دور نہ فکر دوڑایا میں
تیراں سو اٹھتری پیراں دتا ہجری سن سی آکھ سنایا میں ۱۳۳۸ھ

کتاب پڑھنے کے بعد یہ بھی پڑھ لیجئے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پہلے دُعا سلام قبول ہووے تساں دوستاں رب دیاں پیاریاں نوں

احقر العباد بندہ خدا عزوجل ناچیز پیراں دتا ترگڑ درزی درویش ترمیم و تشریح کنندہ وڈی ہیر بہ تخلص خادم پیر ساکن وزیرآباد موضع جوڑا سیاں ضلع گوجرانوالہ شائقین باتمکیں محب الفقراء و دوستان باصفا کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ اگرچہ فی زمانہ وڈی ہیر وارث شاہ صاحب کا اکثر چرچا ہے اور حاکمان ذیشان عندالوقت بھی بسبب زبان دانی پنجاب اس کتاب کے مشتاق ہیں اس واسطے ہمارے دیسی صاحبان بھی دیکھا دیکھی اس طرف راغب ہوئے اور اس کتاب کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگے سچ ہے بقول شاہ صاحبؒ ع

بادشاہ جتول مہربان ہووے لو بھے خلق نے آن مقام کیتا

اب ہر ایک صاحب اعلیٰ و ادنیٰ اس کے مطالعہ کا مشتاق ہوا اسی واسطے اس کتاب کو پنجاب میں خصوصاً اور غیر ملکوں میں عموماً ترقی کا شرف حاصل ہوا۔ اور ایک فرہنگ جو کہ شامل کتاب ہذا ہے اول پنجابی زبان میں اس مسکین کا پیش کردہ ہے جو کہ مشکل الفاظ کے حل ہونیکا باعث ہے اکثر ہر ملک اور طرف سے صبح و شام مانگ ہو رہی ہے اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوتی ہے اور اب بعض اصحاب شرح کے بھی طلب گار ہیں ان اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے کہ یہ کتاب اپنی شرح آپ ہی ہے کسی شارح کی حاجت نہیں ع

ہیر روح تے حاجت مشاط نیست روئے دلا رام را

خود مصنفین صاحب نے جو شرح بیان فرمائی ہے الحقیقت وہی شرح کافی ہے جو کہ احباب کیلئے اخیر کتاب کے مضمون میں خلاصہ کر کے اپنے اصول بیان فرما دیئے ہیں ع ہیر روح تے چاک قلبوت جانو بالناتھ ایہہ پیر بنایا ای

اب روح قلبوت کا دیکھنا اور ایک بالشت بھر زمین جو کہ قلب سے لے کر ناف تک ہے اس کا سیر کرنا اس کی شرح ہے۔ یہ امر محال ہے ہر ایک فرد کو حاصل نہیں ہوا۔ سوائے اس کے کہ ع

بناں مرشداں راہ نہ ہتھ آون ددھاں باجھ نہ رجھدی کھیر سائیں

اگر کسی صاحب اہل طریق کو یہ سیاحت حاصل ہے تو بغیر عشق مجاز کے نہیں اور اب اکثر لوگ عشق مجاز پر طعن کرتے ہیں اور حقیقی دعویٰ افسوس کہ جب مجاز نہیں تو حقیقی کیسے ہوگا اجی حضرت کسی چیز کا بیج نہیں تو پودا کہاں سے ہوگا بیشک مجاز حقیقی کی سیڑھی ہے یہ ہو نہیں سکتا کہ مجازی سے نفرت اور حقیقی کے خلیفہ ع

نالے ذات صفات دا لنگ رکھیں نالے نین نیناں نال جوڑنی ایں

دوسری جگہ شاہ صاحب فرماتے ہیں ؎ جنھوں عشق دی مزدی خبر ناہیں بھاء مٹھے جیوں لدڑا کھوتڑا ای

ہاں اب اگر ضرورت ہے تو اس بات کی ہے جو کہ ہم آپ کو فرماتے ہیں ؎ ایہ قرآن مجید دے معنی نیں جیہڑے قول میں وارث شاہ دے نی ؛
غور سے دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ مصنف صاحب نے مضامین کلام اللہ سے لیکر اسمیں پنجابی زبان کی روح پھونک کر قصہ بطور ہیر و رانجھا
بطور تمثیل مرتب کر کے اہل پنجاب کو سنا کر ہوشیار کر دیا ؎ وارث شاہ میاں لوکاں کملیاں نوں قصہ جوڑ ہوشیار سنایا ای
اب یہ حال ضرور ہوا کہ جس جگہ اور جس آیت قرآن مجید کا بیان فرمایا ہے اسپر نشان سیپارہ کو ع اور اس آیت کا ترجمہ ہر ایک مصرعہ یا
بیت پر لکھ دیا گیا ہے تاکہ قرآن کریم بھی لوگوں کو معلوم اور شاہ صاحب کا فرمودہ بھی پورے طور پر ثابت ہو کہ عوام الناس کو اطمینان ہو
لہذا چند آیات موقع پر لکھی گئی ہیں تاکہ پڑھنے والے شائقین کو حقیقی فائدہ حاصل ہو گر قبول افتد زہے عزو شرف

کچا شیر پیتا بندہ سدا بھلا دھروں آدموں بھلنا راہ ہویا

اگر کچھ خطا واقع ہو تو پردہ پوشی فرماویں ورنہ براہ مہربانی صحت سے مزین فرماویں اور ابھی مجھ کو کچھ مضامین کی تلاش ہے جن
کی جستجو میں سرگرداں ہوں۔ اگر مل گئے تو آئندہ ایڈیشن میں شامل کئے جاویں گے انشاء اللہ بروے کار کہ ہمت بستہ گردد اگر خارے بود گلدستہ
گردد ہمت مرداں مدد خدا آپ صاحبان میرے حق میں دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ امید بر لاوے آمین ثم آمین۔

بقلم خود پیر اندتا ۱۹۔ مارچ ۱۹۱۷ء بروز جمعرات بمقام بنی گنج میاں نبی بخش ٹھیکیدار بوقت ۹ بجے شب تمام افتد

کچھ اسناد پیر اندتا صاحب مؤلف بابت ہیر

اُستاد صاحب موصوف سے مجھے اکثر ملنے کا موقعہ ہوا۔ آپ کی ذات میں ایک خوبی یہ بھی تھی کہ آپ ہر ایک پنجابی لفظ کو اسکے
خاص پنجابی لہجے میں ادا کیا کرتے تھے۔ اللہ آپ کو غریق رحمت کرے آپ کی تلاش قابل داد تھی ہیر میں کوئی لفظ ایسا نہیں جسے
آپ نے اپنی نظر سے گذارا نہ ہو اور آپ اُسے پوری طرح سمجھ نہ سکے ہوں ان کے لعد کئی ایک احباب نے ہیر کے الفاظ کو درست
کرنے کی کوشش فرمائی لیکن بیسود۔ چونکہ یہ ہیر اصلی قلمی مسودہ سے نقل کی گئی ہے اور مسودہ بھی میرے خیال میں وہ مسودہ
تھا۔ جو کہ جناب سید وارث شاہ کی دستی تحریر ثابت ہوا ہے لہذا جو شخص اس مسودہ کو صحیح کرنے کی کوشش کرتا ہے، وہ شاہ
صاحب کو اصلاح دینے کی جرات کرتا ہے یہ گستاخی میں شامل ہے ہمیں اس پیر مرد کے کلام کی ضرورت ہے نہ کہ ایک
نو تصنیف نظم کی۔

وارث شاہ دا بولنا بھید اندر دانشمند نوں غور ضرور ہے جی

مختصر حالات سیّد وارث شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مصنّف کتاب ھذا

حضرت سیّد وارث شاہ صاحب کا اصلی وطن جنڈیالہ شیر خاں غازی ضلع گوجرانوالہ ہے چھوٹی عمر میں حضرت بُلّھے شاہ صاحب قادری کے ہمراہ حضرت مولانا مولوی حافظ غلام مرتضےٰ صاحب حضوری قصوری کی خدمت میں پڑھتے رہے جب علم حاصل کر چکے تو حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ اب باطنی علم حاصل کرنے میں بھی کوشش کرو اور جہاں چاہو جا کر بعیت کرو چنانچہ حضرت بُلّھے شاہ صاحب نے تو حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب قادری لاہوری کی خدمت میں حاضر ہو کر بعیت کی اور وارث شاہ صاحبؒ نے حضرت خواجہ فرالدین شکر گنج کے خاندان میں بعیت کی اور کچھ مدت پاکپٹن شریف رہ کر مراتب فقر طے کئے اور واپس وطن کو جاتے ہوئے جاہد کے بھٹے میں جو پاکپٹن شریف کے رستہ میں چند میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے آئے اور رات بسر کی صبح کو چلتے ہوئے ایک عورت بھاگ بھری نام جو کہ ڈھاکہ قوم سے تھی جاتے دیکھا اور اس پر مبتلا ہو گئے اور واپس وطن کو نہ آئے۔ بلکہ اسی گاؤں کی ایک چھوٹی سی مسجد میں جو کہ گاؤں کے قریب ایک ٹیلے پر واقع تھی اور اس کے گرد بیری کے کانٹوں کی باڑ تھی۔ رہنا اختیار کیا اور لوگوں سے بھی واقفیت اور محبت پیدا کر لی لوگ بسبب عالم و سیّد اور فقیر ہونے کے ان کی خدمت اور تعظیم کیا کرتے تھے اور وہاں کے ایک جولاہے کے گھر سے ہر روز کھانے کو کچھ آتا اور اسی پر گذارہ کرتے۔ کچھ دنوں میں دوسری طرف بھاگ بھری کو بھی ان سے محبت ہو گئی اسے آپ کا لمبا پیراہن، سوسی کی سوار اور پانچ چھ گز کا سر پر پٹکا اور کان پر چھوٹا سا شملہ آگے کو نکلا ہوا کندھوں تک لمبے لمبے بال اور ڈاڑھی گنجان چہرہ خوبصورت اور باوقار بہت بھاتا تھا۔ چنانچہ یہ بات مشہور ہو گئی اور محبت کا شعلہ بھڑک اٹھا۔ بھاگ بھری کے رشتہ داروں نے ان کو زدوکوب بھی کیا مگر وہ باز نہ آئے اور نہ وہاں سے کہیں گئے۔ اور انہی دنوں میں یہ قصہ ہیر رانجھا جوش الفت میں آکر شروع کیا۔ اور وہیں تمام کیا جس کو مختلف کاغذوں پہ سیدھی ٹیڑھی سطروں میں معمولی رسم الخط سے لکھا جس کا نمونہ اب بھی موجود ہے۔ جس کو پیراں دتا صاحب نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

غرضیکہ شاہ صاحبؒ قصہ کو مختلف پرچوں سے نقل کرا کے ایک کتاب بنا کر اپنے وطن کو لائے اور الٰہی بخش درزی کو جو آپ کا شاگرد تھا اور جنڈیالہ کا ہی رہنے والا تھا۔ نقل کرنے کی اجازت فرمائی۔ رفتہ رفتہ اس واقعہ کی خبر حضرت مولانا مولوی حافظ غلام مرتضیٰ صاحب قصوری علیہ الرحمۃ (جو آپ کے اُستاد تھے) کی خدمت میں پہنچی۔ چنانچہ آپ ناراض ہو گئے آپکی ناراضگی سن کر شاہ صاحب کتاب مذکور کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا بُلّھے شاہ

نے علم پڑھ کر سارنگی بجائی اور تم نے پڑھا تو ہیر بنا ڈالی۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا تو درویشوں سے کہا کہ اسے حجرے میں بند کر دو دوسرے روز باہر نکال کر بطور مذاق فرمایا۔ ذرا سُنا تو سہی کیا لکھا ہے۔ جب شاہ صاحبؒ نے اس کو پڑھنا شروع کیا تو حضرت مولنا کی حالت دگرگوں ہو گئی اور محبت الٰہی کا شعلہ بھڑک اُٹھا۔ چنانچہ ایک درویش کو فرمایا کہ میرے سر پہ آفتابہ سے پانی ڈال تاکہ ذرا آرام ہو۔ جب اس نے پانی ڈالا اور آرام آیا تو فرمایا کہ اچھا وارث شاہ پھر پڑھ۔ اسی طرح بار بار پانی ڈلوا کر تمام کتاب کو سنا۔ جب سن چکے تو فرمایا کہ وارثا! تم نے تمام جواہرات مونج کی رسی میں پرو دیئے ہیں۔ یہ پہلا فقرہ ہے جو آپ کے اُستاد صاحب کی زبان مبارک سے نکلا۔ جس کی تاثیر اب تک موجود ہے۔

جو کہ یہ کتاب اس قدر مرغوب القلوب ہے۔

آپ کی ایک لڑکی کے سوا کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ آپ کا انتقال پُر ملال عرفہ یعنی حج کے روز ہوا جو کہ بڑا مُبارک روز گنا جاتا ہے۔ اگرچہ آپ کی ولادت و وفات کا سال صحیح طور پر نہیں ملا۔ مگر ہیر کا قصہ بنکرمی ۱۱۸۰ھ میں تیار ہوا اور آپ کا مزار مُبارک خاص جنڈیالہ شیر خاں مذکور میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے۔

منقول از میاں پیراں دتہ صاحبؒ